بسم اللہ الرحمن الرحیم

کتاب "ر"

لغات الحدیث

تالیف

حضرت علامہ وحید الزمان رحمہ اللہ تعالیٰ

بہ تکمیل و تصحیح و اضافہ جات لغات و سعی مالاکلام

باھتمام

میر محمد کتب خانہ مرکز علم و ادب آرام باغ کراچی


میر محمد کتب خانہ مرکز علم و ادب آرام باغ کراچی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کتاب الراء المہملۃ

(ر) یہ دسواں حرف ہے حروف تہجی میں سے، حساب جمل میں اس کا عدد دو سو ہے۔

باب الراء مع الھمزہ

رَأْبٌ ۔ درست کرنا، جوڑ دینا، صلح کرانا۔ (اہل عرب کہتے ہیں رَأَبَ الصَّدْعَ ۔ شگاف کو ملا دیا۔

رَأَبَ الشَّیْئَ ۔ اس کو نرمی سے جوڑ دیا، باندھ دیا۔

کُنْتَ لِلدِّیْنِ رَأْبًا (حضرت علی رض نے ابو بکر صدیق رض کی تعریف میں کہا، یعنی) تم دین کو جوڑنے والے تھے (اس میں جو پھوٹ پڑ گئی تھی، اس کو تم نے مٹا دیا اور تمام اہل عرب کو ایک دین پر قائم کر دیا)۔

یَرْأَبُ شَعْبَھَا (یہ حضرت عائشہ رض نے اپنے والد کی تعریف میں کہا) دین کے پھٹن کو وہ جوڑتے تھے۔

وَرَأَبَ النَّأْیَ یا رَأَبَ الثَّأْیَ ۔ انہوں نے بگڑے کو بنا دیا۔ یا ضعیف کو طاقت ور کر دیا۔

لَا یُرْأَبُ بِھِنَّ اِنْ صَدَعَ یا صُدِعَ ۔ اگر اس میں رخنہ پڑ جائے تو پھر ان سے نہ جڑے۔

اَللّٰھُمَّ ارْأَبْ بَیْنَھُمْ ۔ یا اللہ! ان میں میل جول کر دے (ان کو جوڑ دے ملا دے)۔

اِرْتَأَبَ ۔ جوڑنا، ملا دینا۔

رُؤْبَۃٌ ۔ لکڑی کی چیپ (گوندھ) جس سے برتن جوڑا جائے، اور ایک شخص کا نام ہے۔

رِئْدٌ ۔ ہمسن، ہم عمر (جیسے تِرْبٌ اور قِرْنٌ ہے)

رَائِدُ الضُّحٰی ۔ دن چڑھے کا وقت (یعنی شَبَابُ النَّھَارِ)

رَأْرَأَۃٌ ۔ آنکھیں پھرانا، تیز نظر کرنا۔

رَأْرَاءُ الْعَیْنِ ۔ جو ہر وقت آنکھوں کو گھماتا رہے۔

رَأْسٌ ۔ سر یا سر پہ مارنا۔

کَانَ یُصِیْبُ مِنَ الرَّأْسِ وَھُوَ صَائِمٌ ۔ آنحضرت روزے میں سر سے مزہ لیتے تھے (یعنی اپنی بیویوں کا بوسہ لیتے)

اَلَمْ اَذَرْکَ تَرْأَسُ وَتَرْبَعُ (پروردگار قیامت کے دن اپنے بندے سے فرمائے گا) کیا میں نے دنیا میں تجھ کو نہیں چھوڑا تھا تو لوگوں پر سرداری کرتا تھا، لوٹ کا چوتھائی مال ان سے لیا کرتا تھا (اہل عرب کہتے ہیں):

رَأَسَ الْقَوْمَ رِئَاسَۃً ۔ وہ لوگوں کا سردار بن گیا (اسی سے ہے) ۔

رَئِیْسٌ ۔ بمعنی سردار، پیشوا، حاکم۔

رَأْسُ الْکُفْرِ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ ۔ کفر کی چوٹی پورب کی طرف سے نمودار ہوگی (یعنی دجال جو مشرق سے نکلے گا یا یہ کہ ہندوستان اور چین وغیرہ ممالک عرب سے مشرق کی جانب واقع ہیں، اور آنحضرت کے زمانہ میں مشرقی اقوام کفر میں مبتلا تھیں)

دَارَ رَأْسُہٗ ۔ اس کے سر پیٹا جاتا ہے، یا اس کے سر گیا۔

فَاِنَّ رَأْسَ مِائَۃِ سَنَۃٍ مِنْھَا لَا یَبْقٰی مِمَّنْ ھُوَ عَلٰی ظَھْرِ الْاَرْضِ اَحَدٌ۔ آج سے سو برس کے ختم پر جتنے لوگ اس وقت زمین پر ہیں، ان میں سے کوئی نہ رہے گا (سب مر جائیں گے، ایسا ہی ہوا ابو الطفیل عامر بن واثلہؓ بھی جو صحابہؓ میں سب سے بعد فوت ہوئے ہیں ان کا سنہ وفات بھی ۱۰۲ ہجری ہے)

تَوَفَّاہُ عَلٰی رَأْسِ سِتِّیْنَ۔ اللہ نے آپ کو ساٹھ برس کے آخر پر اٹھالیا (ایک روایت اسی طرح ہے کہ آنحضرتؐ کی عمر شریف ساٹھ سال کی ہوئی۔ اور صحیح یہ ہے کہ آپ نے ۶۳ برس کی عمر میں وفات پائی)۔

اِنَّ اللّٰہَ یَبْعَثُ عَلٰی رَأْسِ کُلِّ مِائَۃِ سَنَۃٍ اللہ تعالےٰ ہر صدی کی چوٹی (یعنی اخیر) پر ایک ایسے شخص کو (میری امت میں سے) اٹھائے گا جو دین کو نیا کردے گا (دین کی تعلیمات جو لوگوں نے مسخ کردی ہوں گی، ان کو کتاب اور سنت کے موافق درست کرے گا، بدعتوں کو مٹائے گا اور سنت کو رائج کرے گا۔ ایسا شخص اس صدی کا مجدد کہلائے گا) (ہر صدی کے آخر میں ایسے عالم اللہ تعالےٰ نے اس دین میں پیدا کئے ہیں۔ جنھوں نے احیائے سنت اور اماتتِ بدعت کی، دین کو از سر نو حیات تازہ بخشی، مگر ان کی تعیین میں اختلاف ہے واللہ اعلم۔) ہمارے زمانے میں ایک شخص گمراہ جس کو دجال کا مثیل کہنا چاہیئے، نمودار ہوا۔ علاوہ دعوۂ مجددیت کے اُس نے مسیحیت اور مہدیت کا بھی دعویٰ کیا، بہت سے کم عقل مسلمانوں کو اس نے اپنے جال میں پھانس کر گمراہ کردیا وہ اپنی مجددیت پر اس حدیث سے بھی استدلال کرتا تھا۔ اس بے علم کاذب کو اتنی خبر بھی نہ تھی کہ "رأس" سے شروع صدی مراد نہیں ہے بلکہ آخر صدی ہے۔ اور اس کاذب مدعی کا نشو و نما چودھویں صدی کے آغاز میں ہوا اور ۱۳۲۶ھ میں دنیا سے گزر گیا۔ یہ بھی سمجھ لینا چاہیئے کہ ساری دنیا کے لئے ایک ہی شخص مجدد ہونا ضروری نہیں ہے، بلکہ ہر ہر اقلیم میں جہاں صدی کے آخر پر ایسا کوئی عالم گزرا ہے جس نے حقیقی دین کو پھیلایا ہو، اشاعتِ سنت کی ہو، اس کو مجدد کہہ سکتے ہیں)۔

رَأْسُ الشَّھْرِ۔ مہینے کا پہلا دن۔

رَأْسُ السَّنَۃِ۔ محرم کا مہینہ مسلمانوں میں، اور جنوری کا انگریزوں میں، اور فروردی کا پارسیوں میں، اور چیت کا ہندوؤں میں۔

رَأْسُ الْمَالِ۔ اصل لاگت یا اصل خرید۔

رَأْسُ الْجَبَلِ۔ پہاڑ کی چوٹی۔

رَأْسٌ۔ اصطلاحِ جغرافیہ میں وہ کنارہ پہاڑ یا زمین کا جو سمندر میں گھسا چلا گیا ہو، جیسے رأس الرجا یا رأس کماری وغیرہ۔

رَأْسًا بِرَأْسٍ۔ برابر سرابر، نہ عذاب ہو نہ ثواب۔

اِتَّخَذَ النَّاسُ رُؤُوْسًا جُھَّالًا۔ لوگ اپنے سردار اور مقتدر جاہلوں کو بنالیں گے (یعنی وہ غلط فتوے دے کر خود بھی گناہ کا ارتکاب کریں گے، اور دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے) (ایک روایت میں رُءَسَاءُ ہے، جو رئیس کی جمع ہے)۔

خَمْسٌ مِنَ الْفِطْرَۃِ فِی الرَّأْسِ۔ پیدائشی سنتوں میں سے پانچ سر میں ہیں (حالانکہ مسواک اور مضمضہ اور استنشاق منہ میں ہوتے ہیں، مگر منہ بھی سر میں شامل ہے کیونکہ کبھی سر کا اطلاق گردن تک ہوتا ہے، جیسے کہتے ہیں قَطَعَ رَأْسَہٗ۔ اس کا سر کاٹ ڈالا۔

خَطَبَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ الرُّءُوْسِ۔ آنحضرتؐ نے ذی الحجہ کی بارہ تاریخ کو خطبہ دیا۔

اَلرِّیَاسَتَانِ۔ شمشیر اور قلم۔

رَأْفَۃٌ۔ یا رَآفَۃٌ۔ مہربانی رحم (بعضوں نے کہا رحمت سے بڑھ کر ہے۔ بعض نے کہا رحمت یہ ہے کہ خوشی کی چیزیں دینا، اور رافت یہ کہ نقصان دینے والی چیزیں ہٹانا (اللہ تعالیٰ کا ایک نام رَءُوْفٌ بھی ہے، یعنی بہت مہربانی

بڑی محبت کرنے والا۔

رَؤُوْفٌ بِالْمُؤْمِنِيْنَ۔ مومنوں پر بڑی مہربانی کرنے والا۔

رَأْلٌ۔ شتر مرغ کا بچہ (اس کی جمع اَرْؤُلٌ اور رِئْلَانٌ اور رِئَالَةٌ اور رِئَالٌ ہے)۔

رَأْمٌ۔ محبت کرنا، الفت کرنا، زور سے بٹنا، درست کرنا، جُڑ جانا۔

تَرْأَمُهٗ دُنْيَاهَا۔ دنیا حضرت عمرؓ پر مہربانی کرتی تھی (ہر طرف سے اُن کے پاس سمٹ کر آتی تھی، مگر وہ اس کو قبول نہیں کرتے تھے)۔

كَمَا تَرْأَمُ الْأُمُّ وَلَدَهَا وَالنَّاقَةُ حُوَارَهَا جیسے ماں اپنے بچہ کو اور اونٹنی اپنے بچہ کو پیار کرتی ہے (اُس کو سونگھتی ہے اور چاٹتی ہے)۔

رِئْمٌ۔ سفید ہرنی (اُس کی جمع آرَامٌ اور اَرْآمٌ ہے)۔

رَأْمَةٌ۔ حُب کا تعویذ۔

رُئِمَةٌ۔ مقعد۔

رَوَائِمُ۔ چولھے کے پتھر (جن کو اَثَافِيْ کہتے ہیں)۔

رِئَةٌ۔ پھیپڑا۔

وَلَا تَمْلَأُ رِئَتِيْ جَنْبِيْ۔ میرا پھیپڑا میرے پہلو کو نہیں بھرتا (یعنی میں نامرد اور بزدل نہیں ہوں کہ مصیبت کے وقت خوف کی وجہ سے میرا پھیپڑا پھول جائے)۔

رَأْيٌ یا رَاءَةٌ یا رَأْيَةٌ یا رُؤْيَةٌ یا رِئْيَانٌ دیکھنا (آنکھ سے ہو یا دل سے)، گمان کرنا، سلگانا، پھیپڑے پر مارنا گاڑنا۔

لَا تَرَاءٰى نَارَاهُمَا۔ مسلمان اور مشرک کی آگیں ایک دوسرے کو نہ دیکھیں (یعنی مسلمانوں کو مشرکوں سے دور رہنا چاہیے اور اتنے نزدیک نہ ہونا چاہیے کہ جب دونوں آگ سلگائیں تو ایک دوسرے کی آگ کو دیکھیں، نہایہ میں ہے کہ آنحضرتؐ نے مشرکوں کی ہمسائیگی اور قرب کو مکروہ رکھا، اس لئے کہ ان سے عہد نہیں ہے نہ ان کو امان ہے) (تَرَاءٰی رؤیت سے نکلی ہے) عرب کہتے ہیں:

تَرَاءَى الْقَوْمُ۔ جب ایک دوسرے کو دیکھیں اور

تَرَاءٰى لِيَ الشَّيْءُ۔ وہ چیز مجھ کو دکھلائی دی اور دیکھنے کی نسبت آگ کی طرف مجاز ہے۔ جیسے کہتے ہیں دَارِيْ تَنْظُرُ اِلٰى دَارِ فُلَانٍ یعنی میرا گھر فلاں شخص کے گھر کو دیکھتا ہے (مطلب یہ ہوا کہ آمنے سامنے، بالمقابل ہے) (حدیث کا مطلب یہ ہے کہ مسلمان کی آگ خدا کی طرف بلاتی ہے اور مشرک کی آگ شیطان کی طرف، تو دونوں ایک جگہ میں کیسے رہیں گے؛ بعضوں نے کہا نار کے معنی یہاں علامت اور نشان کے ہیں۔ یعنی مومن کو مشرک کی نشانی کا استعمال جائز نہیں، مثلاً قشقہ، زنار وغیرہ؛ بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ مومن کو مشرک کی عادات اور خصائل اور اشکال اختیار نہ کرنا چاہیے اور یہ حدیث اصل ہے مشرکوں اور کافروں سے دوری اختیار کرنے میں، اور جو لوگ کافروں کے ساتھ مل کر رہنے میں قباحت نہیں سمجھتے ان کی تردید کرتی ہے)۔

إِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ لَيَتَرَاءَوْنَ أَهْلَ عِلِّيِّيْنَ كَمَا تَرَوْنَ الْكَوْكَبَ الدُّرِّيَّ فِيْ أُفُقِ السَّمَاءِ۔ بہشت کے لوگ اوپر والوں کو اس طرح سے دیکھیں گے، جیسے چمکتا ہوا تارہ آسمان کے کنارے میں دکھائی دیتا ہے۔

تَرَاءَيْنَا الْهِلَالَ۔ ہم نے چاند کو دیکھنا شروع کیا (نظر آتا ہے یا نہیں؟)

إِنَّمَا كُنَّا رَاءَيْنَا بِهِ الْمُشْرِكِيْنَ۔ ہم نے طواف میں رمل کر کے (اکڑ اکڑ کر چلنا مونڈھوں کو ہلاتے ہوئے) مشرکوں کو دکھایا کہ ہم قوی اور زور آور ہیں اور مشرکین کا یہ خیال غلط ہے کہ مدینہ کی آب و ہوا نے مسلمانوں کو کمزور سست اور ناتوان کر دیا ہے)

إِنَّهٗ خَطَبَ فَرُئِيَ أَنَّهٗ لَمْ يُسْمِعْ۔ آنحضرتؐ نے خطبہ پڑھا پھر گمان ہوا کہ آپ نے لوگوں کو نہیں سنایا۔

(یعنی سب لوگوں کو آپ کی آواز نہیں پہنچی) یہاں رویت بمعنی ظن کے ہے، اس کے دو مفعول آتے ہیں۔

حَتّٰی رُأِیَ فِیْ وَجْھِہٖ فَقَامَ فَحَکَّہٗ۔ آپ کے چہرے پر کراہت اور نفرت کا نشان دیکھا گیا، پھر آپ کھڑے ہوئے اور اس کو کھرچ ڈالا (یعنی اس بلغم کو جو کسی نے مسجد کی دیوار پر تھوک دیا تھا)۔

فَمَا رَأَیَ بَعْدُ عُرْیَانًا۔ اس کے بعد پھر کبھی آپ کو ننگا نہیں دیکھا

أَرَاھُمْ أَرَاشُونِی الْبَاطِلُ شَیْطَانًا۔ (حضرت عثمان نے کہا) میں سمجھتا ہوں کہ ان کے غلط اور باطل خیال نے ان کو یہ سمجھایا کہ میں شیطان ہوں (مجھ کو غلط راہ پر چلنے والا سمجھا جس طرح شیطان غلط طریقہ اور باطل راستہ پر چلتا ہے) (کہنا یوں چاہئے تھا أَرَاھُمْ إِیَّایَ اور أَرَاھُمُوْنِیْ تو اس عبارت میں دو شذوذ ہیں، ایک تو ضمیر منفصل کے بجائے ضمیر متصل لانا دوسرے واؤ ضمیر کا حذف کرنا ضمیر متصل کے ساتھ)۔

تُذَکِّرُنَا بِالنَّارِ وَالْجَنَّۃِ کَأَنَّا رَأْیَ عَیْنٍ۔ آپ ہم کو دوزخ اور بہشت کا حال ایسا سناتے گویا ہم ان دونوں کو آنکھ سے دیکھ رہے ہیں (تو تقدیر عبارت کی یوں ہے کَأَنَّا لَنَا رَأْیَ عَیْنٍ) عرب لوگ کہتے ہیں،

جَعَلْتُ الشَّیْءَ رَأْیَ عَیْنَیْکَ۔ میں نے اس چیز کو تیری آنکھوں کے سامنے کر دیا

فُلَانٌ بِمَرْأًی مِنْکَ۔ فلاں شخص کو تو دیکھ سکتا ہے (یعنی تیری آنکھوں کے سامنے ہے)۔

فَاِذَا رَجُلٌ کَرِیْہُ الْمَرْآۃِ۔ ناگاہ ایک بدصورت و بد وضع شخص نظر آیا (محیط میں ہے کہ مَرْآۃ بمعنی منظر اور ظاہر الدلالۃ)۔

حَتّٰی یَتَبَیَّنَ لَہٗ رِئْیُھَا۔ یہاں تک کہ وہ دکھائی دینے لگیں۔

أَرَأَیْتَ اور أَرَأَیْتَکُمَا اور أَرَأَیْتَکُمْ یعنی مجھ کو بتلاؤ، مجھ سے بیان کرو (أَلَمْ تَرَ تعجب کے موقع پر کہا جاتا ہے یا مخاطب کو آگاہ اور متوجہ کرنے کے لئے)۔

أَنْتَ الَّذِیْ أَتَاکَ رَئِیُّکَ بِظُھُوْرِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ (حضرت عمرؓ نے سواد بن قارب سے کہا) تو وہی شخص ہے، جس کے پاس اس کا ہمزاد (جن) آنحضرتؐ کے ظاہر ہونے کی خبر لایا تھا؟ اس نے کہا ہاں (یہاں یہ ہے کہ جو جن تابع ہوتا ہے اس کو رَئِیٌّ کہتے ہیں، بروزن فَعِیْلٌ یا فَعُوْلٌ، کیونکہ وہ متبوع کو دکھائی دیتا ہے بعضوں نے کہا کہ یہ رَأْیٌ سے نکلا ہے)۔ اہل عرب کہتے ہیں:

فُلَانٌ رَئِیُّ قَوْمِہٖ۔ فلاں شخص اپنی قوم والوں کا صاحب الرائے (یعنی رائے و مشورہ دینے والا) ہے (لوگ ہر مہم میں اس سے صلاح اور مشورہ کرتے ہیں اور اس کی رائے پر عمل کرتے ہیں)۔

فَاِذَا رَئِیٌّ۔ یکایک ایک بڑا سانپ نمودار ہوا (عرب کے لوگ سانپ کو جن سمجھتے تھے اسی واسطے اس کو شیطان اور حباب اور جان کہتے تھے۔ ان کا یہ خیال تھا کہ جنات سانپ کی شکل میں ظاہر ہوتے ہیں)۔

إِرْتَأَی امْرُؤٌ بَعْدَ ذٰلِکَ مَا شَاءَ أَنْ یَّرْتَئِیَ (متعہ آنحضرتؐ اور حضرت ابوبکر صدیق رضؓ کی خلافت اور آغاز خلافت عمرؓ میں ہوتا رہا) اس کے بعد ایک شخص نے عقل دوڑائی جس طرح اس نے چاہا (یعنی ان کی رائے یہ قرار پائی کہ متعہ حرام ہے)۔

وَفِیْنَا رَجُلٌ لَہٗ رَأْیٌ۔ ہم میں ایک شخص تھا جو اپنی رائے شامل کرتا تھا (یعنی قرآن کی تفسیر حدیث اور اقوال صحابہ سے نہیں کرتا تھا، بلکہ اپنی رائے سے کرتا تھا۔ مراد خارجی لوگ ہیں اور اہل حدیث، قیاس پر عمل کرنے والوں کو بھی اصحاب الرائے کہتے ہیں۔ چنانچہ امام اعظم ابو حنیفہ کو امام اہل الرائے کہتے تھے۔ حالانکہ ان کا اصول یہ ہے کہ

کہ ضعیف اور مرسل احادیث بلکہ اقوالِ صحابہ بھی قیاس اور رائے پر مقدم ہے۔ بات یہ ہے کہ امام ابو حنیفہ رح ۱۵۰ھ تک کوفہ میں رہے اور ان کے زمانے تک حدیثیں جمع نہیں ہوئی تھیں، لہٰذا ان کو بہت سے مسائل میں حدیث نہ ملی تو انھوں نے قیاس کیا، لیکن اپنے متبعین کو یہ وصیت کر گئے کہ "میرا قول اگر حدیث کے خلاف پاؤ تو اس کو رَدّ کر کے حدیث پر عمل کرنا" وہ تو یہ فرما کر دنیا سے رخصت ہو گئے، مگر اُن کے متبعین نے اس وصیت کو فراموش کر کے مجرّد امام صاحب کے اجتہاد پر عمل کرنا کافی سمجھا۔ بلکہ امام صاحب کی رائے کی تائید میں احادیث و آثار کی تاویل شروع کر دی، گویا اپنے امام کے قول کو اصل کا درجہ دیدیا۔ اس وجہ سے ان کا لقب اہلِ حدیث نے "اصحاب الرائے" رکھا)۔

اَرَأَيْتَكُمْ لَيْلَتَكُمْ هٰذِهٖ - تم نے اس رات کو دیکھا اس کو یاد رکھو، یا اُس رات کا حال مجھ سے کہو، اس کی تاریخ یاد رکھو (اس کے بعد دنیا میں عجیب عجیب واقعات ہوں گے)۔

خَرَجْنَا لَا نَرٰى اِلَّا الْحَجَّ۔ ہم نکلے اور ہمارا حج کرنے کا قصد تھا (ایک روایت میں لَا نُرٰى ہے بصیغۂ مجہول یعنی لوگ ہم کو سمجھتے تھے کہ حج کے لئے جا رہے ہیں)۔

فَاِنِّيْ اُرِيْتُكُنَّ اَكْثَرَ اَهْلِ النَّارِ مجھ کو (شب معراج میں) تم (یعنی عورتیں) دوزخ میں زیادہ دکھائی گئیں (یعنی مردوں کی بہ نسبت دوزخ میں عورتیں زیادہ تھیں)

رَاَيْتُنِيْ اَنَا وَالنَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَتَمَاشٰى میں نے اپنے آپ کو دیکھا کہ میں اور آنحضرت صلعم مِل کر چل رہے تھے۔

يَرَوْنَ اَنَّ الدَّعْوَةَ فِيْ ذٰلِكَ الْبَلَدِ مُسْتَجَابَةٌ وہ سمجھتے تھے اِس شہر میں (یعنی مکہ میں) دعا قبول ہوتی ہے۔ (اور یہ نہ سمجھے کہ دعا کرنے والے کیسے ہیں، کیونکہ وہ کافر تھے اور پیغمبر کی دعوت کو رَدّ کر چکے تھے)۔

اَرَاَيْتَ اِنْ زُحِمْتُ قَالَ اُتْرُكْ اَرَاَيْتَ بِالْيَمَنِ. اُس نے کہا بتلایئے اگر لوگوں کا ہجوم ہو (اور ہجوم کی وجہ سے میں حجرِ اسود کو نہ چھو سکوں ؟) عبد اللہ بن عمرؓ نے کہا، بتلایئے وتلایئے یمن میں چھوڑ آ (یہ شخص یمن کا رہنے والا تھا، تو حضرت عبد اللہ نے اس کو سنت کا طریقہ بتایا جب اس نے یہ مین میخ نکالی کہ اگر ہجوم ہو، یہ ہو وہ ہو، تو انھوں نے خفا ہو کر کہا، یہ باتیں یمن میں کر، جب تو یہاں طریقۂ سنت دریافت کرنے کے لئے آیا اور وہ میں نے تجھ کو بتا دیا تو اب اس پر عمل کر، غیر ضروری سوالات اور بلا وجہ کرید کرنے کی زحمت نہ کر)۔

رَاٰى مِنْهُ كَرَاهِيَةً - اُن کی ناراضی معلوم کی۔

كَرَاهِيَتَهٗ لِذٰلِكَ وَشِدَّتَهٗ. ان کی ناراضی اس بات سے اور سخت ناراضی (راوی کو شک ہے کہ كَرَاهِيَةً بلا اضافت کہا یا كَرَاهِيَتَهٗ اضافت کے ساتھ)

هَلْ تَرَوْنَ قِبْلَتِيْ هٰهُنَا. تم سمجھتے ہو میرا منہ اس طرف ہے (مجھ کو پیٹھ کے پیچھے قطعاً نظر نہیں آتا ہو ایسا نہیں ہے کیونکہ میں تم کو پیٹھ کے پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں (بعضوں نے کہا کہ آپ کے دونوں مونڈھوں کے درمیان سُوئی کے ناکے کی طرح دو آنکھیں تھیں، بعض نے کہا ہے کہ معمولی آنکھوں سے آپ کو پیچھے کی جانب بھی نظر آتا تھا اور یہ کچھ خلافِ قیاس نہیں ہے کیونکہ سماعت اور بصارت اللہ تعالےٰ نے مختلف طور سے اپنی مخلوقات میں رکھی ہے۔ کسی میں قوی ہے کسی میں ضعیف کوئی اندھیرے میں بھی دیکھتا ہے کوئی اُجالے میں نہیں دیکھ سکتا اور حکیموں نے جو بصارت اور سماعت کے وجوہ بیان کئے ہیں، وہ سب مخدوش اور قابلِ اعتراض ہیں۔ غور کرنے سے آدمی حیران ہوتا ہے کہ بصارت اور سماعت کا واقعی سبب کیا ہے اور یہ حقیقت واضح ہو جاتی ہے کہ انسان کی عقل بہت سے محسوسات کی کُنہ اور علت دریافت کرنے میں عاجز ہے تو مجردات کی حقیقت کیا دریافت کرے گی اور خدا اور رسول کے کلام کی تکذیب ظاہری عقل کی مخالفت سے کرنا نری بے وقوفی

اور نادانی ہے)۔

لَا أَرَاهُ مُؤْمِنًا۔ میں اس کو مومن (دل سے یقین کرنے والا) سمجھتا ہوں یعنی میرا گمان یہی ہے کہ وہ سچا ایمان دار ہے)

أُرِيتُ النَّارَ۔ مجھ کو دوزخ دکھلائی گئی۔

مَا رَأَيْتُهُ صَلَّاهَا إِلَّا يَوْمَئِذٍ۔ میں نے آپ کو یہ نماز پڑھتے اسی دن دیکھا (اس کا یہ مطلب ہے کہ اور دنوں میں پڑھتے ہوئے انھوں نے نہیں دیکھا، یہ مطلب نہیں ہے کہ آپ نے اور کبھی یہ نماز نہیں پڑھی، جیسے حضرت عائشہ رضی سے دوسری روایت میں یوں منقول ہے کہ میں نے آنحضرت کو چاشت کی نماز پڑھتے نہیں دیکھا۔ پھر وہی کہتی ہیں کہ آپ چاشت کی چار رکعتیں پڑھتے۔ انھوں نے دوسرے مشاہدین سے سن کر یہ معلوم کیا ہوگا)۔

رَأَيْتُ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ۔ میں نے (اس دیوار کے عرض میں) بہشت اور دوزخ کو دیکھا۔ (یعنی حقیقۃً آپ کے لئے کشف کی گئیں۔ جیسے بیت المقدس آپ کو دکھلایا گیا تھا بعض نے کہا اُن کی تصویریں دیوار میں نمودار ہوئیں، اور یہ قیاس کے خلاف نہیں ہے کہ دیوار کو اللہ تعالیٰ آئینہ کی مانند کر دے آئینہ میں بڑی سے بڑی چیز کی تصویر دکھائی دیتی ہے۔ اب یہ شبہہ جو بعض بے وقوفوں نے کیا ہے کہ اتنی بڑی بہشت جس کے عرض میں آسمان اور زمین سما جائیں، مسجد کی دیوار میں کیونکر سمائی؟ محض لغو ہے، ہم ان لوگوں سے پوچھتے ہیں کہ آنکھ کے طبقہ شکبیہ میں جو نہایت چھوٹا ہے، سورج اور چاند اور زمین اور آسمان اور پہاڑ وغیرہ کی تصویر کیونکر مرتسم ہوتی ہے جس کے ایک طائفہ حکما قائل ہیں کہ بعبارتِ انطباع سے ہوتی ہے۔ بعض نے کہا رؤیت سے مراد یہ ہے کہ وحی سے ان دونوں کا حال ایسا معلوم ہوا جو پہلے آپ کو معلوم نہ تھا اور مجازاً اس کو رؤیت کہا۔ جیسے کہتے ہیں کہ فلاں شخص نے اپنی قوتِ بیانیہ کے زور سے اس چیز کو سامنے لا کر کھڑا کر دیا۔)

مَا أُرَانِي إِلَّا مَقْتُولًا فِي أَوَّلِ مَنْ يُقْتَلُ۔ (جابر رضی کے والد حضرت عبد اللہ رضی نے اپنے بیٹے جابر رضی سے کہا) میں سمجھتا ہوں اس جنگ (یعنی غزوۂ اُحد میں) میں پہلے مارا جاؤں گا (ان کا قیاس یا القا، صحیح نکلا اور وہ اس غزوہ میں شہید ہوئے۔ ہوا یہ کہ انھوں نے جنگ سے قبل مبشر رضی بن عبد المنذر کو خواب میں دیکھا جو ایک سال پہلے جنگِ بدر میں شہید ہوئے تھے انھوں نے کہا کہ "عبد اللہ تم ان دنوں ہمارے پاس آنے والے ہو" عبد اللہ نے یہ خواب آنحضرت ؐ سے بیان کیا۔ آپ نے فرمایا کہ وہ اس کی تعبیر شہادت ہے)۔

إِلَّا رَأَيْتُهُ صَائِمًا وَمُفْطِرًا أَوْ مُصَلِّيًا وَنَائِمًا۔ میں نے آپ کو روزہ دار اور بے روزہ، اور نماز پڑھتے ہوئے اور سوتے ہوئے سب طرح دیکھا (یعنی کبھی آپ روزے رکھنے شروع کرتے تو روزے ہی رکھے جاتے، کبھی افطار کرتے تو افطار ہی کرتے رہتے)۔

أُرُوا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي السَّبْعِ۔ اُن کو شب قدر رمضان کی اخیر سات راتوں میں (یا ستائیسویں رات میں) دکھلائی گئی (یعنی خواب میں)۔

فَرَأَيْتُ شَيْئًا۔ میں نے کچھ دیکھا (جس سے آپ پر خوف طاری ہوا۔ دوسری حدیث میں تشریح ہے کہ آپ نے حضرت جبرئیل کو دیکھا)۔

فَنَرَى خَالَةَ أَبِيهَا بِتِلْكَ الْمَنْزِلَةِ۔ ہم باپ کی خالہ کا بھی یہی حکم سمجھتے ہیں (یعنی وہ بھی محرم ہے۔ بعض نے کہا باپ کی رضاعی خالہ مراد ہے)۔

رَأَيْتُ بِشِمَالِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَمِينِهِ رَجُلَيْنِ۔ میں نے آنحضرت کے داہنے اور بائیں دو مردوں کو دیکھا (یہ فرشتے تھے آدمیوں کی صورت میں)

مَنْ رَآنِي فِي الْمَنَامِ فَسَيَرَانِي۔ جو شخص مجھ کو خواب میں دیکھے، وہ عنقریب مجھ کو دیکھے گا (یہ حدیث آنحضرت ؐ نے اپنے زمانہ کے لوگوں کے لئے فرمائی، یعنی اللہ تعالیٰ اس کو ہجرت کی توفیق دے گا اور وہ مجھ سے آکر ملے گا۔ یا مراد یہ ہے کہ وہ آخرت

میں میرا دیدار حاصل کرے گا یا اس دنیا میں بھی بہ طریق کشف اور صفائی قلب کے، جیسے بعض اولیاء اللہ سے منقول ہے مَنْ رَاٰنِیْ فِی الْمَنَامِ فَقَدْ رَاٰنِیْ جس نے مجھ کو خواب میں دیکھا اس نے (در حقیقت) مجھ ہی کو دیکھا (کیونکہ شیطان میری صورت نہیں بن سکتا) (اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مراد وہ رؤیت ہے جو آپ کے حلیہ اور صفات میں ہو۔ بعض نے کہا نہیں، جس حلیے اور صفت میں آپ کو دیکھے، وہ آپ ہی کی رؤیت ہوگی، نووی نے کہا یہی صحیح ہے)۔

لَا یَتَرَاءٰی بِیْ۔ شیطان میں اتنی جرأت نہیں کہ میری صورت بن کر اپنے آپ کو دکھائے۔

فَتَرَاءٰی لِیْ ذُرِّیَّتَهٗ۔ اس نے اپنی اولاد مجھ کو دکھائی۔

اَلرُّؤْیَا مِنَ اللّٰهِ وَالْحُلْمُ مِنَ الشَّیْطَانِ۔ اچھا خواب اللہ کی طرف سے ہے اور برا (جھوٹا) خواب شیطان کی طرف سے ہے (وہ لوگوں کو برے خواب دکھا کر ڈراتا ہے اسی لئے دوسری حدیث میں یہ حکم ہے کہ جب ایسا برا خواب دیکھے تو کروٹ بدل لے اور بائیں طرف تھوک کر اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھے اور کسی سے بیان نہ کرے) (کرمانی نے کہا اچھے خواب کو رؤیا کہتے ہیں اور برے کو حُلم۔ رؤیا کی کئی قسمیں ہیں، ایک ظاہراً اور باطناً دونوں طرح اچھا ہو، جیسے پیغمبروں سے باتیں کرنا دوسرے صرف ظاہراً اچھا، جیسے باجوں اور راگ کے آلات کا سننا۔ تیسرے دونوں طرح برا، جیسے سانپ کا کاٹنا، مرغ کا ٹھونگ لگانا، گلے میں طوق و زنجیر پڑنا۔ چوتھے ظاہراً برا، باطناً اچھا، جیسے لڑکے کا ذبح کرنا۔ پاؤں میں بیڑیاں پڑنا۔ خواب میں رونا۔

اَلرُّؤْیَا جُزْءٌ مِّنَ النُّبُوَّةِ۔ خواب نبوت کے اجزاء میں سے ایک جز ہے (یعنی پیغمبری کی صفات میں سے ایک صفت ہے پیغمبروں کے خواب ہمیشہ سچے ہوتے ہیں یا پیغمبری پہلے سچے خوابوں سے شروع ہوتی ہے۔ جیسے دوسری روایت میں ہے کہ آنحضرتؐ شروع زمانۂ نبوت میں خواب دیکھتے وہ سچا ہوتا، صبح روشن کی طرح اس کی تعبیر ظاہر ہوتی، اسی لئے ایک حدیث میں ہے کہ خواب میں جھوٹ بنانے والا سخت عذاب میں مبتلا ہوگا۔ حالانکہ یوں بھی جھوٹ بولنا گناہ ہے مگر جھوٹا خواب بیان کرنا سخت گناہ ہے اس لئے کہ وہ نبوت کے اجزاء میں سے ایک جز کو جھوٹ بناتا ہے (بعض نے کہا اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ پیغمبروں کے لئے خواب بھی ایک جز ہو ان کی پیغمبری کا، اب کافر کا خواب بھی کبھی سچا ہوتا ہے مگر اس کو نبوت کا جز نہیں کہیں گے۔ مگر مومن صالح کے خواب کو نبوت کا جز کہیں گے اور نبوت کا ایک جز حاصل ہونے سے کوئی نبی نہیں ہو سکتا۔ تو یہ اعتراض نہ ہوگا کہ نبوت تو آنحضرتؐ پر ختم ہوگئی اب اس کا جز کیسے باقی رہے گا۔ ایک روایت میں یوں ہے کہ اچھا خواب نبوت کے ستر جزوں میں سے ایک جز ہے)۔

اَلرُّؤْیَا ثَلٰثَةٌ حَدِیْثُ النَّفْسِ وَتَخْوِیْفُ الشَّیْطٰنِ وَبُشْرٰی مِنَ اللّٰهِ۔ خواب تین طرح کے ہیں۔ ایک تو دل کے خیالات (جیسے کہتے ہیں کہ بلی کو خواب میں چھیچھڑے ہی نظر آتے ہیں" یعنی آدمی کے دل میں جو خواہشیں ہیں اور دماغ میں جو خیالات سمائے ہوئے ہیں، اسی قسم کے خواب دیکھنا) دوسرے شیطان کا ڈرانا (جس طرح کوئی دیکھتا ہے کہ میرا سر کٹ گیا، یا مجھ کو کوئی قتل کرنے کو لے جا رہا ہے، یا کوئی مجھ پر تلوار سے وار کر رہا ہے) تیسرے اللہ تعالیٰ کی طرف سے بشارت اور خوشخبری (مثلاً بہشت کا دیکھنا، یا اللہ کا دیدار اور پیغمبروں اور اولیاء اللہ سے ملاقات)۔

اِذَا اقْتَرَبَ الزَّمَانُ لَمْ یَکَدْ رُؤْیَا الْمُؤْمِنِ یَکْذِبُ۔ جب قیامت کا زمانہ قریب ہوگا یا جب رات اور دن برابر ہوں فصل معتدل ہو، تو مومن کا خواب جھوٹ نہ ہوگا۔ (اکثر صحیح ہوگا)۔

مَنْ کَذَبَ التَّعْبِیْرَ لِاَوَّلِ عَابِرٍ۔ اس بات میں یہ بیان ہے کہ خواب کی تعبیر یہ ضروری نہیں کہ وہی ہو جو پہلے تعبیر دینے والے نے دی ہو (یہ جب ہو سکتا ہے کہ پہلا تعبیر دینے والا تعبیر کا عالم اور ٹھیک تعبیر دینے والا نہ ہو)۔

اَلرُّؤْیَا عَلٰی رِجْلِ طَائِرٍ مَا لَمْ تُعَبَّرْ۔ خواب گویا پرندے کے پیر پر لٹک رہا ہے، جہاں تعبیر دی وہیں گر پڑا۔ اسی لئے آدمی کو چاہئے کہ اپنا خواب اچھے عالم اور نیک شخص سے

بیان کرے تاکہ وہ ٹھیک تعبیر دے، مبادا خواب کو جاہل سے بیان کرے اور وہ کوئی بُری تعبیر دیدے تو ممکن ہے کہ وہی بُرائی خواب دیکھنے والے کے لئے پیدا ہو۔ اب اگر کوئی اعتراض کرے کہ تعبیر سے تقدیر الٰہی کیونکر بدل جائے گی؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ شاید تقدیر الٰہی معلق ہو اس کی تعبیر پر۔ اگر اچھی تعبیر دی جائے تو انجام اچھا ہو ورنہ بُرا ہو)۔

رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَأَنَّ رَأْسِي قُطِعَ۔ میں نے خواب میں دیکھا جیسے میرا سر کاٹ ڈالا گیا ہو (حضرتؐ نے اس خواب کی تعبیر دی کہ وہ یہ بتلائی کہ وہ شیطان کا ڈراوا تھا۔ اور اہل تعبیر اس کی یوں تعبیر دیتے ہیں کہ وہ آدمی کسی امر سے جدا ہو گا یا تو رنج وغم سے یا حکومت سے یا عزیز و اقربا سے یا بیماری سے یا قرضداری سے)۔

هَلْ رَأَى مِنْكُمْ رُؤْيَا۔ تم میں سے کسی شخص نے کوئی خواب دیکھا ہے؟

أَصْدَقُ الرُّؤْيَا بِالْأَسْحَارِ۔ زیادہ سچا خواب ہوتا ہے جس کو آدمی سحر کے وقت دیکھے (یعنی اخیر رات میں کیونکہ اُس وقت غذا ہضم ہو جاتی ہے معدہ خالی ہوتا ہے اور بدخوابی جو شکم سیری سے ہوا کرتی ہے اس کا موقع نہیں رہتا۔ اس حدیث کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اور وقتوں کا خواب جھوٹا ہوتا ہے۔ بہت سے مومنین صالحین جو کم غذا کھاتے ہیں اور ریاضت اور مجاہدہ کرکے شہوات نفس کو مٹا دیتے ہیں، ان کے خواب دوسرے اوقات میں بھی سچے ہوتے ہیں)۔

أَصْدَقُكُمْ رُؤْيَا أَصْدَقُكُمْ حَدِيثًا۔ تم میں اس شخص کا خواب زیادہ سچ ہو گا جو بات کہنے میں زیادہ سچا ہے (یہ حدیث ہر زمان و مکان کو محیط ہے۔ قاضی عیاض نے کہا ہے کہ آخر زمانہ سے اس کو خاص نسبت ہے کیونکہ اس وقت علم دین دنیا میں کم ہو جائے گا اور علماء اور صلحاء گزر جائیں گے)۔

كَانَ مِمَّا يَقُولُ مَنْ رَأَى مِنْكُمْ۔ آنحضرتؐ اکثر صحابہؓ سے دریافت فرماتے کہ تم میں سے کسی نے کوئی خواب دیکھا ہے؟

لَيَأْتِيَنَّ عَلَى أَحَدِكُمْ يَوْمٌ وَلَا يَرَانِي ثُمَّ لَأَنْ يَرَانِي أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ أَهْلِهِ وَمَعَهُمْ۔ ایک دن لوگوں پر ایسا آئے گا جو اپنے عزیزوں کے ساتھ میرا دیدار ان کو اس سے کہیں زیادہ پسند ہو گا کہ وہ صرف اپنے عزیزوں اور گھر والوں کو دیکھیں اور مجھ کو نہ دیکھیں (یعنی میرا دیکھنا گو ایک ہی لحظہ کے لئے ہو، ان کو اپنے عزیزوں کے ساری عمر کے دیکھنے سے زیادہ پسند ہو گا)۔

فَمَا هُوَ إِلَّا أَنْ رَأَيْتُ اللهَ شَرَحَ صَدْرَهُ۔ پھر مجھ کو معلوم ہو گیا کہ اللہ نے ان کا سینہ کھول دیا ہے (اور وہ لڑائی کا عزم بالجزم رکھتے ہیں)۔

لَقَدْ رَأَيْتُنِي فِي جَمَاعَةٍ۔ میں نے اپنے آپ کو پیغمبروں کی ایک جماعت میں دیکھا (یہ واقعہ معراج سے متعلق ہے جب آپ نے بیت المقدس میں دوسرے انبیاء کے ساتھ نماز پڑھی، اور حضرت موسیٰؑ کو دیکھا کہ وہ اپنی قبر میں نماز پڑھ رہے تھے پھر آسمانوں پر جو حضرت موسیٰؑ سے ملاقات ہوئی، یہ اس کے خلاف نہیں ہے۔ کیونکہ روح ایک ایسی سریع الحرکت ہے کہ دم بھر میں زمین پر، دم بھر میں آسمانوں پر تو حضرت موسیٰؑ آنحضرتؐ سے پہلے اپنے آسمان پر پہنچ گئے ہوں گے) (بعض نے کہا کہ روح میں اللہ تعالیٰ نے یہ قوت رکھی ہے کہ ایک ہی وقت میں دو جگہ ظاہر ہو یا کئی مقاموں سے تعلق رکھے۔ مثلاً اولیاء اور انبیاءؑ کی ارواح اعلیٰ علیین میں ہوتی ہیں۔ پھر جو کوئی اُن کی قبر پر جا کر ان کو سلام کرے اس کا سلام بھی سن لیتے ہیں اور جواب دیتے ہیں، لیکن ہم لوگ ان کا جواب نہیں سنتے)۔

رَأَيْتُ نُورًا۔ میں نے نورِ الٰہی دیکھا (یعنی حق تعالیٰ کو دیکھا۔ ابن عباسؓ اور امام احمدؒ اور ابو الحسن اشعری اور بہت سے علماء اسی کے قائل ہیں کہ آنحضرتؐ نے شب معراج میں اللہ تعالیٰ کو دیکھا تھا۔ لیکن حضرت عائشہؓ نے اس کا انکار کیا ہے۔ نووی نے کہا کہ حضرت عائشہؓ نے نفی پر کوئی حدیث بیان نہیں کی۔ اور وہ ابن عباسؓ سے جو اس امت کے بڑے عالم ہیں زیادہ علم نہیں رکھتی تھیں تو اکثر علماء کے نزدیک راجح

یہی ہے کہ آنحضرت ﷺ کو آنکھ سے اللہ کا دیدار ہوا تھا۔ اسی طرح اس میں بھی اختلاف ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بلا واسطہ شب معراج میں آنحضرت سے کلام کیا تھا یا نہیں؟ امام ابوالحسن اشعری اور ایک جماعت علماء نے اس کو بھی ثابت کیا ہے۔ واللہ اعلم بحقیقۃ الحال)۔

نُوْرٌ اَنّٰی اَرَاہُ۔ اللہ ایک نور ہے میں اس کو کہاں دیکھ سکتا (امام احمد نے اس حدیث کا انکار کیا ہے اور ابن خزیمہ نے بھی اس کی تضعیف کی ہے اور یہ حدیث ان لوگوں کی دلیل ہے جو کہتے ہیں شب معراج میں آنحضرت نے اللہ تعالیٰ کو نہیں دیکھا تھا۔ بعض کہتے ہیں دل کی آنکھ سے دیکھا تھا۔ اور اس حدیث میں آنکھ سے دیکھنے کی نفی ہے)۔

کَاَشْبَہِ مَنْ رَاَیْتُ۔ میں نے جتنے آدمیوں کو دیکھا ہے ان میں بہت زیادہ مشابہ

اِنْ رَاَیْتُمْ ذٰلِکَ۔ اگر تم کو اس کی ضرورت ہو۔

فِیْ اَدْنٰی صُوْرَۃٍ مِّنَ الَّتِیْ رَاَوْہُ فِیْہَا۔ اس صورت سے بہت قریب جس میں اس کو دیکھا تھا (یہ اللہ تعالیٰ کا امتحان ہوگا اپنے بندوں کو پہلے ایک صورت میں ظاہر ہوگا پھر دوسری صورت میں، پھر پہلی صورت میں)۔

لَا اَرَاہَا اِلَّا یَثْرِبَ۔ میں تو اس کو یثرب (مدینہ) ہی سمجھتا ہوں۔

وَاُرِیَ مَالِکَ۔ اور آنحضرت کو مالک دکھلائے گئے (یعنی دوزخ کے داروغہ)۔

لَا یُرٰی عَلَیْہِ اَثَرُ السَّفَرِ۔ اس پر سفر کا نشان (مثلاً گرد و غبار کپڑوں کا میلا پن) نہیں دکھلائی دیتا تھا۔

تَرَاءَیْنَا الْہِلَالَ۔ ہم نے چاند کی طرف نظر اٹھائی (دیکھنے لگے کہ چاند ہوا یا نہیں)۔

لَیَرَانِی اللّٰہُ مَا اَصْنَعُ۔ اللہ دیکھ لے گا جو میں کروں گا۔ (ایک روایت میں لَیَرَیَنَّ اللّٰہُ ہے معنی وہی ہیں۔ ایک روایت میں لَیُرِیَنَّ اللّٰہُ ہے۔ یعنی اللہ ان لوگوں کو دکھلائے گا، جو میں کروں گا (دل کھول کر لڑوں گا یہاں تک کہ مارا جاؤں)۔

یُرٰی سَبِیْلُہٗ یا یُرٰی سَبِیْلَہٗ۔ وہ اپنا راستہ دیکھ لے گا یا اس کا راستہ دیکھا جائے گا (دوزخ یا بہشت کی طرف)۔

رَاٰی فِیْہِ الرُّؤْیَا یَوْمَ اُحُدٍ۔ آپ نے اس میں ایک خواب دیکھا احد کے دن (آپ نے یہ دیکھا تھا کہ آپ کی تلوار کی دھار ٹوٹ گئی ہے۔ اس کی تعبیر یہ دی کہ اس جنگ میں شکست ہوگی اور مسلمان شہید ہوں گے)۔

وَلَمْ یَقُلْ بِرَایٍ وَّلَا بِقِیَاسٍ۔ آپ نے عقل یا قیاس سے نہیں فرمایا (بلکہ آپ کا فرمانا بہ وحی الٰہی تھا)۔

لِلرُّؤْیَا الَّتِیْ رَاَیْتُ۔ اس خواب کی وجہ سے جو میں نے دیکھا تھا (عبداللہ بن عباس نے اپنے مال میں سے ایک حصہ میرے لئے مقرر کر دیا)۔

مَتٰی یَرَاکَ النَّاسُ تَخَلَّفْتَ۔ جب لوگ دیکھیں گے کہ تم لڑائی کے لئے نہیں نکلے (تو وہ بھی نہ نکلیں گے اور مسلمان قافلہ کو لوٹ لیں گے۔ یہ ابوجہل نے امیہ بن خلف سے کہا اور اس طرح پر اس ڈرتے ہوئے کو نکلنے کے لئے ابھارا)۔

اِتَّہِمُوا الرَّاْیَ۔ تم اپنی رائے کو صحیح نہ سمجھو (بلکہ اس کو غلط خیال کرو۔ یہ سہل بن حنیف نے کہا، جب دوسرے صحابہؓ نے اُن کو ملامت کی، جنگ صفین میں شریک نہ ہونے پر)۔

اِذَا تَکَلَّمَ رُئِیَ کَالنُّوْرِ۔ آنحضرت جب بات کرتے تو آپ کے سامنے کے دانتوں سے ایک نور کی طرح کچھ دیکھا جاتا

اَیْنَ اُرَاہُ السَّائِلُ۔ میں گمان کرتا ہوں آپ نے یوں فرمایا، پوچھنے والا کہاں ہے؟

لَمْ اَکُنْ اُرِیْتُہٗ اِلَّا رَاَیْتُہٗ فِیْ مَقَامِیْ ہٰذَا۔ جتنی چیزیں مجھ کو نہیں دکھائی گئیں۔ ان سب کو میں نے اس جگہ میں دیکھ لیا۔

حَتَّی الْجَنَّۃَ۔ یہاں تک کہ بہشت کو بھی دیکھ لیا۔

اُرِیْ بِیْ یا اَرْیٰ بِیْ شَیْئًا مَا شَانِیْ۔ کیا مجھ میں کوئی ایسی بات دیکھی جاتی ہے جو تباہی کی موجب ہو، میرا

کیا حال ہے۔
لَوْ رَاَیْتَ مَكَانَهُمَا لَا بْغَضْتَهُمَا۔ اگر تو ان کا ٹھکانا دیکھے تو اُن کو بُرا سمجھے، اُن سے بیزار ہو جائے۔
مَنْ قَالَ فِي الْقُرْاٰنِ بِرَاْيِهٖ۔ جو شخص قرآن کی تفسیر اپنی رائے اور قیاس سے کرے (اور احادیث نبوی کو چھوڑ دے اور کہے کہ میں لغت کی رو سے جو معنی ہیں وہ لیتا ہوں، گو حدیث میں اس کے خلاف وارد ہو یا صحابہ نے اس کی تفسیر دوسری طرح کی ہے، تو اس نے اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بنا لیا، اس لئے کہ وہ گمراہی میں پڑے گا۔ اور صحابہ اور تابعین کا مسلک چھوڑ کر دوسرا مسلک نکالے گا۔ اور اللہ تعالےٰ نے خود قرآن میں ایسے شخص کو دوزخی فرمایا، ومن یتبع غیر سبیل المؤمنین نولہ ما تولی ونصلہ جہنم وساءت مصیرا۔
حَتّٰى يَفْرُغَ اَرَاهُ الْمُؤَذِّنَ۔ یہاں تک کہ فارغ ہو، میں سمجھتا ہوں یعنی موذن۔
لَمْ يُرَ مِثْلُهُنَّ۔ ان دونوں صورتوں کے مانند کوئی سورت نہیں دیکھی گئی (یعنی معوذتین کی طرح کہ ان کی تمام آیتیں تعویذ ہیں)۔
يَوَدُّ اَحَدُهُمْ لَوْ رَاٰنِي بِاَهْلِهٖ وَمَالِهٖ۔ ان میں کوئی ایسی آرزو کرے گا کہ کاش وہ اپنے سب مال اور گھر والوں کو تصدق کر کے مجھ کو دیکھ لے (گویا میرا عاشق زار ہوگا)۔
قَدْ رَاَيْتُنِي اَسْجُدُ فِي مَاءٍ وَطِيْنٍ مِنْ صُبْحِهَا میں نے اپنے تئیں (خواب میں) دیکھا شب قدر کی صبح کو کہ میں پانی اور کیچڑ میں سجدہ کر رہا ہوں۔
يُقَاتِلُ لِيُرٰى مَكَانُهٗ۔ کوئی اس لئے لڑتا ہے کہ (شجاعت اور بہادری میں) اپنا درجہ دکھائے (لوگوں میں عزت اور شہرت اور ناموری ہو)۔
مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يَنْظُرَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ كَاَنَّهٗ رَاْيُ عَيْنٍ۔ جس کو یہ خوشی ہو کہ قیامت کا دن اس طرح دیکھ لے جیسے چشم دید (آنکھوں سے دیکھی ہوئی چیز)۔

فَلْيُرِنِيْ اِمْرَءٌ خَالَهٗ۔ کوئی آدمی اپنا ماموں مجھ کو دکھلائے (جس کی عزت اس نے اس طرح کی ہو، جیسے میں نے اپنے ماموں کی عزت کی)
سَاَرَاهُ عَلٰى فِرَاشِيْ۔ میں اس کو اپنے بستر پر عنقریب دیکھ لوں گا (اس لئے محنت کرنے کی ضرورت ہی کیا ہے)۔
سَاَرَاهُ وَاَنَا مُسْتَلْقٍ۔ میں عنقریب اس کو چت لیٹے ہوئے دیکھ لوں گا (جب چاند دو تین روز میں بڑا ہو جائے گا)
يَرٰى مِنْ خَلْفِهٖ كَمَا يَرٰى مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ یا يَرٰى مَنْ خَلْفَهٗ كَمَا يَرٰى مَنْ بَيْنَ يَدَيْهِ۔ آپ اپنے پیچھے سے بھی ویسا ہی دیکھتے، جیسے آگے سے دیکھتے یا پیچھے کی چیزوں کو سامنے کی چیزوں کی طرح دیکھتے۔
اُرِيْتُ النَّارَ اَكْثَرَ اَهْلِهَا النِّسَاءُ۔ مجھ کو دوزخ دکھائی گئی، اس میں عورتیں زیادہ تھیں۔
اِنَّهُمْ رَاَوُا الْهِلَالَ بِالْاَمْسِ۔ انھوں نے کل چاند دیکھا یعنی انتیسویں ۲۹ تاریخ کی شام کو۔
اَرَاَيْتَ الصَّدَقَةَ مَاذَا هِيَ۔ بتاؤ صدقہ کا کیا حال ہوتا ہے (ایک روایت میں اَلصَّدَقَةُ برفع ہے تو وہ مبتدا ہوگا اور مَاذَا هِيَ اس کی خبر)
يَا مَنْ لَا تَرَاهُ الْعُيُوْنُ۔ اے وہ شخص جس کو آنکھیں نہیں دیکھتیں (یعنی دنیا کی آنکھیں۔ مراد حق تعالےٰ ہے)۔
اِنَّ اَحَدَكُمْ مِرْاٰةُ اَخِيْهِ فَاِنْ رَاٰى بِهٖ اَذًى فَلْيُمِطْهُ عَنْهُ۔ تم میں ہر مسلمان دوسرے مسلمان کا آئینہ ہے پھر اگر اس میں کوئی خراب چیز یا عیب پائے تو اس کو دور کر دے (اگر اس کی ڈاڑھی یا منہ یا جسم پر کوئی پلیدی لگ گئی ہو تو اس کو دور کر دے، اگر کوئی عیب اس کا دیکھے، مثلاً کوئی گناہ کرتا ہو تو جس طرح ہو سکے سمجھا بجھا کر وہ چھڑا دے)۔
سَجَدَ فِي صَلٰوةِ الظُّهْرِ ثُمَّ قَامَ فَرَكَعَ فَرَاَوْا اَنَّهٗ قَرَءَ الٓمّٓ تَنْزِيْلُ السَّجْدَةِ۔ آنحضرتؐ نے ظہر کی نماز میں سجدہ تلاوت کیا پھر سجدہ سے اٹھ کر کھڑے ہو کر رکوع کر دیا۔ صحابہؓ نے جان لیا

کہ آپ نے سورۃ الم تنزیل السجدہ پڑھی (لا یستکبرون تک، یعنی پوری سورۃ نہیں پڑھی۔ صحابہ کو قرأت پر اطلاع اس وجہ سے ہوئی کہ آنحضرتؐ سری نماز میں بھی ایک آدھ آیت ذرا آواز سے پڑھ دیتے تھے)۔

سَاَلَہٗ عَنْ شَیْءٍ رَاٰہُ مُعَاوِیَۃُ۔ اُن سے پوچھا کہ، تمھاری کوئی بات معاویہ نے دیکھی اور اس پر انکار کیا (انھوں نے کہا ہاں، جمعہ کی نماز کے بعد مسجد ہی میں سنتیں پڑھنے سے یہ بہتر ہے کہ جمعہ پڑھتے ہی گھر آ جائے اور یہاں آکر سنتیں پڑھے)

لَعَلِّیْ لَا اَرَاکُمْ بَعْدَ عَامِیْ ھٰذَا۔ شاید میں تم کو اس سال کے بعد نہ دیکھوں گا (یہ فرمانا آپ کا صحیح نکلا آپ نے ربیع الاول میں وفات فرمائی)۔

فَرَاٰی رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْمَا یَرَی النَّائِمُ۔ ایک شخص نے آنحضرتؐ کو خواب میں دیکھا۔

اَنَا رُؤْیَا اُمِّیْ۔ میں اپنی والدہ کا خواب ہوں (انھوں نے خواب میں دیکھا کوئی ان سے کہہ رہا ہے، تمھارے پیٹ میں سردار ہیں)۔

فَلَمْ اَرَ مِثْلَ الْخَیْرِ وَالشَّرِّ۔ میں نے نہ ایسی کوئی اچھی چیز دیکھی، نہ ایسی کوئی بری چیز (یعنی بہشت سے اچھی کوئی چیز نہیں دیکھی اور دوزخ سے بری کوئی چیز نہیں دیکھی۔)

کَیْفَ رَاَیْتَ۔ تو نے کیا سمجھا، کیا دیکھا؟

مَنْ رَاٰنِیْ فَقَدْ رَاٰنِیْ لِاَنَّ الشَّیْطَانَ لَا یَتَمَثَّلُ فِیْ صُوْرَتِیْ وَلَا فِیْ صُوْرَۃِ اَحَدٍ مِّنْ اَوْصِیَائِیْ وَلَا فِیْ صُوْرَۃِ اَحَدٍ مِّنْ شِیْعَتِہِمْ۔ جس نے مجھ کو دیکھا اس نے مجھ ہی کو دیکھا کیونکہ شیطان میری صورت نہیں بن سکتا نہ میرے اوصیا کی صورت نہ ان کے گروہ کی، لوگوں میں سے کسی کی صورت

رَاْیُ الْمُؤْمِنِ وَرُؤْیَاہُ فِیْ اٰخِرِ الزَّمَانِ عَلٰی سِتِّیْنَ جُزْءًا مِّنْ اَجْزَاءِ النُّبُوَّۃِ۔ آخری زمانہ میں مومن کی رائے اور اس کا خواب دونوں نبوت کے ساٹھ اجزا کے طور پر ہوگی

(یعنی ٹھیک اور صواب واقعہ کے موافق) (امامیہ کی بعض حدیثوں میں ہے کہ حضرت صاحب الزماں کے ظہور کے قریب اللہ تعالیٰ مومنوں کے دل صحیح اعتقادات سے بھر دے گا)۔

یُعْطِی الزَّکٰوۃَ عَلٰی مَا یَرٰی۔ زکوٰۃ ان لوگوں کو دے جن کو مستحق سمجھے۔

اَصْحَابُ الرَّاْیِ۔ امام ابو حنیفہ اور ابو الحسن اشعری کے اصحاب (امام ابو حنیفہ نے کہا)،

عِلْمُنَا ھٰذَا رَاْیٌ وَھُوَ اَحْسَنُ مَا قَدَرْنَا عَلَیْہِ فَمَنْ جَاءَ بِاَحْسَنَ مِنْہُ قَبِلْنَاہُ۔ ہمارا یہ علم ہماری رائے ہے، (یعنی بہت سے مسائل ہم نے قیاس اور رائے سے بیان کئے ہیں) اور مقدور بھر ہم نے اچھی سے اچھی رائے دی ہے۔ پھر جو کوئی اس سے بھی اچھی رائے دے تو ہم اس کو قبول کریں گے، (اب دیکھنا چاہئے کہ امام ابو حنیفہ مسائل قیاسیہ میں بھی یہ فرماتے ہیں کہ اگر ہم سے اچھی کوئی رائے دے تو ہم اس کو قبول کریں گے، پھر اگر کوئی حدیث لائے تو امام صاحب اس کو بہ طریق اولیٰ قبول کریں گے اور اپنی رائے جو اس کے خلاف ہو اس سے رجعت کر لیں گے۔ علامہ دمیری نے نوح بن ابی مریم سے نقل کیا ہے کہ میں نے امام ابو حنیفہؒ سے سنا، فرماتے تھے کہ جو حدیث آنحضرتؐ سے مروی ہو وہ تو سر اور آنکھوں پر ہے اور جو صحابہ کا قول ہو، تو ہم ان کے اقوال میں سے کوئی قول پسند کر لیں گے اور جو دوسروں کا قول ہو تو وہ بھی آدمی ہیں، ہم بھی آدمی ہیں (یعنی ان کی تقلید ہمارے لئے ضروری نہیں)۔ دیکھو خود امام ابو حنیفہؒ فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام کے علاوہ اور دوسرے علماء اور مجتہدین کی تقلید ہمارے لئے ضروری نہیں، وہ بھی آدمی ہیں، ہم بھی آدمی ہیں۔ اس قول سے شخصی تقلید کا وجوب بالکل باطل ہو جاتا ہے)

بابُ الراء مع الباء

رَبَاءٌ۔ بلند ہونا، اونچا ہونا، اٹھانا، درست کرنا، جاسوس ہونا، نگہبان ہونا۔

فَانْطَلَقَ يَرْبَأُ أَهْلَهُ۔ وہ چلا اپنے لوگوں کی نگہبانی کر رہا تھا (یعنی دشمنوں کی تاک لگائے ہوئے تھا کہ کہیں اُن پر اچانک حملہ نہ کر بیٹھیں)۔

مَثَلِي وَمَثَلُكُمْ كَرَجُلٍ ذَهَبَ يَرْبَأُ أَهْلَهُ۔ میری مثال اور تمہاری مثال ایسی ہے، جیسے ایک شخص اپنے گھر والوں کی بچاؤ کی فکر میں گیا (ان کا چوکیدار رہا تاکہ اچانک دشمن آکر ان پر نہ ٹوٹ پڑیں۔ ایسا شخص کسی پہاڑ یا ٹیلہ پر چڑھ کر چاروں طرف نگاہ کرتا رہتا ہے) عرب کہتے ہیں کہ:

إِرْتَبَأْتُ الْجَبَلَ۔ میں پہاڑ پر چڑھا۔

رَبِيئَةٌ۔ چوکیدار (یعنی جو شخص دشمن کی طرف نگاہ رکھے (کہ وہ غافل پاکر دفعۃً حملہ نہ کرنے پائے)

رَبٌّ۔ جمع کرنا، مالک ہونا، سرداری کرنا، اقامت کرنا، پالنا پرورش کرنا (جیسے رُبٌّ ہے)۔

أَنْ تَلِدَ الْأَمَةُ رَبَّتَهَا۔ (قیامت کی ایک نشانی یہ ہے) لونڈی اپنی مالکہ کو جنے گی (ایک روایت میں رَبَّهَا ہے، یعنی اپنے مالک کو) (مطلب یہ ہے کہ قیامت کے قریب عورتیں بہت قید ہوکر آئیں گی، لونڈیاں بنیں گی، ان کے پیٹ سے مالک کی اولاد ہوگی، جو اپنی ماں کے بھی گویا مالک ہوں گے) نہایہ میں ہے کہ رَبٌّ کے معنی مالک اور سردار اور مدبر اور مُربّی اور گھر کا بندوبست کرنے والا اور احسان کرنے والا، مُنعم۔ اور جب اس کو بلا اضافت استعمال کریں تو مُراد اللہ تعالےٰ ہوتا ہے۔ بعض نے کہا حدیث کا مطلب یہ ہے کہ لوگ اپنی ماؤں کے ساتھ لونڈیوں کا سا برتاؤ کریں گے، ان کو ذلیل اور حقیر سمجھیں گے، ان کی نافرمانی کریں گے بعض نے کہا مطلب یہ ہے کہ اخیر زمانہ کے بادشاہ اور رئیس اور نواب ذلیل خاندان کی عورتوں کو رکھیں گے پھر ان کی اولاد بادشاہ ہوگی تو ماں ان کی رعیت کی طرح ہوگی، کوئی عزت نہ ہوگی۔ بعضوں نے کہا رَبَّتَهَا کی روایت میں تا تانیث کی ہے، اور مطلب یہ ہے کہ بیٹی ماں کی مالکہ بنے گی، تو بیٹے بہ طریق اولیٰ ماں پر حکومت کریں گے۔ بعضوں نے کہا رَبَّتَهَا مرد اور عورت دونوں کو شامل ہو اور تانیث باعتبار نَسَمَہ (جان) کے ہے جو عربی زبان میں مؤنث ہے۔ بعض نے کہا حدیث کا مطلب یہ ہے کہ اخیر زمانہ میں لوگ اُم ولد کو بھی بیچیں گے۔ یہاں تک کہ بکتے بکتے وہ دست بدست اس کے بیٹے کی مِلک میں آئے گی اور اس کو خبر نہ ہوگی کہ وہ اس کی ماں ہے۔ ایک روایت میں حَتَّى تَلِدَ الْأَمَةُ بَعْلَهَا۔ یعنی عورت اپنے خاوند کو جنے گی؛ مطلب یہ ہے کہ لونڈیوں کی کثرت ہوگی، اور بکتے بکتے کوئی لونڈی اپنے بیٹے کی مِلک میں آئے گی یا اس کے نکاح میں، اور اس کو خبر نہ ہوگی۔ مترجم کہتا ہے دوسری اور تیسری توجیہ عمدہ ہے اور وہی قرائن سے ٹھیک معلوم ہوتی ہے۔ کیونکہ ہمارے زمانے میں لونڈی غلاموں کا سلسلہ نصاریٰ کی حکومت کی وجہ سے بہت کم ہوگیا ہے البتہ لوگ اپنی ماؤں کو ذلیل سمجھنے لگے ہیں، بیوی کی خاطر ماں سے لڑتے ہیں اور اس سے بدسلوکی کرتے ہیں لونڈی کی طرح اس سے برتاؤ کرتے ہیں اور یہ بھی ہم دیکھ رہے ہیں کہ اکثر بادشاہ اور رئیس اور نواب اور امیر وہ لوگ ہیں، جن کی مائیں بدقوم اور ذلیل اور بگڑے ہوئے معاشرے کی خراب خواتین ہیں)۔

اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ۔ اے پوری دُعا کے مالک اور صاحب (یعنی اس کو ختم کرنے والے اور اس کا ثواب دینے والے)۔

لَا يَقُلِ الْمَمْلُوكُ لِسَيِّدِهٖ رَبِّيْ۔ غلام اپنے صاحب سے اس طرح نہ کہے، میرے رَبّ (گو رَبّ کے معنی مجازی مالک اور مولیٰ کے بھی آئے ہیں مگر اکثر اس کا اطلاق پروردگار پر ہوتا ہے۔ اِس لئے آنحضرتؐ نے اس کا استعمال آدمیوں کے لئے مکروہ جانا، ایسے ہی بادشاہوں یا سرداروں کو خداوند یا خداوندِ نعمت کہنا یا لکھنا بھی مکروہ ہوگا۔ اگرچہ یہ شرکِ اکبر نہ ہوگا مگر شرکِ اصغر اور مکروہ ہوگا اور اس کی دلیل یہ ہے، لَا يَقُلِ الْمَمْلُوكُ الخ مذکورۂ بالا اور ......

...... حَتّٰى تَلِدَ الْأَمَةُ رَبَّهَا۔ اور قرآن میں ہے:

اُذْكُرْنِي عِنْدَ رَبِّكَ اور اِرْجِعْ اِلٰى رَبِّكَ۔ یعنی اپنے مالک سے میرا ذکر کیجیو۔ اور اپنے مالک کے پاس لوٹ جا۔

اور دوسری حدیث میں ہے ؛

رَبُّ الصَّرِيمَةِ وَرَبُّ الْغُنَيْمَةِ۔ اونٹوں کے گلے کا مالک یا بکریوں کے منڈے کا مالک (اور ایک حدیث میں ہے)۔

حَتّٰى يَلْقَاهَا رَبُّهَا۔ (یعنی، کھوئے ہوئے اونٹ سے تجھے کیا کام اس کو رہنے دے) یہاں تک کہ اس کا مالک اس کو پالے۔

فَاَنْكَرَ قَوْمُهُ دُخُوْلَهُ قَبْلَ اَنْ يَأْتِيَ الرَّبَّةَ (عروہ بن مسعود رض مسلمان ہو جانے کے بعد جب اپنی قوم والوں کے پاس گئے، یہ اقدام واپسی کے بعد فوراً ہی کیا) تو اہلِ قوم نے اس کو بُرا سمجھا، یعنی پہلے "رَبَّة" کے پاس جانا تھا (رَبَّة ایک بُت کا لقب تھا جس کو لات بھی کہتے تھے اور وہ طائف میں ایک پتھر تھا جس کو قبیلۂ ثقیف کے لوگ پُوجتے تھے معاذ اللہ اس جہالت کا بھی کچھ ٹھکانا ہے کہ سچے معبود قادرِ مطلق کی پرستش چھوڑ کر جھاڑوں اور پتھروں کی بھی پُوجا کریں)۔

كَانَ لَهُمْ بَيْتٌ يُسَمُّوْنَهُ الرَّبَّةَ۔ ثقیف والوں کا بھی ایک گھر تھا۔ جس کو وہ خانۂ کعبہ کی طرح سمجھتے تھے اور اس کو ربّہ کہتے تھے (مغیرہ نے اس کو گرا کر برابر کر دیا)۔

لَاَنْ يَرُبَّنِيْ بَنُوْ عَمِّيْ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ يَرُبَّنِيْ غَيْرُهُمْ۔ (عبد اللہ بن عباس نے کہا، جب عبد اللہ بن زبیر نے ان کے ساتھ کچھ اچھا سلوک نہیں کیا، بلکہ بنی ہاشم کو اپنے دربار میں سب سے اخیر بُلانے لگے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ بنی ہاشم کو بیعت پر مجبور کرنے کے لئے انھوں نے آگ جلوائی تاکہ ان کو خائف کیا جا سکے) اگر مجھ کو میرے چچا کی اولاد پرورش کرے (یعنی بنو اُمیہ) تو وہ مجھ کو اس سے زیادہ پسند ہے کہ دوسرے لوگ میری پرورش کریں، مجھ پر سرداری کریں۔ (اور آخر عبد اللہ بن زبیر کی ایسی ہی کارروائیوں کا یہ نتیجہ ہوا کہ وہ عبد الملک بن مروان کے عہد میں شہید ہو گئے اور ان کی خلافت جاتی رہی)۔

وَاِنْ رَبُّوْنِيْ رَبَّنِيْ اَكْفَاءٌ كِرَامٌ۔ اگر مجھ پر (بنی اُمیہ) سرداری کریں تو وہ ہمارے برابر والے عزت والے ہیں (بنی مخزوم سے بہتر ہیں۔ جس خاندان کے عبد اللہ بن زبیر رض تھے)۔

لَاَنْ يَرُبَّنِيْ رَجُلٌ مِّنْ قُرَيْشٍ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ يَرُبَّنِيْ رَجُلٌ مِّنْ هَوَازِنَ۔ اگر قریش کا آدمی مجھ پر سرداری کرے تو وہ اس سے زیادہ مجھ کو پسند ہے کہ ہوازن کا کوئی آدمی مجھ پر سرداری کرے (یہ صفوان بن امیہ نے حنین کے دن ابوسفیان سے کہا)۔

اَلَكَ نِعْمَةٌ تَرُبُّهَا۔ کیا تیرا کوئی احسان ہے، جس کی تو پرورش کرتا ہے۔

لَا تَأْخُذِ الْاَكُوْلَةَ وَلَا الرُّبّٰى وَلَا الْمَاخِضَ تو زکوٰۃ میں اُس جانور کو نہ لے جو گوشت کھانے کے لئے موٹا کیا جاتا ہے اور نہ اس جانور کو جو دودھ کے لئے گھر میں پالا جاتا ہے (بعض نے کہا رُبّٰى وہ بکری جو جننے کے قریب ہو) اور نہ پیٹ والے کو۔

مَا بَقِيَ فِيْ غَنَمِيْ اِلَّا فَحْلٌ اَوْ شَاةٌ رُبّٰى۔ میری بکریوں میں اب نر رہ گیا ہے یا پالی ہوئی بکری جو کھانے کے لئے موٹی کی گئی ہے۔

نَدَعُ لَكُمُ الرُّبّٰى۔ ہم تمہارے لئے وہ بکری چھوڑ دیں گے جو کھانے کے لئے فربہ کی گئی ہو۔

لَيْسَ فِي الرَّبَائِبِ صَدَقَةٌ۔ ان بکریوں میں جو گھروں میں پالی جاتی ہیں (جنگل میں نہیں چرائی جاتیں) زکوٰۃ نہیں ہے (زکوٰۃ انہی جانوروں میں ہے جو جنگل میں چرائے جاتے ہیں)

رَبَائِبُ۔ جمع ہے رَبِيْبَةٌ[1] کی یعنی پلے و پرورش یافتہ گیارہ "ربیبہ" اس لڑکی کو بھی کہتے ہیں جو عورت کیساتھ اسکے سابقہ شوہر کے نطفہ سے

كَانَ لَنَا جِيْرَانٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ لَهُمْ رَبَائِبُ ہمارے

[1] اس کی جمع رُبَابٌ بضمِ را ۱۲ منہ

کچھ انصاری لوگ تھے ان کے گھروں میں پلی ہوئی بکریاں تھیں (وہ ہم کو دودھ بھیجا کرتے تھے)۔

اِنَّمَا الشَّرْطُ فِي الرَّبَائِبِ۔ (قرآن میں) جو یہ شرط لگائی ہے کہ ان عورتوں کی بیٹیاں جن سے تم صحبت کر چکے ہو تو یہ خاص ربیبہ لڑکیوں کے لئے ہے (باقی بیوی کی ماں یعنی خوشدامن نکاح کرتے ہی محرم ہو جاتی ہے)۔

لَوْ لَمْ تَكُنْ رَبِيبَتِي۔ اگر ابو سلمہ کی بیٹی میری ربیبہ نہ ہوتی (جب بھی مجھ کو درست نہ ہوتی۔ کیونکہ ابو سلمہ آنحضرت کے رضاعی بھائی تھے)

أُسُدٌ تَرَبَّبُ فِي الْغَيْضَاتِ أَشْبَالًا۔ شیر ہیں جو بچپن سے جھاڑیوں میں پرورش پا رہے ہیں۔

اَلرَّابُّ كَافِلٌ۔ ماں کا شوہر ہی اپنے بچوں کا کفیل ہو گا (یعنی ان بچوں کا جو سابقہ شوہر سے ہوں)

كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يَتَزَوَّجَ الرَّجُلُ اِمْرَأَةَ رَابِّهِ مجاہد اس امر کو مکروہ جانتے تھے کہ کوئی آدمی اپنی والدہ کے شوہر کی بیوی سے نکاح کرے (یعنی اس کی دوسری بیوی سے جو اس کی ماں نہ ہو۔ گو شرعاً حرام نہیں مگر عرفاً مذموم ہے اس لئے کہ ماں کا شوہر بمنزلہ باپ کے ہے تو اس کی زوجہ ماں کے مشابہ ٹھیری)۔

حَمْلُهَا رِبَابٌ۔ وہ عورت زچگی کے بعد جلدی سے پھر حاملہ ہو جاتی ہے (یعنی زچگی دو مہینے یا بیس دن کے اندر ہی۔ عورتوں میں یہ عیب ہے اور عمدگی یہ ہے کہ دودھ چھٹنے تک پھر حاملہ نہ ہو)۔

إِنَّ الشَّاةَ تُحْلَبُ فِي رِبَابِهَا۔ بکری کا دودھ حمل کی حالت میں بھی دوہا جاتا ہے۔

فَإِذَا قَصْرٌ مِثْلُ الرَّبَابَةِ الْبَيْضَاءِ۔ یکایک تہہ بہ تہہ سفید ابر کی طرح ایک محل دکھلائی دیا۔

وَأَحْدَقَ بِكُمْ رَبَابُهُ۔ موت کے ابر نے تم کو گھیر لیا

لَا قَزَعٌ رَبَابُهَا۔ اُس کا ابر ٹکڑے ٹکڑے (یعنی پھٹا ہوا) نہ ہو۔

تَدَاوَلَتْهُ الْأَيْدِي مِنْ رِبٍّ إِلَى رِبٍّ۔ اس کو ہاتھوں ہاتھ لیا (یعنی اِس نے پھر اُس نے)۔

رِبِّيُّونَ۔ بہت سے گروہ (محیط میں ہے کہ یہ جمع ہے رِبِّيٌّ کی یعنی ہزاروں آدمی، اور رِبَّةٌ ایک جماعت کثیر)

اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ غِنًى مُبْطِرٍ وَفَقْرٍ مُرِبٍّ یا اللہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں اس تونگری سے جو غرور پیدا کرے اور اس محتاجی سے جو لازم ہو جائے (کسی طرح جدا نہ ہو) (ایک روایت میں مُلِبٍّ ہے معنی وہی ہیں) عرب لوگ کہتے ہیں

أَرَبَّ بِالْمَكَانِ اور أَلَبَّ بِالْمَكَانِ۔ جب کسی جگہ میں اقامت کرے وہاں جم جائے۔

عَالِمٌ رَبَّانِيٌّ۔ اللہ والا عالم (یعنی جس نے خالص خدا کی رضامندی کے لئے دین کا علم حاصل کیا ہو یا جو عالم باعمل ہو، لوگوں کو تعلیم کرتا ہو) (بعض نے کہا یہ رب بمعنی تربیت سے ماخوذ ہے یعنی پہلے علم کی چھوٹی چھوٹی باتیں سکھانا۔ پھر بڑے بڑے مسائل بتلانا جو تدریجی تعلیم کا طریقہ ہے)

مَاتَ رَبَّانِيُّ هٰذِهِ الْأُمَّةِ (جب عبد اللہ بن عباس فوت ہو گئے تو محمد بن حنفیہ نے کہا) اس امت کے ربانی (یعنی عالم باعمل) گزر گئے۔

كَانَ عَلٰى صَلَعَتِهِ الرُّبُّ مِنْ مِسْكٍ وَعَنْبَرٍ ابن عباس کے سر پر جہاں کے بال اڑ گئے تھے، ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے مشک اور عنبر کا شیرہ رکھا ہوا ہے (محیط میں ہے کہ رُبّ وہ دوا جو آگ پر پکا کر جمالی جائے، جیسے رُبُّ السُّوس وغیرہ، مُرَبَّہ اور مُرَبّٰی اسی سے ماخوذ ہے جو مشہور ہے)

إِسْمَعِي يَا رَبَّةَ الْحُجْرَةِ۔ حجرے کی مالکہ سن (مراد حضرت عائشہ رض ہیں)۔

لَا يَقُلْ أَطْعِمْ رَبَّكَ وَلْيَقُلْ سَيِّدِي وَمَوْلَايَ کوئی شخص اپنے غلام سے یوں نہ کہے اپنے رب کو کھانا کھلا کیونکہ رب کا اطلاق اکثر خداوند کریم پر ہوتا ہے اور غلام اپنے مالک

کو سید اور مولیٰ کہے (وہ بھی رب نہ کہے یہ نہی تنزیہی ہے)۔

كَانَ مَا أَصَابَهُ عَلَى رَبِّهِ۔ اُس پر جو آفت آئے اس کی جو کچھ مال کے مالک پر ہوگی، (یعنی بائع پر)۔

كَانَتْ رَبَّةَ بَيْتٍ فِي الْجَاهِلِيَّةِ۔ وہ جاہلیت کے زمانہ میں بھی گھر والی تھی (یعنی اس کی بڑی عمر تھی، اس زمانہ میں بھی ایک الگ گھر کی بندوبست کرنے والی تھی)۔

رَبَّنَا اللّٰهَ یا رَبُّنَا اللّٰهُ یا رَبَّنَا اللّٰهُ یا رَبَّنَا اللّٰهَ تَقَدَّسَ اِسْمُكَ۔ مالک ہمارے اللہ یا اللہ تو ہمارا مالک ہے تیرا نام مقدس ہے۔

وَاِنَّ رَبَّهُ بَيْنَ يَدَيْهِ (نماز میں یوں تصور کرے) کہ اس کا مالک پروردگار اس کے سامنے ہے (جیسے نمازی اس کو دیکھ رہا ہے یہ نہ ہو سکے تو خیر یہی سمجھے کہ پروردگار اس کو دیکھ رہا ہے۔ اسی لئے نمازی کے سامنے یہ منع ہے کہ کوئی ایسی چیز ہو، جس کی وجہ سے اُس کی توجہ خدا کے علاوہ اور کسی طرف ہو جائے یا جس کی وجہ سے کفار کی مشابہت ہو۔ مثلاً تصویر، آئینہ یا آگ وغیرہ) (میں نے ایک مسجد میں دیکھا کہ محراب پر اس طرح مرقوم ہے یا اللہ یا محمد تو میں نے کہا صرف یا اللہ رہنے دو۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے وَاِنَّ الْمَسَاجِدَ لِلّٰهِ فَلَا تَدْعُوا مَعَ اللّٰهِ اَحَدًا۔ اور اس طرح لکھنے میں یہ وہم ہوتا ہے کہ اللہ تعالےٰ اور پیغمبر صلعم معاذ اللہ دونوں مساوی ہیں، یا ہم دونوں کی پرستش کرتے ہیں۔ پھر ہم میں اور نصاریٰ میں فرق ہی کیا رہا)۔

كَمَا يُرَبِّي اَحَدُكُمْ فَلُوَّهُ۔ جیسے کوئی تم میں سے اپنے بچھیرے کو پالتا ہے۔

رَبِّي وَرَبُّكِ اللّٰهُ۔ چاند میرا اور تیرا دونوں کا رب اللہ ہے۔

يَنْزِلُ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالٰى۔ ہمارا مالک پروردگار اترتا ہے۔

رَاَيْتُ رَبِّي فِي صُوْرَةِ شَابٍّ اَمْرَدَ۔ میں نے اپنے پروردگار کو ایک جوان بے ریش اور بے روت کی صورت میں دیکھا (سبحان اللہ قربان اس کے حسن اور جمال کے)۔

اَمَّكُمْ بِكِتَابِ رَبِّكُمْ۔ وہ یعنی امام مہدیؑ تمہارے مالک کی کتاب کے موافق تمہاری امامت کریں گے (اور تمہارے پیغمبر کی سنت کے موافق، یعنی قرآن اور حدیث پر عمل کریں گے، مجتہد مطلق ہوں گے)۔

رَبُّ الْاَرْبَابِ۔ پروردگار سب صاحبوں کا صاحب مالکوں کا مالک۔

اَعُوْذُ بِكَ مِنْ وَلَدٍ يَكُوْنُ عَلَيَّ رَبًّا۔ تیری پناہ اُس اولاد سے جو میری مالک بن جائے (مجھ پر غلام کی طرح حکومت کرے)۔

لَيْسَ فِي الرُّبِّي شَيْءٌ۔ دودھ کی بکری جو گھر میں پلی ہوئی ہو، اس میں زکوٰۃ نہیں ہے۔

رُبَابُ۔ امرؤ القیس کی بیٹی امام حسینؓ کی بیوی جن کے پیٹ سے حضرت سکینہ پیدا ہوئی تھیں۔

رِيًّا يَغُصُّ بِالرِّيِّ رَبَابُهُ۔ ایسی سیرابی کہ گھانس اس کو خوب زور سے پکڑ لے۔

حَرَمُ رَسُوْلِ اللّٰهِ مِنَ الْمَدِيْنَةِ مِنْ رَبَابٍ اِلٰى وَاقِمٍ۔ مدینہ کے حرم کی حد رباب سے لے کر واقم تک ہے (یہ دونوں مقاموں کے نام ہیں)۔

بِمَاءٍ عُبَابٍ وَرَبَابٍ بِالْمِصَابِ۔ پانی کی موج اور برستا ہوا ابر۔

يَا عُقُوْلَ رَبَّاتِ الْحِجَالِ۔ اے چھپر کھٹ والیوں کی عقلیں (یعنی عورتوں کی جو ناقص العقل ہوتی ہیں)

رُبَّ حرف تقلیل ہے اور کبھی تکثیر کے لئے مستعمل ہوتا ہے۔

وَمِيْضُهُ فِي كَهْوَرِ رَبَابِهِ۔ اس کی چمک سفید لدا تہہ بہ تہہ بادل میں (معلوم ہوتی تھی)۔

رَبْتٌ۔ پالنا۔ جیسے تَرْبِيْتٌ۔

رَبْثٌ۔ روکنا۔ جیسے تَرْبِيْثٌ ہے

تَرَبُّثٌ۔ ٹھہر جانا۔ جیسے تَرَبُّصٌ ہے۔

إِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ غَدَتِ الشَّيَاطِينُ بِرَايَاتِهَا فَيَأْخُذُونَ النَّاسَ بِالرَّبَائِثِ فَيُذَكِّرُونَهُمُ الْحَاجَاتِ

جب جمعہ کا دن ہوتا ہے تو شیطان اپنی اپنی جھنڈیاں لے کر صبح کو چلتے ہیں اور لوگوں کو ان کے کام اور ضرورتیں یاد دلاتے ہیں۔ (وہ ان میں پھنس کر جمعہ کی نماز کے لئے نہیں آسکتے) (ایک روایت میں یوں ہے "

یَرْمُوْنَ النَّاسَ بِالتَّرَابِيْثِ لوگوں کو اٹکانے والے کاموں سے اٹکا دیتے ہیں (خطابی نے کہا، یہ روایت صحیح نہیں ہے مگر صاحب نہایہ نے کہا اگر صحیح ہو تو تَرَابِيْثُ جمع ہوگی تَرْبِيْثَةٌ کی۔ یعنی ایک بار اٹکانا، جیسے تَقْدِيْمَةٌ ایک بار آگے بڑھانا)

فَيُرَبِّثُوْنَ النَّاسَ۔ وہ لوگوں کو روکتے ہیں (نماز میں حاضر نہیں ہونے دیتے)۔

رَبِيْثَا۔ ایک مچھلی ہے۔

رِبْحٌ یا رَبَاحٌ۔ فائدہ اٹھانا، کمانا۔

تَرْبِيْحٌ۔ بندر پالنا، نفع کما دینا۔

مُرَابَحَةٌ۔ نفع دینا۔

اِرْبَاحٌ۔ مہمانوں کے لئے اونٹ کے بچے کاٹنا۔

تَرَبُّحٌ۔ حیران ہونا۔

ذٰلِكَ مَالٌ رَابِحٌ۔ یہ تو فائدہ دینے والا مال ہے (ایک روایت میں رَايِحٌ ہے، اس کا ذکر آئندہ آئے گا)۔

نَهٰى عَنْ رِبْحِ مَا لَمْ يُضْمَنْ۔ جو چیز اپنی ضمان میں نہ آئے (یعنی اپنے قبضہ و تصرف میں نہ آئی ہو) اس میں نفع کمانے سے آپ نے منع فرمایا (جیسے آج کل تاجروں میں دستور ہے کہ مال کو خرید لیتے ہیں لیکن زبانی معاملہ ہوتا ہے اور اپنے قبضہ و تصرف میں لانے سے پیشتر کچھ نفع ٹھہرا کر دوسرے کے ہاتھ بیچ ڈالتے ہیں اور وہ تیسرے ہاتھ۔ ساہوکاروں کی اصطلاح میں اس عمل کو سٹہ کہتے ہیں۔ اس سٹہ کی بدولت صد ہا آدمی تباہ اور برباد ہو گئے ہیں، گویا یہ بھی ایک طرح کا جوا ہے، آنحضرتؐ نے اس سے منع فرمایا)۔

رَبَاحٌ۔ آنحضرتؐ کا ایک غلام تھا۔ اور ایک جانور ہے بلی کے برابر۔

رُبَاحٌ۔ ایک قسم کا پرندہ ہے۔

رِبَحْلٌ۔ طویل القامت شخص، یا بڑی شان والا بہت دینے والا، فیاض۔

وَمَلِكًا رِبَحْلًا۔ اور بادشاہ بہت دینے والا۔

رَبَاخٌ۔ مشکل سے چلنا، جماع کے وقت عورت کا بے ہوش ہو جانا۔

تِلْكَ الرَّبُوْخُ لَسْتَ لَهَا بِأَهْلٍ (ایک شخص نے حضرت علی رضؓ کے سامنے دوسرے شخص پر نالش کی کہ اس نے اپنی بیٹی کا نکاح مجھ سے کر دیا حالانکہ وہ دیوانی ہے آپ نے دریافت فرمایا کہ تو نے اس کا کیا دیوانہ پن دیکھا؟ تو اس نے بتایا کہ جب میں اس سے جماع کرتا ہوں تو وہ بے ہوش ہو جاتی ہے۔ یہ سن کر آپ نے فرمایا) یہ عورت تو رَبُوْخ ہے اور تو اس کے لائق نہیں (یعنی یہ تو عمدہ وصف ہے عورت کا جس کو تو دیوانگی خیال کرتا ہے)

رَبُوْخٌ۔ اس کے معنی بھی جماع کے وقت بے ہوش ہو جانے والی عورت کے ہیں (دراصل یہ ماخوذ ہے تَرَبَّخَ فِيْ مَشْيِهٖ سے یعنی چلنے میں ڈھیلا اور سست ہو گیا۔)

رَبْدٌ۔ روکنا۔

رُبُوْدٌ۔ اقامت کرنا۔

تَرَبُّدٌ۔ رنگ بدل جانا، ابر آنا۔

إِنَّ مَسْجِدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ مِرْبَدًا لِيَتِيْمَيْنِ۔ آنحضرتؐ کی جہاں پر مسجد ہے وہاں پہلے دو یتیم لڑکوں کا مربد تھا (مربد اس مقام کو کہتے ہیں جہاں اونٹ و بکریاں وغیرہ رات کو رہتی ہیں۔ یعنی تھان یا کوڑواڑ اور اس جگہ کو بھی کہتے ہیں جہاں میوہ توڑ کر سکھانے کے لئے جمع کیا جاتا ہے یعنی کھلیان اور محبس کو بھی مربد کہتے ہیں)۔

إِنَّهٗ تَيَمَّمَ بِمِرْبَدِ النَّعَمِ۔ آپ نے جانوروں کے رہنے کے مقام میں تیمم کیا۔ (بعض نے کہا مربد النعم ایک

مقام کا نام ہے مدینہ سے دو میل پر۔ جیسے دوسری روایت میں ہے
فَحَضَرَتِ الْعَصْرُ بِمِرْبَدِ النَّعَمِ۔ مربد نعم میں عصر کی نماز کا وقت آگیا۔

حَتّٰى يَقُوْمَ اَبُوْ لُبَابَةَ يَسُدُّ ثَعْلَبَ مِرْبَدِهٖ بِاِزَارِهٖ۔ (یا اللہ ہم پر پانی برسا) اتنا کہ ابو لبابہ کھڑا ہو کر اپنے کھلیان کا سوراخ اپنی ازار سے بند کرے۔

اِنَّهٗ كَانَ يَعْمَلُ رَبَدًا بِمَكَّةَ۔ وہ مکہ میں پانی کا بند مٹی سے بناتے تھے

رَبَدٌ۔ کیچڑ۔

رَبَّادٌ۔ کیچڑ بنانے والا (بعض نے کہا یہ لفظ رَبَدٌ سے ماخوذ ہے جو روکنے کے معنی میں ہے، کیونکہ بند بھی پانی کو بہہ جانے سے روکتا ہے)۔

كَانَ اِذَا نَزَلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ اِرْبَدَّ وَجْهُهٗ۔ آنحضرتؐ پر جب وحی نازل ہوتی تو (ہیبتِ الٰہی سے) آپ کا چہرہ خاکی رنگ کا ہو جاتا (بعض نے کہا رُبْدَةٌ وہ رنگ جو سیاہی اور تیرگی کے درمیان ہو)۔

اَيُّ قَلْبٍ اُشْرِبَهَا صَارَ مُرْبَدًّا۔ جس دل میں وہ سما گئی وہ تاریک ہو جائے گا (نور ایمان جاتا رہے گا)۔

اِنَّهٗ قَامَ مِنْ عِنْدِ عُمَرَ مُرْبَدَّ الْوَجْهِ۔ عمرو بن عاص حضرت عمرؓ کے پاس سے مونہہ تیرہ ہو کر اُٹھے (کیا حضرت عمرؓ کو بھی معاویہ سمجھے تھے)۔

تَرَبَّدَ وَجْهُهٗ۔ (غصہ سے) آپ کا چہرہ راکھ کی طرح ہو گیا
اَسْوَدُ مُرْبَادٌّ۔ کالا سفیدی مائل رنگ (یعنی راکھ کی طرح، یہ بڑا خراب رنگ ہے)۔

اَرْبَدُ۔ ایک قسم کا سانپ، جس کے کاٹنے سے آدمی کا رنگ راکھ کی طرح ہو جاتا ہے۔

رَبْذٌ۔ ہلکا ہونا۔

اِنَّمَا اَنْتَ رِبْذَةٌ مِنَ الرِّبَذِ۔ (عمر بن عبد العزیزؒ نے اپنے عامل عدی بن ارطاۃ کو لکھا) تو تو چیتھڑوں میں سے ایک چیتھڑا ہے۔

رِبْذَةٌ۔ وہ ٹکڑا بالوں کا جس سے اونٹ پر روغن ملتے ہیں یا حیض کا لتہ یا وہ کپڑے کا ٹکڑا جس سے سنار زیور کو پونچھتا ہے (مطلب یہ ہے کہ تو بالکل بودا آدمی ہے، تیری کوئی وقعت نہیں)۔

رَبَذَةٌ۔ مدینہ کے قریب ایک بستی ہے، یہیں ابوذر غفاری کی قبر ہے (مجمع البحرین میں ہے کہ مدینہ سے تین میل پر یہ بستی تھی اور شروع زمانۂ اسلام میں آباد تھی۔ اب بالکل مٹ گئی اس کا نشان بھی باقی نہیں ہے)۔

رَبَازَةٌ۔ موٹا ہونا، دلدار ہونا، خوش مزاج اور عقلمند ہونا

تَرْبِيْزٌ۔ بھر دینا۔

اِرْتِبَازٌ۔ پورا ہونا۔ کامل ہونا۔

فَوَضَعْنَا لَهٗ قَطِيْفَةً رَبِيْزَةً۔ (آنحضرتؐ میرے گھر میں تشریف لائے) ہم نے آپ کے لئے ایک موٹی کملی بچھائی (اہل عرب کہتے ہیں)

كِيْسٌ رَبِيْزٌ۔ یعنی ربیز اور موٹی تھیلی۔

صُرَّةٌ رَبِيْزَةٌ۔ اور غافل فربہ مرد کو بھی رَبِيْزٌ کہتے ہیں (بعض نے رَمِيْزٌ میم سے استعمال کیا ہے۔ جوہری نے کہا كَبْشٌ رَبِيْزٌ۔ گٹھے ہوئے ٹھوس بدن کا مینڈھا بڑے سرین والا، جیسے كَبْشٌ رَبِيْسٌ

رَبْسٌ۔ مارنا بھر دینا۔

اِرْبَاسٌ۔ غصہ دلانے کو چھیڑنا۔

فَجَعَلَ الْمُشْرِكُوْنَ يُرْبِسُوْنَ بِهِ الْعَبَّاسَ۔ جب آنحضرتؐ خیبر کی جنگ میں تشریف لے گئے تو ایک شخص مکہ کے مشرکوں کے پاس آیا جو قریش میں سے تھے اور یہ جھوٹی خبر لایا کہ اہل خیبر نے آنحضرت کو قید کر لیا اور آپ کو قریش کے پاس بھیجنے والے ہیں تاکہ وہ آپ کو قتل کر دیں یہ خبر سن کر) مشرکوں نے حضرت عباس کو چھیڑنا شروع کیا ان کو غصہ دلاتے تھے کہ تمہارے بھتیجے قید ہو گئے اب ہمارے قبضہ

میں آنے والے ہیں)۔

جَاءُوْا بِاُمُوْرٍ رُبْسٍ ۔ بڑی بڑی کالی کالی آفتیں لے کر آئے (عرب کے باشندے کہتے ہیں):

دَاهِيَةٌ رَبْسَاءُ ۔ یعنی سخت آفت۔

رَبِيْسٌ ۔ وہ شخص جس کو مالی یا اور کوئی نقصان پہنچا ہو

رَبِسَةٌ ۔ میلی کچیلی قبیح عورت۔ (جیسے وَسِخَةٌ ہے)

رَبْصٌ ۔ انتظار کرنا، برائی یا بھلائی کے لئے، جیسے تَرَبُّصٌ ہے

اِنَّمَا يُرِيْدُ اَنْ يَتَرَبَّصَ بِكُمُ الدَّوَائِرَ ۔ وہ تمہارے لئے زمانہ کی گردشوں کا منتظر ہے۔

رُبْصَةٌ مدتِ معینہ۔

اَلْمَصْعُوْقُ يُتَرَبَّصُ بِهٖ ۔ جو شخص بے ہوش ہو جائے (سکتہ وغیرہ کسی بیماری سے) تو توقف کریں، جلدی سے اس کو دفن نہ کریں۔

رَبْضٌ یا رِبْضَةٌ یا رُبُوْضٌ ۔ بیٹھ جانا، ٹھہرنا، اقامت کرنا، جم جانا، عاجز ہونا۔

اِرْبَاضٌ ۔ سخت گرم ہونا، سیراب کرنا، بھاری کر دینا

فَدَعَا بِاِنَاءٍ يُرْبِضُ الرَّهْطَ ۔ پھر ایک برتن منگوایا جو چند آدمیوں کو سیراب کر دے، ان کو بھاری کرکے زمین پر لٹا دے سلا دے۔

حَتّٰى تَرْبِضَ الْوَحْشُ فِيْ كِنَاسِهَا ۔ یہاں تک کہ جنگلی جانور اپنے اپنے بھٹ میں جم جائیں (گرمی کی وجہ سے باہر نہ نکل سکیں)۔

اِذَا اَتَيْتَهُمْ فَارْبِضْ فِيْ دَارِهِمْ ظَبْيًا ۔ جب تو ان کے پاس پہنچے تو ان کے گھر میں ہرن کی طرح جم جا (یعنی اطمینان سے رہ، جیسے ہرن اپنے بھٹ میں جہاں کوئی خطرہ نہ ہو آرام سے رہتا ہے) (بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ تو ہرن کی طرح ہوشیاری اور چالاکی سے وہاں رہ، کیونکہ وہ کافر لوگ ہیں اگر ذرا بھی ڈر ہو تو جھٹ بھاگ جا، جیسے کہ ہرن بھاگ جاتا ہے)۔

فَفَتَحَ الْبَابَ فَاِذَا شِبْهُ الْفَصِيْلِ الرَّابِضِ ۔ دروازہ کھولا، دیکھا تو ایک جانور ہے، اونٹ کے بچے کی طرح جو اطمینان سے بیٹھا ہو

كَرُبْضَةِ الْعَنْزِ یا رِبْضَةِ الْعَنْزِ ۔ بیٹھی ہوئی بکری کے برابر جثہ میں۔

رَاٰى قُبَّةً حَوْلَهَا غَنَمٌ رُبُوْضٌ ۔ ایک گنبد دیکھا اس کے گرد بکریاں بیٹھی ہیں۔

كَاَنِّيْ عَلٰى ظَرِبٍ وَّحَوْلِيْ بَقَرٌ رُبُوْضٌ ۔ جیسے میں ایک چھوٹے پہاڑ پر ہوں اور میرے آس پاس گائیں بیٹھی ہیں۔

لَا تَبْعَثُوا الرَّابِضَيْنِ ۔ ان دونوں قوموں یعنی ترکوں اور حبشیوں کو مت چھیڑو (ان سے خواہ مخواہ جنگ میں سبقت نہ کرو، جب تک وہ خود کوئی جارحانہ کارروائی نہ کریں، کیونکہ یہ دونوں قومیں سخت خونخوار اور جاہل اور وحشی تھیں۔ ایسے لوگوں کو جنگ پر ابھارنا خوفناک ہے۔ یہ معاویہ کا قول ہے اور آنحضرت ﷺ سے مرفوعاً منقول ہے اتركوا الترك ما تركوكم۔ یعنی ترکوں سے مت بولو ان کو چھوڑو جب تک وہ تم کو چھوڑے رہیں)

الرَّابِضَةُ مَلَائِكَةٌ اُهْبِطُوْا مَعَ اٰدَمَ يَهْدُوْنَ الضُّلَّالَ ۔ رابضہ وہ فرشتے تھے جو حضرت آدمؑ کے ساتھ (دنیا میں) اتارے گئے تھے، وہ بھولے بھٹکے لوگوں کو راستہ بتلایا کرتے تھے۔

مَثَلُ الْمُنَافِقِ كَمَثَلِ الشَّاةِ بَيْنَ الرَّبِيْضَيْنِ ۔ منافق کی مثال ایسی ہے جیسے ایک بکری ہو دو تھانوں کے بیچ میں (وہ کبھی ادھر جانا چاہتی ہے کبھی ادھر، اور درمیان میں ادھر رہتی ہے۔ اسی طرح منافق بھی مذبذب رہتا ہے نہ اس فرقے میں نہ اس فرقے میں) (ایک روایت میں بَيْنَ الرَّبِيْضَيْنِ ہے۔ یعنی دو گلوں کے (ریوڑوں کے) بیچ میں۔

وَالنَّاسُ حَوْلِيْ كَرَبِيْضَةِ الْغَنَمِ (حضرت علیؓ نے کہا) لوگ میرے گرد اس طرح تھے جس طرح بکریوں کا منڈ…

أَنَا زَعِيمٌ بِبَيْتٍ فِي رَبَضِ الْجَنَّةِ - میں بہشت کے گرد اس کے لئے ایک گھر کا ضامن ہوتا ہوں۔

كَانَ يُصَلِّي فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ - آنحضرتؐ بکریوں کے تھانوں میں نماز پڑھ لیتے۔

مَرَابِضُ جمع ہے مَرْبِضٌ کی، وہ جگہ جہاں بکریاں بیٹھتی ہیں۔

فَأَخَذَ الْعَتَلَةَ مِنْ شِقِّ الرَّبَضِ - انھوں نے سبل پائے کے کنارے سے لیا۔

رُبُضٌ اور رَبَضٌ - پایہ نیو اساس۔

لَا يَبِيتُ عَزَبًا وَلَهُ عِنْدَنَا رَبَضٌ - وہ رات کو تنہائی میں کیوں کاٹے ہمارے پاس اس کے لئے گھر والے موجود ہیں (یعنی بیوی۔ بعض نے کہا ہر ایک آرام دینے والی زوجہ ہو یا ماں یا بہن یا قوت یا معیشت)۔

وَأَنْ تَنْطِقَ الرُّوَيْبِضَةُ فِي أَمْرِ الْعَامَّةِ (قیامت کی ایک نشانی یہ بھی ہے کہ رویبضہ لوگوں کے عمومی کاموں میں رائے دے (اس کو عہدہ اور سرداری ملے لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ رویبضہ کس کو کہتے ہیں؟ فرمایا ذلیل اور پاجی کمینہ آدمی شکم پرور بخیل اور دول ہمت)

إِنَّهُ ارْتَبَطَ بِسِلْسِلَةٍ رَبُوضٍ إِلَى أَنْ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ. انھوں نے اپنے آپ کو بھاری زنجیر سے باندھ دیا (مسجد کے ستون میں بندھے رہے) یہاں تک کہ اللہ نے ان کو معاف کر دیا

كَانُوا رِبْضَةً (یمامہ کی جنگ میں کئی قاری صحابہ) ایک جگہ مارے گئے۔

أَقَلُّ مَا يَكُونُ بَيْنَكَ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ مَرْبِضُ عَنْزٍ وَأَكْثَرُ مَا يَكُونُ مَرْبِطُ فَرَسٍ - کم سے کم تجھ میں اور قبلہ میں اتنا فاصلہ ہونا چاہیے جتنی جگہ میں بکری بیٹھتی ہے، اور زیادہ سے زیادہ اتنی جگہ میں کہ جس میں گھوڑا باندھا جاتا ہے

لِلْمُنَافِقِ إِذَا رَكَعَ رَبَضَ وَإِذَا سَجَدَ نَقَرَ وَإِذَا جَلَسَ شَغَرَ - منافق جب رکوع کرتا ہے تو جس طرح بکری بیٹھتی ہے (یعنی صرف ذرا سا سر جھکا دیتا ہے، پیٹھ وغیرہ برابر نہیں کرتا) اور جب سجدہ کرتا ہے تو کوّے کی طرح ٹھونگیں لگاتا ہے اور جب بیٹھتا ہے تو پاؤں اٹھا کر (یعنی اطمینان سے نہیں بیٹھتا)۔

رَبْطًا - باندھنا، سخت ہونا، قوی کرنا، صبر دینا۔

مُرَابَطَه - دشمن کی گزرگاہ میں بیٹھنا (یعنی مورچہ میں جمے رہنا، گوریلا جنگ کرنا) جیسے رِبَاطٌ

إِسْبَاغُ الْوُضُوءِ عَلَى الْمَكَارِهِ وَكَثْرَةُ الْخُطَاءِ إِلَى الْمَسَاجِدِ وَانْتِظَارُ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ فَذٰلِكُمُ الرِّبَاطُ تکلیف کے وقتوں میں وضو کا پورا کرنا اور مسجدوں کی طرف بہت سے قدم اٹھانا (جب مسجد دور ہو) اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا، یہی رِبَاط ہے (یعنی جہاد کا ثواب رکھتا ہے) (اصل میں رباط کہتے ہیں جہاد کے لئے مستعد رہنے کو اور گھوڑے باندھنے کو۔ بعض نے کہا رباط اس کو کہتے ہیں جس سے کوئی چیز باندھیں۔ اور مطلب حدیث کا یہ ہے کہ یہ خصلتیں آدمی کو گناہ کی طرف جانے سے باندھ دیتی ہیں اور گناہ کرنے سے باز رکھتی ہیں۔)

إِنَّ رَابِطَ بَنِي إِسْرَائِيلَ قَالَ زَيْنُ الْحَكِيمِ الصَّمْتُ بنی اسرائیل کے ایک زاہد (درویش جس نے اپنے نفس کو دنیاوی خواہشوں سے باندھ دیا تھا) نے کہا حکیم کی زینت خاموشی ہے (اکثر بلائیں) اور آفتیں آدمی پر زبان کی وجہ سے آتی ہیں۔ لہذا جس نے سوچ سمجھ کر بات کرنے کا شیوہ اختیار کیا اور بے ہودہ، لایعنی، مُضر اور خوفناک بک بک سے احتراز کیا، وہ حکمت کے عمدہ مقصد کو پا لیتا ہے ؎

نیاموزد بہائم از تو گفتار
تو خاموشی بیاموز از بہائم

وَكَانَ لَنَا جَارًا وَرَبِيطًا - وہ ہمارا ہمسایہ اور ہم سے وابستہ تھا۔

رِبَاطُ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا - ایک شبانہ روز (رات اور دن) اللہ کی راہ میں دشمن کی تاک

میں رہنا ساری دنیا سے اور جو کچھ اُس میں ہے اس سب سے بہتر ہے (دوسری روایت میں یوں ہے)؛

خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ یَوْمٍ فِیْمَا سِوَاہُ۔ (اقامتِ دین کے علاوہ) اور کاموں میں ہزار دنوں تک مصروف رہنے سے بہتر ہے (سُبحان اللہ، اللہ کے دین کے لئے جدّوجہد کی فضیلت اِس سے زیادہ اور کیا ہوگی؟ جب دین کے مخالف کی قوت توڑنے کی فکر کرنے میں یہ ثواب اور اجر ہے تو عملاً اس سے زیادہ کرنے میں کس قدر نعم البدل ملے گا؟)

لَقَدْ ھَمَمْتُ اَنْ اَرْبِطَہٗ۔ میں نے قصد کیا اس کو باندھ دوں (اور تم سب اس کو دیکھو) (اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ جن اور شیطان جب کسی کثیف صورت میں نمودار ہو تو اس کو دیکھ سکتے ہیں اور اس کا باندھ دینا بھی ممکن ہے۔ اور قرآن میں جو من حیث لا ترونھم آیا ہے، وہ اس حال میں ہو جب شیطان اپنی اصلی لطیف حالت میں رہیں دوسری روایت میں ہے کہ ابوہریرہ رضؓ نے شیطان کو دیکھا اور جنگِ بدر کے دن بھی اس کو کئی لوگوں نے دیکھا تھا)۔

فَرَبَطْتُ عَلَیْہِ شَرَفًا اَسْتَبْقِیْ نَفْسِیْ۔ میں ایک ٹیلے پر اس سے پیچھے رہ گیا، آہستہ چلنے لگا، میں اپنی سانس کو سنبھالتا تھا (ایسا نہ ہو کہ برابر دوڑنے سے سانس پھول جائے اور پھر دوڑ ہی نہ سکوں)۔

رَبَطَھَا فِیْ سَبِیْلِ اللہِ۔ جس نے گھوڑوں کو اللہ کی راہ میں (جہاد کی نیت سے) باندھا۔

وَھُوَ فِیْ مُرَابِطَۃٍ۔ وہ ایک مورچہ میں تھے (عرب کے لوگ کہتے ہیں،

رَبَطَ لِلْاَمْرِ جَاشَہٗ۔ اِس کام کے لئے اُس نے اپنا دل باندھ لیا (یعنی مستعد ہوگیا)۔

مَنْ رَبَطَ فَرَسًا فِیْ سَبِیْلِ اللہِ۔ جو اللہ کی راہ میں ایک گھوڑا باندھے۔

فَذٰلِکُمُ الْمُرَابَطَۃُ (وہی معنی ہیں جو فَذٰلِکُمُ الرِّبَاطُ کے اوپر گزر چکے)

رَابِطُ الْجَاشِ۔ مضبوط دل والا۔

مَرْبِطٌ اور مَرْبَطٌ۔ جہاں پر گھوڑے باندھے جائیں۔

رِبَاطٌ۔ خانقاہ، فقیروں کی فرودگاہ۔

رَبْعٌ۔ ٹھہرنا، انتظار کرنا، رُک جانا، پتھر اٹھانا۔ زور آزمائی کے لئے چار ٹکڑے کر کے بٹنا۔

اَلَمْ اَذَرْکَ تَرْبَعُ وَتَرْاَسُ۔ کیا میں نے تجھ کو دنیا میں ایسا نہیں چھوڑا تھا کہ تو لوگوں سے لوٹ کا چوتھائی مال لیا کرتا تھا اور ان کی سرداری کیا کرتا تھا (جاہلیت کے زمانے میں دستور تھا کہ ہر قوم کے سردار لوٹ کھسوٹ کے اموال میں سے چوتھا حصہ اپنے لئے نکال لیتا اور باقی لوٹنے والوں میں تقسیم ہوتا)

مِرْبَاعٌ۔ ڈاکوؤں کے سرغنہ کا چوتھائی حصہ (عرب لوگ کہتے خَمَسْتُھُمْ یا اَعْشَرْتُھُمْ۔ میں ان سے دسواں حصہ لیتا ہوں۔)

اِنَّکَ تَاْکُلُ الْمِرْبَاعَ وَھُوَ لَا یَحِلُّ لَکَ فِیْ دِیْنِکَ۔ تم لوٹ کا چوتھائی مال کھاتے ہو اور تمہارے دین کی رُو سے تم کو درست نہیں ہے۔

نَحْنُ الرُّؤُسُ وَفِیْنَا یُقْسَمُ الرُّبُعُ۔ ہم لوگ سردار ہیں اور لوٹ کا چوتھائی حصہ ہم لوگوں میں تقسیم ہوتا ہے۔

لَقَدْ رَاَیْتُنِیْ وَاِنِّیْ لَرُبُعُ الْاِسْلَامِ۔ میں نے اپنے آپ کو دیکھا، اُس وقت میں اسلام کا چوتھائی حصہ تھا (یعنی میرے علاوہ صرف تین آدمی مسلمان ہوئے تھے میں چوتھا شخص تھا)۔

کُنْتُ رَابِعَ اَرْبَعَۃٍ۔ میں چار میں کا چوتھا تھا۔

اِذَا مَکَثَ فِی الْخَلْقِ الرَّابِعِ۔ جب چوتھے انقلاب میں کچا بچہ پہنچ جاتا ہے (یعنی گوشت کا لوتھڑا بن جائے جیسے قرآن میں ہے کہ، ہم نے تم کو مٹی سے بنایا پھر نطفہ سے پھر خون کی پھٹکی سے پھر گوشت کے لوتھڑے سے)۔

حَدِّثِ امْرَأَةً حَدِیْثَیْنِ فَاِنْ اَبَتْ فَارْبَعْ عورت سے دُو بار بات کہہ، اگر جب بھی نہ مانے (نہ سمجھے) تو چار بار کہہ، (ایک روایت میں فَارْبَعْ ہے باسقاط ہمزہ، یعنی ٹھہر جا، صبر کر، اور اپنے آپ کو بار بار کہہ کر مت تھکا)۔

فَجَاءَتْ عَیْنَاہُ بِاَرْبَعَۃٍ۔ ان کی آنکھوں کے چاروں کونوں سے (ہر آنکھ میں دُو کونے ہیں) آنسو بہنے لگے۔

لَمَّا رُبِعَ یَوْمَ اُحُدٍ وَّشُلَّتْ یَدُہٗ قَالَ لَہٗ بَاءَ طَلْحَۃُ بِالْجَنَّۃِ۔ جب حضرت طلحہؓ کے سر کے کونے اُحد کے دن زخمی ہوئے (کافروں نے آنحضرتؐ پر وار کیے تو طلحہؓ نے اپنے اوپر روکے، آپ کو بچایا) اُن کا ہاتھ بھی بے کار ہو گیا۔ (انھوں نے تلواروں کے وار اپنے ہاتھوں پر لئے اور آنحضرتؐ کو بچایا) تو آنحضرتؐ نے فرمایا "طلحہؓ نے بہشت لے ڈالی" (وہ بہشتی ہو گئے، اب جو اُن کو دوزخی سمجھے وہ کمبخت خود ہی دوزخی ہے) (بعض نے رُبِعَ کے یہ معنی کہے ہیں کہ ان کو چوتھیا بخار آنے لگا۔ بعض نے کہا ان کی پیشانی پر مار لگی)۔

اِرْبَعِیْ عَلٰی نَفْسِکِ (جب سبیعہ اسلمیہ نفاس سے پاک ہوئیں تو انھوں نے پیغام بھیجنے والوں کا انتظار کیا دوسرے نکاح کی تیاری کی) آں حضرتؐ نے فرمایا) ابھی ٹھہر جا۔ اب اپنے آپ کو آرام دے (عدت کی تکلیف سے تو نجات پا گئی پہلی صورت میں یہ حدیث اس کی دلیل ہو گی جو حاملہ کی عدت ابعد الاجلین کہتے ہیں۔ اور دوسری صورت میں ان کی دلیل ہو گی جو کہتے ہیں حاملہ کی عدت وضع حمل ہوتے ہی گزر جاتی ہے جیسے حضرت عمرؓ سے منقول ہے کہ اگر حاملہ اس وقت جنے جب اس کا خاوند جنازہ پر ہو۔ یعنی ابھی دفن بھی نہ ہوا ہو، تب بھی اسے دوسرا نکاح کر لینا جائز ہو)۔

فَاِنَّہٗ لَا یَرْبَعُ عَلٰی ظَلْعِکَ مَنْ لَّا یَحْزُنُہٗ اَمْرُکَ۔ تیرے لنگڑے پن (یعنی مصیبت اور دُکھ) پر وہ مہربانی اور نگرانی نہیں کر سکتا، جس کو تیرے کام کی کوئی فکر نہیں (اس کو تیری مصیبت سے کچھ رنج نہیں ہوتا)۔

اِرْبَعِیْ عَلَیْنَا۔ ہم پر مہربانی کر اور قناعت دے۔

قُلْتُ اَیْ نَفْسُ جُعِلَ رِزْقُکِ کَفَافًا فَارْبَعِیْ فَرَبَعَتْ وَلَمْ تَکَدْ۔ میں نے کہا، ارے نفس! تجھ کو ضرورت کے موافق تو روزی ملتی ہے لہٰذا قناعت کر، تو اس نے قناعت کر لی اور زیادہ کوشش نہیں کی (محنت اور مشقت اٹھانا چھوڑ دیا)۔

اِرْبَعُوْا عَلٰی اَنْفُسِکُمْ۔ اپنے اوپر مہربانی کرو، (آہستہ طور پر اپنے رب کی یاد کرو! چلّانے سے کوئی فائدہ نہیں) (اس حدیث سے یہ اخذ ہوتا ہے کہ زور سے نعرے لگانا اور اجتماعی طور پر حلقہ باندھ کر ضربات لگانا جس طرح بعض فقرا کا دستور ہے، بہتر نہیں ہے) کیونکہ تم اس خدا کو پکارتے ہو جو سننے والا اور رگِ گردن سے بھی زیادہ قریب ہے۔ دوسری روایت میں ہے کہ، وہ تمہارے ساتھ ہے۔ کرمانی نے کہا یعنی علم سے۔)

وَیَشْتَرِطُ مَا سَقَی الرَّبِیْعُ وَالْاَرْبِعَاءُ۔ جو نہر کے پانی سے یا نہروں کے پانی سے پیدا ہو اس کی شرط کر لی جائے (کہ اتنی پیداوار مالکِ زمین لے گا)۔

اَرْبِعَاءُ۔ جمع ہے رَبِیْعٌ کی۔ جیسے اَنْصِبَاءُ جمع ہے نَصِیْبٌ کی۔

رَبِیْعٌ۔ وہ چھوٹی نالی جو بہہ کر کھیت میں آتی ہے یا باغ میں۔

وَمَا یَنْبُتُ عَلٰی رَبِیْعِ السَّاقِیْ۔ جو پانی پلانے والی نالی پر اُگے (یہ موصوف کی اضافت ہے، صفت کی طرف یعنی عَلَی الرَّبِیْعِ السَّاقِیْ)

فَعَدَلَ اِلَی الرَّبِیْعِ فَتَطَہَّرَ۔ وہ نالی کی طرف مُڑ گئے اور طہارت کی۔

کَانُوْا یُکْرُوْنَ الْاَرْضَ بِمَا یَنْبُتُ عَلَی الْاَرْبِعَاءِ۔ وہ زمین کو اس پیداوار کے بدلے جو نالیوں پر ہوتی تھی کرایہ پر دیتے تھے (یعنی مالکانِ زمین، کاشتکار سے اپنی زمین کا کرایہ یہ ٹھہراتے کہ جس قدر پیداوار نالیوں

پر ہوگی، وہ میری ہے اور باقی تیری)

وَنُؤَاجِرُهَا عَلَى الرَّبِيعِ۔ ہم زمین کو نالی کی پیداوار پر اجارہ دیتے تھے۔

كَانَتْ لَنَا عَجُوزٌ تَأْخُذُ مِنْ أُصُولِ سِلْقٍ كُنَّا نَغْرِسُهُ عَلَى أَرْبِعَائِنَا۔ ہمارے قریب ایک بڑھیا تھی وہ کیا کرتی کہ جو چقندر ہم اپنی نالیوں پر بوتے، ان کی جڑیں لے لیتی۔

اَللّٰهُمَّ اجْعَلِ الْقُرْآنَ رَبِيعَ قَلْبِي۔ یا اللہ قرآن کو میرے دل کی ربیع کر دے (جیسے ربیع کا موسم خوش گوار ہوتا ہے ایسے ہی قرآن میرے دل میں خوش گوار ہو جائے۔ بعض نے کہا، ربیع کا موسم پھل پھول اگاتا ہے اور زمین اس میں تر و تازہ ہوتی ہے۔ اس مثال سے مطلب یہ ہے کہ اسی طرح قرآن کی برکت سے میرا دل ایمان کے پھل اور پھول اگائے اور اس کی برکت سے شاداب ہو)۔

اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا غَيْثًا مُغِيثًا مُرْبِعًا۔ اے اللہ! ہم کو ایسے ابر سے پانی پلا، جو ہماری فریاد رسی کرے (ہماری ضرورت رفع ہو جائے ہم کو دانہ چارہ کے لئے دوسرے ملک میں جانے کی ضرورت نہ رہے، یا ایسے ابر سے پانی پلا جو ربیع کی کاشت اگائے۔ یہ أَرْبَعَ الْغَيْثُ سے ہے۔ یعنی ابر نے ربیع کی کاشت اگائی)۔

إِنَّهُ جَمَّعَ فِي مُتَرَبَّعٍ لَهُ۔ عمر بن عبد العزیزؒ نے اس مقام میں جمعہ کی نماز پڑھی جہاں وہ ربیع کے دنوں میں اترا کرتے تھے (معلوم ہوا کہ جمعہ کی نماز کے لئے شہر کی شرط نہیں ہے)۔

مَالُ مِرْبَعٍ۔ ایک مقام کا نام ہے مدینہ میں، وہاں بنی حارثہ رہتے تھے۔

مَرْبَعٌ۔ ایک پہاڑ ہے مکہ کے قریب۔

لَمْ أَجِدْ إِلَّا جَمَلًا خِيَارًا رَبَاعِيًا۔ میں نے اونٹ کا کوئی پاٹھا نہیں پایا، البتہ اچھا خاصا جوان اونٹ جو ساتویں برس میں لگا تھا، مجھ کو ملا (آپ نے فرمایا وہی اس اعرابی کو دیدے جس سے آپ نے ایک بچھیرا قرض لیا تھا) (اس حدیث سے یہ اخذ ہوتا ہے کہ جانور قرض لے سکتے ہیں اور ادائی میں بہتر مال دینا مستحب اور افضل ہے، اسی طرح زیادہ دینا جب شرط نہ ہوئی ہو تو سود نہیں ہے) امام ابو حنیفہؒ نے حدیث کے خلاف جانور کا قرض لینا درست نہیں رکھا۔ وہ کہتے ہیں یہ حدیث منسوخ ہے مگر نسخ کی دلیل کوئی نہیں ہے۔

مُرْ بَنِيكَ أَنْ يُحْسِنُوا غِذَاءَ رِبَاعِهِمْ۔ اپنے بیٹوں سے کہہ اونٹ کے بچوں کو اچھی طرح کھلائیں (اُن کی ماں کا سب دودھ نہ دُوہ لیں بلکہ کچھ بچوں کے لئے بھی ضرور رہنے دیا کریں)۔

رِبَاعٌ جمع ہے رُبَعٌ کی، وہ بچہ جو ربیع میں پیدا ہو یا پہلوٹا بچہ (یعنی پہلی بار کا)۔

تَفَسَّخَ الرُّبَعُ۔ اونٹ کا بچہ تھک گیا (بوجھ نہ اٹھا سکا)

كَأَنَّهُ أَخْفَافُ الرِّبَاعِ۔ گویا وہ اونٹ کے بچوں کے قدم ہیں۔

فَأَعْطَاهُ رُبَعَةً يَتْبَعُهَا ظِئْرَاهَا۔ (ایک شخص نے حضرت عمرؓ سے صدقہ طلب کیا آپ نے) اس کو ایک اونٹ کا پاٹھا دیا اس کے ساتھ اس کے ماں باپ بھی۔

إِنَّ بَنِيَّ صِبْيَةٌ صَيْفِيُّونَ أَفْلَحَ مَنْ كَانَ لَهُ رِبْعِيُّونَ۔ میرے بچے تو سب گرمی کی پیدائش ہیں (جس موسم میں دانہ اور چارہ کی قلت ہوتی ہے) مبارک ہے وہ جس کے بچے ربیع کی پیدائش ہوں۔

إِنَّهَا لَمِرْبَاعٌ مِسْيَاعٌ۔ وہ پہلوٹی کی اونٹنی ہے یا ربیع کی فصل میں پیدا ہوئی ہے اور اس کی خبر گیری نہ کرو۔ جب بھی خود کو سنبھالے رہتی ہے یا سفر میں جاتی اور آتی ہے (ایک روایت میں مِرْيَاعٌ ہے یائے تحتیہ سے اس کا ذکر آگے آئے گا)

هَلْ تَرَكَ لَنَا عَقِيلٌ مِنْ رَبْعٍ يَا رِبَاعٍ عقیل نے ہمارے لئے کوئی رہنے کا ٹھکانہ (مکان وغیرہ چھوڑا ہے یا سب بیچ

فروخت کرکے کہا گئے)۔

مِنْ رِبَاعٍ اَوْ دُوْرٍ۔ گھروں یا مکانات میں سے۔

مَنْ كَانَ لَهٗ شَرِيْكٌ فِيْ رَبْعَةٍ اَوْ نَخْلٍ۔ جس کا کوئی (حصہ دار ہو) مکان یا باغ میں یا زمین یا درخت میں۔

وَنَقْبَلُ رُبُوْعَهَا۔ ہم اس کے گھر قبول کریں گے۔

اَرَادَتْ بَيْعَ رِبَاعِهَا۔ حضرت عائشہؓ نے اپنے گھر بیچنا چاہا۔

اَلشُّفْعَةُ فِيْ كُلِّ رَبْعَةٍ اَوْ حَائِطٍ اَوْ اَرْضٍ۔ شفعہ کا حق ہر مکان اور باغ اور زمین میں ہوگا (یعنی جائداد غیر منقولہ میں حق ہوگا)۔

ثُمَّ دَعَا بِشَيْءٍ كَالرَّبْعَةِ الْعَظِيْمَةِ۔ پھر ایک برتن منگوایا بڑے ربعہ کی طرح (ربعہ، چوکور برتن)۔

اِنَّهُمْ اُمَّةٌ وَّاحِدَةٌ عَلٰى رِبَاعَتِهِمْ۔ وہ مل کر ایک گروہ ہیں اور اپنی سابقہ حالت پر قائم اور برقرار ہیں (اہل عرب کہتے ہیں

اَلْقَوْمُ عَلٰى رِبَاعَتِهِمْ وَرِبَاعِهِمْ یعنی لوگ اپنی اصلی حالت پر ثابت اور مستقیم ہیں۔

رِبَاعَةُ الرَّجُلِ۔ اس کی حالت اور کیفیت۔

اِنَّ فُلَانًا قَدِ ارْتَبَعَ اَمْرَ الْقَوْمِ۔ فلاں شخص اس بات کا انتظار کر رہا ہے کہ لوگ اس کو اپنا سردار بنائیں۔

اَلْمُسْتَرْبِعُ لِلشَّيْءِ۔ اس چیز کی طاقت رکھنے والا۔

هُوَ عَلٰى رِبَاعَةِ قَوْمِهٖ۔ وہ اپنی قوم کا سردار ہے۔

مَرَّ بِقَوْمٍ يَرْبَعُوْنَ حَجَرًا۔ وہ ایسے لوگوں پر گزرے جو (اپنا زور آزمانے کے لئے) پتھر اٹھا رہے تھے (اس پتھر کو جو طاقت آزمانے کے لئے اٹھایا جائے مَرْبُوْعٌ یا رَبِيْعَةٌ کہتے ہیں)۔

اَطْوَلُ مِنَ الْمَرْبُوْعِ۔ آں حضرت میانہ قامت سے ذرا بلند تھے (اہل عرب کہتے ہیں۔

رَجُلٌ رَبْعَةٌ یا رَجُلٌ مَرْبُوْعٌ۔ میانہ قامت مرد۔

كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَبْعَةً۔ آں حضرت میانہ قامت تھے (نہ بہت لمبے نہ بہت پست)۔

مَرْبُوْعُ الْخَلْقِ اِلَى الْحُمْرَةِ وَالْبَيَاضِ۔ لوگوں میں میانہ قامت سرخی اور سفیدی کی طرف مائل (ایک روایت میں مَرْفُوْعُ الْخَلْقِ ہے، یعنی معتدل الخلقت)۔

اَغِبُّوْا عِيَادَةَ الْمَرِيْضِ وَارْبَعُوْا۔ بیمار کی بیمار پرسی بیچ میں دو دن چھوڑ کر کیا کرو (مثلاً جمعہ کو بیمار پرسی کی، تو ہفتہ اتوار چھوڑ کر پھر چوتھے دن پیر کو اس کے دیکھنے کے لئے جاؤ)

قَلَعُوْا رَبَاعِيَتَهٗ۔ اس کا وہ دانت اکھیڑ ڈالا جو سامنے کے دانتوں اور کچلیوں کے بیچ میں ہوتا ہے (یہ چار دانت ہیں، ہر ایک طرف دو دو)۔

وَكُسِرَتْ رَبَاعِيَتُهٗ۔ غزوۂ احد میں آپ کا وہ دانت ٹوٹ گیا جو ثنایا (سامنے کے دانتوں) اور ناب (کچلی) کے درمیان میں ہوتا ہے (اس دانت کو مردود عتبہ بن ابی وقاص نے پتھر مار کر توڑا۔ جڑ سے نہیں ٹوٹا بلکہ ایک ٹکڑا اس میں سے جدا ہوگیا۔ دوسرے مردود ابن شہاب نے پتھر مار کر آپ کی پیشانی کو زخمی کیا، اللہ کی لعنت ان مردودوں پر جو اپنی بھلائی چاہنے والے کو بھی بدخواہ سمجھتے تھے)۔

تَرَبَّعَ فِيْ مَجْلِسِهٖ حَتّٰى تَطْلُعَ حَسْنَاءَ۔ آپ چار زانو بیٹھتے یہاں تک کہ سورج اچھی طرح خوب نکل آتا (بلند ہو جاتا)

يَوْمَ الْاَرْبِعَاءِ۔ چہار شنبہ کا دن (بہ کسرۂ با زیادہ فصیح ہے اور فتحہ اور ضمہ بھی مستعمل ہے)۔

اَرْبَعَتْهُ عَلَى الْفِطَامِ۔ اس کو دودھ سے روکتی ہوں تاکہ دودھ چھوڑ دے (یعنی اس کا دودھ جلد ہی سے چھڑانا چاہتی ہوں) (حضرت عمرؓ نے پوچھا کیوں، اس نے کہا اس لئے کہ حضرت عمر وظیفہ (تنخواہ) اس وقت مقرر کرتے ہیں جب بچہ کا دودھ چھوٹ جائے۔ یہ سن کر آپ رو دیئے اور فرمایا اللہ اکبر میرے سبب سے کتنے بچوں پر ظلم ہوا ہوگا اور پھر یہ قاعدہ منسوخ کر دیا کہ دودھ چھٹنے کے بعد وظیفہ جاری ہو)

اَلنِّسَاءُ لَا يُوْرَثْنَ مِنَ الرِّبَاعِ شَيْئًا۔

عورتیں گھر، زمین کی وارث نہیں ہوتیں (یہ حدیث امیہ نے روایت کی ہے)

رَبِیْعٌ - موسم بہار (یعنی اوائل سرما، جیسے خَرِیْفٌ اوائل گرما)۔

تُقْبِلُ بِاَرْبَعٍ وَتُدْبِرُ بِثَمَانٍ۔ وہ عورت (یعنی غیلان کی بیٹی) جب سامنے آتی ہے تو چار بل لے کر اور پیٹھ موڑ کر جاتی ہے تو آٹھ بٹوں کے ساتھ (مطلب یہ ہے کہ بہت حسین عورت ہے)۔

یَقَعُ مِنْ بَطْنِ اُمِّہٖ وَرَبَاعِیَتَاہُ مِنْ فَوْقٍ وَّاَسْفَلَ۔ وہ ماں کے پیٹ سے پیدا ہوں گی رباعی دانت لے کر اوپر اور نیچے کے۔

فِی الرَّبَاعِیَۃِ مِنَ الْاِنْسَانِ۔ رباعی دانتوں کی دیت۔

اَرْبَعَۃٌ - چار مرد۔

اَرْبَعٌ - چار عورتیں۔

حُمَّی الرِّبْعِ - چوتھیا بخار۔

لَمْ یُرَ مُتَرَبِّعًا قَطُّ۔ آنحضرتؐ کو کبھی چار زانو بیٹھے ہوئے نہیں دیکھا (شاید اس راوی نے نہ دیکھا ہوگا)۔

رَاَی اَبَا عَبْدِ اللّٰہِ یَاْکُلُ مُتَرَبِّعًا۔ امام ابوعبداللہ کو چار زانو بیٹھ کر کھاتے ہوئے دیکھا (شاید یہ بنا بر عذر ہوگا یا بیانِ جواز کے لئے)۔

رَبِیْعَہ اور مُضَر عرب کے دو مشہور قبیلے ہیں۔

رُبَاعَ - چار چار۔

یَرْبُوْعٌ - جنگلی چوہا۔

لَا تَسْتَاْجِرُوا الْاَرْضَ بِالْاَرْبِعَاءِ۔ زمین اس پیداوار پر جو نالیوں پہ ہوتی ہے، کرایہ نہ دی جائے۔

اَلْاَرْبِعَاءُ اَنْ یُّسَنَّ مُسَنَّاۃٌ فَتَحْمِلُ الْمَاءَ۔ اربعا یہ ہے کہ پانی کا ایک کنڈہ بنایا جائے وہ پانی کو اونچا کرے (اور اس سے زمین سینچی جائے) یعنی بند۔

تَزَوَّجْ مِنَ النِّسَاءِ الْمَرْبُوْعَۃَ۔ ان عورتوں سے نکاح کر جو میانہ قامت ہوں۔

رَبْعٌ - آرام اور ارزانی میں بسر کرنا، کشادہ ہونا۔

اِرْبَاعٌ - اونٹ کو پانی پر چھوڑ دینا، جب چاہے پانی پیئے کوئی وقت اس کے لئے مقرر نہ کرنا۔

اِنَّ الشَّیْطٰنَ قَدْ اَرْبَعَ فِیْ قُلُوْبِکُمْ وَعَشَّشَ۔ شیطان تمہارے دلوں میں جم گیا ہے، اس نے جھونجھ لگا دیا۔

اِرْبَاغٌ - فساد کی نیت سے کہیں ٹھہرنا۔

ھَلْ لَکَ فِیْ نَاقَتَیْنِ مُرْتَبِعَتَیْنِ سَمِیْنَتَیْنِ۔ تو دو اونٹنیاں پانی پر چھٹی ہوئیں موٹی لیتا ہے۔

رَابِغٌ - ایک مقام کا نام ہے جحفہ کے پاس (مکہ اور مدینہ کے درمیان)۔

رَبْقٌ - باندھ دینا، گرا دینا۔

مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَۃَ قِیْدَ شِبْرٍ فَقَدْ خَلَعَ رِبْقَۃَ الْاِسْلَامِ مِنْ عُنُقِہٖ۔ جو شخص بالشت برابر جماعت سے الگ ہو گیا (یعنی سنت کو ترک کر کے جماعتی زندگی کی سمت اور اور اسلام میں اس کی ضرورت اور تاکید کو نظر انداز کیا، اور صرف انفرادی زندگی اختیار کی، نظم جماعت کو بے ضرورت سمجھا، ایسے شخص کا حضرت عمرؓ کے فرمان کے بموجب اسلام ہی نکل رہا) اور اس نے اسلام کی رسی کا پھندا اپنی گردن سے نکال ڈالا۔

رِبْقَۃٌ - رسی کا وہ کنڈہ جو جانور کے گلے میں پہنایا جاتا ہے اس کو روکنے کے لئے۔

مترجم کہتا ہے اس مذکورہ بالا حدیث کا مطلب یہ نہیں ہے کہ فاسق اور فاجر اور دین سے پھرے ہوئے لوگوں کی جماعت سے الگ نہ ہونا چاہئے۔

لَکُمُ الْوَفَاءُ بِالْعَھْدِ مَا لَمْ تَاْکُلُوا الرِّبَاقَ۔ تم پر اقرار کا پورا کرنا لازم ہے جب تک گردنوں کے پھندے نہ کھا جاؤ (عہد کو گردن کے پھندے سے مشابہت دی اور اس کا کھا جانا عہد کا توڑنا، کیونکہ جانور جب پھندے کو چبا کر

کھا جاتا ہے تو وہ آزاد ہوجاتا ہے اور بندش سے نکل جاتا ہے)۔
وَتَذَرُوْا اَرْبَاقَهَا فِي اَعْنَاقِهَا۔ اور اُن کے پھندے ان کی گردنوں میں چھوڑ دو (پھندوں سے مراد وہ گناہ اور جرائم ہیں جو اُن کی گردنوں پر ہوں)۔
اَرْبَاقٌ اور رِبَاقٌ جمع ہے رِبْقٌ اور رِبْقَةٌ کی۔
وَاضْطَرَبَ حَبْلُ الدِّيْنِ فَاَخَذَ بِطَرَفَيْهِ وَرَبَقَ لَكُمْ اَثْنَاءَهُ۔ (حضرت ابوبکر صدیق رضہ نے) جب دین کی رسّی بگڑ گئی تھی، اس کے دونوں کنارے تھامے اور اس کے جوڑوں میں تمہارے لئے پھندے دیئے (پھر کوئی اس میں سے نکل نہ سکا) (مطلب یہ ہے کہ جب لوگ اسلام سے مُرتد ہوگئے اور دین بگڑ رہا تھا تو انھوں نے دین کو سنبھالا، مُرتدین سے جنگ کی، اور ان کو اسلام پر قائم رکھا)۔
فَمَا وَجَدْتَهُ مِنْ سِلَاحٍ اَوْ ثَوْبٍ اَوْ نَبِيْقٍ فَاَقْبِضْهُ (حضرت علی رضہ نے موسیٰ بن طلحہ سے کہا جو باغیوں میں کا ایک شخص تھا) تو ایسا کر کہ لشکر اسلام میں جا، اور جو ہتھیار یا کپڑا ادھم لوگوں کا ان کے پاس بندھا ہوا ہو (یعنی انھوں نے تم سے لے لیا ہو) اس کو واپس لے لے (کیونکہ حضرت علی رضہ کا فتویٰ یہ تھا کہ مسلمان باغیوں کا مال ان کو واپس ملنا چاہیے)۔
اَلدِّيْنُ رِبْقَةُ اللّٰهِ فِي الْاَرْضِ۔ دین گویا اللہ کا پھندا ہے زمین میں (جس میں وہ اپنے بندوں کو اٹکائے رہتا ہے)
اَللّٰهُمَّ انْزِعْ عَنِّيْ رِبْقَةَ النِّفَاقِ۔ یا اللہ نفاق کا پھندا مجھ پر سے نکال ڈال (عرب لوگ کہتے ہیں:
رَبَقْتُ الْجَدْيَ۔ میں نے بکری کے بچے کے پھندا ڈال دیا۔
رَبْكٌ۔ ملا دینا، درست کرنا، کیچڑ میں دھکیل دینا۔
اِرْتِبَاكٌ۔ مل جانا (یعنی اختلاط)۔
رَبِيْكَةٌ۔ ایک قسم کا کھانا جو خشک دودھ اور کھجور اور گھی سے بنایا جاتا ہے۔
يَرْكَبُوْنَ الْمَيَاثِرَ عَلَى النُّوْقِ الرُّبْكِ۔ اہل متعہ کالی اونٹنیوں پر جن پر زین پوش پڑے ہوں گے سوار ہوں گے۔

رُبْكٌ۔ جمع ہے اَرْبَكٌ کی، یعنی کالا اونٹ
تَحَيَّرَ فِي الظُّلُمٰتِ وَارْتَبَكَ فِي الْمُهْلِكَاتِ۔ اندھیروں میں حیران رہ گیا اور ہلاکتوں میں پڑ گیا (اہل عرب کہتے ہیں،
اِرْتَبَكَ فِي الْاَمْرِ۔ جب کوئی کسی آفت میں پھنس جائے اُس میں سے نکل نہ سکے۔
اِرْتَبَكَ وَاللّٰهِ الشَّيْخُ۔ بوڑھا قسم خدا کی پھنس گیا۔
رَبْلٌ۔ بہت ہونا۔
تَرْبِيْلٌ۔ ایک قسم کا درخت ہے رَبَلَ اُس کو بونا، اُگانا، بہت ہونا۔
رَبَلٌ۔ ایک بھاجی ہے جو بہت سبز ہوتی ہے۔
فَلَمَّا كَثُرُوْا وَرَبَلُوْا۔ جب بہت ہوئے اور پھول گئے (یہ تَرَبَّلَ جِسْمُهُ سے ماخوذ ہے، یعنی اُس کا جسم پھول گیا۔ ورم کر گیا)
فَاِنَّهُ كَانَ رَيْبَلًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ۔ وہ جاہلیت کے زمانے میں ایک ٹھگ تھا جو اکیلا لوگوں کو لوٹا کرتا تھا۔
رَابِلَةُ الْعَرَبِ۔ عرب کے چور ڈاکو (خطابی نے کہا، رَبِيْلٌ بہ تقدیم بائے موحدہ بر یائے تحتانی مروی ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ لفظ رَيْبَلٌ ہے بہ تقدیم یائے تحتانی بر بائے موحدہ) (عرب کے لوگ کہتے ہیں)؛
ذِئْبٌ رِيْبَالٌ اور لِصٌّ رِيْبَالٌ۔ اکیلا بھیڑیا، اکیلا چور (شیر کو بھی رِيْبَالٌ کہتے ہیں اس وجہ سے کہ وہ اکیلا حملہ کرتا ہے)۔
كَاَنَّهُ الرِّيْبَالُ الْهَصُوْرُ۔ جیسے وہ شیر ہے توڑنے والا پھاڑنے والا۔
اَرْبَلٌ۔ ایک شہر کا نام ہے۔
رِبَاءٌ یا رُبُوٌّ۔ بڑھنا، زیادہ ہونا۔
رَبْوٌ۔ سانس پھول جانا، ہلنا (جیسے رُبُوٌّ ہے)۔
تَرْبِيَةٌ۔ پالنا، پرورش کرنا۔
مُرَابَاةٌ۔ سود پر روپیہ دینا۔

اِرْبَاءٌ - سود لینا۔
فَمَنْ زَادَ اَوِ اسْتَزَادَ فَقَدْ اَرْبٰی۔ جس نے زیادہ دیا یا زیادہ لیا، اُس نے سُود کا معاملہ کیا۔
وَالْفَضْلُ رِبًوا۔ زیادہ سُود ہے۔
مَنْ اَجْبٰی فَقَدْ اَرْبٰی۔ جس نے کھیت کو اُس کی پختگی ظاہر ہونے سے پہلے بیچا یا جس نے بیع عینہ کی (جس کو سُود خواروں نے ایجاد کر لیا ہے کہ ایک چیز سو روپے کو کسی کے ہاتھ قرض فروخت کی، پھر وہی چیز اسّی روپے نقد کو اُس سے خرید لی) اُس نے سُود کا معاملہ کیا۔
اَلرِّبَا سَبْعُوْنَ بَابًا اَیْسَرُهَا اَنْ یَّنْکِحَ الرَّجُلُ اُمَّهٗ۔ سُود کے گناہ کے ستّر درجے ہیں، ان میں سب سے کم ایسا ہے جیسے کوئی اپنی ماں سے نکاح کرے۔
لَعَنَ اٰکِلَ الرِّبَا وَمُوْکِلَهٗ۔ آنحضرتؐ نے سُود کھانے والے اور کھلانے والے اور اس کے کاتب اور شاہد سب پر لعنت کی (قرآن حکیم اور احادیثِ رسول کریمؐ کی نصوص کی رُو سے سُود کے معاملات قطعاً حرام ہیں اور اس کا لینا اور دینا دونوں، خواہ معاملہ کافر سے ہو یا مسلمان سے، محتاج ہو یا غیر محتاج۔ ابو حنیفہ نے جو کافر حربی سے سُود لینا جائز رکھا ہے یا فتاوائے قنیہ میں جو مرقوم ہے کہ محتاج کو ضرورت کے وقت سُود دینا درست ہے، اس کی کوئی دلیل نہیں ہے)۔
فَتَرْبُوْا فِیْ کَفِّ الرَّحْمٰنِ۔ وہ پروردگار کی ہتھیلی میں بڑھتا رہتا ہے یہاں تک کہ پہاڑ سے بڑا ہو جاتا ہے۔
اَلْفِرْدَوْسُ رَبْوَةُ الْجَنَّةِ۔ فردوس بہشت کا اعلیٰ اور بلند مقام ہے (اور عین وسط میں بھی ہے، اس سے معلوم ہوا کہ بہشت کے طبقات دائرے کی شکل میں ہیں)۔
رَبْوَةٌ یا رُبْوَةٌ۔ ٹیلا، ٹبہ
مَنْ اَبٰی فَعَلَیْهِ الرِّبْوَةُ۔ جو شخص زکوٰۃ دینے سے انکار کرے اُس کو اور زیادہ دینا ہوگا (یعنی زکوٰۃ کے علاوہ جرمانہ کے طور پر اس سے کچھ زیادہ لیا جائے گا) (اس حدیث اور دوسری کئی حدیثوں سے مالی سزا کا مشروع ہونا نکلتا ہے، اور حنفیوں نے اس کا انکار کیا ہے۔ امام ابن قیم نے کتاب القضاء میں اس مسئلہ کو تفصیل سے بیان کیا ہے اور یہ ثابت کیا ہے کہ حاکم اسلام سزائے مالی دے سکتا ہے)۔
مَنْ اَقَرَّ بِالْجِزْیَةِ فَعَلَیْهِ الرِّبْوَةُ۔ جو شخص زکوٰۃ کے خیال سے (کہ زکوٰۃ دینا ہوگی) مسلمان نہ ہو اس کو اور زیادہ دینا پڑے گا (اُس پر جزیہ ٹیکس، لگایا جائے گا)۔
اِنَّهٗ لَیْسَ عَلَیْهِمْ رُبِّیَّةٌ وَّلَا دَمٌ۔ اُن کو نہ سود دینا ہوگا نہ جو جاہلیت کے زمانہ میں انھوں نے خون کیا ہے اس کا مواخذہ ہوگا (ایک روایت میں رُبْیَةٌ ہے یہ دونوں رِبا سے ماخوذ ہیں اور قیاس کی رُو سے رُبْوَةٌ کہنا تھا اب رُبِّیَّةٌ ایک سکہ کا نام ہے جس کو روپیہ کہتے ہیں۔ چاندی کا سکہ جو ہندوستان میں رائج ہے)۔
لَئِنْ اَصَبْنَا مِنْهُمْ یَوْمًا مِّثْلَ هٰذَا لَنُرْبِیَنَّ عَلَیْهِمْ (انصار نے جنگِ اُحد میں کہا) اگر کسی دن آج کے دن کی طرح ہم کو قریش پر غلبہ ملا تو ہم اس سے زیادہ بدلہ لیں گے۔ (اس سے دُوگنے اور تین گنے ان کے آدمی ماریں گے)۔
مَا لَكِ حَشْیَا رَابِیَةً۔ تجھ کو کیا ہوا ہے تیرا دم چڑھ رہا ہے، سانس پھول رہی ہے۔
اِلَّا رَبَا مِنْ اَسْفَلِهَا اَکْثَرُ۔ جتنا کھانا اوپر سے کم ہوتا جاتا تھا، اس سے زیادہ نیچے سے بڑھتا جاتا تھا۔
فَرَبَا الرَّجُلُ رَبْوَةً۔ اُس کی سانس پھول جائے گی (وہ پھونک نہ سکے گا)۔
کَانَ الْبَیْتُ مُرْتَفِعًا کَالرَّابِیَةِ۔ گھر بلند تھا ٹیلہ کی طرح۔
رُبْیَةٌ۔ کے معنی زیادہ، سُود۔
اَلرِّبٰوا فِی النَّسِیْئَةِ۔ سُود اُدھار میں ہوتا ہے (یعنی ان چھ چیزوں میں جن کا ذکر حدیث شریف میں ہے اگر دونوں طرف ناپ اور تول میں برابر ہوں، لیکن ایک نقد ہو

دو، اُدھار۔ اور جنس ایک ہو تو بھی سُود ہو گا، جیسے ایک طرف ناپ تول میں زیادہ ہو اور دوسری طرف کم)۔

لَا رِبٰوا فِیْمَا کَانَ یَدًا بِیَدٍ۔ اگر دونوں طرف نقدا لنقد ہوں (اور اتحادِ جنس کی صورت میں وزن یا ناپ برابر ہو، اور اختلافِ جنس کی صورت میں گو وزن یا ناپ برابر نہ ہو) تب بھی سُود نہیں ہے (مثلاً کسی نے دس تولہ چاندی ایک تولہ سونے کے عوض فروخت کی اور نقدا لنقد دونوں طرف تو وہ سُود نہ ہو گا)۔

اٰخِرُ مَا نَزَلَتْ اٰیَۃُ الرِّبٰوا فَدَعُوا الرِّبَا وَالرِّیْبَۃَ۔ سُود کی آیت (اَلَّذِیْنَ یَاْکُلُوْنَ الرِّبٰوا) آخر میں اتری ہے (تو اس بنا پر وہ کسی دوسری آیت سے منسوخ نہیں ہو سکتی) اِس لئے سُود اور جس میں سُود کا شبہہ ہو دونوں کو چھوڑ دو۔

اِنَّ النَّبِیَّ صلعم قُبِضَ عَنَّا وَلَمْ یُبَیِّنْ لَنَا فِی الرِّبَا بَیَانًا شَافِیًا۔ (حضرت عمرؓ نے کہا) آنحضرتؐ کی وفات ہو گئی اور سُود کے باب میں آپ نے اچھا مفصّل طور سے بیان نہیں فرمایا۔ (آپؐ نے چھ چیزوں کا ذکر کیا کہ اُن کو مساویانہ وزن پر بیچو۔ جو زیادہ دے گا یا لے گا، اس نے سُود دیا اور لیا۔ وہ چھ چیزیں یہ ہیں۔ سونا، چاندی، گیہوں، جو، کھجور، نمک۔ اب اِن چھ چیزوں میں جب ایک ہی جنس ہو تو غیر مساوی وزن پر خرید و فروخت سب کے نزدیک سُود ہے باقی چیزوں میں مجتہدوں کا اختلاف ہوا اور اختلاف کی وجہ یہ ہوئی کہ ہر ایک نے اپنی عقل سے سُود کی ایک علّت نکالی، کسی نے قدر و جنس، کسی نے طعم و ثمنیۃ، کسی نے اقتیات اور اِدّخار جیسے فقہ کی کتابوں میں مذکور ہے اور محققین اہلِ حدیث نے یہ کہا کہ ہم کو عقل سے علّت نکالنے کی ضرورت نہیں بس جن چیزوں کو شارعؑ نے بیان فرمایا، سُود انہی میں منحصر رہے گا۔ اور اللہ تعالےٰ اپنی کتاب میں فرماتا ہے لَا تَقُوْلُوْا ھٰذَا حَلَالٌ وَّھٰذَا حَرَامٌ لِّتَفْتَرُوْا عَلَی اللّٰہِ الْکَذِبَ)

اَرْبَی الرِّبَا الْاِسْتِطَالَۃُ فِیْ عِرْضِ الْمُؤْمِنِ۔ سب سے بڑھ کر سُود یہ ہے، کسی مسلمان کی ناحق عزت بگاڑنا۔ (یعنی حق سے زیادہ اُس کی بے عزّتی کرنا۔ لیکن عدل و انصاف کی اسلامی حد کے اندر رہتے ہوئے بدلہ لینے کے لئے سعی کی جائی درست ہے تاہم معافی اور درگزر بدلہ چاہنے سے افضل ہے۔ طیبی نے کہا ناحق کی قید سے وہ عزت بگاڑنا نکل گیا جو حق کے ساتھ ہو۔ مثلاً مال دار شخص قرض ادا کرنے میں تاخیر کرے تو اس کی ایک حد تک بدنامی اور بے عزّتی کر دینا درست ہے۔ اسی طرح جھوٹے گواہ کا عیب بیان کرنا اسی طرح حدیث کے راویوں کے معائب بیان کرنا کیونکہ اس میں دین کی حفاظت ہے۔ بعض نے فاسق معلن، یعنی علی الاعلان فسق و فجور کا ارتکاب کرنے والوں کی غیبت بھی درست رکھی ہے)

وَلَا الرُّبَّا۔ وہ جانور بھی زکوٰۃ میں نہ لیا جائے، جس کو دودھ کے لئے گھر میں پالا ہو۔

کَمَا یُرَبِّیْ اَحَدُکُمْ فَلُوَّہٗ۔ جیسے تم میں کوئی اپنے بچھیرے کو پالتا ہے۔

اَلرَّبْوَۃُ ذَاتُ قَرَارٍ نَجَفُ الْکُوْفَۃِ۔ ربوہ ذات قرار (جس کا ذکر قرآن شریف میں ہے) کوفہ کا نجف ہے۔

اَلرِّبَا رِبَوَانِ یا رِبَاۤانِ۔ سُود دو قسم کا ہے (ایک کا کھانا درست ہے، دوسرے کا درست نہیں جس کا کھانا درست ہے وہ یہ ہے کہ تو کسی شخص کے پاس اس نیت سے تحفہ بھیجے کہ وہ اس سے بڑھ کر تجھ کو ہدیہ ارسال کرے۔ اور جس کا کھانا درست نہیں وہ یہ ہے کہ تو کسی کو دس درم دے اِس شرط پر کہ اس سے زیادہ لے گا)۔

قَوَائِمُ مِنْبَرِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلعم رَتَبٌ فِی الْجَنَّۃِ۔ آنحضرتؐ کے منبر کے پائے بہشت میں پیدا ہوئے تھے۔ (ایک روایت میں رُتَبٌ فِی الْجَنَّۃِ ہے یعنی اس کی سیڑھیاں بہشت کی سیڑھیاں ہیں)۔

رِبًا هُمْ رِبًا اَعْظَمُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ سَبْعِيْنَ زَنْيَةً بِذَاتِ مَحْرَمٍ۔ سود کا ایک روپیہ لینا اللہ تعالیٰ کے نزدیک ستر بامحرم عورتوں کے ساتھ زنا کرنے سے بڑھ کر گناہ ہے۔

بابُ الراء مع التاء

رَتْبٌ یا رُتُوْبٌ۔ سخت ہونا، سیدھا ہونا، جم جانا۔

عَيْشٌ رَاتِبٌ۔ ہمیشہ قائم رہنے والا عیش۔

رَوَاتِبُ۔ مقررہ سنتیں جو فرضوں کے ساتھ پڑھی جاتی ہیں یا جو معینہ وقت پر ادا کی جاتی ہیں۔

تَرْتِيْبٌ۔ ہر چیز کو اپنے ٹھکانے اور مرتبہ پر رکھنا۔

اِسْتِتَابٌ۔ سیدھا کھڑا ہونا۔

رَتَبَ رُتُوْبَ الْكَعْبِ۔ ٹخنے کی طرح سیدھا کھڑا ہو گیا (یعنی بہادر اور جری دل کا قوی ہے)۔

كَانَ يُصَلِّيْ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَاَحْجَارُ الْمَنْجَنِيْقِ تَمُرُّ عَلٰى اُذُنِهٖ وَمَا يَلْتَفِتُ كَاَنَّهٗ كَعْبٌ رَاتِبٌ۔ عبد اللہ بن زبیرؓ مسجد حرام میں نماز پڑھتے تھے اور منجنیق کے پتھر (جو حجاج ملعون نے کعبہ پر لگائی تھی) اُن کے کان پر سے گزرتے تھے، وہ ان کی طرف نظر اٹھا کر دیکھتے بھی نہ تھے، ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے ایک بھالا سیدھا کھڑا ہو (اس کو حرکت نہ ہو)۔

مَنْ مَاتَ عَلٰى مَرْتَبَةٍ مِنْ هٰذِهِ الْمَرَاتِبِ بُعِثَ عَلَيْهَا۔ جو شخص ان مرتبوں میں سے کسی مرتبے پر مرے (حج یا جہاد یا اور دوسری شاق عبادت کرتا ہوا) تو اس کا حشر اسی پر ہوگا (اصل میں مرتبہ کہتے ہیں بلند درجہ کو)۔

مَنْ مَاتَ فِيْ وَقَفَاتِهَا خَيْرٌ مِمَّنْ مَاتَ فِيْ مَرَاتِبِهَا (حذیفہؓ نے جس دن حضرت عثمان غنیؓ کو باغیوں نے گھیر لیا تھا یہ کہا کہ یہ ایک فتنہ ہے) جو کوئی اس کے دم لینے (ٹھہرنے) کے اوقات میں مر جائے وہ اس سے بہتر ہے جو اس کے تنگ و تاریک دشوار گزار راستوں میں مرے (یعنی اس فتنہ کا بار بار جوش ہوگا اور بار بار دھیما بھی ہوتا رہے گا۔ لہٰذا جو کوئی اس کی کمی کے ایام میں مر جائے وہ اس سے بہتر ہے جو اس کے جوش اور شدت میں مرے)۔

اَلسُّنَّةُ الرَّاتِبَةُ۔ وہ سنت جو آنحضرتؐ نے ہمیشہ پڑھی ہے (یعنی فرضوں کے ساتھ)۔

يُصَلِّيْ عَلٰى تَرْتِيْبِ الْاَيَّامِ۔ نمازیں دن کی ترتیب سے پڑھے (یعنی پہلے فجر، پھر ظہر پھر عصر پھر مغرب اور بعد میں عشاء)

قَوَائِمُ مِنْبَرِيْ رَوَاتِبُ فِي الْجَنَّةِ۔ میرے منبر کے پائے بہشت کے درجے ہوں گے۔

رَتَتٌ یا رُتَّةٌ۔ توتلاپن۔

رَتٌّ۔ رئیس، سرور، قوی۔ (اس کی جمع رُتُوْتٌ ہے)

رَاٰى رَجُلًا اَرَتَّ يَؤُمُّهُمْ فَاَخَّرَهٗ۔ آپ نے ایک توتلے شخص کو دیکھا جو لوگوں کی امامت کرتا تھا، پھر اس کو امامت سے علیحدہ کر دیا۔

رَتْجٌ۔ بند کرنا۔

رَتَجٌ۔ زبان بند ہو جانا۔

اِنَّ اَبْوَابَ السَّمَاءِ تُفْتَحُ فَلَا تُرْتَجُ۔ آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں پھر بند نہیں کئے جاتے۔

اَمَرَنَا النَّبِيُّ صلعم بِاِرْتَاجِ الْبَابِ۔ آنحضرتؐ نے دروازہ بند کر دینے کے لئے ہم کو حکم دیا۔ (عرب کے لوگ کہتے ہیں:

اَرْتَجْتُ الْبَابَ۔ یعنی میں نے دروازہ بند کر دیا۔

فَقَالَ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ثُمَّ اُرْتِجَ عَلَيْهِ (انہوں نے نماز پڑھائی) جب ولا الضالین کی قرأت کی تو آگے پڑھنے سے رک گئے (آواز بند ہو گئی)

رِتَاجٌ۔ دروازہ کو بھی کہتے ہیں۔

جَعَلَ مَالَهٗ فِيْ رِتَاجِ الْكَعْبَةِ۔ اُس نے اپنا مال کعبہ کے دروازے میں رکھ دیا (کعبہ کے لئے وقف کر دیا)۔

كَانَتِ الْجَرَادُ تَاْكُلُ مَسَامِيْرَ رُتُجِهِمْ۔ ٹڈیاں اُن کے (بنی اسرائیل) کے دروازوں کی کیلیں کھاتی تھیں۔ (اس قدر کثرت سے آئیں کہ دروازوں کی کیلیں تک کھا گئیں)۔

اَرْضٌ ذَاتُ رِتَاجٍ۔ دروازے والی زمین۔

رَاتِجٌ۔ مدینہ میں ایک محل کا نام تھا۔
اُرْتِجَ عَلَى الْقَارِئِ۔ پڑھنے والا رُک گیا (آگے نہ پڑھ سکا)
فَاُرْتِجَ عَلَيْهَا فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صلعم اِبْنُكِ اِبْنُكِ
(فاطمہ بنت اسد جناب امیر کی والدہ سے کسی نے پوچھا کہ تمہارا امام کون ہے؟) وہ بند ہو گئیں (کچھ کہہ نہ سکیں) آنحضرتؐ نے فرمایا، تمہارا بیٹا تمہارا بیٹا (یعنی جناب امیر)۔
رَتْعٌ۔ فراغت کے ساتھ خوب اچھی طرح کھانا پینا۔
اِرْتَاعٌ۔ کھلانا، پلانا، چارہ اُگانا۔
اَللّٰهُمَّ اَسْقِنَا غَيْثًا مُرْبِعًا مُرْتِعًا۔ اے اللہ! ہم کو ایسے ابر سے پانی پلا جو عام ہو اور خوب چارہ اُگائے۔
فَمِنْهُمُ الْمُرْتِعُ۔ اُن میں بعض نے اپنے جانور چرنے کے لئے چھوڑ دیئے۔
فِي شِبَعٍ وَرِيٍّ وَرَتْعٍ خوب سیری، تازگی، افراط اور ارزانی کی حالت میں۔
اِذَا مَرَرْتُمْ بِرِيَاضِ الْجَنَّةِ فَارْتَعُوْا۔ جب تم بہشت کی کیاریوں پر گزرو تو خوب چرو (خوب کھاؤ پیو یعنی خوب اللہ کی یاد کرو، جو بہشت کی کیاریوں میں چہک کر کھانے پینے کا سبب ہے)۔
مَنْ يَرْتَعُ حَوْلَ الْحِمٰى يُوْشِكُ اَنْ يُّخَالِطَهٗ۔ جو محفوظ چراگاہ کے گرد چرے وہ قریب ہے کہ اُس کے اندر بھی گھس جائے (یعنی ممنوعات ومحرمات اللہ تعالیٰ کی محفوظ چراگاہ ہیں اُن کے پاس بھی نہ پھٹکنا چاہیئے، جو کوئی حرام کاموں کے نزدیک رہے یعنی مُشتبہ کاموں کو اختیار کرلے تو کچھ بعید نہیں کہ وہ حرام اور ناجائز اعمال کا ارتکاب بھی کرنے لگے)
اِنِّيْ وَاللّٰهِ اُرْتِعُ فَاُشْبِعُ۔ (حضرت عمرؓ نے کہا) میں تو خدا کی قسم چراؤں گا اور سیر ہو کر چراؤں گا (یعنی رعایا کی خوب خبرگیری کروں گا ان کو ہر طرح سے آرام دوں گا)۔
اَسْمَنَنِي الْقَيْدُ وَالرَّتْعَةُ یا وَالرَّتَعَةُ۔ مجھ کو بیڑی اور خوب کھانے پینے نے موٹا کردیا (یہ غضبان شیبانی نے حجاج کے جواب میں کہا، جب اُس نے کہا کہ تو موٹا ہو گیا ہے)
فِيْ اَيِّهِمَا كُنْتَ تُرْتِعُ۔ تو کس رمنہ میں چرائے گا؟ (جہاں کی گھانس جانور چر گئے ہوں یا جہاں کی گھانس ابھی کسی نے نہ چری ہو۔ یہ کنواری اور شوہر دیدہ کی عمدہ تشبیہ آپ نے دی)
رَتْقٌ۔ بند کرنا (جیسے فَتْقٌ چیرنا) (اہل عرب فرماں روا اور حاکم کو اس طرح کہتے ہیں کہ:
اَلْفَاتِقُ الرَّاتِقُ۔ یعنی امورِ ریاست کو کھولنے اور بند کرنے اور کشادہ اور تنگ کرنے والا۔)
وَارْتُقْ فَتْقَنَا۔ ہماری شکستگی اور شگاف کو جوڑ دے (یعنی ہر خرابی کی اصلاح کردے)۔
رَتَقٌ۔ عورت کی شرم گاہ بند ہونا جس میں دخول نہ ہو سکے۔
رَتْكٌ یا رَتَكٌ یا رَتَكَانٌ۔ اونٹ کا پویہ چلنا چھوٹے چھوٹے قدم رکھ کر۔
اِرْتَاكٌ۔ اونٹ کا پویہ چلانا (دوڑانا)۔
تُرْتِكَانِ بَعِيْرَيْهِمَا۔ اپنے اونٹوں کو دوڑا رہی تھیں، کُدائی ہوئی جا رہی تھیں۔
رَتَلٌ۔ مرتب ہونا، اچھی طرح برابر ہونا (اہل عرب اس طرح کہتے ہیں کہ:
رَتِلَ الثَّغْرُ۔ دانت برابر ہیں (اُونچے نیچے کھونڈے نہیں)
كَانَ يُرَتِّلُ اٰيَةً اٰيَةً۔ آنحضرتؐ ایک ایک آیت کو اچھی طرح ٹھہر کر صاف صاف پڑھتے تھے (ہر حرف کو اچھی طرح ادا کرتے تھے (اس طریقہ سے پڑھنے کو ترتیل کہتے ہیں)۔
تَرَتُّلٌ فِي الْقِرَاءَةِ۔ آہستہ ٹھہر ٹھہر کر پڑھنا۔ (ایسے ہی تَرْسِيْلٌ اور تَرَسُّلٌ ہے ان کے بھی یہی معنی ہیں۔)
كَانَ فِيْ كَلَامِهٖ تَرْسِيْلٌ یا تَرْتِيْلٌ (راوی کا شک ہے کہ آیا تَرْتِيْلٌ کہا یا تَرْسِيْلٌ کہا، مگر معنی دونوں الفاظ کے ایک ہی ہیں۔ بعض نے کہا تَرْتِيْلٌ یہ ہے

کہ ہر ایک حرف کو برابر نکالے اور ترسیل یہ ہے کہ جلدی نہ کرے،
تَرْتِیْلُ الْقُرْاٰنِ حِفْظُ الْوُقُوْفِ وَبَیَانُ الْحُرُوْفِ حضرت
علی رضؓ نے فرمایا) قرآن کی ترتیل یہ ہے کہ وقوف کا خیال رکھے
(خصوصًا وقف لازم کا جہاں ٹھہرنا اور سانس توڑ دینا ضرور
ہے) اور حرفوں کو برابر ادا کرے (کہ سننے والے کو ہر حرف
صاف سمجھ میں آئے) (دوسری روایت میں ہے کہ قرآن کو اشعار
کی طرح جلدی جلدی مت پڑھ نہ ریتی کی طرح اُس کو پھیلا دے
امام جعفر صادق نے فرمایا، ترتیل یہ ہے کہ ٹھہر ٹھہر کر خوش آوازی
سے پڑھے اور جب ایسی آیت پر گزرے جس میں دوزخ کا ذکر ہے
تو اس سے پناہ مانگے اور جب ایسی آیت پر گزرے جس میں بہشت
کا ذکر ہے تو اس کا سوال کرے۔)

ثُمَّ قَرَأَ الْحَمْدَ بِتَرْتِیْلٍ۔ پھر سورۂ فاتحہ پڑھے،
ترتیل کے ساتھ (مجمع البحرین میں ہے کہ جس نے ترتیل کو واجب کہا
ہے اس نے ترتیل سے یہ مُراد رکھی ہے کہ حرفوں کو اپنے اپنے مخرج
سے اس طرح نکالے کہ الگ الگ حرف سُنائی دے اور ایک دوسرے
میں خلط ملط نہ ہو جائے۔ میں کہتا ہوں ترتیل کے وجوب میں کیا
شک ہے جب اللہ تعالٰے نے فرمایا ورتّل القراٰن ترتیلًا۔
لیکن افسوس ہے ہمارے زمانے کے حافظوں پر جو تراویح میں قرآن کو
اتنی جلدی اور تیزی سے پڑھتے ہیں کہ حرف برابر ادا نہیں ہوتے
نہ اوقاف کا خیال رکھتے ہیں۔ غضب تو یہ ہے کہ بعض جاہل حفّاظ
وقف لازم پر بھی نہیں ٹھہرتے۔ اِس طرح قرآن پڑھنے یا سُننے
میں ثواب کی امید تو کجا عذاب کا ڈر ہے اللہ ان لوگوں کو سمجھ دے
اس طرح پورے قرآن کو ختم کرنے سے کئی درجہ یہ بہتر ہے کہ،
الم ترکیف سے تراویح پڑھ لیں۔ اور تراویح پڑھنا کچھ فرض نہیں
ہے اگر عمدہ قاری خوش الحان میسّر ہو سکے تو سبحان اللہ ورنہ بیکار
محنت اُٹھانا اور وبال مول لینا بڑی نادانی ہے۔)

رَتْحٌ۔ توڑنا کوٹنا، ناک توڑنا، پیدا ہونا، رتم کھا کر بیہوش
ہو جانا (رتم ایک بوٹی ہے اس کا پھول گل خیرو کی طرح اور بیج
مسُور کی طرح ہوتا ہے)۔

فِیْ کُلِّ شَیْءٍ صَدَقَةٌ حَتّٰی فِیْ بَیَانِكَ عَنِ الْاَرْتَمِ
ہر چیز میں صدقہ کا ثواب ہے یہاں تک کہ جس کی زبان شکستہ
ہو (اچھی طرح پر بات نہ کر سکے) اُس کی طرف سے گفتگو کرنے
میں بھی۔ (نہایہ میں ہے کہ اَرْتَمُ بمعنی اَرَتُّ ہے۔ یعنی جو
اچھی طرح پر بات نہ کر سکے توتلا ہو) (ایک روایت میں اَرْثَمُ
ہے ثائے مثلثہ سے، اس کا بیان آگے آئے گا)

نَهٰی عَنْ شَدِّ الرَّتَائِمِ۔ آپ نے یادداشت کے
لئے اُنگلیوں میں تاگے باندھنے سے منع فرمایا۔
رَتَائِمُ جمع ہے رَتِیْمَةٌ کی، وہ تاگا جو اُنگلی میں
کوئی بات یاد آنے کے لئے باندھا جائے۔

فَلَمْ یَرْتِمُوْا۔ انھوں نے کوئی بات نہیں کی (عرب
لوگ کہتے ہیں۔

مَا رَتَمَ فُلَانٌ بِكَلِمَةٍ۔ اُس نے ایک کلمہ بھی مُنہ
سے نہیں نکالا۔

رَتْنٌ۔ ملانا، خلط ملط کرنا۔

مِرْتَنَةٌ اور مُرَتَّنَةٌ۔ چربی لگائی ہوئی روٹی۔

رَتْوٌ۔ باندھنا قوی کرنا، لٹکانا، کمزور کرنا، اشارہ کرنا،
جیسے رُتُوٌّ ہے، ملانا۔

رَاتِیْ۔ اللہ والا عالم متبحر۔

اَلْحَسَاءُ تَرْتُوْ فُؤَادَ الْحَزِیْنِ۔ حریرہ، غمگین کے
دل کو قوت دیتا ہے (اس کے پینے سے تسلی ہوتی ہے۔)

اُدْنِیْ یَا فَاطِمَةُ فَدَنَتْ رَتْوَةً ثُمَّ قَالَ اُدْنِیْ
یَا فَاطِمَةُ فَدَنَتْ رَتْوَةً۔ فاطمہؓ نزدیک آ! وہ ایک قدم
آگے آئیں۔ پھر فرمایا، فاطمہؓ نزدیک آ، وہ اور ایک قدم
نزدیک آئیں۔

یَتَقَدَّمُ الْعُلَمَاءُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ بِرَتْوَةٍ۔ اہل علم قیامت
کے روز ایک تیر کی مار یا ایک میل یا جہاں تک نگاہ پہنچتی ہے
(دوسرے لوگوں سے) آگے ہوں گے۔

فَیَغِیْبُ فِی الْاَرْضِ ثُمَّ یَبْدُوْ رَتْوَةً۔ زمین میں غائب

ہوجاتا ہے پھر ایک تیر کی دھار پر نمایاں ہوتا ہے۔

بابُ الرّاء مع الثّاء

رَثْأٌ۔ دودھ کو دہی ڈال کر پھاڑ دینا، گاڑھا کر دینا، ملانا، مارنا، ٹھہر جانا۔

رَثِیْئَۃٌ۔ وہ دودھ جو دہی پر ڈالا جائے یا دہی اُس پر ڈالا جائے۔ اور ہدیہ تحفہ۔

اَشْرَبُ التِّبْنَ مِنَ اللَّبَنِ رَثِیْئَۃً اَوْ صَرِیْفًا۔ میں تو ایک قدح دودھ کا (جو بیس آدمیوں کو سیر کر دے) دہی بنا کر یا یونہی تازہ پی جاتا ہوں۔

اَلرَّثِیْئَۃُ تَفْثَاءُ الْغَضَبَ۔ تحفہ اور ہدیہ غصّے کو توڑ ڈالتا ہے (محبت پیدا کرتا ہے)۔

ہُوَ اَشْہٰی اِلَیَّ مِنْ رَثِیْئَۃٍ فُثِئَتْ بِسُلَالَۃٍ تَغَبَ فِیْ یَوْمٍ شَدِیْدِ الْوَدِیْقَۃِ۔ وہ مجھ کو اس دودھ سے بھی زیادہ مرغوب ہے جس کی گرمی ٹھنڈے صاف نتھرے پانی سے توڑی گئی ہو سخت گرمی کے دن نصف النہار میں دیا جائے۔

رَثٌّ۔ پُرانا خراب خستہ گھر کا سامان۔

رَثَاثَۃٌ اور رُثُوْثَۃٌ مصدر ہے۔ یعنی پُرانا ہونا میلا کچیلا ہونا، بدحال ہونا۔

عَفَوْتُ لَکُمْ عَنِ الرِّثَّۃِ۔ میں نے تم کو خراب خستہ گھر کا سامان معاف کیا (ایک روایت میں عَنِ الرَّثِیْئَۃِ ہے لیکن یہ صحیح نہیں ہے)

اِنَّہٗ عَرَّفَ رِثَّۃَ اَہْلِ النَّہْرِ فَکَانَ اٰخِرُ مَا بَقِیَ قِدْرٌ۔ انھوں نے نہر والوں کی بدحالی (مفلسی) بتلائی اخیر میں ایک ہانڈی رہ گئی

ہٰؤُلَاءِ قَدْ اَخْطَرُوْا لَکُمْ رِثَّۃً وَّ اَخْطَرْتُمْ لَہُمُ الْاِسْلَامَ۔ ان پارسیوں نے تو خراب خستہ اسباب (دنیا کا سامان) تمہارے پاس رکھا، اور تم نے اسلام کا سا عمدہ دین ان کے پاس رکھا (یعنی بجائے اس کے کہ تم ان کو مسلمان بناتے اور تم نے دنیا کا خراب خستہ سامان لے کر ان کو اپنے دینِ باطل پر رہنے دیا تو انھوں نے ایسا کر کے اپنا ناقص سامان خطرے میں ڈالا اور تم نے تو اپنا دین ہی خطرے میں ڈال لیا)۔

وَعِنْدَہٗ مَتَاعٌ رَثٌّ وَّ مِثَالٌ رَاثٌّ۔ ان کے پاس کم قیمتی (ناقص اور ردّی) سامان تھا اور ایک بچھونا بھی خراب کم قیمت

اِنَّہُ ارْتُثَّ یَوْمَ اُحُدٍ فَجَاءَ بِہِ الزُّبَیْرُ یَقُوْدُ بِزِمَامِ رَاحِلَتِہٖ۔ وہ اُحد کے دن زخمی پڑے تھے، حضرت زبیر ان کو اونٹنی پر بٹھا کر اس کی مہار کھینچتے ہوئے لے کر آئے۔ (یہ اِرْتِثَاثٌ سے ہے جس کے معنی زخموں سے چُور ہونا اور ناتواں ہو جانے کے ہیں۔ اسی سے ہے رَثِیْثٌ بمعنی جَرِیْحٌ یعنی زخمی، جو مرنے کے قریب اور زخموں سے چور ہو)۔

فَجُمِعَتِ الرِّثَاثُ اِلَی السَّائِبِ۔ سب خراب خستہ چیزیں سائب کے پاس جمع کی گئیں (یہ جمع ہے رَثٌّ اور رِثَّۃٌ کی)۔

اِنَّہُ ارْتُثَّ یَوْمَ الْجَمَلِ وَبِہٖ رَمَقٌ۔ وہ جنگ جمل میں زخمی ہوئے پڑے تھے ان میں ذرا سی جان باقی تھی۔

فَرَاٰنِیْ مُرْتَثَّۃً۔ مجھ کو شکستہ حال ناتواں کمزور دیکھا

قِرَاءَتِیْ مُرْتَثَّۃٌ۔ میری قرأت کمزور ہے (یعنی اچھی طرح حروف ادا نہیں ہوتے)۔

فَیُجِیْبُہُ الْاَشْقٰی عَلٰی رُثُوْثَتِہٖ۔ وہ بدبخت اپنی کمزوری کے ساتھ یہ جواب دے گا رَثَّ اور اَرَثَّ ناتواں ہوا کمزور ہوا، ذلیل و خوار ہوا۔

رَثْدٌ۔ تلے اوپر جمانا یا ایک کے پاس ایک رکھنا۔

رَثَدٌ۔ گدلا ہونا۔

اِرْثَادٌ۔ تر زمین تک پہنچنا (جس کو ثری کہتے ہیں)

اِرْتِثَادٌ بمعنی رَثَدٌ ہے۔

رِثْدَۃٌ۔ خانہ بدوش لوگ۔

ہَلْ لَکَ فِیْ رَجُلٍ رَثَدَتْ حَاجَتُہٗ وَطَالَ اِنْتِظَارُہٗ (ایک شخص نے حضرت عمر کو پکارا اور کہا) کیا آپ ایسے شخص کی سنیں گے (جس کے کام آپ نے تہہ بہ تہہ رکھ چھوڑے ہیں (یعنی

اس کی ضرورتیں آپ ٹالتے رہے اور اس کے مطلب جمع ہوتے رہے (آپ نے اُن کو پورا نہیں کیا) اور مدت سے وہ انتظار کر رہا ہے (کہ آپ کب اس کی سُنتے ہیں، اس کی ضرورتیں پوری کرتے ہیں)

مَرْثَدٌ۔ ایک شخص کا نام ہے۔

رَثَعٌ۔ لالچ، حرص، طمع۔

رَاثِعٌ۔ لالچی، دَنی، کم ہمت، خسیس، بُرے لوگوں سے دوستی رکھنے والا۔

یَنْبَغِی اَنْ یَکُوْنَ مُلْقِیًا لِلرَّثَعِ۔ قاضی ایسا شخص ہونا چاہئے جس نے لالچ کو نکال ڈالا ہو (اس کو روپیہ پیسہ کی طمع نہ ہو)

رَثْمٌ۔ توڑنا۔

رَثَمٌ گھوڑے کی ناک یا اوپر کے لب پر سفیدی ہونا جو ناک تک پہنچی ہو۔

خَیْرُ الْخَیْلِ الْاَرْثَمُ الْاَقْرَحُ۔ بہتر گھوڑا وہ ہے جس کی ناک اور اوپر کے لب پر سفیدی ہو، پیشانی پر بھی سفیدی ہو۔

بَیَانُکَ عَنِ الْاَرْثَمِ صَدَقَةٌ۔ تو اگر اس شخص کی طرف سے گفتگو کرے جو اچھی طرح بات نہ کر سکتا ہو تو صدقہ کا ثواب ملے گا (یہ رَثِیْمُ الْحَصٰی سے ماخوذ ہے۔ یعنی وہ کنکریاں جو چلنے والوں کے پانوؤں سے ٹوٹ کر باریک ہو گئی ہوں۔ یا رَثَمْتُ اَنْفَهٗ سے، یعنی میں نے اس کی ناک توڑ کر خون آلود کر دی، گویا اس کا مُنہ توڑ ڈالا گیا ہے وہ اچھی طرح بات نہیں کر سکتا)۔

رَثْوٌ۔ مُردے پر رونا، اس کی خوبیاں بیان کرنا۔

رَثَا الْحَدِیْثَ۔ بات کو یاد رکھا، یا اس کو بیان کیا۔

رَثْوٌ بمعنی رَثْیَةٌ بھی آیا ہے، اس کے معنی اوپر بیان ہو چکے ہیں۔

رَثْیٌ یا رِثَاءٌ یا رِثَایَةٌ یا مَرْثَاةٌ یا مَرْثِیَةٌ مُردے پر رونا، اس کی خوبیاں بیان کرنا۔

رَثَاْتُهٗ۔ ہمزہ سے بھی مستعمل ہے، بمعنی رَثَیْتُهٗ

یعنی میں اُس پر رویا۔

مَرْثِیَةٌ۔ اس منظوم کلام کو کہتے ہیں، جو کسی متوفی کے حالات اور اس کی خوبیاں بیان کرنے کے لئے اس پر لوگوں کو رُلانے اور رنج دلانے کے لئے کہا جائے۔

مَرْثَاةٌ بھی اسی کو کہتے ہیں۔

مَرَاثِیْ۔ اس کی جمع ہے۔

اِنَّمَا بَعَثْتُ بِهٖ اِلَیْكَ مَرْثِیَةً لَّكَ مِنْ طُوْلِ النَّهَارِ وَشِدَّةِ الْحَرِّ۔ (شداد بن اوس کی بہن نے آنحضرتؐ کے پاس افطار کرنے کے لئے دودھ کا ایک پیالہ بھیجا اور کہنے لگی، یارسول اللہؐ) دن کا طول اور گرمی کی شدت دیکھ کر میرا دل دُکھ گیا اس لئے میں نے یہ پیالہ بھیجا (کہ آپ اس سے روزہ افطار کریں تاکہ سارے دن کی بھوک اور پیاس کا ازالہ ہو سکے) یہ رَثٰی لَهٗ سے ماخوذ ہے۔ یعنی اُس پر رحم کیا، مہربانی کی یا اس کا حال دیکھ کر دل دُکھ گیا، رقت طاری ہو گئی۔ بعضوں نے کہا یوں کہنا چاہئے تھا۔ مَرْثَاةً لَّكَ کیونکہ اہلِ عرب زندہ شخص کے لئے اس طرح کہتے ہیں: رَثَیْتُ لَهٗ رَثْیًا وَّ مَرْثَاةً اور مُردہ کے لئے کہتے ہیں: رَثَیْتُهٗ مَرْثِیَةً۔ کذا فی النہایۃ۔)

نَهٰی عَنِ التَّرَثِّیْ۔ آپ نے میّت پر رونے سے اس پر نوحہ کرنے سے منع فرمایا۔

فائدہ: ہم اہلِ حدیث حضرات اس حدیث کے بموجب بھی اور اُس حدیث کے تحت بھی، جس میں آنحضرتؐ نے فرمایا کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ نہ کرنا چاہیئے، امام حسینؓ کے غم میں مجالسِ مرثیہ خوانی اور نوحہ اور بکا کو جیسے آمنیہ کے یہاں ہوتا ہے، ناجائز جانتے ہیں، یہ نہیں کہ ہم امام حسین علیہ السلام سے محبت اور اُلفت نہیں رکھتے اہلِ حدیث تو اپنے پیغمبرؐ کے عاشق ہیں اور پیغمبرؐ کے عشق کی وجہ سے آپ کے اہلِ بیت اور صحابہ سے بھی دلی محبت رکھتے ہیں وکفیٰ باللہ شہیدا۔ پیغمبر صاحب اور آپ کے اہلِ بیت کرام

علیہم السلام کی محبت یہ ہے کہ آپ کے ارشاد پر جان اور مال نثار کریں، آپ کی پیروی کو ہر شخص کی پیروی پر مقدم جانیں، افعال اور اقوال اور عادات اور خصائل میں آپ کی اور آپ کے اہل بیت کی متابعت کرتے رہیں، اگر عمل اس طرح پر نہ ہو، تو یہ ادعائے محبت، مثلاً مجلس میلاد کرانا یا مجلس عزا اور مرثیہ خوانی کرانا آخرت میں کچھ کام نہ آئے گا

یَرْثِیْ لَہٗ ۔ آں حضرتؐ (سعد بن خولہ کے لئے) رنج کرتے تھے (کہ باوجود ہجرت کے وہ مکہ میں مر گئے یا مکہ میں بلا عذر ٹھہر گئے)۔

رَثَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَعْدَ بْنَ خَوْلَۃَ آنحضرتؐ نے سعد بن خولہ پر رنج کیا (اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ آنحضرتؐ نے ان کا مرثیہ کہا، ان کے مناقب بیان کئے۔ کرمانی نے کہا کیونکہ یہ منع ہے۔ میں کہتا ہوں کہ میت کے محاسن اور مناقب بیان کرنا نظم میں یا نثر میں منع نہیں ہے۔ حضرت فاطمہ زہراؓ نے آں حضرتؐ کا مرثیہ کہا۔

ماذا علی من شم تربۃ احمد ان لا یشم مدی الزمان غوالیا
صبت علی مصائب لو انہا صبت علی الایام صرن لیالیا

منع یہ ہے کہ رنج کی محفل کرے لوگوں کو رونے رلانے پر برانگیختہ کرے، جیسے امامیہ کیا کرتے ہیں)۔

باب الراء مع الجیم

رَجَبٌ۔ شرم کرنا، پھینک کرانا، ڈرنا، بڑائی کرنا۔

رَجِبٌ۔ گھبرانا، شرم کرنا۔

اَنَا جُذَیْلُھَا الْمُحَکَّکُ وَعُذَیْقُھَا الْمُرَجَّبُ۔ میں اس کی (دستی) ہوں جس سے خارشت رفع کی جاتی ہے اور میں ہی اس کھجور کا وہ درخت ہوں جس کے گرد اڑان بنائی جاتی ہے اس خیال سے کہ کہیں لمبائی یا میوے کے بوجھ کے سبب وہ گر نہ جائے (بعض نے کہا ترجیب یہ ہے کہ ایک دوشاخہ لکڑی لے کر درخت اس پر ٹکا دیں۔ بعض نے کہا درخت کی شاخیں اور پتی باندھ دینا تاکہ ہوا سے اس کو نقصان نہ پہنچے۔ بعض نے کہا درخت کے گرد کانٹوں کی باڑ لگانا، تاکہ کوئی اس کا میوہ نہ کھا سکے۔ بعض نے کہا ترجیب سے تعظیم مراد ہے) اہل عرب کہتے ہیں:

رَجَبَ فُلَانٌ مَوْلَاہُ۔ اس نے اپنے مالک کی تعظیم کی (اسی نسبت سے رَجَب کا مہینہ رجب کہلاتا ہے۔ کیونکہ عرب اس کی تعظیم کرتے تھے)۔

رَجَبُ مُضَرَ الَّذِیْ بَیْنَ جُمَادَی وَشَعْبَانَ۔ قبیلہ مضر کا رجب جو جمادی الآخر اور شعبان کے درمیان میں ہوتا ہے (مضر کا قبیلہ رجب کی بہت عظمت کیا کرتا تھا تو یہ مہینہ ان ہی کی طرف منسوب ہو گیا۔ اور یہ جو فرمایا کہ جمادی الآخر اور شعبان کے درمیان، اس سے مطلب یہ ہے کہ اصل میں رجب کا مہینہ وہی ہے نہ کہ وہ جس کو اہل عرب آگے یا پیچھے کر کے خواہ مخواہ رجب قرار دیتے)

ھَلْ تَدْرُوْنَ مَا الْعَتِیْرَۃُ ھِیَ الَّتِیْ تُسَمُّوْنَھَا الرَّجَبِیَّۃَ۔ تم جانتے ہو کہ عتیرہ کیا ہے؟ یہ وہ قربانی ہے جس کو رجب کے مہینے میں کرتے ہیں تم اس کو رجبی کہتے ہو۔

اَلَا تُنَقُّوْنَ رَوَاجِبَکُمْ۔ تم اپنی گھائیاں صاف نہیں کرتے۔

رَوَاجِبُ۔ انگلیوں کی گرہیں اندر کی طرف۔ اور براجم اوپر کی طرف کی گرہیں۔ (یہ رَاجِبَۃٌ یا رُجْبَۃٌ کی جمع ہے)

رَجَبٌ نَھْرٌ فِی الْجَنَّۃِ۔ رجب ایک نہر ہے بہشت میں، (اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے)

رَجٌّ۔ ہلانا، حرکت دینا، ہلنا، ہلانا، روکنا۔

مَنْ رَکِبَ الْبَحْرَ اِذَا ارْتَجَّ فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْہُ الذِّمَّۃُ۔ جو شخص جوش اترتے وقت (طغیانی کے موسم میں) سمندر میں سوار ہو، اس کی حفاظت کا ذمہ جاتا رہا (کیونکہ اس نے دیدہ و دانستہ ایک خوفناک اقدام کیا اور اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالا) ایک روایت میں اَرْتَجَ ہے مگر یہ محفوظ نہیں ہے۔ نہایہ میں ہے اگر محفوظ ہو تو یہ اِرْتَاجٌ سے ہوگا بند کرنے کے

معنی میں یعنی جب سمندر اپنی طغیانی کے سبب سوار ہونے کا سلسلہ بند کردے)۔

إِذَا رُجَّتِ الْأَرْضُ رَجًّا۔ جب زمین زور سے ہلا دی جائے، خوب زور سے۔

فَتَرْتَجُّ الْأَرْضُ بِأَهْلِهَا۔ (جب صور پھونکا جائے گا) تو زمین اپنے لوگوں سمیت (جو اس پر رہتے ہیں) خوب ہلے گی (سخت زلزلہ ہوگا)۔

لَمَّا قُبِضَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْتَجَّتِ الْمَكَّةُ بِصَوْتٍ عَالٍ۔ جب آں حضرت کی وفات ہوئی تو شہر مکہ ایک بلند آواز کے ساتھ ہل گیا (یعنی زلزلہ کے ساتھ ایک زور کی آواز بھی سنائی دی)۔

أَمَّا شَيْطَانُ الرَّدْهَةِ فَقَدْ كُفِيتُهُ بِصَعْقَةٍ سَمِعْتُ لَهَا وَجْبَةَ قَلْبِهِ وَرَجَّةَ صَدْرِهِ۔ ردہہ (وہ گڑھا جو پہاڑ میں ہوتا ہے اور جس میں صاف پانی جمع ہو جاتا ہے بعض نے کہا ٹیلے کی چوٹی) کا شیطان اس سے تو میں بے فکر ہوگیا، اس کو ایک شدید چیخ پہنچی، میں نے اس چیخ کی وجہ سے اس کے دل کا خفقان اور اضطراب سنا، اس کے سینے کی دھک دھک سنی (یہ جناب امیرؓ نے معاویہؓ کے بارے میں فرمایا جب جنگِ صفین میں معاویہؓ کے لوگوں کو شکست ہوئی اور وہ تحکیم کے خواستگار ہوئے۔ شیطان کے معنی شریر کے ہیں، عرف میں اکثر شریر آدمی کو شیطان کہدیتے ہیں، اس کا یہ مطلب نہیں کہ حضرت علی رضؓ معاویہؓ کو کافر جانتے تھے۔ کیونکہ دوسری روایت میں خود معاویہ اور ان کے طرفداروں کو فرماتے ہیں اخواننا بغوا علینا۔ مگر اس میں کچھ شک نہیں کہ معاویہؓ اور عمرو بن عاص دونوں باغی اور سرکش اور شریر تھے اور ان دونوں صاحبوں کے مناقب یا فضائل بیان کرنا ہرگز روا نہیں بلکہ صرف صحابیت کا لحاظ کرکے ان کے ذکر کو سب و شتم سے پاک رکھنا ہی کافی ہے)۔

فَرَجَّ الْبَابَ رَجًّا شَدِيدًا۔ اس نے دروازے کو خوب زور سے کھٹکھٹایا۔

اَلنَّاسُ رَجَاجٌ بَعْدَ هٰذَا الشَّيْخِ (حضرت عمر بن عبد العزیز نے کہا) اس شیخ یعنی میمون بن مہران کے علاوہ، باقی لوگ جاہل اور کندۂ ناتراش ہیں۔

رَجَاجٌ۔ کہتے ہیں دبلی اور لاغر بکریوں کو، اور عام کمزور کم قدر لوگوں کو)۔

إِنَّ الْقَلْبَ لَيَرْجُجُ فِيمَا بَيْنَ الصَّدْرِ وَالْحَنْجَرَةِ حَتّٰى يُعْقَدَ عَلَى الْإِيمَانِ فَإِذَا عُقِدَ عَلَى الْإِيمَانِ قَرَّ۔ دل، سینہ اور گلے کے درمیان الٹتا رہتا ہے (حرکت اور اضطراب کرتا رہتا ہے) یہاں تک کہ ایمان کی گرہ اس میں لگ جائے جب ایمان کی گرہ لگ جاتی ہے اس وقت قرار پکڑتا ہے (اس کا اضطراب رفع ہوتا ہے۔ اس حدیث کی قدر وہی سمجھتا ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے حکمت سے کچھ بہرہ اندوز فرمایا ہے، بات یہ ہے کہ بے ایمان کے دل کو مطلقاً سکون نہیں ہوتا ہر وقت گھبراتا رہتا ہے، دنیا کی فکریں کیا کم ہیں وہ ہر ایک برے نتیجے کو اپنی سوء تدبیر کی وجہ سے خیال کرتا ہے پھر دوسری تدبیر کرتا ہے۔ اسی طرح ان تدبیروں میں غلطاں اور پیچاں رہ کر ساری عمر پریشان رہتا ہے۔ اس کو خداوند کریم اور اس کی تقدیر پر تو اعتماد ہوتا نہیں، اگر دنیا کی فکریں نہ ہوں تو یہی تردد کیا کم ہے کہ مرنے کے بعد کیا ہوتا ہے؟ مبادا ایسا نہ ہو کہ عذاب دائمی میں گرفتار ہوں۔ برخلاف ایمان دار کے کہ اس کا بھروسا ہر حال میں خداوند کریم پر ہوتا ہے اور اس کے رحم و کرم کا امیدوار رہتا ہے، دنیا کی فکریں اس کے نزدیک ایسی بے حقیقت اور بے وقعت ہو جاتی ہیں کہ ذرا بھی اس کے دل پر اثر نہیں کرتیں، وہ دنیا کو محض فانی اور چندروزہ سمجھ کر اس کی تکالیف پر کچھ خیال نہیں کرتا اور آخرت کے دائمی عیش و عشرت کو خیال کرکے ہر وقت خوش اور مگن رہتا ہے)

رُجُوحٌ یا رُجْحَانٌ۔ غالب ہونا، بڑھ جانا، زیادہ ہونا، وزن دیکھنا، بھاری ہونا، حلیم اور بردبار ہونا۔

تَرْجِيحٌ اور إِرْجَاحٌ زیادہ رہنا ایک کو دوسرے پر

مقدم رکھنا۔
دَارِجٌ۔ جو زیادہ ہو یا غالب ہو یا قوی ہو یا مقدم ہو۔
مَرْجُوْحٌ۔ جو کم ہو یا مغلوب ہو یا موخر ہو یا ضعیف ہو۔
اِنَّهَا كَانَتْ عَلٰى اُرْجُوْحَةٍ حضرت عائشہؓ (زفاف سے پہلے) ایک رسّی پر جھول رہی تھیں۔
اُرْجُوْحَةٌ اور مَرْجُوْحَةٌ۔ وہ رسّی جس کے دونوں کنارے ایک بلند جگہ پر باندھ دیئے جاتے ہیں اور بچے اُس پر جھولتے ہیں (مجمع البحرین میں ہے یا وہ لکڑی جس کے بیچ کا حصہ اونچی جگہ پر رکھتے ہیں اور دونوں کناروں پر دو بچے بیٹھ کر اُس پر جھولتے ہیں)۔

اِرْجِحْنَانٌ۔ جُھک جانا، مائل ہونا، بھاری ہونا۔
فِيْ حُجُرَاتِ الْقُدْسِ مُرْجَحِنِّيْنَ۔ پاکیزہ حجروں میں جھکے ہوئے۔
وَارْجَحَنَّ بَعْدَ تَبَسُّقٍ۔ اونچا ہونے کے بعد پھر جھک گیا (پانی کے بوجھ سے)۔

رَجْرَجَةٌ۔ ہلنا، مضطرب ہونا، بے قرار ہونا۔
رِدْفٌ رَجْرَاجٌ۔ وہ سرین جو چلتے میں ہلتا رہے۔
رَجْرَاجَةٌ۔ وہ عورت جس کا گوشت تھل تھل ہوتا ہو۔
كَتِيْبَةٌ رَجْرَاجَةٌ۔ بڑا جھنڈا لشکر۔
لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ اِلَّا عَلٰى شِرَارِ النَّاسِ كَرَجْرَجَةِ الْمَاءِ الْخَبِيْثِ يَا كَرَجْرَاجَةِ الْمَاءِ الْخَبِيْثِ۔ قیامت ان ہی لوگوں پر قائم ہوگی، جو سب لوگوں میں بدتر ہوں گے، پلید پانی کی کیچڑ کی طرح۔
رِجْرِجَةٌ۔ حوض کا وہ پانی جو آخر میں رہ جاتا ہے گدلا کیچڑ ملا ہوا۔
نَصَبَ قَصَبًا عَلَّقَ عَلَيْهَا خِرَقًا فَاتَّبَعَهٗ رِجْرِجَةٌ مِّنَ النَّاسِ۔ ایک سینٹھا (بانس) کھڑا کرکے اس پر چیتھڑے لٹکا دیے پھر چند پاگل بے وقوف لوگ اس کے ساتھ ہو گئے (یعنی یزید بن مہلب کے ساتھ)۔

رَجَزٌ۔ وہ منظوم کلام پڑھنا جس کے سب مصرعہ ایک قافیہ پر ہوں یا دو دو مصرعہ ایک قافیہ پر ہوں۔
اُرْجُوْزَةٌ۔ قصیدہ یا منظوم کلام۔
تَرْجِيْزٌ بمعنی رَجَزٌ ہے۔
تَرَجُّزٌ۔ رجز پڑھنا، پے درپے گرجنا، دیر سے حرکت کرنا۔
تَرَاجُزٌ۔ قصیدہ یا بیت بازی کرنا۔
رَاجِزٌ۔ رجز بنانے والا۔
لَقَدْ عَرَفْتُ الشِّعْرَ رَجَزَهٗ وَهَزَجَهٗ وَقَرِيْضَهٗ فَمَا هُوَ بِهٖ (جب قریش نے آنحضرت کو شاعر کہا تو ولید بن مغیرہ کہنے لگا) میں تو شعر کی ہر ایک قسم رجز اور ہزج اور قریض سب پہچانتا ہوں مگر یہ کلام (یعنی قرآن) شعر نہیں ہے (رجز شعر کی ایک بحر ہے جو میدانِ جنگ میں پڑھی جاتی ہے)۔
مَنْ قَرَاَ الْقُرْاٰنَ فِيْ اَقَلَّ مِنْ ثَلَاثٍ فَهُوَ رَاجِزٌ۔ جو شخص قرآن کو تین دن سے کم میں ختم کرے وہ رجز پڑھنے والا ہے (اس کو تلاوتِ قرآن کا ثواب نہ ہوگا۔ رجز کو اس بارے میں اس لئے خاص کیا گیا کہ وہ زبان پر بہ نسبت قصیدے کے ہلکی ہوتی ہے اور جلد پڑھی جاتی ہے)۔
كَانَ لَهٗ فَرَسٌ يُقَالُ لَهُ الْمُرْتَجِزُ۔ آنحضرتؐ کا ایک گھوڑا تھا جس کو "مُرتجز" کہا کرتے (چونکہ وہ خوش آواز تھا)۔
اِنَّ مُعَاذًا اَصَابَهُ الطَّاعُوْنُ فَقَالَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ لَا اَرَاهُ اِلَّا رِجْزًا اَوْ طُوْفَانًا۔ معاذؓ کو طاعون کی بیماری ہوئی تو عمرو بن العاصؓ کہنے لگے، میں تو اس کو عذاب یا طوفان سمجھتا ہوں۔
رِجْزٌ۔ (بہ کسرۂ را) عذاب اور گناہ، بلا اور مصیبت۔
رِجْزُ الشَّيْطٰنِ۔ شیطان کا وسوسہ، احتلام۔
كَانُوْا يَرْتَجِزُوْنَ۔ صحابہ رجز پڑھا کرتے تھے (یعنی کام اور مشقت اور سفر کی حالت میں، کیونکہ رجز پڑھنے سے محنت کا اثر کم ہو جاتا ہے۔ غزوۂ خندق میں صحابہؓ نے رجز پڑھا، اور آنحضرتؐ سے بھی منقول ہے۔ حربی نے کہا آں حضرتؐ

کی زبان پر وہی رجز جاری ہوئی، جو منہوک یا مشطور تھی، اور خلیل نے اس کو شعر میں داخل نہیں کیا ہے۔ میں کہتا ہوں شعر میں شاعر کا قصد اور ارادہ بھی شرط ہے اور جو کلام بے اختیار موزوں نکل آئے اس کو شعر نہیں کہتے، جیسے قرآن کی کئی آیتیں موزوں ہیں مگر وہ شعر نہیں ہیں۔ اور آنحضرتؐ نے کبھی پوری ایک بیت نہیں پڑھی، پہلا مصرعہ پڑھا تو دوسرا چھوڑ دیا، دوسرا پڑھا تو پہلا چھوڑ دیا۔ مثلاً لبید کا یہ مصرعہ پڑھا "الا کل شیء ما خلا اللہ باطل" اور دوسرا "وکل نعیم لا محالۃ زائل" چھوڑ دیا اور طرفہ کا دوسرا مصرعہ "ویاتیك بالاخبار من لم تزود" پڑھا اور پہلا مصرعہ "ستبدی لك الایام ما کنت جاھلا" چھوڑ دیا)

اَلطَّاعُوْنُ رِجْزٌ۔ طاعون ایک عذاب ہے (یعنی بنی اسرائیل پر عذاب کے طور پر بھیجا گیا تھا جب انھوں نے حق تعالےٰ کے حکم کی نافرمانی کی تھی، ایک ساعت میں ان کے چوبیس ہزار آدمی مر گئے مگر مسلمانوں کے لئے وہ عذاب نہیں ہے بلکہ شہادت ہے جس طرح دوسری روایت میں مذکور ہے)۔

رُجْزٌ۔ پلیدی، بتوں کی پرستش یا عذاب کا سبب۔

رِجْسٌ یا رَجْسٌ یا رَجِسٌ۔ پلیدی نجاست گناہ، وہ کام جس پر عذاب ہو، برا کام، حرام، لعنت، کفر (کلیات میں ہے کہ رجس اور نجس دونوں ہم معنی ہیں۔ لیکن رجس کا استعمال اکثر اس پلیدی پر ہوتا ہے جو طبعاً پلید ہو اور نجس کا استعمال اکثر اس پر ہوتا ہے جو عقل یا شرع کی رو سے پلید ہو)۔

رَجِیْسٌ۔ اونٹ کا آواز کرنا، گرجنا۔

اِرْتِجَاسٌ۔ پانی کا اندازہ کرنا، مرجاس سے یعنی پتھر سے جو کنویں میں ڈالا جاتا ہے۔

اَعُوْذُبِكَ مِنَ الرِّجْسِ النَّجِسِ۔ میں تیری پناہ میں آتا ہوں ہر ناپاک پلید سے (فراء نے کہا جب نجس کا لفظ شروع میں استعمال کرتے ہیں اور رجس کا لفظ اس کے ساتھ نہیں لاتے تو نَجَسٌ بہ فتحہ نون اور جیم کہتے ہیں اور جب رجس کا لفظ پہلے لاکر اس کے بعد نجس لاتے ہیں تو بکسرۂ جیم استعمال کرتے ہیں۔ مجمع البحرین میں ہے کہ یہاں رِجْسٌ بہ سکون جیم اور کسرۂ نون پڑھنا چاہئے بروزن رِجْسٌ کیونکہ رجس کے بعد اس کا استعمال اسی طرح ہوتا ہے)۔

نَهٰى اَنْ يُّسْتَنْجٰى بِرَوْثَةٍ وَّقَالَ اِنَّهَا رِجْسٌ۔ آنحضرتؐ نے گھوڑے یا گدھے یا خچر کی لید سے استنجا کرنے کو منع فرمایا اور کہا وہ ناپاک ہے (باقی حلال جانوروں کا گوبر اور پیشاب پاک ہے اہل حدیث کا یہی قول ہے) ایک روایت میں رِکْسٌ ہے معنی وہی ہیں۔

لَمَّا وُلِدَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْتَجَسَ اِيْوَانُ كِسْرٰى۔ جب آنحضرتؐ پیدا ہوئے تو کسریٰ (بادشاہ ایران) کا محل لرز گیا (اس میں ایسا لرزہ ہوا کہ آواز سنائی دی گویا یہ اشارہ تھا ایران والوں کی حکومت ختم ہونے کا اور مسلمانوں کی حکومت وہاں قایم ہونے کا)۔

اِذَا كَانَ اَحَدُكُمْ فِي الصَّلٰوةِ فَوَجَدَ رِجْسًا اَوْ رِجْزًا۔ جب تم میں کوئی نماز پڑھ رہا ہو، پھر پلیدی کا گمان پیدا ہو (یعنی حدث ہونے کا) تو نماز نہ توڑے جب تک آواز یا بدبو نہ پائے (کیونکہ جب آواز سنی یا بدبو پائی اس وقت حدث کا یقین ہوگا اور جب تک حدث کا یقین نہ ہو جائے، نماز نہ چھوڑ اس حدیث سے ہزاروں دین کے مسئلے نکلتے ہیں اور ایک کلی قانون فقہ کا معلوم ہوتا ہے کہ یقینی امر کا زوال شک اور گمان سے نہیں ہو سکتا)۔

رَجَسَ۔ برا کام کیا۔

يَنْهٰى عَنِ النَّرْجِسِ (روزے میں) نرگس کا پھول سونگھنے سے منع کرتے تھے ۔ شَمُّوا النَّرْجِسَ وَلَوْ فِي الْيَوْمِ مَرَّةً وَّلَوْ فِي الشَّهْرِ مَرَّةً وَّلَوْ فِي السَّنَةِ مَرَّةً وَّلَوْ فِي الْعُمْرِ مَرَّةً۔ نرگس کا پھول سونگھو ہر دن میں ایک بار، یہ نہ ہو سکے تو مہینہ میں ایک بار یہ نہ ہو سکے تو سال میں ایک بار، یہ نہ ہو سکے تو عمر میں ایک بار (کیونکہ دل میں ایک دانہ ہے جنون کا

جذام اور برص کا اور اُس کو نرگس ہی کاٹتا ہے)۔

رَجْعٌ۔ پھیر دینا (جیسے مَرْجِعٌ ہے)۔

رُجُوْعٌ۔ لوٹنا۔

تَرْجِیْعٌ۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ پڑھنا یا کہنا۔

رَجْعٌ۔ گڑھے کا پانی، خط کا جواب، گوبر، طاعون، بارش۔

فَاِنَّھُمَا یَتَرَاجَعَانِ بَیْنَھُمَا بِالسَّوِیَّۃِ۔ (اگر مال میں دو شخص شریک ہوں تو وہ برابر برابر (اپنے حصے کے موافق) دوسرے شریک پر رجوع کرلیں (مثلاً ایک کی چالیس گائیں دوسرے کی تیس ملی جُلی تھیں، اور تحصیلدار نے چالیس کے بدلے ایک مسنہ لیا اور تیس کے بدل ایک تبیعہ، تو مسنہ والا ۴/۷ اپنے شریک سے اور تبیع والا ۳/۷ اس سے مجرا لے، اگر تحصیلدار نے ایک شریک سے ظلماً کچھ لے لیا تو ظلمی مال کا حصہ اپنے شریک سے مجرا نہیں لے سکتا نہایہ میں ہے کہ تراجع کی ایک شکل یہ بھی ہے کہ دو شخصوں میں چالیس بکریاں مشترک ہوں، ہر ایک کی بیس بیس بکریاں ہوں اور ہر شریک اپنی بکریوں کو علیحدہ علیحدہ پہچانتا ہو۔ اب تحصیلدار ان میں سے ایک بکری لے لے تو جس شریک کی بکری لی گئی ہو، وہ اس کی آدھی قیمت دوسرے شریک سے مجرا لے)۔

اِنِّیْ ارْتَجَعْتُھَا بِاِبِلٍ فَسَکَتَ (آنحضرتؐ نے زکوٰۃ کے جانوروں میں ایک اونچے کوہان والی عمدہ اونٹنی دیکھی تو تحصیلدار سے پوچھا یہ اونٹنی کیسے آئی، تم نے کس صورت سے لی؟ کیونکہ تحصیل دار کو زکوٰۃ میں اوسط درجہ کا مال لینا چاہئے نہ کہ عمدہ چھانٹ کر؟ تو اس نے عرض کیا) میں نے زکوٰۃ کے جانوروں کو بیچ کر یہ اونٹنی خریدی ہے تو آپ خاموش ہوگئے (نہایہ میں ہے کہ ارتجاع یہ بھی ہے کہ ایک شخص پر ایک عمر کا جانور واجب الادا ہو اور زکوٰۃ کا تحصیلدار اس کے بدلے دوسری عمر کا جانور لے اور زیادتی اور کمی اس کو مجرا دے)۔

کَیْفَ تَشْکُوْنَ الْحَاجَۃَ مَعَ اَجْلَابِ الْمُھَارَۃِ وَ ارْتِجَاعِ الْبِکَارَۃِ (بنی تغلب کے لوگوں نے معاویہؓ سے قحط اور گرانی کی شکایت کی تو انھوں نے کہا) تم کیسے اپنی محتاجی کا شکوہ کرتے ہو، تم تو گھوڑوں کے بچھیرے نکالتے ہو، ان کو بیچ کر جوان اونٹ خریدتے ہو۔

رَجْعَۃُ الطَّلَاقِ۔ طلاق کے بعد خاوند کا اپنی عورت سے پھر مل جانا بغیر نیا عقد کرنے کے۔

فَاِنَّہٗ یُؤَذِّنُ بِلَیْلٍ لِیَرْجِعَ قَائِمَکُمْ وَ یُوْقِظَ نَائِمَکُمْ۔ بلال رات رہے سے اذان دیدیتا ہے اس لئے کہ جو کوئی تم میں سے (تہجّد کی) نماز پڑھ رہا ہو اُس کو لوٹا دے (وہ تھوڑی دیر سو رہے یا سحری کھالے روزہ رکھنے کے لئے) اور جو کوئی تم میں سو رہا ہو اُس کو جگا دے (تہجّد پڑھنے کے لئے یا سحری کھانے کے لئے) نہایہ میں ہے کہ قائمکم منصوب ہے اور مفعول ہے لیرجع کا اور یرجع لازم اور متعدی دونوں طرح آیا ہے۔ یہاں متعدی ہے تاکہ یوقظ نائمکم کا جوڑ ہو جائے۔ کرمانی نے کہا قائمکم مرفوع اور منصوب دونوں ہو سکتا ہے، مرفوع رجوع سے اور منصوب رجع سے تو مرفوع کی صورت میں ترجمہ اس طرح ہوگا "اس لئے کہ جو کوئی نماز میں کھڑا ہے وہ لوٹ جائے")

کَانَ یُرَجِّعُ یَوْمَ الْفَتْحِ۔ آں حضرتؐ فتح مکہ کے دن قرأت میں ترجیع کرتے تھے (یعنی ایک ایک آیت کو دو دو بار تین تین بار پڑھتے تھے) (بعض نے کہا ترجیع سے مراد آواز کو دراز کرنا ہے، چونکہ آپ اُس وقت اونٹ پر سوار تھے، لہٰذا اُس کی حرکت سے آواز میں امتداد پیدا ہو گیا)

تَرْجِیْعُ الْاَذَانِ۔ اذان کی ترجیع (وہ یہ ہے کہ شہادتین کو پہلے دو دو بار آہستہ کہے پھر پکار کر کہے) کَانَ لَا یُرَجِّعُ آں حضرتؐ قرأت میں ترجیع نہیں کرتے تھے (یعنی مد شد کو بہت بڑھا کر ادا نہیں کرتے تھے، جیسے گانیوالوں کی عادت ہوتی ہے بلکہ بغیر کسی بناوٹ اور گلے بازی کے صاف طریقہ پر قرأت کرتے تھے۔ اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ قرآن شریف کی قرأت میں آپ کی عادت ترجیع کی نہ تھی۔ اور فتح مکہ کی حدیث میں جو ترجیع کا ذکر ہے، وہ دراصل عمداً نہ تھی بلکہ اونٹ

کی حرکت سے پیدا ہو گئی تھی)

یُرَجِّعُوْنَ الْقُرْاٰنَ۔ قرآن کو ترجیع کے ساتھ پڑھیں گے (جیسے نصاریٰ پڑھتے ہیں، گانے کی طرح آوازیں نکال کر یہ منع ہے۔ دوسری روایت میں ہے

رَجِّعْ بِالْقُرْاٰنِ صَوْتَكَ فَاِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الصَّوْتَ الْحَسَنَ۔ قرآن پڑھتے وقت خوش آوازی سے پڑھ کیونکہ اللہ تعالیٰ اچھی آواز کو پسند کرتا ہے۔ (مجمع البحرین میں ہے کہ ترجیع بہ معنی خوش آوازی سے پڑھنا، یہ طریقہ قرآن پڑھنے کا مستحب ہے، لیکن گانے والوں کی طرح آوازیں دراز کرنا یعنی تال اور سُر کے ساتھ، تو یہ منع ہے)۔

نَفَّلَ فِي الْبَدْاَةِ الرُّبُعَ وَفِي الرَّجْعَةِ الثُّلُثَ۔ پہلے حملہ میں چوتھائی لوٹ کا انعام مقرر کیا اور لوٹ کر پھر دوبارہ حملہ کرنے میں تہائی لوٹ کا یہ اس وجہ سے کہ لوٹ آنے یا پسپا ہو جانے کے بعد دوبارہ حملہ کر کے غالب آجانا دشوار بات ہے)۔

مَنْ كَانَ لَهٗ مَالٌ يُبَلِّغُهٗ حَجَّ بَيْتِ اللّٰهِ اَوْ تَجِبُ عَلَيْهِ فِيْهِ زَكٰوةٌ فَلَمْ يَفْعَلْ سَاَلَ الرَّجْعَةَ عِنْدَ الْمَوْتِ۔ جس شخص کے پاس اتنا مال ہو کہ وہ بیت اللہ کے حج تک اس کو پہنچا دے، پھر وہ حج نہ کرے، یا ایسا مال ہو جس میں زکوٰۃ واجب ہو اور وہ زکوٰۃ نہ دے تو مرتے وقت دنیا میں دوبارہ لوٹنے کی درخواست کرے گا (کہے گا یا اللہ! مجھ کو دنیا میں دوبارہ بھیج دے تو میں حج اور زکوٰۃ ادا کروں، مگر یہ کہاں ہو سکتا ہے اب دنیا میں دوبارہ آنا دشوار ہے۔ نہایہ میں ہے کہ عرب کے بعض مشرک رجعت (تناسخ) کے قائل تھے، یعنی ان کا ایک باطل عقیدہ یہ بھی تھا کہ آدمی مرجانے کے بعد پھر دوبارہ دنیا میں نیا جنم لیتا ہے (ہندوستان کے اکثر مشرکوں کا بھی یہی اعتقاد ہے) اور مسلمانوں میں ایک فرقہ روافض کا ہے جو رجعت کا قائل ہے، وہ کہتا ہے کہ جناب امیرؓ پھر دنیا میں تشریف لائیں گے اور بالفعل وہ ابر میں پوشیدہ ہیں۔ یہ عقیدہ عبداللہ بن سبا نے جو در اصل یہودی تھا، مسلمانوں کو بگاڑنے اور بہکانے کے لئے اُن میں پھیلایا، اس کے بارے میں، میں کہتا ہوں کہ بعض وہ لوگ بھی اسی قبیل سے ہیں ——— جو اپنے آپ کو اہلِ حدیث کہتے ہیں، ان کا اعتقاد یہ ہے کہ سید احمد صاحب بریلوی قدس سرہ مرے نہیں بلکہ غائب ہو گئے ہیں اور پھر ظاہر ہوں گے۔ اور شیعہ امامیہ کا اعتقاد بھی تقریباً اس سے ملتا جلتا ہے وہ کہتے ہیں کہ امام محمد بن حسن عسکریؑ غائب ہو گئے ہیں اور قیامت کے قریب ظاہر ہوں گے وہی مہدی موعود ہیں گو ان لوگوں کا مذہب رجعت نہیں ہے اس لئے کہ سید احمد صاحب یا امام محمد صاحب کی موت کے وہ قائل نہیں ہیں، واللہ اعلم بالصواب۔ ہمارے زمانہ میں ایک شخص غلام احمد قادیانی پنجاب میں پیدا ہوا جس کا ذکر ہم اوپر بھی کر چکے ہیں، گو وہ اب مر گیا، اس کا دعویٰ یہ تھا کہ مسیح موعود میں ہی ہوں اور یہ کہ حضرت عیسیٰؑ مر گئے مر کر پھر کوئی دنیا میں نہیں آتا۔ اس کا یہ کہنا محض ناواقفوں کو دھوکا دینا تھا۔ حضرت عیسیٰؑ کی موت ثابت نہیں ہے بلکہ اللہ تعالیٰ نے اُن کو زندہ اور سلامت زمین سے اٹھا لیا، اس لئے ان کا دنیا میں پھر آنا رجعت نہیں ہو سکتا اور اگر ہو بھی تو جب حدیث صحیح سے اُن کا آنا ثابت ہے تو کوئی مسلمان اس کا انکار نہیں کر سکتا اور یہ قاعدہ کہ مر کر پھر کوئی دنیا میں نہیں آتا ایک قاعدۂ اکثریہ ہے نہ کہ کلیہ۔ حضرت عزیرؑ سو برس تک مردہ رہے پھر زندہ ہو گئے اور ابن ابی الدنیا نے ایک کتاب "فیمن عاش من بعد الموت" مرتب کی ہے اور اس میں ایسے کئی شخصوں کا ذکر ہے اور انجیل شریف سے ثابت ہے کہ حضرت عیسیٰؑ نے کئی مُردوں کو جِلا دیا تھا جیسے عازر وغیرہ کو۔ اور قرآن میں ہے واحی الموتی باذن اللہ)۔

اِضْرِبْ وَارْجِعْ يَدَيْكَ۔ مار اور اپنے ہاتھ دبا رکھ (یعنی ہاتھوں کو کوڑا مارتے وقت بلند مت کر)۔

حِيْنَ نُعِيَ لَهٗ قُثَمُ اِسْتَرْجَعَ۔ عبداللہ بن عباس کو جب قثم بن عباس کے مرنے کی خبر دی گئی تو انہوں نے انا للہ وانا الیہ راجعون کہا۔ (رَجَّعَ اور اِسْتَرْجَعَ دونوں کا ایک

ہی معنی ہیں، یعنی اِنّا للہ و انّا الیہ راجعون کہا،

فَاسْتَرْجَعَ وَقَالَ لَيْتَ حَظِّي رَكْعَتَانِ (حضرت عثمان رضؓ نے جب منٰے میں پوری نماز پڑھی قصر نہیں کیا) تو عبد اللہ بن عباس رضؓ نے انّا للہ و انّا الیہ راجعون کہا (کیونکہ یہ فعل ان کا خلافِ سنت تھا، آنحضرتؐ اور شیخین ہمیشہ وہاں قصر کرتے رہے) انھوں نے کہا کاش ان چار رکعتوں کے بدلہ دو مقبول رکعتیں میرے حصّے میں آتیں۔

فَاسْتَيْقَظْتُ بِاسْتِرْجَاعِهٖ۔ حضرت عائشہ رضؓ نے کہا میں صفوان رضؓ کے انّا للہ و انّا الیہ راجعون کہنے سے جاگ اٹھی

نَهٰى اَنْ يُّسْتَنْجٰى بِرَجِيْعٍ اَوْ عَظْمٍ۔ آں حضرتؐ نے گوبر اور ہڈی سے استنجا کرنے کو منع فرمایا (نووی نے کہا اسی طرح ہر نجس چیز سے استنجا کرنا منع ہے اور ہڈی کے حکم میں یہ سب کھانے کی چیزیں اور اجزا جانور کے اور کتابوں کے اوراق وغیرہ ان سب سے استنجا کرنا منع ہے۔ کہتے ہیں ہڈی جنوں کی خوراک ہے اور گوبر لید اُن کے جانوروں کی) (مجمع البحار میں ہے کہ جن کھاتے پیتے اور نکاح کرتے ہیں، اس پر مسلمانوں کا اجماع ہے۔)

غَزْوَةُ الرَّجِيْعِ۔ رجیع کا جہاد (جو ہجرت سے ۳۶ مہینے بعد ہوا) اور رجیع ایک پانی کا نام تھا جو قبیلۂ ہذیل کا تھا اور اس کی جائے وقوع مکہ اور عسفان کے درمیان تھی

فَارْجِعْ اِلٰى رَبِّكَ۔ اپنے پروردگار کے پاس لوٹ جاؤ (یعنی اس مقام پر جہاں پروردگار کا تم کو حکم ہوا تھا کہ اتنی نمازیں پڑھنے کا اپنی امت کو حکم دو)۔

وَاَحَدُنَا يَذْهَبُ اِلٰى اَقْصَى الْمَدِيْنَةِ يَرْجِعُ ہم میں کوئی مدینہ کی پرلی جانب اپنے گھر کو لوٹ کر جاتا تھا۔ (زوال پر پہنچ جاتا تھا۔ اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ مدینہ کی پرلی جانب جاکر پھر مسجد میں واپس بھی آجاتا تھا)۔

لَا تَرْجِعُوْا بَعْدِيْ كُفَّارًا يَّضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ۔ ایسا نہ کرنا کہ کہیں میرے مرنے کے بعد پھر کافروں کی طرح ہو جاؤ، آپس میں ایک دوسرے کی گردن مارنے لگو (جس طرح کافر آپس میں لڑتے ہیں، ایک دوسرے کو قتل کرتے ہیں۔ بعض نے اس طرح ترجمہ کیا ہے۔ میرے بعد پھر کافر نہ بن جانا ایک دوسرے کی گردنیں مار کر۔ تو اس سے مُراد وہ لوگ ہیں جو مسلمانوں کا قتل جائز سمجھیں۔ بعض نے کہا کُفَّارًا سے ناشکرے مُراد ہیں یعنی اللہ تعالےٰ نے جو تم کو آپس میں اتفاق دیا، محبت عطا فرمائی، اس نعمت کی ناشکری نہ کرنا اس طرح کہ پھر ایک دوسرے کو مارنے لگو، ایک دوسرے کے دشمن بن جاؤ۔ افسوس ہے کہ اس بے بہا وصیت پر مسلمانوں نے بہت تھوڑے دنوں عمل کیا یعنی حضرت عثمان غنی رضؓ کے دورِ خلافت تک، اس کے بعد دنیا کی محبت اور مال وجاہ کی رغبت اُن کے دلوں میں سما گئی اور آپس میں لڑنے لگے، جب سے آج تک یہ نااتفاقی برابر قائم ہے، اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ دشمن اُن پر غالب ہو گئے اور سارا ملک ومال جاتا رہا اب ذلیل ومحتاج ہو گئے)۔

فَلَمَّا رَجَعْنَا سَلَّمْتُ عَلَيْهِ۔ جب ہم (نجاشی بادشاہ والیِ حبش کے پاس سے) لوٹے تو میں نے آپ کو سلام کیا۔

فَلَمْ يَرْجِعْهَا اِلَيْهِمْ۔ آپ نے اس عورت کو کافروں کے پاس واپس نہیں کیا (حالانکہ صلح میں یہ شرط ہوئی تھی کہ ان میں کا جو شخص مسلمانوں کے پاس آجائے تو مسلمان اس کو واپس کر دیں گے مگر قرآن شریف میں اس کے خلاف حکم نازل ہوا کہ فلا ترجعوھن الی الکفار، اس وجہ سے وہ حدیث منسوخ ہو گئی۔ بعض نے کہا یہ شرط صرف مردوں کے لئے ہوئی تھی نہ کہ عورتوں کے لئے بھی۔)

بَابُ مَرْجِعِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْاَحْزَابِ۔ آنحضرت صلعم کا جنگِ احزاب سے لوٹنے کا قصہ۔

اَوْ يَرْجِعُ بِمَا يَنَالُ۔ یا مالِ غنیمت وغیرہ لے کر لوٹ آتا ہے

فَهُنَاكَ تَرَاجَعَا الْحَدِيْثَ۔ پھر تو دونوں خوب باتیں کرنے لگے (پہلے اس کی ماں یہ سمجھی کہ یہ شیر خوار بچہ بات کرنے کے قابل نہیں ہے مگر جب اُس نے کئی بار بات کی تو گفتگو کا اہل

سمجھ کر اُس سے باتیں کرنے لگی۔)

فَلَمَّا رَجَعَ إِلَيْهِ السَّيْفُ۔ جب اُس پر تلوار اُٹھائی (ایک روایت میں فَلَمَّا رَفَعَ ہے معنی وہی ہیں۔)

فَسَكَتَ وَلَمْ يَرْجِعْ إِلَيْهِ۔ خاموش ہو رہے کچھ جواب اس کو نہیں دیا۔

لَوْ رَاجَعْتِيهِ۔ کاش تم پھر آپ سے پوچھتیں تو بہتر ہوتا۔

إِنْ شِئْتُمْ رَجَعْتُمْ إِلَيْنَا۔ اگر تم چاہو تو پھر ہمارے پاس آسکتے ہو (یعنی دوسرے وقت تو ہم تم کو کچھ دیں گے اِس وقت تو ہمارے پاس کچھ نہیں ہے)۔

اِرْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ۔ لوٹ جا پھر نماز پڑھ تو نے نماز نہیں پڑھی (کیونکہ جیسی نماز اس نے پڑھی تھی وہ حقیقت میں نماز نہیں تھی صرف اُٹھک بیٹھک تھی)

فَمَا رَاجَعَهُ۔ پھر دوبارہ انہوں نے درخواست نہیں دی۔

وَرَاجَعَ أَبُو بَكْرٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (جب حضرت علیؓ نے آں حضرتؐ کا خط حضرت ابوبکرؓ سے لے لیا) تو وہ لوٹ کر (یعنی حج سے فراغت پاکر) آنحضرتؐ کے پاس آئے۔

أَنْ نَرْجِعَ عَلَى أَعْقَابِنَا۔ ہم اپنی ایڑیوں کے بل لوٹ جائیں (یعنی مرتد ہو جائیں اسلام سے پھر جائیں)۔

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لِقُلُوبِنَا عِبْرَةً عِنْدَ تَرْجِيعِهِ۔ اے اللہ! جس وقت ہم قرآن کو خوش آوازی سے پڑھیں تو اُس کو ہمارے دلوں کے لئے عبرت کر (عِبْرَت بکسر عین، بہ معنی نصیحت پذیری اور بہ فتحہ عین (عَبْرَت) آنکھوں میں آنسو بھر آنا)۔

مَنْ لَمْ يُؤْمِنْ بِرَجْعَتِنَا۔ جو ہماری رجعت کا یقین نہ کرے وہ ہم میں سے نہیں ہے (مجمع البحرین میں ہے کہ رجعت امامیہ مذہب کے اُصول میں سے ہے اور اس پر شواہد قرآنی اور احادیث اہل بیت دال ہیں۔ میں کہتا ہوں جمہور اہل اسلام نے رجعت کو باطل اور لغو قرار دیا ہے اور شواہد قرآنی جناب امیر کی رجعت پر دلالت نہیں کرتیں اور جو حدیثیں امامیہ نے اس باب میں اہل بیتؑ سے روایت کی ہیں، وہ اہل سنت کے نزدیک مفتری اور موضوع ہیں)۔

فُلَانٌ يُؤْمِنُ بِالرَّجْعَةِ۔ فلاں شخص رجعت پر یقین کرتا ہو (یعنی حضرت علیؓ کے دوبارہ دنیا میں آنے پر)

اَلرَّاجِعُ فِي هِبَتِهِ۔ دے کر پھر واپس کرنے والا کتے کی طرح ہے جو قے کرکے پھر اس کو چاٹتا ہے۔

اِسْتَرْجَعْتُ مِنْهُ الشَّيْءَ۔ میں نے وہ چیز اُس سے پھیر لی۔

رَجْفٌ۔ ہلانا، متزلزل ہونا، بھونچال کا نپنا۔

إِرْجَافٌ۔ ہلانا، جھوٹی فساد انگیز خبریں مشہور کرنا۔

اِرْتِجَافٌ۔ زلزلہ، اضطراب، کپکپی۔

رَاجِفٌ۔ تپ لرزہ۔

جَاءَتِ الرَّاجِفَةُ تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ۔ پہلا صُور کا پھونکنا آن پہنچا (یعنی قریب آگیا جس سے سب لوگ مر جائیں گے) اس کے بعد ہی دوسرا پھونکنا ہے (جس سے پھر لوگ جی اُٹھیں گے) (طیبی نے کہا:

رَاجِفَةٌ۔ ایک بڑی چنگھاڑ ہے زلزلے کے ساتھ جس سے پہاڑ وغیرہ سب لرز جائیں گے۔)

تَرْجُفُ بِهَا بَوَادِرُهُ (آنحضرتؐ اِقراء کی آیتیں سنکر جب لوٹے تو) آپ کے مونڈھے اور گردن کی رگیں ڈر سے پھڑک رہی تھیں۔

تَرْجُفُ بِأَهْلِهَا۔ مدینہ طیبہ اپنے رہنے والوں پر یا ان کی وجہ سے لرزے گا (تا کہ اُس پاک سرزمین پر جو کافر اور منافق ہوں وہ ڈر کر دجال کے پاس چلے جائیں)۔

رَجَفَ بِهِمُ الْجَبَلُ۔ پہاڑ اُن پر لرزا۔

فَأَخَذَتْنِي رَجْفَةٌ۔ مجھ پر کپکپی طاری ہوگئی (لرزنے لگا)۔

مِنْ إِرْجَافِ الْمُنَافِقِينَ۔ منافقوں کی جھوٹی خبریں اُڑانے سے عرب لوگ کہتے ہیں:

أَرْجَفَ فُلَانٌ - فلاں شخص نے جھوٹی خبر اُڑا دی۔

اَلْاَرَاجِيْفُ - جھوٹی حدیثیں (بے اصل جس طرح کہ اَكَاذِيْبُ ہے۔)

اِنَّمَا اَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ مِنْ اَجْلِ دَعْوَاهُمْ عَلٰی مُوْسٰی - بنی اسرائیل کو جو بھونچال نے دبا لیا تو اُن کے جھوٹے دعوے کی وجہ سے جو انھوں نے حضرت موسٰیؑ پر کیا (کہ انھوں نے اپنے بھائی ہارونؑ کو مار ڈالا)۔

اَلْاَرَاجِيْفُ الْمُلَفَّقَةُ - بنی ہوئی جھوٹی خبریں۔

رَجْلٌ - بچی کو پاؤں کی طرف سے جننا، چھوڑ دینا، پاؤں باندھ دینا، نر کا مادہ پر کودنا۔

رَجَلٌ - پیادہ پا ہونا، بالوں کا نہ بالکل سیدھا ہونا (سبط) نہ بالکل گھونگر (جعد)

اِرْجَالٌ - مہلت دینا - پیدل بنانا۔

تَرَجُّلٌ - سواری سے اتر کر پیادہ پا ہونا، مرد بننا، بلند ہونا۔

اِرْتِجَالٌ - بلا سوچے سمجھے ایک بات کہہ دینا (جس کو فی البدیہہ کہتے ہیں اس کا اکثر استعمال شعر یا خطابت میں ہوتا ہے)۔

نَهٰی عَنِ التَّرَجُّلِ اِلَّا غِبًّا - ہر روز کنگھی کرنے سے آپ نے منع فرمایا، مگر ایک روز بیچ اجازت دی (اس میں یہ مصلحت تھی کہ مسلمان بناؤ سنگار میں مصروف اور اس کے شائق نہ ہو جائیں، اکثر علماء کے نزدیک یہ ممانعت تنزیہی ہے)۔

مِرْجَلٌ اور مِسْرَحٌ اور مُشْطٌ کنگھی۔

كَانَ شَعْرُهٗ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجِلًا - آنحضرت کے بال نہ بالکل سیدھے نہ بالکل گھونگھر والے (بلکہ بیچ بیچ میں تھے)۔

شَعْرٌ رَجِلٌ یا رَجَلٌ - لٹکے ہوئے بال جن میں کنگھی کرنے سے تھوڑی سی خمی پیدا ہو جائے۔

فَاِذَا هُوَ ضَرْبٌ رَجِلٌ - وہ خمیدہ بالوں کی شکل میں تھا

كُنْتُ اُرَجِّلُ رَاْسَهٗ - میں آپ کے سر میں کنگھی کرتی تھی

تُرَجِّلُ شَعْرَهٗ - آپ کے سر میں کنگھی کرتی تھی۔

اَرَادَ الْحَجَّ فَرَجَّلَ - آپ نے حج کا ارادہ کیا تو (احرام سے پہلے) بالوں میں کنگھی کی۔

لَعَنَ الْمُتَرَجِّلَاتِ - آپ نے ان عورتوں پر لعنت کی جو مردوں سے مشابہت کرتی ہیں (مردانہ بھیس بدلتی ہیں، لباس مردوں کا پہنتی ہیں یا مردانہ وضع بناتی ہیں، لیکن اگر علم اور معرفت اور عقل میں عورت مردوں سے مقابلہ کرے تو سبحان اللہ بڑی تعریف کی بات ہے ع نہ ہر زن زن است و نہ ہر مرد مرد"

لَعَنَ الرَّجُلَةَ مِنَ النِّسَاءِ (وہی ترجمہ جو اوپر گزرا)

اِمْرَاَةٌ رَجُلَةٌ - وہ عورت جو مردوں کی طرح علم اور عقل اور جرأت رکھتی ہو۔

اِنَّ عَائِشَةَ كَانَتْ رَجُلَةَ الرَّاْیِ - حضرت عائشہؓ مردوں کی طرح دانشمند تھیں (آپ کی تقریر مردوں سے زیادہ پُر معنی، فصیح اور بلیغ ہوتی)۔

فَمَا تَرَجَّلَ النَّهَارُ حَتّٰی اُتِیَ بِهِمْ - ابھی دن چڑھا نہیں تھا کہ وہ (گرفتار ہو کر) لائے گئے (یعنی عرنیہ والے جو آنحضرتؐ کے چرواہے کی آنکھیں پھوڑ کر اور اس کو مار کر اونٹ ہانک لے گئے تھے۔ کرمانی نے کہا حدیث میں جو سرقہ کا لفظ ہے اس پر یہ اعتراض ہوتا ہے کہ یہ سرقہ نہیں ہے بلکہ لوٹ ہے اور ان کی آنکھیں جو اندھی کی گئیں یہ اس لئے کہ انھوں نے چرواہے کے ساتھ ایسا ہی سلوک کیا تھا)۔

فَخَرَّ عَلَيْهِ رِجْلٌ مِنْ جَرَادٍ ذَهَبٍ - اُن پر سونے کے ٹڈوں کا ایک دل (جھنڈ) گر پڑا (یعنی سونے کے ٹکڑے گرے جو ٹڈوں کے مشابہ تھے)

اُمْطِرَ عَلَيْهِمْ جَرَادٌ مِنْ ذَهَبٍ - (وہی ترجمہ جو اوپر گزرا)

كَاَنَّ نَبْلَهُمْ رِجْلٌ مِنْ جَرَادٍ - اُن کے تیر کیا تھے ٹڈوں کی بوچھاڑ تھی (اس کثرت سے تیر برسا رہے تھے)۔

دَخَلَ مَكَّةَ رِجْلٌ مِنْ جَرَادٍ فَجَعَلَ غِلْمَانُ مَكَّةَ يَاْخُذُوْنَ مِنْهُ فَقَالَ لَوْ عَلِمُوْا لَمْ يَاْخُذُوْهُ - مکہ میں ٹڈوں کا ایک دل گھس گیا وہاں کے لڑکے اُن کو پکڑنے لگے

ابن عباسؓ نے کہا اگر ان کو علم ہوتا تو ایسا نہ کرتے (کیونکہ حرم میں شکار درست نہیں ہے)۔

اَلرُّؤْيَا لِاَوَّلِ عَابِرٍ وَهِيَ عَلٰى رِجْلِ طَائِرٍ۔ خواب کی تعبیر وہی ظاہر ہوتی ہے جو پہلا تعبیر کرنے والا کرے، خواب (گویا) پرندے کے پاؤں پر ہے (جہاں تعبیر دی وہ گر پڑا اور ظاہر ہوگیا، جیسے کسی پرندے کے پاؤں پر جو چیز ہو اور وہ ادنےٰ حرکت سے گر پڑتی ہے۔ اسی طرح خواب بھی معلق رہتا ہے جہاں تعبیر دی وہ گرا اور ظاہر ہوگیا۔ اسی لئے خواب کو ہر شخص سے بیان نہ کرنا چاہئے، بلکہ اسی شخص سے جو علم تعبیر کا جاننے والا اور متقی و پرہیزگار اور صالح ہو) (نہایہ میں ہے کہ رِجْلِ طَائِرٍ سے مراد یہ ہے کہ تقدیر جاری اور قضائے ماضی پر ہے خیر ہو یا شر)۔

اُهْدِيَ لَنَا رِجْلُ شَاةٍ فَقَسَمْتُهَا اِلَّا كَتِفَهَا۔ ہم کو بکری کا آدھا حصہ لمبائی میں (یعنی گردن سے لے کر پٹھے تک) تحفہ میں بھیجا گیا۔ میں نے سب بانٹ دیا صرف اس کا مونڈھا رہ گیا (یہاں رِجْلٌ سے اس کا نصف حصہ مراد ہے مجازاً)۔

اُهْدِيَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رِجْلُ حِمَارٍ وَهُوَ مُحْرِمٌ۔ آنحضرتؐ کو گورخر کا آدھا ٹکڑا یا گورخر کی ران تحفہ میں بھیجی گئی اور آپ اس وقت احرام باندھے تھے)۔

لَا اَعْلَمُ نَبِيًّا هَلَكَ عَلٰى رِجْلِهِ مِنَ الْجَبَابِرَةِ مَا هَلَكَ عَلٰى رِجْلِ مُوسٰى۔ میں نہیں جانتا کہ کسی پیغمبرؑ کے زمانہ میں اتنے ظالم حاکم ہلاک ہوئے ہوں جتنے حضرت موسیٰؑ کے زمانہ میں ہلاک ہوئے (اہل عرب کہتے ہیں :

كَانَ ذٰلِكَ عَلٰى رِجْلِ فُلَانٍ۔ یہ اس کی زندگی میں ہوا)۔

اِنَّهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ اِشْتَرٰى رِجْلَ سَرَاوِيْلَ۔ آں حضرتؐ نے ایک پاجامہ خریدا (یعنی اس کے دونوں پائنچے خریدے۔ یہ ایسا ہے جس طرح عرب ''زوج خف'' یا ''زوج نعل'' کہتے ہیں۔ حالانکہ مراد دونوں موزے یا دونوں جوتے ہوتے ہیں۔ بعض نے کہا سَرَاوِيْلُ کو رِجْلٌ بھی کہتے ہیں)۔

اَلرِّجْلُ جُبَارٌ۔ جانور اگر لات سے کسی کو نقصان پہنچائے تو اس کے مالک پر کچھ تاوان نہ ہوگا (طبرانی نے اس کو مرفوعاً روایت کیا۔ اور خطابی نے کہا یہ شعبی کا قول ہے)۔

اِنَّهُ لَجَفَاءٌ بِالرَّجُلِ۔ یہ تو آدمی پر ظلم ہے (یعنی خود نمازی پر۔ بعض نے بِالرِّجْلِ روایت کیا ہے، یعنی پاؤں پر ظلم ہے۔ مطلب یہ ہے کہ نماز میں ایک پاؤں کو بچھا کر اس پر بیٹھنا در اصل پاؤں پر ظلم کرنا ہے)۔

فَاِنْ كَانَ خَوْفٌ هُوَ اَشَدُّ مِنْ ذٰلِكَ صَلُّوْا رِجَالًا اَوْ رُكْبَانًا۔ اگر جنگ میں اس سے بھی زیادہ خوف ہو (یعنی ایسا سختی کا وقت ہو کہ جماعت ہی نہ کر سکیں اور نماز خوف اس قاعدے پر جو مقرر ہے ادا نہ کر سکیں تو الگ الگ) پیادہ یا سوار رہ کر پڑھ لیں (بہرحال نماز ایسی عبادت ہے جو کسی حال میں ساقط نہیں ہو سکتی، جب تک بے ہوش یا دیوانہ نہ ہو جائے۔ امام حسینؑ نے نیزوں اور تیروں کے چلتے وقت عین جنگ میں بھی گھوڑے پر سوار رہ کر نماز ادا کی اور نماز کی حالت میں ہی آپ شہید ہوئے صلوات اللہ و سلامہ علیٰ محمد و آل محمد)

رِجَالٌ۔ رَاجِلٌ کی جمع ہے یعنی پاپیادہ اور رَجُلٌ کی بھی جمع ہے یعنی مرد یا بالغ مرد۔

اَرَاجِيْلُ۔ رِجَالٌ کی جمع ہے۔

عَلَى الرَّجَّالَةِ يَوْمَ اُحُدٍ۔ جنگ احد کے دن پیدلوں پر۔

حَتّٰى يَضَعَ اللهُ رِجْلَهُ يا قَدَمَهُ۔ یہاں تک کہ اللہ تعالےٰ اپنا قدم دوزخ پر رکھ دے گا (پھر وہ کہے گی کہ میں بھر گئی میں بھر گئی)۔

وَلَا يَمْشِيْ بِوَادِيْهِ الْاَرَاجِيْلُ۔ اس کی وادی میں لوگ پیدل نہیں چلتے (وہ ایسا سخی ہے کہ سب کو سواری دیتا ہے)۔

حَرَّةٌ رَجْلٰى۔ رجلی کالا پتھریلا میدان۔

دِجْلَی۔ ایک مقام کا نام ہے جذام قبیلے کے ملک میں۔

وَکَانَ اِبْلِیْسُ مِنِّیْ رَجُلًا۔ ابلیس بھی اس دن ایک مرد کی طرح مجھ سے امیدوار رہتا ہے (کہ شاید اس پر رحم کرکے اور اس کو دوزخ سے نجات دیدوں)۔

غَمَزَنِیْ فَقَبَضْتُ رِجْلَیَّ۔ (آنحضرتؐ جب سجدے میں جانے لگتے تو مجھ کو دبا دیتے، میں اپنے پاؤں سمیٹ لیتی (ایک روایت میں رِجْلِیْ ہے یعنی اپنا پاؤں سکیڑ لیتی) (اس حدیث سے یہ اخذ ہوتا ہے کہ عورت کو چھونے سے وضو نہیں ٹوٹتا، اور شافعیہ کا مذہب باطل ہوتا ہے، انھوں نے یہ تاویل کی ہے کہ شاید کوئی کپڑا وغیرہ حائل ہو مگر اس تاویل کی کوئی دلیل نہیں ہے)۔

مَنْ تَوَکَّلَ مَا بَیْنَ لِحْیَیْهِ وَرِجْلَیْهِ۔ جو شخص دو چیزوں کی ضمانت کرے (کہ اُن سے کوئی گناہ نہ کرے گا)۔ ایک تو اس کے دونوں جبڑوں کے بیچ میں ہے (یعنی زبان کی) دوسرے اس کی جو دونوں پاؤں کے بیچ میں ہے (یعنی شرمگاہ کی ضمانت)۔

اِنَّهَا تَنْفِی الرِّجَالَ۔ مدینہ (بُرے) مردوں کو نکال دیتا ہے (ایک روایت میں تَنْفِی الدَّجَّالَ ہے، یعنی دجال کو نکال دے گا)۔

لِاَنْصُرَ هٰذَا الرَّجُلَ۔ تاکہ میں اس مرد کی مدد کروں (مراد حضرت علی رضؓ ہیں)۔

وَکَذَا بَیْنَ عَبَّاسٍ وَّرَجُلٍ اٰخَرَ۔ آنحضرتؐ حضرت عباسؓ اور ایک دوسرے شخص پر ٹیکا دیئے ہوئے چلے (دوسرے شخص حضرت علی رضؓ تھے۔ مجمع البحار میں ہے کہ حضرت عائشہ رضؓ نے حضرت علی رضؓ کا نام اِس وجہ سے نہیں لیا کہ وہ پورے راستہ (یعنی بی بی عائشہ رضؓ کے حجرے) مسجد تک ساتھ میں نہیں رہے کبھی وہ رہے کبھی حضرت اُسامہ بن زید، اور حضرت عباس شروع سے آخر تک ہمراہ رہے اور سہارا دیتے رہے۔ ورنہ معاذ اللہ نام نہ لینے کی وجہ کوئی عداوت نہیں کیونکہ یہ حقیقت کے خلاف ہے اور ان کی شان اس سے اعلیٰ ہے۔ میں کہتا ہوں اس تاویل کو وہ روایت رد کرتی ہے جس میں عبداللہ بن عباسؓ نے کہا کہ تو جانتا ہے وہ شخص کون تھا جس کا نام حضرت عائشہؓ نے نہیں لیا، راوی نے کہا وہ علیؓ تھے۔ کیونکہ اس سے یہ اخذ ہوتا ہے کہ حضرت علی رضؓ برابر ساتھ رہے۔ غالباً صحیح وجہ یہ ہے کہ صحابہ رضؓ معصوم نہ تھے اور بشری کدورتوں سے بالکلیہ پاک نہ تھے۔ حضرت عائشہؓ نے چونکہ ان کو کچھ کدورت حضرت علیؓ سے ہوگئی تھی، ان کا نام نہ لیا۔ اور ایسی ہی کدورت جناب فاطمہ زہرا رضؓ کو حضرت ابوبکر صدیق رضؓ سے ہوگئی تھی۔ مگر ایسی کدورتوں کی وجہ سے کوئی فریق قابلِ ذم و عیب نہیں ہے کیونکہ یہ غلط فہمیوں پر مبنی تھیں اور حق تعالیٰ آخرت میں ان سب کو بڑے بڑے درجے دے کر ان کے قلوب صاف کردے گا جیسے فرماتا ہے نزعنا ما فی صدورھم من غل۔ واللہ اعلم بالصواب۔

خَرَجَ رَجُلٌ فَقَالَ هَلُمَّ اِلَی النَّارِ۔ ایک مرد نکل کر کہے گا آؤ دوزخ کی طرف چلے آؤ (یہ فرشتہ ہوگا ایک مرد کی صورت میں)

ثُمَّ دَعَوْنَا بِاَعْظَمِ رَجُلٍ۔ پھر ہم نے بڑے سے بڑے مرد کو بلایا (ایک روایت میں رَحْلٍ ہے، یعنی بڑے سے بڑے کجاوے کو)۔

مَا عِلْمُكَ بِهٰذَا الرَّجُلِ۔ تو اس شخص کے بارے میں کیا اعتقاد رکھتا تھا (یعنی آں حضرتؐ کے بارے میں، یہ امتحان قبر میں ہوگا)۔

هَمَمْتُ اَنْ اُوَلِّیَ عَلَیْكُمْ رَجُلًا یَّحْمِلُكُمْ عَلَی الْحَقِّ۔ میں نے قصد کیا کہ تم پر ایسے شخص کو حاکم کروں جو حق کی طرف تم کو لیجائے (یہ حضرت عمر رضؓ کا قول ہے، مراد ان کی حضرت علیؓ سے تھی)

فَیَخْرُجُ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْمَدِیْنَةِ۔ ایک شخص اہلِ مدینہ میں سے نکلے گا (مراد امام مہدیؑ ہیں)۔

ثُمَّ يَنْشَأُ رَجُلٌ مِّنْ قُرَيْشٍ اَخْوَالُهُ كَلْبٌ
پھر ایک اور شخص قریش میں سے نکلے گا جس کی ننہیال کلب قبیلہ کی ہوگی (وہ امام مہدی سے جھگڑے گا اور اپنی ننہیال والوں کی مدد سے امام صاحب پر غالب ہونا چاہے گا۔ لیکن امام صاحب کے رفقاء اور ساتھی اس پر غالب ہوں گے اور وہ شکست پائیگا اسی طرح اس وقت کے دنیادار مولوی، فال کھولنے والے اور تعویذ گنڈوں کی کمائی کھانے والے، مُریدوں کو دھوکا دیکر حلوا مانڈا اُڑانے، رنڈیوں کے بھڑوے تعزیہ پرست پیر پرست قبر پرست مجتہد پرست، ایسے سب لوگ امام صاحب کے مخالف بن جائیں گے، بلکہ آپ کے کفر کا فتوے دیں گے۔ مگر حق تعالےٰ آپ کو صاحبِ شمشیر کرے گا یہ اور اسی طرح کے سب مخالفین خوب جوتیاں کھائیں گے اور لوہے کے کوڑوں سے درست کئے جائیں گے)۔

اَفْلَحَ الرُّوَيْجِلُ۔ اس چھوٹے مرد نے نجات پائی۔ (یہ رَجُلٌ کی تصغیر ہے)۔

يَغْلِي الْمِرْجَلُ۔ پتیلی جوش مارتی ہے یا ہانڈی۔ مِرْجَلٌ عام ہے پتھر کی ہو یا لوہے کی یا تانبے کی یا مٹی کی)۔

اَمَرَ بِرَجُلَيْنِ وَامْرَاَةٍ فَضُرِبَا حَدَّهُمْ۔ آنحضرتؐ نے دو مردوں اور ایک عورت کے لئے حکم دیا، ان کو مار اگیا (حدِ قذف لگائی گئی۔ مرد حسان بن ثابت اور مسطح بن اثاثہ تھے اور عورت حمنہ بنتِ جحش تھی)

اِنَّ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ خَاصَمَ الزُّبَيْرَ فِيْ شِرَاجِ الْحَرَّةِ۔ ایک مرد نے زبیرؓ سے جھگڑا کیا حرہ کی نالی میں (یہ مرد حرقوص نامی تھا یا ذوالخویصرہ جس نے مسجد میں پیشاب کر دیا تھا، بعض نے کہا وہ منافق تھا بعض نے کہا مخلص تھا۔ مگر غصے میں اس کی زبان سے ایسی بے ادبی کا لفظ نکل گیا۔ جیسے حسان، حاطب اور مسطح اور حمنہ سے قصور سرزد ہوئے پھر انھوں نے توبہ کی)۔

وَاَكْبَرَتْ رِجَالَاتٌ۔ اور کچھ مرد بڑے ہوگئے (رجالات

جمع ہے رِجَالٌ کی۔)

مِنْ غَلَبَةِ الرِّجَالِ یا مِنْ قَهْرِ الرِّجَالِ لوگوں کے غلبہ یا ستم سے۔

لِلرَّاجِلِ سَهْمٌ۔ پیادہ کو ایک حصہ ملے گا (سوار کو تین جیسے)

رَجْلَةٌ۔ خرفہ کی بھاجی

رُجْلَةٌ۔ چلنے کی طاقت۔

رُجُولَةٌ یا رُجُولِيَّةٌ۔ مردمی۔

اَرْجَلُ۔ بڑے پاؤں والا یا وہ جانور جس کے ایک ہی پاؤں پر سفیدی ہو (مگر گھوڑے میں یہ عیب سمجھا جاتا ہے بشرطیکہ پیشانی پر اس کا جواب یعنی سفیدی نہ ہو، ورنہ عیب نہ ہوگا)۔

رَجْمٌ۔ مار ڈالنا تہمت لگانا، لعنت کرنا، گالی دینا، چھوڑ دینا ہانک دینا، پتھروں سے مارنا، اٹکل یا گمان سے کوئی بات کہنا

مُرَاجَمَةٌ۔ آپس میں پتھر بازی کرنا۔

هَلْ تَرَى رِجَامًا کیا تو پتھروں کو دیکھتا ہے؟

رِجْمٌ اور رِجَامٌ۔ وہ پتھر جو تعمیر کے لئے یا کنویں کی بندش کے لئے جمع کئے جائیں۔

لَا تَرْجُمُوْا قَبْرِيْ۔ میری قبر پر پتھر مت رکھو۔ (یہ رِجَمٌ سے ہے جس کے معنی پتھر ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ میری قبر زمین دوز کر دو، اس کو اونٹ کے کوہان کی طرح اونچا مت کرو۔ بعض نے کہا لَا تَرْجُمُوْا سے مراد یہ ہے کہ میری قبر پر نوحہ نہ کرو اور بری باتوں کو منہ سے نہ نکالو تو یہ رَجْمٌ سے ہوگا بمعنی سب وشتم۔ جوہری نے کہا کہ محدثین اسی طرح روایت کرتے ہیں لَا تَرْجُمُوْا اور صحیح لَا تُرَجِّمُوْا ہے باب تفعیل سے، یعنی اس پر رُجَم مت ڈالو، وہ جمع ہے رُجْمَةٌ کی، یعنی بڑا پتھر اور رَجَمٌ بفتحتین خود قبر کو کہتے ہیں، بعض نے کہا پتھر کو)۔

خَلَقَ اللّٰهُ هٰذِهِ النُّجُوْمَ لِثَلٰثٍ زِيْنَةً لِّلسَّمَاءِ وَرُجُوْمًا لِّلشَّيٰطِيْنِ وَعَلَامَاتٍ يُّهْتَدٰى بِهَا۔ اللہ تعالیٰ نے ان تاروں کو تین کاموں کے لئے بنایا ہے، ایک تو

آسمان کی زینت کے لئے دوسرے شیطانوں کے مارنے کے لئے تیسرے رستوں میں نشان پانے کے لئے (یعنی دریا اور خشکی دونوں سفر میں ستاروں کے ذریعہ راستہ معلوم ہوتا ہے) (نہایہ میں ہے کہ شیطان کو جس آگ سے فرشتے مارتے ہیں وہ ستاروں سے نکلتی ہے، نہ یہ کہ خود ستارہ کو شیاطین پر پھینکتے ہیں کیونکہ ستارے تو سب اپنی جگہوں پر قائم ہیں۔ اور آگ ستارے میں سے اس طرح لی جاتی ہے، جیسے جلتی آگ میں سے ایک شعلہ لے لیا جائے تو آگ برستور رہے گی۔ بعض نے کہا رجوما للشیاطین کا مطلب یہ ہے کہ شیطانوں یعنی نجومیوں کے لئے گمان لگانے کے واسطے وہ ستاروں کی حرکات سے طرح طرح کی اٹکلیں لگاتے ہیں اور آئندہ ہونے والی باتوں سے خبر دیتے ہیں، ان نجومیوں کو شیطان فرمایا کیونکہ وہ آدمیوں کے شیطان ہیں۔ جیسے دوسری آیت میں ہے شیاطین الانس والجن۔ ایک حدیث میں ہے جس نے علم نجوم کا کوئی شعبہ اس غرض کے سوا جو اللہ نے بیان کی اور کسی غرض سے حاصل کیا (مثلاً مستقبل کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کے لئے) تو اس نے سحر کا ایک شعبہ حاصل کیا، منجم کاہن ہے اور کاہن ساحر ہے اور ساحر کافر ہے تو جو شخص نجوم کا علم حاصل کرے اور دنیا کی اچھی اور بری باتیں ستاروں کی طرف منسوب کرے (جیسے اکثر جاہلوں کی عادت ہمارے زمانے میں ہے وہ کہتے ہیں ہمارے ستارے برے آئے یا اچھے آئے) وہ کافر ہے اللہ کی پناہ ایسے ناپاک علم سے)۔

میں کہتا ہوں کہ ہمارے زمانے میں نام کے مسلمان بادشاہ اور رئیس اللہ اور رسولؐ کے کلام کو پس پشت ڈال کر نجومیوں اور رمالوں اور جفاروں کے معتقد بن گئے ہیں، حالانکہ ان نجومیوں سے بڑھ کر کوئی جھوٹا دنیا میں نہ ہوگا اور جب حدیث شریف میں صاف وارد ہے کہ نجومی جھوٹے ہیں، پھر ان سے آئندہ کی کوئی بات پوچھنا یا ان کی پیشین گوئیوں کو صحیح سمجھنا صریح کفر ہے۔ اللہ تعالیٰ ان بادشاہوں کو ہدایت کرے، ایک تو یہ حماقت کہ نجومیوں کی دروغ بیانی پر اعتقاد کرکے اپنی آخرت برباد کرتے ہیں، دوسرے دنیا کی حکومت اور دولت بھی گنوا دیتے ہیں نجومیوں کے بھروسے سست ہو کر بیٹھ رہتے ہیں اور ساز و سامان میں غفلت اور سستی کرتے ہیں یہاں تک کہ دشمن آکر سارا ملک و مال دبا لیتا ہے، اس وقت ہاتھ مل کر رہ جاتے ہیں اور نجومی صاحب غائب ہو جاتے ہیں۔ لعنت خدا کی ان جھوٹوں پر)۔

كَذَبَ الْمُنَجِّمُوْنَ بِرَبِّ الْكَعْبَةِ۔ رب کعبہ کی قسم! سب منجم جھوٹے ہیں (بعض ضعیف الاعتقاد یہ کہتے ہیں کہ نجومی کی فلاں بات تو صحیح نکلی۔ ہم کہتے ہیں کہ ایک جھوٹا شخص بھی سو باتیں کرے تو ایک آدھ بات صحیح نکل آتی ہے "ان الکذوب قد یصدق" مشہور مثل ہے۔ اس کے علاوہ جو شخص زمانہ کے حالات اور قرائن دیکھ کر آئندہ ہونے والی باتوں کے بارہ میں قیاس اور تخمینہ لگائے تو اس کی ایک آدھ بات ضرور پوری ہو جائے گی ایسی صورت میں یہ کیسے ثابت ہوا کہ نجومی کو غیب کا علم تھا)۔

رَجَمْتُهَا السُّنَّةَ۔ میں نے اس کو سنت کے موافق سنگسار کیا (یعنی شراحہ کو پہلے حضرت علیؓ نے کوڑے لگائے، پھر رجم کیا تو لوگوں نے کہا تم نے اس کو دو سزائیں دیں، جواب میں آپ نے فرمایا۔ کوڑے کتاب اللہ کے موافق لگائے اور رجم سنت کے مطابق کیا)۔

فَاِنَّكَ رَجِيْمٌ۔ تو ملعون ہے (یا انگارہ سے مارا گیا ہے یا پتھر سے یا گالیوں سے)۔

لَا تَجْعَلْ مَوْتَهٗ عَلَيْنَا رُجُوْمًا۔ اس کا بنانا ہم پر عذاب مت کر۔

لَا يَبْقٰى مُؤْمِنٌ فِيْ زَمَانِهٖ اِلَّا رَاجِمَةً بِالْحِجَارَةِ۔ کوئی مومن امام مہدیؑ کے زمانے میں ایسا باقی نہ رہے گا جو شیطان کو پتھروں سے نہ مارے (جیسے پہلے لعنت کی بوچھاڑ اس پر کرتے تھے)۔

رَجْنٌ۔ روک رکھنا، بانده رکھنا۔

رُجُوْنٌ۔ اقامت کرنا (جیسے قطون ہے)۔

اِرْتِجَانٌ۔ خلط ملط ہونا یا اقامت کرنا۔

رَجِیْنٌ۔ زہر قاتل۔

رَجِیْنَۃٌ۔ جماعت۔

مَرْجُوْنَۃٌ۔ ٹوکری

لَا تَحْبِسِ النَّاسَ اَوَّلَهُمْ عَلٰى اٰخِرِهِمْ فَاِنَّ الرَّجْنَ لِلْمَاشِيَةِ عَلَيْهَا شَدِيْدٌ وَّلَهَا مُهْلِكٌ (حضرت عمرؓ نے اپنے تحصیلدار کو لکھا) لوگوں کو روکے مت رکھ کر جو پہلے (سے) آیا ہوا ہو وہ اس کے ہمراہ رہے جو اخیر میں آیا تھا، ایسا ذکر (یعنی زکوٰۃ کی وصولی کے وقت جانوروں اور ان کے مالکوں کو روکے مت رکھ، بلکہ جس ترتیب سے لوگ آئیں اسی ترتیب سے زکوٰۃ لے کر ان کو رخصت کردے۔ اس وجہ سے کہ روک رکھنا جانوروں پر بہت سخت ہوتا ہے اور چرنے پھرنے میں وہ خوش رہتے ہیں) (اہلِ عرب کہتے ہیں:

رَجَنَ الشَّاةَ رَجْنًا۔ بکری کو باندھ رکھا اور اس کو برا چارہ دیا)

شَاةٌ رَاجِنٌ جیسے شَاةٌ دَاجِنٌ۔ وہ بکری جو گھر میں پلی ہو وہیں رہے۔

غَطّٰى وَجْهَهٗ وَهُوَ مُحْرِمٌ بِقَطِيْفَةٍ حَمْرَاءَ اُرْجُوَانٍ حضرت عثمانؓ نے احرام کی حالت میں ایک سرخ چادر سے جو بہت سرخ تھی اپنا منہ ڈھانپا

اُرْجُوَانٌ۔ تیز سرخ رنگ (یہ معرب ہے ارغوان کا جو ایک درخت ہے جس کا پھول سرخ ہوتا ہے، یعنی لالہ۔ بعض نے کہا "ارجوان" ایک سرخ رنگ ہے اس کو نشاستہ بھی کہتے ہیں مذکر اور مؤنث دونوں میں یکساں استعمال ہوتا ہے جیسے، ثوب ارجوان اور قطیفۃ ارجوان)۔

نَهٰى عَنْ مِيْثَرَةِ الْاُرْجُوَانِ۔ سرخ ریشمی زینوں پر آپ نے چڑھنے سے منع فرمایا۔

رَجَاءٌ یا رَجْوٌ یا رَجَاةٌ یا مَرْجَاةٌ یا رَجَاوَةٌ یا رَجَاءَةٌ امید رکھنا، ڈر رکھنا۔

رَجًا۔ بات کرنے سے رک جانا۔

تَرْجِيَةٌ۔ امید رکھنا۔

تَرَجِّيْ۔ اس میں اور تَمَنِّيْ میں یہ فرق ہے کہ ترجی میں اس امر کا امکان ضرور ہے اور تمنی میں یہ ضروری نہیں بلکہ محال کی بھی ہوسکتی ہے، جیسے "ليت الشباب يعود"

اِرْجَاءٌ۔ ٹال دینا، دیر کرنا۔

وَاَرْجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلعم اَمْرَنَا۔ آنحضرتؐ نے ہمارا مقدمہ ملتوی کردیا (یعنی ڈھیل میں ڈال دیا)۔

مُرْجِئَةٌ۔ ایک فرقہ ہے مسلمانوں کا جو کہتے ہیں ایمان کے ساتھ کوئی گناہ ضرر نہیں کرے گا، جیسے کفر کے ساتھ کوئی نیکی کام نہیں آئے گی۔

صِنْفَانِ مِنْ اُمَّتِيْ لَا نَصِيْبَ لَهُمْ فِي الْاِسْلَامِ الْمُرْجِئَةُ وَالْقَدَرِيَّةُ۔ میری امت میں سے دو گروہ ایسے ہوں گے جن کے لئے اسلام میں کچھ حصہ نہیں، ایک تو مرجیہ دوسرے قدریہ (بعض نے کہا یہاں مرجیہ سے جبریہ مراد ہیں جو کہتے ہیں انسان لکڑی اور پتھر کی طرح بالکل مجبور ہے اور قدریہ کہتے ہیں انسان بالکل مختار ہے اور وہ اپنے افعال کا آپ خالق ہے۔)

میں کہتا ہوں کہ مرجیہ میں بعض نے اُن حنفیوں کو بھی داخل کیا ہے جو اعمالِ خیر کو جزو ایمان نہیں سمجھتے۔ اور صحیح یہ ہے کہ مرجیہ اور قدریہ اور جہمیہ اور رافضیہ اور معتزلہ سب اہلِ قبلہ ہیں اور ہم ان کو کافر نہیں کہتے، اس لئے کہ اُن کی نیت عمداً کفر کی نہیں ہے۔ بلکہ انھوں نے اپنی رائے میں غلطی کی البتہ ان کو اہلِ بدعت کہیں گے۔ (کذا قال الطیبی وفی تاریخ الخمیس مثل ذلک)۔

اَلَا تَرٰى اَنَّهُمْ يَتَبَايَعُوْنَ الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ وَالطَّعَامُ مُرْجًى۔ کیا تو نہیں دیکھتا کہ وہ سونے کو سونے کے عوض بیچتے ہیں اور اناج ڈھیل میں رکھا جاتا ہے (یعنی اناج پر قبضہ ہونے بھی نہیں پاتا کہ اس کو دوسرے کے

ہاتھ نقد پر بیچ ڈالتی ہو. مثلاً ایک اشرفی کے بدلے کچھ غلہ لیا اور دو اشرفیوں کے بدلے اس کو دوسرے کے ہاتھ بیچ ڈالا اور غلہ کا ابھی وجود ہی نہیں ہو. یہاں مشتری نے ابھی غلہ پہلے بائع سے لیا ہی نہیں اس پر قبضہ کیا ہی نہیں، تو یہ طریقہ خرید و فروخت ناجائز ہو کیونکہ درحقیقت اس نے ایک اشرفی کو دو اشرفیوں کے بدلے فروخت کیا کرمانی نے اس کی مثال یہ دی ہو کہ ایک شخص نے ایک میعادِ معین پر سو روپے کے بدلے غلہ خریدا پھر اس غلہ کو جس کا وعدہ تھا دوسرے کے ہاتھ ایک سو بیس روپیہ کو فروخت کر دیا، تو یہ طریقہ جائز نہیں ہے کیونکہ یہ چاندی کی بیع چاندی کے بدلہ ہے کمی اور بیشی کے ساتھ اور یہ سود ہے یا پھر غائب کی بیع ہے، حاضر کے ساتھ وہ بیع ناجائز ہے)۔

اِلَّا رَجَاءَ اَنْ اَکُوْنَ مِنْ اَهْلِهَا۔ اس کو امید ہو کہ میں بھی ان لوگوں میں ہوں۔

وَاِلَّا فَلْیَتَرَامَ بِیْ رَجَوَاهَا اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ۔ (حضرت حذیفہ رض کے سامنے جب ان کا کفن لایا گیا، تو کہنے لگے اگر تمہارے بھائی کا انجام اچھا ہوا جیسی کہ امید ہو تو خیر، ورنہ اس گڑھے (قبر) کے دونوں کنارے مجھ پر قیامت تک مارتے رہیں گے

کَانَ النَّاسُ یَرِدُوْنَ مِنْهُ اَرْجَاءَ وَادٍ رَحْبٍ لوگ معاویہ رض کے پاس جب آتے تو گویا ایک کشادہ میدان کے کناروں پر آتے (مطلب یہ ہو کہ وہ بڑے متحمل اور بردبار اور سخی داتا تھے یہ ابن عباس رض کا قول ہو)

اَرْجُوْ فِیْمَا بَیْنِیْ وَبَیْنَ اللَّیْلِ۔ مجھ کو امید ہو کہ رات تک میں گزر جاؤں گا (مر جاؤں گا)۔

اَرْجُوْ فِیْ نَوْمَتِیْ مَا اَرْجُوْ فِیْ قَوْمَتِیْ۔ مجھ کو اپنے سونے میں بھی اسی طرح ثواب کی امید ہے جیسے نماز پڑھنے میں (کیونکہ یہ سونا اسی نیت سے ہوتا ہے کہ طبیعت بشاش ہو اور از سرِ نو عبادت کے لئے قوت پیدا ہو)۔

تَرْجِیْنَ النِّکَاحَ۔ تو نکاح کی امید رکھتی ہو (ایک روایت میں تَزْجِیْنَ ہے)۔

اَرْجُوا اللِّحٰی۔ ڈاڑھیوں کو چھوڑ دو (بڑھنے دو. ایک روایت میں اَرْخُوْا ہے، یعنی لٹکنے دو)۔

یَرْجُوْنَ اَنْ یَّقُوْلَ یَرْحَمُکُمُ اللّٰهُ (یہود آنحضرت ص کے پاس چھینکتے تھے، اس امید سے کہ آپ یوں فرمائیں، اللہ تم پر رحم کرے (گویا وہ دل میں سمجھتے تھے کہ آپ سچے پیغمبر ہیں مگر ضد اور نفسانیت اور دنیا کی محبت سے ایمان نہیں لاتے تھے تو وہ اپنے لئے آنحضرت ص سے دعا کرانا چاہتے تھے یہ جانتے تھے کہ پیغمبر کی دعا قبول ہوتی ہو اگر آپ یرحمک اللہ فرما دیں گے تو ہم دنیا کے مصائب سے بچ جائیں گے اور بعض نے کہا ان کے دلوں میں اسلام کی حقیقت سمائی تھی، مگر ریاست اور جاہ کی محبت غالب آ کر اسلام سے روکتی تھی، تو ان کا مطلب یہ تھا کہ آنحضرت ص کی دعا کی وجہ سے یہ محبت جاتی رہے اور قبولِ اسلام کی توفیق ہو)۔

مَا عَمِلْتُ عَمَلًا اَرْجٰی۔ میں نے کوئی عمل جس پر زیادہ نجات کی امید ہو، ایسا نہیں کیا۔

اَلْمُرْجِیُٔ یَقُوْلُ مَنْ لَّمْ یُصَلِّ وَلَمْ یَصُمْ وَلَمْ یَغْتَسِلْ مِنْ جَنَابَةٍ وَهَدَمَ الْکَعْبَةَ وَنَکَحَ اُمَّهٗ فَهُوَ عَلٰی اِیْمَانِ جِبْرِیْلَ وَمِیْکَائِیْلَ۔ مرجی وہ شخص ہے جو کہتا ہے کہ، جو کوئی نماز نہ پڑھے نہ روزہ رکھے نہ جنابت سے غسل کرے اور کعبہ کو ڈھا دے اور اپنی ماں سے نکاح کرے (ان سب گناہوں کے ساتھ) اس کا ایمان جبرئیل اور میکائیل (فرشتوں) کے برابر رہے گا (کیونکہ اس کے نزدیک ایمان گناہوں سے گھٹتا نہیں نہ نیکیوں سے بڑھتا ہو، تو اتنے بڑے بڑے گناہ کرنے کے بعد بھی ایمان اس کا وہی ہے جو جبرئیل اور میکائیل کا ہو۔)

میں کہتا ہوں حنفیوں کا اعتقاد بھی یہی ہے، اللہ ان کو ہدایت کرے، ان کے نزدیک ایک گنہگار بھی یوں کہہ سکتا ہے کہ میرا ایمان جبرئیل کے ایمان کی طرح ہے اور اہلِ حدیث نے ایسا کہنا درست نہ رکھا، ان کے نزدیک ایمان میں اعمالِ خیر داخل ہیں تو نیک اعمال کرنے سے ایمان زیادہ ہوتا ہو اور گناہ کرنے

سے لگتا ہے اور یہی مذہب قرآن اور حدیث سے ثابت اور صحیح ہے)
اَنْتُمْ اَشَدُّ تَقْلِيْدًا اَمِ الْمُرْجِئَةُ ۔ تم زیادہ تقلید کرنے والے ہو یا مرجئہ (مجمع البحرین میں ہے کہ مرجئہ سے یہاں عامہ یعنی سنی لوگ مراد ہیں اور یہ خطاب ہے سنیوں کی طرف، کہ دیکھو سنیوں نے اپنی طرف سے ایک امام مقرر کیا، اس کو نبی نہیں بنایا، اس کو خطا سے معصوم نہیں سمجھا مگر اس کی اطاعت کی اور ہر ایک بات میں اس کی تابعداری واجب سمجھی اور تم نے امام برحق یعنی حضرت علی کو اختیار کیا، ان کو خطا سے معصوم سمجھا، لیکن جب بھی ان کی اطاعت پورے طور پر نہیں کرتے اور بہت کاموں میں ان کی مخالفت کرتے ہو۔ اور سنیوں کو مرجئہ اس لئے کہا کہ انہوں نے امام کے معین کرنے میں یہ سمجھا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو ڈھیل میں ڈال دیا مسلمانوں کی رائے پر چھوڑ دیا)۔

اَلْقُرْاٰنُ يُخَاصِمُ بِهِ الْمُرْجِئُ وَالْقَدَرِيُّ وَالزِّنْدِيْقُ الَّذِيْ لَا يُؤْمِنُ بِهٖ ۔ قرآن (ایسی معنی کتاب ہے کہ اس) سے مرجی اور قدری اور بے دین جس کا ایمان اس پر نہیں ہے سب اس سے دلیل لاتے ہیں (مگر حدیث شریف قرآن شریف کی تفسیر ہے۔ جس شخص نے قرآن کو حدیث سے سمجھا، اس نے سیدھی راہ پائی اور جس نے حدیث کو چھوڑ دیا، وہ ورطۂ ضلالت میں پڑ گیا۔ حضرت عمر نے فرمایا حدیثوں کے تیر ان گمراہ فرقوں پر چلاؤ، یعنی حدیث سے ان کو قائل کرو)

ذُكِرَتِ الْمُرْجِئَةُ وَالْقَدَرِيَّةُ وَالْحَرُوْرِيَّةُ فَقَالَ لَعَنَ اللّٰهُ تِلْكَ الْمِلَلَ الْكَافِرَةَ الْمُشْرِكَةَ الَّتِيْ لَا تَعْبُدُ اللّٰهَ عَلٰى شَيْءٍ ۔ مرجئہ، قدریہ اور حروریہ (خوارج) کا ذکر آیا تو فرمایا، اللہ ان کافر ملتوں پر لعنت کرے یہ اللہ کی عبادت کوئی چیز سمجھ کر نہیں کرتے۔

فَاَرْجِهٖ حَتّٰى تَلْقٰى اِمَامَكَ ۔ اس کو ڈھیل میں رہنے دے (یعنی کوئی قطعی رائے نہ دے) یہاں تک کہ امام سے ملے (اس وقت امام صاحب ایسے مسائل کو جن میں متعارض حدیثیں وارد ہیں حل کر دیں گے)۔

يَدَّعِيْ اَنَّهٗ يَرْجُو اللّٰهَ ۔ وہ دعوے کرتا ہے کہ میں اللہ سے ڈرتا ہوں (حالانکہ قسم خدا کے بزرگ کی وہ جھوٹا ہے، اس کے اعمال سے یہ ظاہر نہیں ہوتا کہ اس کو خدا کا ڈر ہے)۔

اَرْجُوْ مَا بَيْنِيْ وَبَيْنَ اللّٰهِ ۔ میں اللہ تعالیٰ سے امید رکھتا ہوں۔

اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الذُّنُوْبِ الَّتِيْ تَقْطَعُ الرَّجَاءَ ۔ میں تیری پناہ ان گناہوں سے چاہتا ہوں، جن کی وجہ سے (تیرے اور رحمت کی) امید منقطع ہو جاتی ہے۔

خَيْمَةُ اٰدَمَ الَّتِيْ هَبَطَ بِهَا جِبْرِيْلُ اَطْنَابُهَا مِنْ ظَفَائِرِ الْاُرْجُوَانِ ۔ آدم کا خیمہ جو جبرئیل بہشت سے لے کر اُترے تھے اس کی طنابیں ارجوان کی کلیوں کی تھیں (ارجوان کے معنی اوپر گزر چکے ہیں)

بابُ الرّاء مع الحاء

رُحْبٌ یا رَحَابَةٌ ۔ کشادہ ہونا۔

تَرْحِيْبٌ ۔ کشادہ کرنا۔

مَرْحَبًا ۔ تو کشادگی اور آرام میں آیا۔ (بعض نے کہا اس کی تقدیر یوں ہے:

رَحَّبَ اللّٰهُ بِكَ مَرْحَبًا ۔ یعنی اللہ تعالیٰ تجھ پر کشادگی کرے، تجھ کو فراخی رزق اور دولت عطا فرمائے تو "مَرْحَبٌ" "تَرْحِيْبٌ" کے معنی میں ہے) (بعضوں نے کہا مَرْحَبٌ اسم ظرف ہے یعنی تو کشادگی اور فراغت اور آرام کے مقام میں آیا)۔

عَلَى الطَّرِيْقِ رَحْبٌ ۔ کشادہ رستہ پر۔

فَنَحْنُ كَمَا قَالَ اللّٰهُ فِيْنَا وَضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ (کعب بن مالکؓ نے کہا) ہمارا حال اس آیت کے موافق ہوا زمین باوجود اپنی کشادگی کے ان پر تنگ ہوگئی۔

مَرْحَبًا وَّاَهْلًا وَّسَهْلًا ۔ تو اچھی کشادہ آرام کی جگہ

میں اور اپنے لوگوں میں اور نرم ہموار زمین میں آیا۔

قَلِّدُوْا اَمْرَكُمْ رَحْبَ الذِّرَاعِ۔ ایسے شخص کو حاکم بناؤ جس کا ہاتھ کشادہ ہو زور آور ہو (یعنی سختیوں اور مصیبتوں میں ثابت قدم رہے مرعوب نہ ہو)۔

اَرْحَبَكُمُ الدُّخُوْلُ فِیْ طَاعَةِ فُلَانٍ (نصر بن سیار نے جب جدیع بن علی کرمانی کو قتل کرکے سولی پر چڑھایا تو اس کے لوگوں سے کہا) اب تم کو اس کی اطاعت میں داخل ہونا کشادہ ہوا۔

رَحْبَ الْكَفَّيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ۔ کشادہ ہتھیلیوں اور کشادہ قدم والے۔

ثُمَّ تَعَدَّ لِحَوَائِجِ النَّاسِ فِیْ رَحَبَةِ الْكُوْفَةِ۔ پھر لوگوں کے کاموں کے لئے کوفہ کے کشادہ میدان میں بیٹھے۔

رَحَبَةُ الْمَسْجِدِ۔ مسجد کا صحن (بعضوں نے رَحْبَةٌ بسکون حا روایت کیا ہے)۔

اَتٰی بَابَ الرَّحَبَةِ۔ کوفہ کی مسجد کے صحن کے دروازے پر آئے۔

مَرْحَبًا بِقَوْمٍ قَضَوُا الْجِهَادَ الْاَصْغَرَ۔ اللہ ان لوگوں کو کشادگی عنایت فرمائے جنھوں نے چھوٹا جہاد ادا کیا۔
(مجمع البحرین میں ہے کہ مَرْحَبًا ایک انس اور محبت کا کلمہ ہے جو آنے والے سے کہتے ہیں تاکہ وہ خوش ہو اور مزید خیرسگالی کے جذبات پیدا ہوں)۔

مَرْحَبٌ۔ یہود کے ایک پہلوان کا نام تھا جس کو حضرت علی رضؓ نے قتل کیا۔ بعض کا کہنا ہے کہ محمد بن مسلمہ نے قتل کیا، لیکن صحیح یہ ہے کہ حضرت علی رضؓ نے اس کو قتل کیا)۔

لَا يَغُرَّنَّكُمْ رَحْبُ الذِّرَاعَيْنِ بِالدَّمِ فَاِنَّ لَهٗ قَاتِلًا لَا يَمُوْتُ۔ جو شخص خون کرنے میں دلیر ہو اس سے دھوکا نہ کھاؤ (یہ نہ سمجھو کہ وہ اس کے مواخذہ سے بچ جائے گا)، بلکہ اس کا قاتل ایسا ہے جو کبھی نہیں مرے گا (وہ کون ہے دوزخ)۔

رَحْبُ الرَّاحَةِ۔ سخی داتا۔

رَحْبَةٌ۔ کوفہ کے ایک محلّہ کا نام ہے۔

رَحْرَحَةٌ۔ اشارہ کرنا، صاف نہ کہنا، تہہ تک نہ پہنچنا۔

فَاُتِیَ بِقَدَحٍ رَحْرَاحٍ۔ آپ کے سامنے ایک اتھلا پیالہ لایا گیا (یعنی ایسا پیالہ جو زیادہ گہرا نہ تھا) (بعضوں نے بِقَدَحٍ زُجَاجٍ روایت کیا ہے، یعنی کانچ کا کٹورہ۔)

وَبُحْبُوْحَتُهَا رَحْرَحَانِيَّةٌ۔ بہشت کا درمیانی حصہ بہت وسیع اور کشادہ ہے۔

رَحْضٌ۔ دھونا، جیسے اِرْحَاضٌ ہے۔

اِرْتِحَاضٌ۔ فضیحت ہونا ـــــ ذلیل ہونا۔

مِرْحَاضٌ۔ وہ لکڑی جس پر کپڑا دھوتے وقت مارتے ہیں اور پاخانہ و غسل خانہ۔

اِنْ لَّمْ تَجِدُوْا غَيْرَهَا فَارْحَضُوْهَا بِالْمَاءِ۔ اگر تم کو مشرکین کے برتنوں کے علاوہ دوسرے برتن نہ ملیں، تو ان کو پانی سے دھو ڈالو (پھر دھو کر پاک صاف کرکے ان میں کھانا پکاؤ یا کھاؤ پیو)۔

اِسْتَتَابُوْهُ حَتّٰی اِذَا مَاتَرَكُوْهُ كَالثَّوْبِ الرَّحِيْضِ اَحَالُوْا عَلَيْهِ فَقَتَلُوْهُ۔ (ان باغیوں نے پہلے تو) حضرت عثمان رضی اللہ سے توبہ کرائی (ان سے عہد لیا کہ وہ کوئی کام خلافِ شرع نہیں کریں گے)، جب وہ توبہ کرکے دھوئے ہوئے کپڑے کی طرح پاک اور صاف ہوگئے تو اُن پر چڑھ دوڑے اور شہید کر دیا (کم بخت بڑے سنگدل اور ناخداترس تھے حضرت عثمان رضؓ سالہا سال صحبت، رفاقت اور تربیت پاکر بھی کیا خلافِ شرع کام کر سکتے تھے انھوں نے کبھی نہ سوچا کہ ہمارے اس فکر و عمل سے خدا، رسول اور قرآن کے ارشادات کی تکذیب ہوتی ہے)

وَعَلَيْهِمْ قُمُصٌ مُرْحَضَةٌ۔ ان خارجیوں کے بدن پر دُھلے ہوئے کرتے تھے۔

فَوَجَدْنَا مَرَاحِيْضَهُمْ قَدِ اسْتُقْبِلَ بِهَا الْقِبْلَةُ۔ ہم نے دیکھا ان کے (پاخانوں کے)، قدمچے قبلہ رُخ بنے ہوئے تھے۔

فَسَحَ عَنْهُ الرُّحَضَاءَ۔ آپ نے اپنے بدن سے پسینہ پوچھا۔

رُحَضَاءٌ۔ وہ پسینہ جو جسم پر بہہ نکلے اور کبھی بخار یا بیماری کے عرق کو بھی کہتے ہیں۔

جَعَلَ يَمْسَحُ الرُّحَضَاءَ عَنْ وَجْهِهٖ۔ آپ مرض موت میں پسینے کو اپنے منہ سے پونچھنے لگے۔

رَحِيْقٌ۔ صاف اور عمدہ شراب۔

اَيُّمَا مُؤْمِنٍ سَقٰى مُؤْمِنًا عَلٰى ظَمَاءٍ سَقَاهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِنَ الرَّحِيْقِ الْمَخْتُوْمِ۔ جو مسلمان دوسرے مسلمان کو پیاس کی حالت میں پانی پلائے، اللہ تعالےٰ اُس کو قیامت کے دن بہشت کی اس شراب میں سے پلائے گا جس کے شیشے پر مہر لگی ہوگی (یعنی نہایت محفوظ اور عمدہ پاکیزہ شراب ہیں سے)۔

رَحْلٌ یا رَحِيْلٌ یا تَرْحَالٌ۔ روانہ ہونا، کوچ کرنا، چلنا، چلانا، منتقل ہونا، اوپر آنا، زین لگانا، صبر کرنا۔

اِرْحَالٌ اور تَرْحِيْلٌ۔ چلانا، روانہ کرنا، کسی کو سواری کے لئے اونٹ دینا۔

اِرْتِحَالٌ۔ کوچ کرنا۔

رِحْلَةٌ یا رُحْلَةٌ۔ کوچ یا جدھر جانے کا قصد ہو۔

تَجِدُوْنَ النَّاسَ كَاِبِلٍ مِائَةٍ لَيْسَ فِيْهَا رَاحِلَةٌ

تم لوگوں کو اس طرح پاؤ گے جیسے اونٹ کہ سنو اونٹوں میں بھی ایک عمدہ اونٹ سواری کے لائق نہیں نکلتا (سب کے سب لدّو اور بار برداری ہوتے ہیں) (نہایہ میں ہے کہ راحلہ بہت زبردست تیز رو اونٹ یا اونٹنی (سانڈنی)، اس کا اطلاق نر اور مادہ دونوں پر ہوتا ہے۔ اس حدیث میں اُن لوگوں کا ذکر ہے جو قرونِ ثلٰثہ کے بعد والے ہیں، ان میں سَو کی تعداد میں ایک آدمی بھی اچھا نہیں نکلتا۔ بعض نے کہا کہ ہر زمانہ کے لئے عام ہے کیونکہ قرونِ ثلٰثہ میں بھی مسلمانوں کی تعداد بہ نسبت کافروں کے اور مشرکین کے سَو میں ایک کی بھی نہ تھی بعض نے کہا ہے کہ حدیث کا مطلب یہ ہے کہ احکامِ شرع میں سب مسلمان برابر ہیں، شریف اور رئیس، امیر اور فقیر کا کوئی امتیاز نہیں، جیسے اونٹ سب برابر ہوتے ہیں، سو اونٹوں میں سب کے سب لادنے اور بوجھ اٹھانے کے قابل ہوتے ہیں۔

اَمَرَ لَهٗ بِرَاحِلَةٍ رَحِيْلٍ۔ عبداللہ بن زبیرؓ نے ان کو ایک زوردار تیز رو اونٹ دلوایا۔

فِيْ نَجَابَةٍ وَلَا رُحْلَةٍ یا رِحْلَةٍ۔ شرافت اور قوت اور عمدگی میں یا چلنے میں۔

اِذَا ابْتَلَّتِ النِّعَالُ فَالصَّلٰوةُ فِي الرِّحَالِ۔ جب اتنی بارش ہو یا کیچڑ ہو کہ جوتیاں تر ہو جائیں (تو جماعت میں آنا ضروری نہیں) اپنے گھروں اور ٹھکانوں میں نماز پڑھ لی جائے یا پڑھ لو۔

رِحَالٌ جمع ہے رَحْلٌ کی، بہ معنی گھر، مسکن اور منزل۔

وَتَرْجِعُوْنَ اِلٰى رِحَالِكُمْ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ۔ تم اللہ کے پیغمبر کو لئے ہوئے اپنے گھروں میں لوٹ جاؤ گے (یہ بہتر ہے یا دنیا کا فانی مال و اسباب؟)

فَيَشْتَرِكُهُمْ فَرُبَّمَا اَصَابَ الرَّاحِلَةَ۔ وہ ان کو شریک کر لیتے اور کبھی ایک اونٹ کا بوجھ غلہ نفع میں کماتے (بعضوں نے کہا اونٹ نفع میں کماتے، بعضوں نے کہا اونٹ مع غلہ کے)۔

وَفِي الرِّحَالِ مَا فِيْهَا۔ ٹھکانوں میں جو ہے وہ ہے۔

حَوَّلْتُ رَحْلِي الْبَارِحَةَ (حضرت عمرؓ نے عرض کیا) گذشتہ رات کو میں نے اپنی سواری کی زین اُلٹ دی (یعنی اپنی بیوی کو اوندھا لٹا کر اس سے صحبت کی، گو دخول فرج ہی میں کیا۔ نہایہ میں ہے کہ رَحْلٌ اونٹ کا کجاوہ، جیسے سرج گھوڑے کی زین۔ اور "رَحْل" سے یہاں مکان اور ٹھکانا بھی مُراد ہو سکتا ہے کیونکہ عورت مرد کا مکان اور ٹھکانا ہی ہے)۔

اِنَّمَا هُوَ رَحْلٌ وَسَرْجٌ۔ یا تو کجاوہ ہے یا زین (کجاوہ پر سفرِ حج میں بیٹھتے ہیں اور زین پر جہاد میں)۔

اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَ فَرَكِبَهُ الْحَسَنُ فَاَبْطَاَ فِيْ سُجُوْدِهٖ فَلَمَّا فَرَغَ سُئِلَ عَنْهُ

فَقَالَ إِنَّ ابْنِيْ ارْتَحَلَنِيْ فَكَرِهْتُ أَنْ أُعَجِّلَهُ۔ آنحضرتؐ سجدے میں گئے تو امام حسنؓ آپ کی پیٹھ پر سوار ہو گئے۔ آپؐ نے سجدے میں دیر لگائی، جب نماز سے فارغ ہوئے تو لوگوں نے پوچھا، آپؐ نے سجدے میں کیوں دیر لگائی؟ فرمایا میرے بیٹے نے مجھ کو اونٹ بنایا (مجھ پر سوار ہو گیا) میں نے اس کو جلدی اُتارنا پسند نہ کیا (سُبحان اللہ! اس سے بڑھ کر کیا عظمت اور عزت ہوگی۔ (دوسری روایت میں ہے کہ ایک شخص نے امام حسنؑ سے کہا جب آپ آں حضرتؐ کی پشت مبارک پر سوار تھے لڑکے میاں تم کو کیا اچھی سواری ملی۔ آپ نے فرمایا یہ بھی تو کہو سوار کیسا اچھا ہے۔ قربان امام حسنؓ کے۔ یا اللہ ہم کو بہشت میں امام حسنؑ کی کفش برداری ہی میں رکھ لے۔

تَخْرُجُ نَارٌ مِنْ قَعْرِ عَدَنٍ تُرَحِّلُ النَّاسَ (قیامت کے قریب) عدن کے نشیبی حصہ سے ایک آگ نکلے گی جو لوگوں کو لے کر چلے گی (سفر کرائے گی، اُن کو منزلوں پر اُتارے گی جب وہ چلیں گے تو آگ بھی اُن کے ساتھ چلے گی اور جب وہ ٹھہر جائیں گے تو آگ بھی ٹھہر جائے گی (اس سے مراد ریل ہے قیامت کے قریب عدن سے ایک ریل بجانب یمن اور حجاز نکلے گی، اب وہ زمانہ قریب معلوم ہوتا ہے اس لئے کہ حجاز ریلوے بن رہی ہے اس وقت تک دمشق سے مدینہ طیبہ تک جاری ہو گئی ہے، اب مدینہ سے مکہ معظمہ تک بن رہی ہے غالباً مکہ سے یمن کو جائے گی۔ اس وقت ایک شاخ عدن سے آکر اس میں مل جائے گی۔ ہمارے علمائے سلف جن کے زمانے میں ریلوے کا وجود نہ تھا، اِس حدیث کا اصلی مطلب نہیں سمجھے اور دُور از قیاس معنی بیان کرتے رہے۔ غفر اللہ لهم ولنا)۔

خَرَجَ ذَاتَ غَدَاةٍ وَعَلَيْهِ مِرْطٌ مُرَحَّلٌ۔ آنحضرتؐ ایک روز صبح کو برآمد ہوئے، آپ ایک چادر اوڑھے تھے جس پر اونٹ کے کجاووں کی تصویریں بنی ہوئی تھیں (ایک روایت میں مُرَجَّلٌ ہے جیم سے یعنی مردوں کی تصویریں بنی تھیں، مگر یہ صحیح نہیں ہے، صحیح وہی پہلی روایت ہے جس میں مُرَحَّلٌ ہے حاے مہملہ سے۔)

فَقَامَتْ إِمْرَأَةٌ إِلَى مِرْطِهَا الْمُرَحَّلِ۔ ایک عورت اپنی اُس چادر کی طرف کھڑی ہوئی جس پر کجاووں کی تصویریں بنی ہوئی تھیں۔

كَانَ يُصَلِّيْ وَعَلَيْهِ مِنْ هٰذِهِ الْمُرَحَّلَاتِ۔ آنحضرتؐ نماز پڑھتے اور ایسی چادر اوڑھے ہوتے جس پر کجاووں کی تصویریں بنی تھیں۔

حَتّٰى يَبْنِيَ النَّاسُ بُيُوْتًا يُوَشُّوْنَهَا وَشْيَ الْمَرَاحِلِ۔ یہاں تک کہ لوگ ایسے گھر بنائیں، جن کو اونٹ کی زین کی طرح آراستہ کریں (اس کو ترحیل کہتے ہیں)۔

لَتَكُفَّنَّ عَنْ شَتْمِهِ أَوْ لَأُرَحِّلَنَّكَ بِسَيْفِيْ۔ تو اس کو گالی دینے سے باز آ، ورنہ میں اپنی تلوار تجھ پر اُٹھاؤں گا (یعنی تلوار سے تجھ کو مار دوں گا)۔

لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ إِلَّا إِلٰى ثَلٰثَةِ مَسَاجِدَ (ثواب حاصل کرنے کے لئے) کہیں کا سفر نہ کیا جائے مگر تین مسجدوں کا (کرانی نے کہا مراد یہ ہے کہ اور کسی مسجد کے لئے سفر نہ کیا جائے کیونکہ اِن تین مسجدوں کے علاوہ اور مسجدیں فضیلت میں برابر ہیں، تو ان میں نماز پڑھنے کے لئے سفر کرنا ایک بے فائدہ زحمت اور تضییع مال اور وقت ہے۔ اس صورت میں کسی نیک و صالح شخص کی زیارت کے لئے خواہ زندہ ہو یا مردہ سفر کرنا منع نہ ہوگا۔ جیسے طلب علم یا تجارت یا سیر و سیاحت اور تفریح کے لئے سفر کرنا جائز ہے)

میں کہتا ہوں اکثر علماء کا یہی قول ہے کہ اس حدیث میں مستثنیٰ منہ مسجد کا لفظ ہے تو اِن تین مساجد کے علاوہ اور کسی مسجد کے لئے سفر کرنا جائز نہ ہوگا۔ اور امام احمد کی ایک روایت میں مُستثنیٰ منہ بہ صراحت مذکور ہے گو اس کی اسناد متکلم فیہ ہے۔ اور بعض علماء جیسے ابو محمد جوینی اور قاضی عیاض اور ابن قیم یہ کہتے ہیں کہ مستثنیٰ منہ عام ہے اُن کے نزدیک

کسی بزرگ یا صالح کی قبر کی زیارت کے لئے سفر کرنا ناجائز ہے اور جہاد یا حصولِ علم کا سفر دوسری حدیثوں سے انھوں جائز رکھا ہے۔ اسی طرح تجارت یا سیر و تفریح کے لئے سفر کرنے کو وہ اس وجہ سے جائز رکھتے ہیں کہ یہ سفر طلب و حصولِ ثواب کی خاطر نہیں ہے۔ اور اس حدیث میں وہی سفر مقصود ہے جو ثواب حاصل کرنے کے لئے کیا جائے۔ مگر یہ مذہب مرجوح ہے اس لئے کہ زندہ صالح شخص کی ملاقات کے لئے اور اس سے فیوض اور برکات حاصل کرنے کے لئے اُن کے نزدیک بھی سفر کرنا جائز ہے، اور انبیاء کرامؑ کا اور اسی طرح اولیاء اور شہداءؒ کا بھی حکم مثل زندوں کے ہے پس ان کی قبر کی زیارت کے لئے بھی سفر کرنا جائز ہوگا۔ اور یہی قول امام تقی الدین سبکی اور غزالی اور حافظ ابن حجر اور امام الحرمین اور سیوطی اور سخاوی اور اکثر اہلِ حدیث کا ہے۔ بالجملہ یہ مسئلہ مختلف فیہ ہے۔ بڑا جاہل وہ شخص جو ان مقاصد کے لئے سفر کرنے والے کو بربنائے تشدد و عدم رواداری فاسق یا فاجر سمجھے اور اجہل ہے وہ شخص جس نے اس لئے سفر کرنے والے کو مشرک قرار دیا ہے۔ معاذ اللہ! گویا اُس نے اکثر علمائے امتِ محمدیہ اور حفاظِ حدیث کو مشرک اور کافر بنایا۔ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ)۔

اَلرِّحْلَةُ فِي الْمَسْئَلَةِ النَّازِلَةِ۔ ایک مسئلہ میں دریافت کرنے کی ضرورت آن پڑے تو اس کے لئے سفر کرنا۔

فَاَقْبَلَ الَّذِيْنَ يَرْحَلُوْنَ لِيْ يا يَرْتَحِلُوْنَ لِيْ وہ لوگ آئے جو میرا کجاوہ اونٹ پر لادتے تھے (اس لئے کہ ان کا خیال تھا کہ میں کجاوہ کے اندر موجود ہوں)۔

ثُمَّ رَحَلَ اَعْظَمَ بَعِيْرٍ۔ پھر ایک بڑے اونٹ پر زین لگایا۔

فَاَمْضَتُ اَسْهُمًا فِيْ رَحْلِهٖ حَتّٰى خَلَصَ فَضْلُ السَّهْمِ اِلٰى كَتِفِهٖ۔ میں زور سے ایک تیر اس کی زین پر مارد یتا تیر کی پیکان اس کے مونڈھے میں گھس جاتی (گویا یہ تیر پالان کے پیچھے سے مارا جاتا، اس میں سے پار ہو کر سوار کے مونڈھے پر لگتا، ایک روایت میں فِيْ رِجْلِهٖ ہے یعنی اس کے پاؤں میں تیر مارتا، وہ ٹخنے تک پہنچ جاتا)۔

يَاْطُبِهٖ اَطِيْطَ الرَّحْلِ۔ عرش اس کی عظمت سے ایسا چرچراتا ہے جس طرح زین سوار کے نیچے چرچر بولتی ہے۔

لَا نُسَبِّحُ حَتّٰى نَحُطَّ الرِّحَالَ۔ ہم نفل اس وقت تک نہیں پڑھتے تھے کہ اپنا سامان یا زین اونٹوں پر سے اتار لیتے۔

رُحْلَةٌ بضمہ را جس طرف جانے کا یا جس کے پاس جانے کا قصد ہو۔

كَانَ رَحْلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذِرَاعًا۔ آنحضرتؐ کی کاٹھی (یعنی کاٹھی کی پچھلی لکڑی) ایک ہاتھ کی تھی۔

اَلرَّحِيْلُ اَحَدُ الْيَوْمَيْنِ۔ جن دو دنوں کا آدمی کو خیال رکھنا چاہیے، ان میں ایک کوچ کا دن ہے (یعنی دنیا سے سفر کرنے کا)

مَرْحَلَةٌ۔ منزل۔

رُحْمٌ یا رُحُمٌ یا رَحْمَةٌ یا مَرْحَمَةٌ۔ مہربانی کرنا، دردمندی ظاہر کرنا۔

رَحْمٌ یا رَحَامَةٌ۔ زچگی کے بعد عورت کے رحم میں بیاری ہو کر اس سے مرجانا۔

رِحْمٌ اور رَحِمٌ۔ رشتہ، قرابت، ناطہ

اَلرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ۔ بہت مہربان رحم والا (نہایہ میں ہے کہ رحمٰن اور رحیم دونوں مبالغہ کے صیغے ہیں اور رحمٰن، رحیم سے بڑھ کر ہے، کیونکہ "رحیم" اللہ کے سوا اور دوسروں کو بھی کہہ سکتے ہیں مگر "رحمٰن" کا اطلاق بجز خدا کے اور کسی پر نہیں ہو سکتا)

ثَلَاثٌ يَنْقُصُ بِهِنَّ الْعَبْدُ فِي الدُّنْيَا وَيُدْرِكُ بِهِنَّ فِي الْاٰخِرَةِ مَا هُوَ اَعْظَمُ مِنْ ذٰلِكَ الرُّحْمُ وَالْحَيَاءُ وَعِيُّ اللِّسَانِ۔ تین چیزیں ایسی ہیں جن کی وجہ سے

آدمی دنیا میں گھٹتا رہتا ہے (نقصان اٹھاتا ہے لوگ عیب کرتے ہیں) مگر آخرت میں ان کی وجہ سے وہ ملے گا جو اس سے بڑھ کر ہے، ایک تو رحمت اور مہربانی، دوسرے حیاء اور شرم تیسرے کم گوئی اور زبان کی بندش (مطلب یہ ہے کہ ان خصلتوں کی ضد مثلاً بے رحمی اور قساوت قلب اور بے شرمی اور زبان آوری سے گو دنیا میں آدمی فائدہ اٹھاتا ہے مگر آخرت میں نقصان اٹھائے گا اور ان خصلتوں کی وجہ سے گو دنیا کا کچھ نقصان ہو گا مگر آخرت میں جو فائدہ ہو گا اس کے مقابلہ میں نقصان کوئی چیز نہیں ہے)۔

هِيَ أُمُّ رُحْمٍ۔ مکہ رحم کی ماں ہے (یعنی جو وہاں جاتا ہے اس پر رحمت الٰہی نزول کرتی ہے۔ بعض نے کہا ام رحم مکہ کا ایک نام ہے)۔

مَنْ مَلَكَ ذَا رَحِمٍ مَحْرَمٍ فَهُوَ حُرٌّ۔ جو شخص اپنی محرم رشتہ دار کا مالک ہو جائے (مثلاً بھائی، بیٹا، پوتا نواسا، باپ، دادا، چچا وغیرہ کا۔ یا بہن، بیٹی، پوتی، نواسی ماں، نانی، دادی، پھوپی، خالہ وغیرہ کا) تو وہ آزاد ہو جائے گا (اس کی ملک میں آتے ہی وہ آزاد ہو جائے گا)۔

فَإِنَّمَا يَرْحَمُ اللّٰهُ مِنْ عِبَادِهِ الرُّحَمَاءَ یا مِنْ عِبَادِهِ الرُّحَمَاءُ۔ یعنی اللہ اپنے بندوں میں سے ان ہی بندوں پر رحم کرتا ہے جو (دوسرے بندوں پر) رحم کرتے ہیں۔

يَرْحَمُ اللّٰهُ عُمَرَ مَا حَدَّثَ۔ اللہ عمرؓ پر رحم کرے انھوں نے یہ کیا حدیث بیان کی (حضرت عائشہؓ کے اس قول کا مطلب یہ ہے کہ، انھوں نے روایت حدیث میں غلطی کی)۔

رَحِمَ اللّٰهُ رَجُلًا سَمْحًا۔ اللہ تعالیٰ اس مرد پر رحم کرے جو لین دین میں نرمی کرتا ہو۔

قَامَتِ الرَّحِمُ فَأَخَذَتْ بِحَقْوِ الرَّحْمٰنِ۔ ناطا کھڑا ہوا اور اس نے پروردگار کی کمر تھام لی۔

وَتُرْسَلُ الْأَمَانَةُ وَالرَّحِمُ۔ اور امانت و قرابت دونوں بھیجی جائیں گے (قیامت کے دن دونوں مجسم ہو کر ظاہر ہوں گے اور اس میں کوئی استبعاد نہیں ہے جیسے دوسری حدیث میں ہے کہ نیک عمل اور قرآن بھی مجسم ہو کر ظاہر ہوں گے)۔

يَجْعَلُهُ اللّٰهُ رَحْمَةً لِلْمُؤْمِنِيْنَ۔ اللہ تعالیٰ نے طاعون کو مسلمانوں کے لئے رحمت کیا ہے (ان کو اس میں شہادت کا ثواب اور درجہ ملتا ہے۔ حالانکہ کافروں کے لئے وہ عذاب ہے)۔

مَنْ لَا يَرْحَمُ لَا يُرْحَمُ (جو شخص (اللہ کے بندوں پر) رحم نہیں کرے گا اس پر (اللہ کی طرف سے) بھی رحم نہ ہوگا۔

رَحْمَتِيْ تَغْلِبُ عَلٰى غَضَبِيْ۔ میری رحمت میرے غصے پر غالب ہے (یعنی رحمت کا تعلق غضب کے تعلق سے زیادہ ہے)۔

إِنَّ رَحْمَتِيْ سَبَقَتْ عَلٰى غَضَبِيْ میری رحمت میرے غصے سے آگے بڑھ گئی۔

إِنَّ رَحْمَتِيْ أَنْ تَنْطَلِقَا فِي النَّارِ۔ میری رحمت یہ ہے کہ تم دونوں آگ میں چلے جاؤ (اب میرا حکم مان لیا پھر وہ دونوں بہشت میں داخل کئے جائیں گے)۔

وَصِلَةُ الرَّحِمِ الَّتِيْ لَا تُوْصَلُ إِلَّا بِهِمَا اور ماں باپ سے ناطا ملانا، اچھا سلوک کرنا، خاص انہی کی رضامندی کے لئے (نہ کسی دنیاوی طمع یا جاہ و منزلت کی تحصیل کی غرض سے)۔

لَا يَنْزِلُ الرَّحْمَةُ عَلٰى قَوْمٍ فِيْهِمْ قَاطِعُ رَحِمٍ۔ ان لوگوں میں اللہ کی رحمت نہیں اترتی جن میں کوئی ناطہ کاٹنے والا ہوتا ہے (جو اپنے اعزا کے ساتھ بدسلوکی کرتا ہے) (بعض نے کہا کہ رحمت سے یہاں بارش مراد ہے، یعنی ایسے لوگوں پر پانی اور بارش کا قحط آتا ہے)۔

اَلرَّاحِمُوْنَ يَرْحَمُهُمُ الرَّحْمٰنُ اِرْحَمُوْا

مَنْ فِی الْاَرْضِ يَرْحَمْكُمْ مَنْ فِی السَّمَاءِ۔ جو لوگ (دوسرے بندوں پر) رحم کرتے ہیں اللہ بھی اُن پر رحم کرتا ہے ان لوگوں پر رحم کرو جو زمین پر ہیں تم پر بھی وہ رحم کرے گا جو آسمان پر ہے (یعنی اللہ جل جلالہ جو عرش معلّے پر ساتوں آسمانوں کے اوپر ہے)، یہ حدیث مسلسل بالاولیۃ ہے اور مجھ کو بہت اعلیٰ سند سے ملی ہے، (یعنی مولانا فضل الرحمٰن نور اللہ مرقدہٗ سے، انھوں نے مولانا شاہ عبد العزیز صاحبؒ دہلوی سے، انھوں نے مولانا شاہ ولی اللہ صاحبؒ امام الہند سے اخیر تک)

نَبِیُّ الرَّحْمَةِ۔ رحمت کے پیغمبر (یعنی جن کی رسالت اللہ کی رحمت ہے اپنی مخلوق پر)۔

اِنَّ لِلّٰهِ مِائَةَ رَحْمَةٍ۔ اللہ تعالےٰ کی سو رحمتیں ہیں (ان میں سے ایک اس نے دنیا میں اتاری جس کی وجہ سے ماں اپنی اولاد پر شفقت کرتی ہے اور ننانوے رحمتیں اُس نے اپنے پاس رکھ چھوڑی ہیں، قیامت کے دن وہ اپنے بندوں پر اُن کو استعمال کرے گا (سبحان اللہ! جب وہ ننانوے درجہ ماں باپ سے زیادہ ہم پر مہربان ہے تو ہم کو اس کے رحم و کرم سے بہت کچھ اُمید ہے)۔

رَحْمَتُكَ اَوْسَعُ مِنْ ذُنُوْبِیْ۔ تیری رحمت میرے گناہوں سے زیادہ وسیع ہے۔

اِنَّهَا رَحْمَةٌ۔ یہ آنسو بہنا رحمت اور شفقت کی وجہ سے ہے (بےکسی وجہ سے کہ میں صبر کرنے سے عاجز ہوں)۔

اَتَعْجَبُوْنَ مِنْ رُحْمِ اُمِّ الْاَفْرَاخِ۔ کیا تم ان بچوں کی ماں کی شفقت پر تعجب کرتے ہو (اس کو اپنی اولاد سے جس درجہ محبت ہے۔ حالانکہ پروردگارِ عالم کو اپنے بندوں پر اس سے سو درجہ زیادہ محبت اور شفقت ہے)۔

رَحْمَانُ الْيَمَامَةِ۔ مسیلمہ کذاب کا لقب تھا۔

صِلُوْا اَرْحَامَكُمْ۔ اپنے رشتوں کو ملاؤ۔

لَا تُسَافِرُ الْمَرْأَةُ اِلَّا مَعَ مَحْرَمٍ مِنْهَا عورت بغیر محرم (مرد) کے سفر نہ کرے (جیسے شوہر، باپ، دادا، بھائی، بیٹا، پوتا، چچا، ماموں وغیرہ)۔

اِخْتِلَافُ اُمَّتِیْ رَحْمَةٌ۔ میرے امت کے لوگوں کا بار بار میرے پاس آنا اور مجھ سے دین کی باتیں سیکھ کر دوسرے لوگوں کے پاس جانا، ان کو سکھانا رحمت ہے اللہ کی اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ دین کی باتوں میں اختلاف رحمت ہے، کیونکہ دین ایک ہی ہے، بعض نے کہا مُراد وہ اختلاف ہے جو مجتہدین امت سے فروعی مسائل میں منقول ہے یہ اختلاف رحمت ہے کیونکہ بعض وقت ایک مجتہد کا قول سخت ہوتا ہے تو آسانی کے لئے دوسرے مجتہد کے قول پر عمل کر سکتے ہیں، جس طرح کہا جاتا ہے کہ "اختلاف العلماء رحمۃ" کنز العمال میں بھی یہ حدیث مذکور ہے کہ "اختلاف علماء امتی رحمۃ" مگر اس کی سند کو نہیں بیان کیا گیا۔ بہر حال بڑا بے وقوف ہے وہ شخص جو ایسے اختلاف کی وجہ سے کسی مجتہد یا عالم کو کافر یا فاسق سمجھے اس کی ایذا دہی پر مستعد ہو، ارے کمبخت یہ اختلاف تو تیرے لئے آسانی کا باعث ہوا اور تو اس سے دشمنی کرتا ہے نیکی کا بدلہ بدی۔ مثلاً ہمارے امام شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ نے یہ اختیار کیا کہ اگر تین طلاقیں یکبارگی خلاف سنت دیدی جائیں تو ایسی صورت میں ایک ہی طلاق پڑے گی۔ یا امام ابن جریر طبریؒ اور شیخ محی الدین ابن عربی نے وضو میں پاؤں پر مسح کرنا بھی جائز رکھا ہے۔ اب غور فرمائیے کہ ان اختلافات کی وجہ سے امت پر کس قدر آسانی ہوئی؟ کوئی آدمی غصے میں تین طلاق دیدیتا ہے، اب ائمہ اربعہ کی پیروی کرے تو حلالہ کے بغیر اپنی بیوی سے نہیں مل سکتا، یا سردی کے موسم میں بغیر پاؤں دھوئے وضو نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح جمع بین الصلوٰتین میں، جس کو اہلِ حدیث نے حضر میں بغیر عذر بھی جائز رکھا ہے۔ کتنی آسانی ہے۔ اسی طرح عمامہ یا جراب اور پائتابہ پر مسح کافی ہونے میں کس قدر آسانی ہے)۔

رَحًى۔ چکی چلانا، چکی گھمانا (جیسے رَحَی ہے)۔

رَحیٰ: چکی، سینہ، سردار، مستقل قبیلہ جو دوسروں کا محتاج نہ ہو، پالک، اونٹ یا ہاتھی کا کھر، اونٹوں کا بھاری منڈا۔

تَدُوْرُ رَحَی الْاِسْلَامِ لِخَمْسٍ اَوْ سِتٍّ اَوْ سَبْعٍ وَّ ثَلٰثِیْنَ سَنَةً فَاِنْ یَّقُمْ لَهُمْ دِیْنُهُمْ یَقُمْ لَهُمْ سَبْعِیْنَ سَنَةً وَاِنْ یَّهْلِكُوْا فَسَبِیْلُ مَنْ هَلَكَ مِنَ الْاُمَمِ۔ اسلام کی چکی پینتیس ۳۵ یا چھتیس ۳۶ یا سینتیس ۳۷ برس تک گھومتی رہے گی (یعنی اس زمانہ تک اسلام کو خوب ترقی ہوگی، مسلمان سب مل جلے رہیں گے) پھر اگر ان کا دین قائم رہے تو ستر برس تک اور قائم رہے گا ورنہ اور امتوں کی طرح تباہ ہو جائیں گے (۳۵ سال تک تمام مسلمان متفق رہے بعد ازاں پھوٹ اور انتشار کا آغاز ہوا۔ اہل مصر نے بغاوت کر کے حضرت عثمان رض پر چڑھائی کی۔ ۳۶ سال گزرے تھے کہ جنگ جمل ہوئی اور ایک سال بعد حضرت علی رض ہی کے زمانۂ خلافت میں جنگ صفین ہوئی جس میں ہزاروں مسلمان مارے گئے اور جس نے ملت اسلامیہ کو ناقابل تلافی نقصان پہنچایا۔ اور ستر برس قائم رہنے سے یہ مراد ہے کہ ان لڑائیوں اور خرابیوں کے بعد ایک سلطنت قائم ہوگی جو ستر برس تک رہے گی۔ یعنی بنی امیہ کی سلطنت۔ کیونکہ ان کی سلطنت کے قیام و استحکام سے لے کر اس وقت تک کہ دولت عباسیہ کی طرف بلانے والے خراسان میں پیدا ہوئے ستر ہی برس کے قریب مدت ہے۔ مگر اس میں یہ اشکال ہوتا ہے کہ بنی امیہ کے زمانۂ حکومت میں دین کہاں قائم ہوا تھا؟ بلکہ دین کی بربادی ہوئی تھی۔ اس اشکال کو اس طرح دفع کیا ہے کہ آنحضرت ؐ نے بطور شرط فرمایا کہ اگر ۳۷ سال کے بعد امت میں نااتفاقی نہ ہوئی تو ستر برس دین اور قائم رہے گا اگر تباہ ہوتے تو پچھلی امتوں کی طرح تباہ ہو جائیں گے۔ چونکہ ۳۵ سال ہی میں پھوٹ پیدا ہو کر شیرازہ بکھر گیا لہٰذا مسلمان بھی پچھلی قوموں اور امتوں کی طرح تباہ ہو گئے۔ بنی امیہ کا نام و نشان نہ رہا۔ اس کے بعد دولت عباسیہ قائم ہوئی، وہ بھی تاتاریوں کے ہاتھ برباد ہوئی۔ اس کے بعد دولت عثمانیہ اتراک کی قائم ہوئی یہ اب تک قائم ہے گو اس کی حالت بھی بہ نسبت سابق کے بہت خراب ہو گئی ہے اور ہر چہار طرف سے کفار نے اس کو تنگ کر دیا ہے۔ اکثر ممالک اس کے ہاتھ سے نکل گئے ہیں۔ رہے نام اللہ کا، اب جو کچھ امید ہے وہ حضرت صاحب الزماں مہدی ؑ کے ظہور پر ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم کو ان کے اتباع میں کرے، اگر ہم فوت ہو جائیں تو ہر ایک مسلمان بھائی کو ہماری وصیت یہ ہے کہ ہمارا سلام حضرت مہدی اور حضرت عیسیٰ ؑ کو پہنچا دے، اور ہماری کتاب "ھدیة المھدی"[1] آپ کے ملاحظہ میں گزار دے)۔

(ایک روایت میں تَزُوْلُ رَحَی الْاِسْلَامِ یعنی ۳۵ سال میں اسلام کی چکی کا زوال ہوگا۔ اس صورت میں مطلب صاف ہے کیونکہ اسی سال سے اسلام کی چکی بگڑی اور لوگوں میں یکجہتی کے بجائے انتشار پیدا ہو گیا)۔

كَيْفَ تَرَوْنَ رَحَاهَا۔ تم اس کی گلائی کیسی دیکھتے ہو؟ (یعنی ابر کی)۔

حِیْنَ فَرَغَ عَلِیٌّ مِنْ مَّرْحَی الْجَمَلِ۔ جب حضرت علی رض جنگ جمل سے فارغ ہوئے (یعنی جہاں جنگ کی چکی گھوم رہی تھی)۔

سَاَصْنَعُ لَكَ رَحًی یَتَحَدَّثُ بِهَا الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ (ابو لؤلؤ مردود نے حضرت عمر رض سے کہا) میں آپ کے لئے ایسی چکی بناؤں گا کہ مشرق اور مغرب والے سب اس کا ذکر کرتے رہیں گے۔

---

[1] اس کتاب پر ہمارے زمانہ کے مسلمانوں کو بڑا غصہ ہے۔ وجہ یہ ہے کہ یہ کتاب کل مسائل میں کسی فریق کے موافق نہیں ہے بلکہ خذ ما صفا ودع ما کدر پر عمل کیا ہے۔ نہ اہل حدیث ہمارے زمانے کے اس کو پسند کرتے ہیں اور نہ ہی مقلدین حضرات، نہ آمیہ پسند کہتے ہیں اور نہ ہی نام کے سُنّی،

میرا مجرو سا اللہ جل جلالہ

پر ہے اعتزل تلك الفرق كلها پیش نظر ہے۔ جب امام مہدی ؑ ظاہر ہوں گے اس وقت اس کتاب کی صحیح حالت معلوم ہو جائے گی۔ ۱۲ منہ۔

(مردود نے آپ کے قتل کی دھمکی دی)۔

کَحُسْبَانِ الرَّحَا۔ چکّی کی گردش کی طرح۔

عَلَيْهِ دَارَتِ الرَّحٰی۔ ان ہی پر آسمان اور زمین کی چکّی پھری۔

بابُ الرّاء مع الخاء

رَخٌّ۔ روندنا، ملانا، گر پڑنا، جھک جانا۔

اِرْخَاخٌ۔ مبالغہ کرنا۔

اِرْتِخَاخٌ۔ لٹک جانا، اضطراب۔

رَخَاخٌ۔ عیش وعشرت، نرم وسیع زمین۔

رُخٌّ۔ شطرنج کا مہرہ، ہاتھی اور ایک بڑا پرندہ[۱۵]۔

مُرْتَخٌّ۔ نشہ میں چور۔

يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ أَفْضَلُهُمْ رَخَاخًا أَقْصَدُهُمْ عَيْشًا۔ ایک زمانہ لوگوں پر ایسا آئے گا کہ ان میں عیش وعشرت کے لحاظ سے وہ بہتر ہوگا، جس کی حالت متوسط ہو (نہ بہت امیر نہ بہت مفلس)

أَرْضٌ رَخَاخٌ۔ نرم ملائم زمین۔

رُخَّجِي۔ مامون کا ایک وزیر جو امام رضاء کا خیرخواہ تھا۔

رُخْصٌ۔ ارزاں ہونا، سستا ہونا۔

رَخَاصَةٌ اور رُخُوصَةٌ۔ نرمی، ملائمت۔

تَرْخِيصٌ۔ سستا کرنا، اجازت دینا۔

رُخْصَةٌ۔ آسانی، شریعت کا وہ کام جس کی اجازت ہو۔

رَخِيصٌ۔ سستا۔

أَرْخَصَ فِي أُولٰئِكَ رَسُولُ اللهِ صلعم۔ آں حضرتؐ نے ان لوگوں کے بارے میں اجازت دی۔

فَرَخَّصَ لَنَا أَنْ نَتَزَوَّجَ بِالثَّوْبِ۔ ہم کو آپؐ نے کپڑے کے بدلے متعہ کر لینے کی اجازت دی۔

اِلَّا قَبِلْتَ رُخْصَةَ اللهِ۔ تو نے اللہ کی رخصت کیوں قبول نہیں کی۔

سُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنْ مُتْعَةٍ فَرَخَّصَ۔ ابن عباسؓ نے متعہ کی اجازت دی۔

فَتَرَخَّصَ فِيهِ۔ آپ نے آسانی رکھی (یعنی کچھ دن روزہ رکھو کچھ دن افطار کرو۔ عورتوں سے نکاح کرو۔ بعض لوگ یہ سمجھے کہ ہمیشہ روزہ رکھنا اور عورتوں سے بالکل الگ رہنا افضل ہے۔ حالانکہ یہ افضل نہیں ہے افضل وہی ہے جو سنتِ رسول کے موافق ہو)۔

رِخْلٌ یا رَخِلٌ یا رَخْلَةٌ۔ بکری کا بچہ جو مادہ ہو اور نر کو حَمَلٌ کہتے ہیں۔

سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ أَسْلَمَ فِي مِائَةِ رَخِلٍ فَقَالَ لَا خَيْرَ فِيهِ۔ ابن عباسؓ سے پوچھا گیا، ایک شخص نے سو بکریوں کے بچوں میں سَلَم کی (یعنی بیع سلم) انھوں نے کہا یہ بہتر نہیں (کیونکہ اس میں نزاع کا ڈر ہے، ربّ السلم کہے گا میں نے اتنے من کے ایسے بچے ٹھہرائے تھے، مسلم الیہ کہے گا نہیں ایسے بچے ٹھہرے تھے)

رَخَمٌ۔ نرم ہونا، ہموار ہونا، انڈے سینا، کھیلنا، رحم کرنا۔

تَرْخِيمٌ۔ دُم کاٹنا۔

رُخَامٌ۔ سفید نرم پتھر۔

لَوْ كَانُوا مِنَ الطَّيْرِ لَكَانُوا رَخَمًا۔ اگر رافضی لوگ پرندے ہوتے تو مُرخم ہوتے۔

رَخَمٌ۔ ایک پرندہ ہے جو گدھ کے مشابہ ہوتا ہے۔ وہ مکّاری اور فریب اور گندگی پسند مشہور ہے۔ اتنے بلند پہاڑوں میں جا کر انڈے دیتا ہے جہاں پر رسائی مشکل ہے۔

شِعْبُ الرَّخَمِ۔ مکّہ میں ایک مقام کا نام ہے۔

رَخِمَ السِّقَاءُ۔ مشک بدبودار ہو گئی۔

مَجِّدْنِي الْيَوْمَ بِذٰلِكَ الصَّوْتِ الْحَسَنِ الرَّخِيمِ۔ اے داؤد! آج میری تعریف اچھی نرم آواز سے کر (جو تجھ کو ملی)

---

[۱۵] کہتے ہیں کہ یہ پرندہ دریائے چین کے متصل پایا جاتا ہے اور گینڈے کو اٹھا کر لے جاتا ہے۔ اسی طرح ہاتھی کو۔ حیوٰۃ الحیوان میں اسی طرح منقول ہے۔ گر صحیح یہ ہے کہ یہ بیہودہ خرافات ہے۔ ۱۲ منہ

آواز سے)۔

رُخَامَۃٌ۔ ایک بھاجی ہے۔

رُخْمَۃٌ۔ محبت اور نرمی۔

رَخْمٌ یا رِخْوَۃٌ یا رَخَاوَۃٌ۔ آرام کی زندگی، کشادگی، چین

اُذْکُرِ اللّٰہَ فِی الرَّخَاءِ یَذْکُرْکَ فِی الشِّدَّۃِ۔ اللہ کی یاد چین کی حالت میں کر، وہ تجھ کو سختی کی حالت میں یاد کرے گا (تیری دعا قبول اور تیری مصیبت دور کرے گا)۔

فَلْیُکْثِرِ الدُّعَاءَ عِنْدَ الرَّخَاءِ (جو شخص یہ چاہے کہ اس کی دعا تکلیف کی حالت میں قبول ہو) تو چین اور آسائش کی حالت میں بہت دعا کرتا رہے (اللہ کی یاد اور اس کی بندگی کرتا رہے)۔

لَیْسَ کُلُّ النَّاسِ مُرْخًی عَلَیْہِ۔ ہر آدمی کے لئے رزق کی کشادگی نہیں ہے (کوئی تنگی میں، کوئی فراغت میں)۔

اِسْتَرْخِیَا عَنِّیْ۔ پھیل جاؤ ہم سے الگ ہو جاؤ!

اِسْتَرْخِیْ عَنِّیْ۔ مجھ سے الگ ہو جاؤ۔ (یہ حج میں حضرت زبیرؓ نے اپنی بیوی اسماءؓ سے کہا)

اِنَّ اَحَدَ شِقَّیْ اِزَارِیْ یَسْتَرْخِیْ۔ میرے پاجامہ کا ایک کنارہ لٹک جاتا ہو (یعنی ٹخنوں سے نیچے آجاتا ہے، شاید چلنے میں وہ ایک طرف جھک کر چلتے ہوں گے، چونکہ وہ بہت ناتوان تھے) (یہ کلمات حضرت ابوبکر صدیقؓ نے فرمائے)۔

قَدْ اَرْخٰی طَرَفَیْھَا بَیْنَ کَتِفَیْھَا۔ اس کے دونوں کنارے اپنے دونوں مونڈھوں کے درمیان لٹکائے۔

اَلْمُؤْمِنُ لَشَکُوْرٌ عِنْدَ الرَّخَاءِ۔ مسلمان چین کی حالت میں اللہ کا شکر ادا کرتا ہے اور دکھ کی حالت میں صبر، غرض کسی حالت میں خدا کو نہیں بھولتا۔

رَاخِ الْاِخْوَانَ فِی اللّٰہِ۔ اللہ کی رضامندی کے لئے مسلمان بھائیوں سے نرمی اور محبت کر۔

فَاِنَّہٗ اَرْخٰی لِبَالِھَا۔ اس سے اس کے دل کو زیادہ چین رہے گا۔

اَرْخَی السِّتْرَ۔ پردہ لٹکا۔

فَرَسٌ رِخْوَۃٌ۔ نرم مزاج غریب گھوڑا۔

تَرَاخِیْ۔ دیر، وسعت، مہلت۔

بابُ الراء مع الدال

رَدْءٌ۔ مدد دینا، زور دینا، ستون لگانا، اچھی طرح خبرگیری کرنا، مارنا۔

رَدَاءَۃٌ۔ خرابی

اِرْدَاءٌ۔ مدد کرنا، خراب کرنا، بگاڑنا، لٹکانا، ستون لگانا۔

اُوْصِیْہِ بِاَھْلِ الْاَمْصَارِ خَیْرًا فَاِنَّھُمْ رِدْءُ الْاِسْلَامِ وَجُبَاۃُ الْمَالِ وَغَیْظُ الْعَدُوِّ۔ میں اس کو وصیت کرتا ہوں کہ دوسرے شہر والوں سے عمدہ سلوک کرے کیونکہ وہ اسلام کے مددگار دوسرے آمدنی کا ذریعہ ہیں (ان سے روپیہ وصول ہوتا ہے مسلمانوں کا کام چلتا ہے) تیسرے دشمنوں کو غصہ دلاتے ہیں (کیونکہ ان کی شرکت سے مسلمانوں کی تعداد زیادہ معلوم ہوتی ہے اور دشمن مرعوب ہوتے ہیں)۔

وَالْغَنَمُ تَرَدَّدُ عَلٰی مِائَۃٍ۔ بکریاں سو سے زیادہ تھیں۔

رَدْبٌ۔ وہ راستہ جو بند ہو۔

اِرْدَبٌ۔ اہل مصر کے ہاں ایک پیمانہ ہے جس میں ۲۴ صاع آتے ہیں۔

رَدْحٌ۔ مٹی کا گلاوہ کرنا، ٹھہرنا، جمنا، مراد کو پہنچنا، حظ پانا، خیمہ کے آخر میں ایک پردہ لگانا۔

عُکُوْمُھَا رَدَاحٌ۔ اس کی گٹھریاں بھاری ہیں (یعنی ان میں مال واسباب بہت ہے)۔

رَدَاحٌ۔ اصل میں رَدَاحٌ اس عورت کے لئے بولتے ہیں، جس کے چوتڑ (سرین) بھاری بھرکم ہوں۔

اِنَّ مِنْ وَّرَائِکُمْ اُمُوْرًا مُتَمَاحِلَۃً رُدُحًا (حضرت علیؓ نے فرمایا) تمہارے پیچھے آنے والے (یعنی آئندہ

ایسے لمبے طویل اور اہم اُمور ہیں (یعنی دیر تک قائم رہنے والے عظیم الشان فتنے اور فسادات)

اِنَّ مِنْ وَّرَائِكُمْ فِتَنًا مُّرْدِحَةً۔ مستقبل میں تم پر بھاری فتنے آنے والے ہیں یا ایسے فتنے جو دِلوں کو ڈھانپ لیں گے (اُن پر گمراہی کی تاریکی چھا دیں گے) اِس صورت میں یہ اَرْدَحْتُ الْبَيْتَ سے نکلا ہے، یعنی میں نے کوٹھری کو چھپا دیا۔

لَاَكُوْنَنَّ فِيْهَا مِثْلَ الْجَمَلِ الرَّدَاحِ (حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے کہا) میں تو اِن فتنوں میں بھاری بھرکم اونٹ کی طرح بن جاؤں گا (کسی کا طرف دار نہیں بنوں گا)۔ (عبداللہ بن عمرؓ نے ایسا ہی کیا کہ اس دَورِ فتن میں سب سے الگ رہے جب حضرت علیؓ اور امیر معاویہؓ میں اختلاف ہوا تو وہ کسی فریق کے شریک نہیں ہوئے، انھوں نے نہ معاویہ سے بیعت کی نہ حضرت علی سے، یہاں تک کہ معاویہ کی بیعت پر سب کا اتفاق ہو گیا، اس وقت انھوں نے معاویہ سے بیعت کر لی، پھر عبدالملک اور عبداللہ بن زبیرؓ اور مروان کے اختلاف میں انھوں نے کسی سے بیعت نہ کی، یہاں تک کہ عبدالملک پر اتفاق ہو گیا، اس وقت انھوں نے عبدالملک سے بیعت کر لی۔ اور یزید سے انھوں نے اس لئے بیعت کر لی تھی کہ شروع میں اُس پر سب کا اتفاق ہو گیا تھا یہاں تک کہ اہلِ مدینہ نے بھی اس سے بیعت کر لی تھی۔ صرف امام حسینؓ اور عبداللہ بن زبیرؓ نے بیعت نہیں کی تھی۔ بعد ازاں اہلِ مدینہ نے یزید کا فسق و فجور دیکھ کر اس کی بیعت ساقط کر دی، مگر عبداللہ بن عمرؓ نے نہیں توڑی، اِسی سبب سے لشکرِ یزید کے ظلم و تعدی سے آپ محفوظ رہے)۔

وَبَقِيَتِ الرَّدَاحُ الْمُظْلِمَةُ۔ ابھی وہ بھاری بھرکم تاریک کر دینے والا فتنہ باقی ہے۔

رَدٌّ یا مَرَدٌّ یا مَرْدُوْدٌ یا رِدِّیْدٰی۔ پھیرنا، خطا بیان کرنا، قبول نہ کرنا، بند کر دینا، لوٹا دینا، جواب بھیجنا، فائدہ دینا۔

تَرْدِيْدٌ۔ دو کاموں کو بیان کرنا، یا یہ یا وہ، اور بمعنی رَدٌّ بھی آیا ہے۔

تَرَدُّدٌ۔ آگے پیچھے ہونا، شک کرنا۔

تَرَادُدٌ۔ بیع کا فسخ کرنا۔

اِرْتِدَادٌ۔ پھر جانا، اسلام سے برگشتہ ہونا۔

اِسْتِرْدَادٌ۔ طلب کرنا، واپس چاہنا۔

رَادَّةٌ۔ فائدہ۔

لَيْسَ بِالطَّوِيْلِ الْبَائِنِ وَلَا الْقَصِيْرِ الْمُتَرَدِّدِ۔ آنحضرتؐ نہ تو بالکل بدنما لمبے تھے (تاڑ کے جھاڑ کی طرح) اور نہ بالکل پستہ قد تھے (بلکہ آپ میانہ قد اور خوشنما تھے)۔

مَنْ عَمِلَ عَمَلًا لَيْسَ عَلَيْهِ اَمْرُنَا فَهُوَ رَدٌّ۔ جو شخص ایسا کام کرے جس کا ہم نے حکم نہیں دیا، یعنی جو ہماری سنت کے خلاف ہو تو وہ باطل اور لغو ہے (یعنی ناجائز ہے) اس حدیث کا یہ مطلب نہیں ہے کہ جو کام آنحضرتؐ کے عہد میں نہ ہوا ہو وہ ناجائز ہے، ورنہ بڑی قباحت لازم آئے گی۔ کیونکہ آنحضرتؐ کے مبارک زمانے میں بہت سے کام نہیں ہوئے تھے مگر آپ کے بعد ان کی ضرورت محسوس ہوئی، جیسے مدارس کا بنانا، خزانہ، محبس اور دارالقضا کی تعمیر، جدید طرز کے آلاتِ حرب اور بحری جنگی جہازوں کی ساخت، کتبِ دینی کی تالیف اور قرآن و حدیث کی ترجمانی و تفسیر عربی وغیرہ دوسری زبانوں میں کرنا۔ یہ اور اسی طرح کے دوسرے کام ناگزیر تھے جن کو انجام دیا گیا۔ بہر حال اس حدیث کا منشا یہ ہے کہ جو کام ہماری تعلیم اور ہدایت کے خلاف ہوں اور اسلام کی روح کے منافی ہوں، ایسے کام ہر زمانہ میں باطل اور لغو ہیں۔ مثلاً آنحضرتؐ نے قبر پر چراغ جلانے والوں پر لعنت فرمائی۔ باایں ہمہ کوئی قبر پر چراغاں کرے اور اس کا نام عرس رکھ لے یا صندل تو ناجائز ہو گا۔ آں حضرت نے کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ کرنے کو منع فرمایا اب کوئی نوحہ خوانی یا تعزیت کی مجلس اگلے بزرگوں کی کرے یا دن

میں ایسا نیا کام نکالے جو آنحضرتؐ کے عہد میں نہ تھا نہ وہ کسی عام قاعدۂ شرعی کے تحت آتا ہے، مثلاً جھنڈے، تعزیے، علم نکالنا اور کسی کے انتقال کے بعد برادری یا لوگوں کو جمع کر کے سوئم، دسواں اور چہلم کرنا۔ صلوٰۃ غوثیہ پڑھنا وغیرہ وغیرہ)۔

اَلَا اَدُلُّكَ عَلٰى اَفْضَلِ الصَّدَقَةِ اِبْنَتُكَ مَرْدُوْدَةٌ عَلَيْكَ لَيْسَ لَهَا كَاسِبٌ غَيْرُكَ (آنحضرتؐ نے سراقہ بن جعشم سے فرمایا) میں تجھ کو سب سے بہتر صدقہ بتلاؤں تیری بیٹی تیرے پاس پھر آجائے (اس کا شوہر اس کو طلاق دیدے) اور تیرے علاوہ اس کے لئے کوئی روٹی کمانے والا نہ ہو۔

رَدُّ الشَّمْسِ۔ آفتاب کا پھر لوٹ آنا (یعنی غروب کے بعد پھر نکلنا۔ کہتے ہیں شب معراج کی صبح کو اور غزوۂ خندق میں یہ ہوا تھا)۔

فَاُرْدِدَ عَلَيْهِ الشَّمْسُ مُشْرِقُهَا۔ سورج کا چمکنا پھر آپ پر پھیر آگیا (یعنی غروب کے بعد پھر نکل آیا، پیچھے سرکا دیا گیا مجمع البحرین میں ہے کہ ردِ شمس سے یہ بھی مراد ہو سکتا ہے کہ اس کی حرکت بسطی ہو گئی)۔

میں کہتا ہوں یہ ردِ شمس نہیں ہے بلکہ حبس شمس ہے اور یہ دوسری نشانی ہے آنحضرتؐ کی نشانیوں یعنی معجزات میں سے۔ اس کو طبرانی نے بسند جید جابر بن عبداللہؓ سے نکالا، ہیثمی نے کہا اس کی سند حسن ہے اور اسی طرح حافظ ابن حجر اور عراقی نے کہا، اور "ردِ شمس" کو طبرانی نے روایت کیا معجم کبیر میں اسماء بنت عمیس سے۔ ہیثمی نے کہا، اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں بجز ابراہیم بن حسن کے مگر ان کو بھی ابن حبان نے ثقہ بتایا ہے۔ اور طحاوی نے مشکل الآثار میں اس حدیث کو دو طریقوں سے نکالا اور کہا دونوں طریق ثابت ہیں، اور ان کے راوی ثقہ ہیں، اس صورت میں ابن جوزی نے جو اس حدیث کو موضوعات میں ذکر کیا ہے وہ صحیح نہیں ہے، حافظ ابن حجر نے کہا کہ ابن جوزی نے غلطی کی جو اس حدیث کو موضوعات میں داخل کیا)۔

تَسُوْدُ بِهَا اَنْفُسِيْ۔ تو ان چیزوں کو جن سے مجھ کو الفت ہے (یعنی مال، اولاد اور وطن وغیرہ) جمع کر دے گا

وَلِلْمَرْدُوْدَةِ مِنْ بَنَاتِهٖ اَنْ تَسْكُنَهَا (زبیرؓ نے اپنی وصیت میں ایک گھر کو وقف کیا اور کہا) ان کی بیٹیوں میں سے جو طلاق کی وجہ سے لوٹ آئے وہ اس گھر میں رہ سکتی ہے (مجمع البحار میں ہے کہ مطلقہ کو مردودہ اور جس کا شوہر مر جائے اس کو راجعہ کہتے ہیں)۔

رُدُّوا السَّائِلَ وَلَوْ بِظِلْفٍ مُحْرَقٍ۔ مانگنے والے (سائل) کو دے کر واپس کرو، اگرچہ ایک کھر ہی ہو جلا ہوا۔ (یہاں "رُدُّوا" کے یہ معنی نہیں ہیں کہ اس کو کچھ نہ دو خالی پھیر دو)۔

سَلَّمَ فَرَدَّ عَلَيْهِ۔ سلام کیا تو اس نے سلام کا جواب دیا

لَا تَرُدُّوا السَّائِلَ وَلَوْ بِظِلْفٍ۔ سائل کو محروم مت کرو کچھ نہ ہو تو کھر ہی دیدو (یعنی خالی مت پھیرو)۔

وَرَدَّ اُوْلَاهَا عَلٰى اُخْرٰهَا۔ اور پہلی جماعت کو پچھلی جماعت پر پھیر دیا (یعنی آگے کی جماعت کو اتنی دور نہ جانے دیا کہ وہ پچھلی جماعت سے بالکل الگ ہو جائے، بلکہ اس کو روک دیا یہاں تک کہ پچھلی جماعت اس سے جا کر مل گئی)۔

اِنَّهُمْ لَمْ يَزَالُوْا مُرْتَدِّيْنَ عَلٰى اَعْقَابِهِمْ۔ وہ ہمیشہ اپنی ایڑیوں کے بل (اسلام کے بعض واجبات سے) پھرے ہی رہے (یہ حوضِ کوثر کی حدیث میں ہے۔ مراد یہ ہے کہ اسلام کے بعض واجبات انھوں نے چھوڑ دیئے اور ارتداد سے یہاں کفر مراد نہیں ہے کیونکہ صحابہؓ میں سے آنحضرتؐ کی وفات کے بعد کوئی مرتد نہیں ہوا بلکہ چند دیہاتی گنوار لوگ اسلام سے پھر گئے تھے اور طلیحہ اسدی اگرچہ صحابہ میں سے تھے اور اسلام سے پھر گئے تھے مگر پھر مسلمان ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں شہید ہوئے)۔

وَيَكُوْنُ عِنْدَ ذٰلِكُمُ الْقِتَالِ رَدَّةٌ شَدِيْدَةٌ اس جنگ کے وقت ایک بار سخت لوٹنا ہو گا۔

لَا يُرَدِّدُ بِي فِي الصَّدَقَةِ۔ زکوٰۃ سال بھر میں دوبارہ نہیں لی جائے گی یا صدقہ دے کر پھر واپس کر لینا ناممکن ہے (دوسری روایت میں ہے :

لَا ثِنَىٰ فِي الصَّدَقَةِ۔ زکوٰۃ (ایک سال میں) دوبارہ نہیں لی جائے گی)۔

اَلصَّدَقَةُ قَبْلَ الرَّدِّ۔ اس سے پہلے صدقہ دینا جب کوئی صدقہ قبول نہ کرے گا (یعنی قیامت کے قریب جب زمین اپنے خزانے اُگل دے گی)۔

اِذْ لَمْ يَرُدَّ الْعِلْمَ اِلَيْهِ۔ کیونکہ انھوں نے یوں نہیں کہا کہ اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے (کہ اس کا کونسا بندہ زیادہ عالم ہے)۔

فَرَدَّدْتُهَا عَلَى النَّبِيِّ صلعم قَالَ لَا وَنَبِيِّكَ۔ میں نے اس دعا کو پڑھ کر دوبارہ آنحضرتؐ کو سُنایا تاکہ کوئی غلطی نہ رہ جائے تو وَنَبِيِّكَ کے بدلے میں نے وَرَسُولِكَ پڑھا۔ آپ نے فرمایا نہیں وَنَبِيِّكَ کہہ (اس حدیث سے معلوم ہوا کہ، ادعیۂ ماثورہ میں وہی الفاظ پڑھنے چاہیئے جو آنحضرتؐ سے منقول ہیں اپنی طرف سے الفاظ شامل کر لینا خواہ معنیٰ وہی ہوں درست نہیں ہے)۔

رَدَّ عَلَى الْمُتَصَدِّقِ قَبْلَ النَّهْيِ ثُمَّ نَهَاهُ۔ صدقہ دینے والے کو اس کا صدقہ پھیر دیا جو اس نے منع کرنے سے پہلے دیا تھا، پھر اس کو منع کر دیا (یعنی جب خود ایک چیز کا محتاج ہو، مثلاً اپنے پاس کپڑا پہننے کو نہ ہو اور کپڑا صدقہ دے تو ایسی حالت میں صدقہ دینے سے منع فرمایا اور منع کرنے سے پہلے جو اس نے صدقہ دیا تھا وہ اس کو واپس دلا دیا۔ چنانچہ مثل مشہور ہے ”اول خویش بعدہٗ درویش“)۔

اَنْ لَا يَرُدَّنِي عَلَى عَقِبِي۔ مجھ کو ایڑیوں کے بل اُلٹا نہ پھرائے (جس ملک سے ہجرت کی وہیں نہ مارے)۔

فَلَمَّا عَرَفَ فِي وَجْهِي رَدَّهُ هَدِيَّتِي۔ جب آپ کو ہدیہ پھیر دینے کا اثر میرے چہرے پر معلوم ہوا (میرے چہرے پر ناراضی کے اثرات معلوم ہوتے)

تَرَدُّوا الْقَتْلَى۔ ہم کشتوں کو (جو لوگ مارے گئے تھے) ان کے گاڑنے کے مقامات پر لانے لگے۔

اِعْتَمَرَ حَيْثُ رُدَّ دُوْنَهُ۔ آپ نے وہیں عمرہ کھول ڈالا جہاں مشرکوں نے آپ کو روک دیا تھا (یعنی حدیبیہ میں)

فَقَرَأَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَ يُرَدِّدُهَا۔ قل ہو اللہ پڑھا، بار بار اس کو پڑھتے رہے۔

قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَكَ وَمَا رَدُّوْا عَلَيْكَ۔ اللہ نے تمہارا کہنا اور کافروں نے جو تم کو جواب دیا، دونوں سُنے۔

فَمَا سَمِعْتُ لَهُ رَادًّا۔ میں نے کسی کو ان کا رد کرتے نہیں سُنا (بلکہ سب نے قبول کیا)

مَاذَا رَدَّ عَلَيْكَ فِي الشَّفَاعَةِ۔ تم کو شفاعت کے باب میں کیا جواب ملا؟

سَأَلَهُ عَنْ مَوَاقِيْتِ الصَّلٰوةِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ شَيْئًا۔ ایک شخص نے آنحضرتؐ سے نماز کے اوقات پوچھے تو آپ نے (زبان سے) کچھ جواب نہیں دیا (بلکہ دو دن اس کو اپنے ساتھ نماز پڑھا کر نماز کے اوقات کی تعلیم کی۔ کیونکہ عام لوگوں کی تعلیم اسی طرح خوب ہوتی ہے کہ اُن کو عملاً کر کے دکھائیں)۔

وَالْوَلِيْدَةُ وَالْغَنَمُ رَدٌّ۔ تیرا بردہ اور تیری بکریاں (جو تو نے اس کو دی ہیں) وہ تجھ کو پھیر دی جائیں گی۔

بِكُلِّ رَدَّةٍ دَعْوَةٌ۔ ہر بار جب لوٹ کر کافروں پر حملہ کیا جائے تو ایک دعا اس وقت قبول ہوتی ہے (یعنی یقیناً قبول ہوتی ہے)۔

فَرَدَّ اِلَيْهِ الثَّالِثَةَ (یہاں ثالثہ سے مجازاً چوتھی بار مُراد ہے)۔

فَرَدَّ اِلَى الثَّانِيَةِ (ان دونوں حدیثوں میں رد کے معنی پڑھنا ہے)

رَدَّ اللّٰهُ عَلَيَّ رُوْحِيْ حَتّٰى اَرُدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ۔ (جب کوئی میری امت میں سے مجھ پر سلام بھیجتا ہے تو) اللہ تعالیٰ

میری روح مجھ پر پھیر دیتا ہے تاکہ میں اس کے سلام کا جواب دوں (اس حدیث میں یہ اشکال ہے کہ دوسری حدیثوں سے ثابت ہے کہ انبیاء ؑ اپنی قبروں میں زندہ ہیں۔ پھر روح پھیر دینے سے کیا مراد ہے؟ اس اشکال کو اس طرح رفع کیا گیا ہے کہ، گو انبیاء ؑ اپنی اپنی قبروں میں زندہ ہیں، مگر ان کی ارواح مقدسہ اپنے پروردگار کی بارگاہ کی طرف متوجہ ہیں، دنیا کی طرف ان کی توجہ نہیں ہے۔ جب کوئی ان کو سلام کرتا ہے اس وقت ان کی روح ادھر متوجہ ہوتی ہے۔ تو ردّ روح سے اس کا متوجہ کرنا مراد ہے)۔

كَانُوْا اَحْسَنَ مَرْدُوْدًا مِّنْكُمْ۔ تم سے تو انھوں نے ہی اچھا سنا تھا (کیونکہ وہ ہر فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ پر جواب دیتے جاتے تھے)

لَا يَرُدُّ الْقَضَاءَ اِلَّا الدُّعَاءُ وَلَا يَزِيْدُ فِي الْعُمُرِ اِلَّا الْبِرُّ۔ عذاب کے حکم کو کوئی چیز نہیں پھیرتی مگر دعا (اور استغفار پروردگار کے سامنے طلبِ مغفرت کرنا، گریہ اور عاجزی اور توبہ کے ساتھ) اور عمر کو اچھا سلوک کرنے کے سوا کوئی چیز نہیں بڑھاتی (بہ ظاہر اس حدیث کا مطلب مشکل ہے، کیونکہ تقدیر الٰہی پھر نہیں سکتی اور عمر جو روزِ ازل لکھی گئی ہے وہ گھٹ یا بڑھ نہیں سکتی۔ مگر غور کرنے کے بعد یہ اشکال رفع ہو جاتا ہے کیونکہ تقدیر سے یہاں تقدیر معلق مراد ہے یعنی جس بلا کی نسبت اللہ تعالیٰ کے علم میں یوں تھا کہ اگر دعا اور استغفار کریں گے تو وہ بلا ٹل جائے گی اور وہ بلا دعا سے ٹل جاتی ہے۔ اسی طرح جس کی عمر کے بارے میں یوں لکھا گیا تھا کہ اگر رشتہ داروں سے یہ اچھا سلوک کرے گا تو اس کی عمر اتنی ہو گی ورنہ اتنی، تو اس کی عمر نیک سلوک کرنے سے بڑھ جائے گی۔ اس حدیث میں یہ بھی ہے کہ بندہ گناہ کی وجہ سے محروم کیا جاتا ہے، یعنی اس کا رزق کم ہو جاتا ہے، گناہ کی شامت سے مفلسی اور محتاجی آتی ہے۔ اب یہ خیال کرنا چاہیے کہ کافروں کو باوجود کفر کے دنیا کی خوب وسعت ملتی ہے تو مسلمان کو بداعمالی کی وجہ سے رزق کیوں کم دیا جاتا ہے۔ کیونکہ مسلمان کو اللہ تعالیٰ دنیاوی آفتوں میں مبتلا کرکے متنبہ کرتا ہے۔ تاکہ وہ توبہ کرکے اپنے اعمال کی اصلاح کرے اور کافروں کو مزید خوابِ غفلت میں ڈالتا ہے اور اچھی طرح ان کو عیش کرنے کا موقع دیتا ہے۔ نتیجہ میں ان کے لیے مرتے ہی عذابِ دوزخ تیار ہے)۔

فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ۔ آپ نے اس شخص کے سلام کا جواب نہیں دیا (جو لال رنگ کے کپڑے پہنے تھا۔ اس حدیث سے یہ اخذ ہوتا ہے کہ جو شخص سلام کے وقت فسق و فجور میں مصروف ہو، اس کا جواب دینا ضروری نہیں)۔

يُرَدُّوْنَ بَنِيْ ثَلٰثِيْنَ۔ اہلِ بہشت تیس تیس سال کی عمر میں پھیر دیئے جائیں گے (مطلب یہ ہے کہ سب کی عمر تیس ۳۰ تیس ۳۰ برس کی ہو گی۔ یعنی عین شباب و جوانی اور خوشی و نشاط کی حالت، اب یہ اعتراض نہ ہو گا کہ پھیر دینا صرف بوڑھوں کے حق میں ہو سکتا ہے نہ بچوں کے حق میں کیونکہ وہ تو کبھی تیس برس کے ہوئے ہی نہ تھے)۔

اَنْ نَرُدَّ عَلَى الْاِمَامِ وَنَتَحَابَّ۔ نماز سے سلام پھیرتے وقت امام کے سلام کا جواب دیں، اور آپس میں محبت کریں (مقتدی کو ایک سلام میں جدھر امام ہو اس کی بھی نیت کرنی چاہیے۔ امام مالکؒ کے نزدیک مقتدی تین بار السلام علیکم و رحمۃ اللہ کہے پہلے اپنے منہ کے سامنے، اس میں امام کی نیت کرے، دوسرے اور تیسرے میں مقتدیوں کی جو داہنی اور بائیں جانب ہوتے ہیں)

مَا تَرَدَّدْتُ فِيْ شَيْءٍ تَرَدُّدِيْ عَنْ قَبْضِ نَفْسِ الْمُؤْمِنِ۔ مجھ کو کسی بات میں اتنا تردّد یعنی توقف نہیں ہوتا، جتنا مسلمان کی روح قبض کرنے میں ہوتا ہے (کیونکہ دو طرف میری توجہ رہتی ہیں۔ ادھر تو مومن موت سے گھبراتا ہے جانکنی کی تکلیف سے پریشان ہوتا ہے اس کی دعا اور التجا پر رحم آتا ہے ادھر مجھ کو یہ منظور ہوتا ہے کہ مومن کو اپنے پاس بلا کر اس کو سرفراز کروں، دنیا کی فکروں سے اس کو نجات دے کر

دائمی خوشی اور فرحت عطا کروں)۔

لَا یَخْلَقُ عَلٰی کَثْرَۃِ الرَّدِّ۔ قرآن ایسا کلام ہے جو بار بار پڑھنے سے پرانا (بے مزہ اور غیر دلچسپ) نہیں ہوتا (بلکہ ہر بار اس کی تلاوت اور سماعت میں لذت اور حلاوت حاصل ہوتی ہے)

لَیَرِدَنَّ عَلَیَّ الْحَوْضَ اَقْوَامٌ ثُمَّ لَیُخْتَلَجُنَّ دُوْنِی حوضِ کوثر پر کچھ لوگ میرے پاس آئیں گے، پھر ٹھہرا دیئے جائیں گے (فرشتے ان کو روک دیں گے) میں کہوں گا یہ تو میرے لوگ ہیں (اس حدیث سے اہلِ تشیع نے یہ سمجھ لیا کہ معاذ اللہ کل صحابۂ کرام رض آنحضرتؐ کی وفات کے بعد مُرتد ہوگئے، اور شاذ و نادر اسلام پر قائم رہے، جیسے حضرات سلمان، مقداد، ابوذر، عمار، عبداللہ بن مسعود اور جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہم۔ یہ ایک شیطانی وسوسہ ہے صحابہ میں سے بحمد اللہ کوئی مرتد نہیں ہوا بلکہ آنحضرت کی وفات کے بعد دینِ اسلام کی ترقی میں اپنی صلاحیتیں، اپنے مال، اپنی جانیں اور اپنے ذرائع و وسائل لگا کر دنیا میں اللہ کے دین کو غالب کر دیا۔ حدیث میں "اصیحابی" تصغیر کا لفظ ہے جو تقلیل پر دلالت کرتا ہے اور اس سے مُراد جماعتِ منافقین ہے جو مال کی طمع سے دلوں کے نفاق کے ساتھ اسلامی جماعت میں شریک ہوگئے تھے اور حضورؐ کی وفات کے بعد الگ ہوگئے، نفاق ہی پر ان کا خاتمہ ہوا اور بعض ایسے بھی تھے جو دین کی روح اور اس کی تعلیم کو پورے طور پر نہ سمجھے تھے کہ آنحضرت کی وفات ہوگئی اور وہ قصورِ فہم کی بنا پر ارکانِ اسلام میں کچھ تخفیف کے طالب ہوئے، لیکن افہام و تفہیم کے بعد انھوں نے مطالبات کو واپس لے لیا اور دوبارہ تجدید ایمان کی، ایسے لوگوں میں زیادہ تر دیہاتی اور خانہ بدوش عرب کے بدو شامل تھے جو آنحضرتؐ کے آخری زمانہ میں مسلمان ہوئے تھے)۔

وَاَرُدُّ فِیْهَا ثُلُثَهٗ۔ باغ کی آمدنی کا تہائی حصہ میں اسی میں لگاتا ہوں (یعنی اس کی درستی اور بحالی میں)۔

وَلَوْ شَاءَ لَرَدَّهَا اِلَیْنَا فِیْ حِیْنٍ غَیْرِ هٰذَا۔ اگر اللہ چاہتا تو ہماری جانوں کو اس وقت کے سوا اور کسی وقت میں پھیر دیتا (اس سے پہلے یا اس کے بھی بعد جگاتا)۔

یُسْلِیْ بِهٖ بَعْضَ عِیَالِهٖ ثُمَّ یُعْطِی الْاٰخَرُ عَنْ نَفْسِهٖ یَتَرَدَّدُوْنَهَا بَیْنَهُمْ۔ صدقۂ فطر کوئی اپنے عزیزوں کو دے پھر وہ اپنی طرف سے ادا کریں، اسی طرح اُلٹ پھیر ہوا کرے۔

کُلُّ مُسْلِمٍ بَیْنَ مُسْلِمَیْنِ اِرْتَدَّ عَنِ الْاِسْلَامِ آخر تک جو شخص مسلمانوں کی اولاد ہو کر اسلام سے پھر جائے آنحضرتؐ کی نبوت کا انکار کرے، آپ کو جھوٹا کہے تو اس کا قتل ہر شخص کے لئے درست ہے، جو کوئی اس سے یہ سُنے اور اس کی عورت اس سے جُدا ہو جائے گی، پھر وہ اس کے پاس نہ جائے اور اس کا مال اس کے وارثوں کو تقسیم کر دیا جائے گا، اس کی بیوی وفات کی عدت کرے گی۔ اسلامی ریاست کے امیر یا حاکم کے پاس اگر وہ پیش کیا جائے تو حاکم قتل کا حکم دے اور توبہ نہ کرائے۔ امام باقر سے مروی ہے کہ اس کی عورت اس سے جُدا ہو جائے گی اُس کا ذبیحہ حرام ہوگا۔ اور تین بار اُس سے توبہ کرائی جائے گی اگر پھر اسلام قبول کیا تو خیر ورنہ قتل کیا جائے گا۔ صدوق نے کہا کہ اس سے مراد وہ مرتد ہے جو مسلمان کی اولاد نہ ہو۔ یعنی اس کے ماں باپ دونوں مسلمان نہ ہوں۔ امام جعفر صادق نے فرمایا اگر مُرتد ہو جائے تو اس کو قتل نہ کریں گے بلکہ اس سے سخت محنت لیں گے اور کھانے کو بقدر قوت اور پہننے کو موٹا جھوٹا دیں گے (دوسری حدیث میں ہے کہ اس کو دائم الحبس کریں گے)۔

رِدَّۃٌ۔ بہ کسرۂ را، مُرتد ہو جانا، اسلام سے پھر جانا۔

رَدْعٌ۔ باز رکھنا، پھیر دینا، گھول دینا، ملا دینا، جماع کرنا، ٹھونکنا۔

اِرْتِدَاعٌ۔ باز رہنا، رل جانا۔

فَمَرَّ بِنَا بِقَوْمٍ رُدْعٍ۔ ہم ایسے لوگوں پر گزرے جن کے سینے کالے تھے (باقی جسم سفید تھے)۔

رُدْعٌ۔ جمع ہے اَرْدَعُ کی، یعنی وہ بکرا جس کا سینہ سیاہ ہو اور باقی بدن سفید ہو (اہلِ عرب یوں کہتے ہیں کہ: تَیْسٌ اَرْدَعُ اور شَاۃٌ رَدْعَاءُ۔ یعنی اردع بکرا

ؔ۱۵ یعنی جس کے ماں اور باپ دونوں مسلمان ہوں ۱۲۔ منہ

اور ردعاء بکری۔

رَمَیْتُ ظَبْیًا فَاَصَبْتُ خُشَشَاءَہٗ فَرَکِبَ رَدْعَہٗ فَمَاتَ (ایک شخص نے حضرت عمرؓ سے کہا) میں نے ایک ہرن کو تیر مارا اس کی کنپٹی میں لگا وہ اوندھی گری اور گردن ٹوٹ کر مرگئی (بعض نے ترجمہ اس طرح پر کیا ہے کہ "وہ اپنے خون پر سوار ہوگئی"۔ یعنی اس کا خون بہنے لگا۔ وہ اسی خون پر گری اس میں لت پت ہوگئی)

رَدْعٌ۔ اصل میں زعفران کو کہتے ہیں، یہاں اس سے مُراد خون ہے، کیونکہ وہ بھی زعفران کے مشابہ ہوتا ہے، بعض نے کہا رَدْعٌ سے مجازاً گردن کو مُراد لیا۔

لَمْ یُنْہَ عَنِ الْاَرْدِیَۃِ اِلَّا عَنِ الْمُزَعْفَرَۃِ الَّتِیْ تَرْدَعُ عَلَی الْجِلْدِ۔ کسی چادر کے اوڑھنے سے منع نہیں کیا گیا مگر اس چادر سے جس میں زعفران کا ایسا رنگ ہو جو جسم پر بھی اپنا رنگ جھاڑے (یعنی بالکل زعفران میں لت پت ہو کر اس کے اوڑھنے سے جسم پر بھی رنگ آجائے)۔

کُفِّنَ اَبُوْبَکْرٍ فِیْ ثَلٰثَۃِ اَثْوَابٍ اَحَدُھَا بِہٖ رَدْعٌ مِّنْ زَعْفَرَانٍ۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ کو تین کپڑوں میں کفن دیا گیا، ایک کپڑے میں کچھ زعفران لتھڑی تھی (یعنی خوشبو کے لئے لگادی گئی تھی۔ نہ یہ کہ سارا کپڑا زعفران میں رنگا گیا تھا)۔

وَرُدِعَ لَھَا رَدْعَۃً۔ اس کا رنگ بدل گیا زرد ہوگیا

وَعَلَیْہِ رَدْعُ زَعْفَرَانٍ۔ عبدالرحمٰن بن عوف کے کپڑے جسم پر زعفران کا رنگ تھا (آنحضرتؐ نے ان کو منع نہیں فرمایا، کیونکہ وہ قلیل ہوگا، جو دُلہن کے کپڑوں سے اُن کے لباس اور جسم پر لگ گیا ہوگا۔ بعض نے کہا مردوں کو زعفرانی رنگ سے جو منع فرمایا، اس حکم سے نوشاہ یعنی دُولہا مُستثنٰی ہو اور اس کے لئے زعفرانی رنگ کا استعمال جائز ہو۔ کذا قال نووی وکذا فی مجمع البحار)۔

مترجم کہتا ہے جب یہ مسئلہ مختلف فیہ ہے تو اب اس میں سختی سے انکار کرنا اور اس دولہا کو جو شادی میں زردی کا استعمال کرے فاسق یا فاجر قرار دینا۔ نری سفاہت اور نادانی ہے۔

اَلْمُحْرِمَۃُ لَا تَلْبَسُ الثِّیَابَ الْمُصَبَّغَاتِ اِلَّا مُصَبَّغًا لَا یَرْدَعُ۔ جو عورت احرام باندھے ہو، وہ رنگین کپڑا نہ پہنے مگر ایسا رنگ جو نشان نہ دے (یعنی اس کا دھبہ نہ پڑے پختہ رنگ ہونا چاہئے)۔

ثَوْبٌ رَدِیْعٌ یا مَرْدُوْعٌ۔ جس کپڑے میں خوشبو کا اثر ہو

رَکِبَ الْبَعِیْرُ رَدْعَہٗ۔ اونٹ گر کر اپنی گردن پر سوار ہوگیا (اس کی گردن مُڑ کر پیٹ کے نیچے دب گئی)۔

اَلدُّنْیَا رَدْغٌ مَشْرَبُھَا۔ دنیا کا پانی کیچڑ ہے (یہ رِدَاغٌ سے ہے، بمعنی کیچڑ یعنی دنیا کی کوئی مسرت رنج سے اور کوئی راحت مشقت سے خالی نہیں۔ اس کا پانی صاف نہیں بلکہ اس میں رنج کی کیچڑ ملی ہوئی ہے)

رَدْغَۃٌ یا رَدَغَۃٌ سخت کیچڑ، اس کی جمع رَدَغٌ اور رِدَاغٌ ہے

مَنْ قَالَ فِیْ مُؤْمِنٍ مَا لَیْسَ فِیْہِ حَبَسَہُ اللّٰہُ فِیْ رَدْغَۃِ الْخَبَالِ۔ جو شخص مسلمان کا ایک عیب بیان کرے جو اُس میں نہ ہو (بلکہ اس پر افترا کرتا ہو) تو اللہ تعالیٰ (قیامت کے دن) اس کو دوزخیوں کی پیپ اور خون کی کیچڑ میں رکھے گا۔ (ایک روایت میں مَنْ قَفَا مُؤْمِنًا ہے، یعنی جو شخص مسلمان پر جھوٹی تہمت لگائے۔)

مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ سَقَاہُ اللّٰہُ مِنْ رَدْغَۃِ الْخَبَالِ جو شخص شراب پیے (پھر توبہ نہ کرے) تو اللہ تعالیٰ اس کو (قیامت میں) خون اور پیپ کی کیچڑ پلائے گا (جو دوزخیوں کے زخموں سے بہے گی)۔

خَطَبَنَا فِیْ یَوْمٍ ذِیْ رَدَغٍ۔ ایک کیچڑ کے دن ہم کو خطبہ سُنایا (یعنی جس دن پانی برس رہا تھا اور راستوں میں کیچڑ تھی ایک روایت میں فِیْ یَوْمٍ رَدْغٍ یا یَوْمٍ رَدَغٍ ہے معنی وہی ہیں، ایک روایت میں رَزَغٍ ہے، یعنی ابر اور سردی کے دن میں)

صَعَّنَا هٰذِهِ الرَّدَاغُ عَنِ الْجُمُعَةِ یا هٰذِهِ الرَّزَاغُ
ہم کو جمعہ میں آنے سے ایک کیچڑ نے روک دیا۔
اِذَا کُنْتُمْ فِي الرَّدَاغِ اَوِ الثَّلْجِ وَحَضَرَتِ الصَّلٰوۃُ فَاَوْمِئُوْا اِیْمَاءً۔ جب تم کیچڑ میں گھر جاؤ (کہیں خشکی اور صاف جگہ نہ ملے) یا برف میں اور نماز کا وقت آ جائے (اور ایسی صورت میں سجدہ نہ ہو سکے) تو اشارہ سے نماز پڑھ لو (اور سجدے کے لئے رکوع سے کسی قدر زیادہ جھک کر اُس کو ادا کر لو)۔
حَتّٰی وَقَعَتْ يَدِيْ عَلٰی مَرَادِغِهٖ (میں مصعب بن زبیر سے) اتنا نزدیک ہوا کہ میرا ہاتھ ان کے سینہ پر پڑا۔
مَرَادِغُ۔ جمع ہے مَرْدَغَةٌ کی، یعنی وہ حصہ جسم جو گردن سے لے کر ہنسلی تک ہے (بعض نے کہا سینہ کا گوشت)

رَدْفٌ۔ پیروی کرنا یا پیچھے جانا ایک سواری پر۔
رِدْفٌ یا رَدِیْفٌ۔ جو کسی کے پیچھے ایک سواری پر سوار ہو۔
تَرَادُفٌ۔ دو الفاظ کا باہمی مترادف اور ہم معنی ہونا۔ یا دو مردوں کا ایک دوسرے کی رشتہ دار عورتوں سے نکاح کرنا۔
مُرَادِفٌ۔ وہ لفظ جو دوسرے لفظ کا ہم معنی ہو۔
اِنَّ مُعَاوِیَةَ سَأَلَهٗ اَنْ یُّرْدِفَهٗ وَقَدْ صَحِبَهٗ فِيْ طَرِیْقٍ فَقَالَ لَسْتَ مِنْ اَرْدَافِ الْمُلُوْكِ۔ معاویہ نے وائل بن حجر سے کہا (جو حضر موت کے شاہی خاندان میں سے تھے) جو ایک سفر میں ان کے ساتھ تھے، مجھ کو اپنی سواری پر بٹھا لو! (خواصی میں سوار کر لو) انھوں نے کہا تم بادشاہوں کے خواصوں میں سے نہیں ہو (یہ جمع ہے رِدْفٌ کی، یعنی وہ شخص جو بادشاہ کا وزیر ہو اور اس کی داہنی طرف بیٹھے اور جب بادشاہ سوار ہو تو وہ خواصی میں رہے اور جب بادشاہ جنگ کے لئے روانہ ہو تو وہ ریاست میں اس کا قائم مقام رہے۔ ان اختیارات کے رکھنے والے کو وزیر کہتے ہیں یا دیوان یا مدار المہام۔)
مترجم کہتا ہے، معاویہ کا حال اور ان کی زندگی میں عبرت آموز نمونے کے لئے قدرت خداوندی کے نمونے ہیں۔ آنحضرت ﷺ کے زمانے میں ایک عورت نے اُن سے نکاح کرنا چاہا تو آپ نے فرمایا وہ مفلس اور نادار ہے۔ اور وائل نے ان کے بارے میں کہا کہ تم بادشاہوں کی خواصی میں بیٹھنے کے لائق نہیں ہو۔ بعد ازاں اللہ تعالیٰ نے اسی معاویہ کو اتنی بڑی بادشاہت دی کہ بخارا سے لے کر قیروان تک اور یمن سے لے کر قسطنطنیہ تک ان کی حکومت تھی۔ اقالیم حجاز اور یمن اور شام اور عراق اور مصر اور مغرب میں علاقہ ساحل روم اور الجزائر اور آرمینیہ اور آذربیجان اور روم اور فارس اور خراسان اور ایلیا اور ماوراء النہر حدود ہند تک ان کے زیر نگیں تھے۔ سبحان اللہ جلت قدرتہ)
فَاَمَدَّهُمُ اللّٰهُ بِاَلْفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُرْدِفِيْنَ۔ اللہ تعالیٰ نے ہزار فرشتوں سے جو ایک کے پیچھے ایک آ رہے تھے ان کی مدد کی۔
عَلٰی اَکْتَافِهَا اَمْثَالُ النَّوَاجِذِ شَحْمًا تَدْعُوْنَهٗ اَنْتُمُ الرَّوَادِفَ۔ ان کے مونڈھوں پر چربی کے ٹھکے تھے، جن کو تم روادف کہتے ہو۔
اَرْدَفَ الْفَضْلَ۔ آپ نے فضل ابن عباس کو اپنے پیچھے سوار کر لیا۔
وَاَبُوْ بَكْرٍ رِدْفُهٗ۔ اور حضرت ابو بکر صدیقؓ آپ کی خواصی میں بیٹھے تھے۔
مُرْدِفٌ اَبَا بَكْرٍ۔ آپ حضرت ابو بکر کو ایک ہی اونٹ پر اپنے ساتھ سوار کئے ہوئے آ رہے تھے یا دوسرے اونٹ پر مگر ان کا اونٹ آپ کے اونٹ کے پیچھے تھا۔
کُنْتُ رِدْفَهٗ۔ میں آپ کے پیچھے سوار تھا۔
وَمَعَ النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَفِیَّةُ مُرْدِفُهَا عَلَی الرَّاحِلَةِ۔ آں حضرت ﷺ کے ساتھ صفیہ تھیں، آپ ان کو اپنے پیچھے اونٹ پر بٹھائے ہوئے تھے۔
رَدِفَهُ اللّٰهُ بِمُلْكٍ۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو بادشاہی عطا فرمائی۔
رِدْفٌ۔ سرین۔
رِدْفَانِ۔ رات دن۔

رَدْمٌ۔ بند کرنا گوز لگانا ہمیشہ ہونا۔ پھر ہرا ہو جانا۔ بہنا۔
تَرْدِیْمٌ۔ پیوند لگانا، مہربانی کرنا۔
اِرْدَامٌ۔ ہمیشہ ہونا۔
تَرَدُّمٌ۔ پیوند لگانا۔
رَدْمٌ۔ آڑ روک سد۔
رَدِیْمٌ۔ پرانا کپڑا۔
اَرْدَمٌ۔ ملاح۔

فُتِحَ الْیَوْمَ مِنْ رَدْمِ یَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ مِثْلُ هٰذَا
یاجوج اور ماجوج کی سدّ میں سے (جو ذو القرنین نے ان کے روکنے کے لئے بنائی تھی) آج اتنا کھل گیا (آپ نے نوّے کا اشارہ کر کے بتلایا، وہ یہ ہے کہ کلمہ کی انگلی کا سرا انگوٹھے کی جڑ پر رکھے اور حلقہ بنائے اس طرح سے کہ درمیان میں بہت تھوڑا جوف رہے لیثی نے کہا، حدیث کا مطلب یہ ہے کہ یاجوج ماجوج کے حملہ کا زمانہ جو وہ عربوں پر کریں گے نزدیک آچکا ہے، یہ حملہ دجّال کے نکلنے کے بعد ہوگا۔ بعض نے رِدْمٌ بہ کسرۂ را روایت کیا ہے کرمانی نے کہا عرب کی تخصیص اس لئے کی کہ ان کے شر اور فساد کا زیادہ تر اثر ممالک عرب ہوگا۔ بعض نے کہا کہ "یاجوج" ترک لوگ ہیں تاتاری (یعنی ہلاکو خاں کے ساتھی) جنہوں نے امیر المومنین مستعصم باللہ کو قتل کیا اور خلافتِ اسلامی کا نام دنیا سے اٹھا دیا بغداد کو لوٹ کر تباہ و تاراج کیا، بعض نے کہا "ماجوج" سے مراد روس ہے اور "یاجوج" تاتاری ترک۔ بعض نے کہا یاجوج سے مراد انگریز ہیں اور ماجوج روس۔ اخیر زمانہ میں انہی دونوں قوموں کا غلبہ ہوگا۔ واللہ اعلم)

کَانَتِ الْعَرَبُ تَحُجُّ الْبَیْتَ وَکَانَ رَدْمًا۔ اہلِ عرب خانہ کعبہ کا حج کرتے تھے، حالانکہ اس کی دیواریں گر گئی تھیں (پرانا بوسیدہ ہو گیا تھا) یہ تَرَدَّمَ الثَّوْبُ سے ماخوذ ہے، یعنی کپڑا پرانا بوسیدہ ہو گیا۔

اِذَا انْتَهَیْتَ اِلَی الرَّدْمِ۔ جب تو بند پر پہنچے (یعنی اس آڑ پر جو سیلاب کے پانی کو روکنے کے لئے ٹکر میں لگائی گئی تھی)۔

رَدْهٌ۔ پھینک مارنا، بڑائی کرنا، سردار بننا۔

شَیْطَانُ الرَّدْهَةِ۔ واللہ یہ خارجیوں کا رئیس ردہہ کا شیطان ہے اس کو بجیلہ قبیلہ کا ایک شخص اتار لائے گا۔
رَدْهَةٌ۔ پہاڑ کا گڑھا جس میں پانی جمع ہو جاتا ہے (بعض نے کہا ٹیلہ کی چوٹی)۔

وَاَمَّا شَیْطَانُ الرَّدْهَةِ فَقَدْ کُفِیْتُهٗ بِصَیْحَةٍ سَمِعْتُ لَهَا وَجِیْبَ قَلْبِهٖ۔ یہ گڑھے کا شیطان (معاویہ) اس سے تو میں ایک چنگھاڑ کی وجہ سے بچا دیا گیا، اس چنگھاڑ سے میں نے اس کے دل کی تڑپ اور بے قراری سنی (جب جنگ میں ناکامی ہوئی اور شکست تو پنچایت کرانے لگا۔ یہ حضرت علیؓ نے فرمایا)۔

رَدْیٌ یا رَدَیَانٌ۔ دوڑنا ایک پاؤں اٹھا کر کودنا۔ توڑنا۔ زیادہ ہونا۔ مارا جانا۔ گرنا۔ ہلاک ہونا (آخری معنی کا مصدر رَدًی ہے۔)
اِرْدَاءٌ۔ ہلاک کرنا، گرانا۔

قَالَ فِیْ بَعِیْرٍ تَرَدّٰی فِیْ بِئْرٍ ذَکِّهٖ مِنْ حَیْثُ قَدَرْتَ۔ اونٹ اگر کنوئیں (یا گڑھے) میں گر جائے (اس کا نحر نہ ہو سکے) تو جہاں ممکن ہو زخم مار کر اس کو ذبح کر دے (تو اس کا گوشت حلال ہو جائے، ورنہ اگر یونہی گر کر مر جائے گا، تو مردار ہوگا وہ حرام ہے)۔

مَنْ نَصَرَ قَوْمَهٗ عَلٰی غَیْرِ الْحَقِّ فَهُوَ کَالْبَعِیْرِ الَّذِیْ رَدٰی فَهُوَ یُنْزَعُ بِذَنَبِهٖ۔ جو شخص اپنے اہلِ قوم کی ناحق پر مدد کرے (یعنی اہلِ قوم یا قبیلہ حق اور انصاف کی راہ سے ہٹے ہوئے ہوں مگر پھر بھی برادری کی لاج سے ان ہی کا ساتھ دیا جائے) اس کی مثال اس اونٹ کی سی ہے جو کنوئیں یا گڑھے میں گر گیا ہو: اب اس کو دم پکڑ کر نکالیں (بھلا دم پکڑنے سے کہیں اونٹ نکلتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ ایسا شخص گمراہی کے گڑھے میں گر گیا، اب اس کا نکلنا

دشوار ہے۔

إِنَّ الرَّجُلَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ سَخَطِ اللهِ تُرْدِيْهِ بُعْدَ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ۔ آدمی اللہ کو ناراض کرنے کی کوئی ایسی بات منہ سے نکالتا ہے جو اس کو اتنا نیچے گرا دیتی ہے جتنی نیچے زمین ہے آسمان سے۔

بِجَادَاءَ تَرْدِيْ حَافَتَيْهِ الْمَقَانِبُ۔ جادا میں اس کے دونوں جانب سوار دوڑ رہے ہیں۔

فَرَدَيْتُهُمْ بِالْحِجَارَةِ۔ میں نے ان کو پتھروں سے مارا

مِرْدٰی اور مِرْدَاةٌ۔ پتھر یا بھاری پتھر۔

مَنْ رَدَاهُ۔ اس کو کس نے مارا یا جو کوئی اس کو مارے۔

مَنْ اَرَادَ الْبَقَاءَ وَلَا بَقَاءَ فَلْيُخَفِّفِ الرِّدَاءَ قِيْلَ وَمَا خِفَّةُ الرِّدَاءِ قَالَ قِلَّةُ الدَّيْنِ۔ جو شخص قائم رہنا چاہے (یعنی اپنی عزت اور آبرو بچانا) حالانکہ دنیا میں کسی چیز کو قیام نہیں (سب چیزوں کو فنا اور تغیر ہے بجز خدا کے) وہ اپنی چادر ہلکی رکھے! لوگوں نے پوچھا چادر ہلکی رکھنے سے کیا مراد ہے؟ ارشاد فرمایا قرض کا کم ہونا (قرض داری بڑا بھاری بوجھ ہے جو آدمی کو مالی حیثیت سے ڈھانپ لیتا اور دبا لیتا ہے مسلط ہو جاتا ہے تو کاروبار میں اعتدال باقی نہیں رہتا۔ اس کو مجازاً چادر کہا، جس طرح چادر ڈھانپ لیتی ہے)۔

رِدَاءٌ۔ تلوار کو بھی کہتے ہیں۔

تَرَدَّوْا بِالصَّمَاصِمِ۔ تلواروں کو اپنی چادر بناؤ (ہر وقت لٹکائے رہو)

نِعْمَ الرِّدَاءُ الْقَوْسُ۔ کمان بھی کیا عمدہ چادر ہے۔

دَسَّتْهُ تَحْتَ ثَوْبِيْ وَرَدَّتْنِيْ بِبَعْضِهٖ۔ ام سلیم نے اس کمانے کو میرے کپڑے میں چھپا دیا کچھ حصہ اسی کپڑے کا مجھ کو اڑھا دیا (اس کی چادر کر دی)۔

رِدَاءٌ۔ وہ کپڑا جو جسم کے اوپر کا حصہ چھپائے۔

مَا بَيْنَ الْقَوْمِ وَبَيْنَ اَنْ يَّنْظُرُوْا اِلَّا رِدَاءُ الْكِبْرِيَاءِ عَلٰى وَجْهِهٖ فِيْ جَنَّتِهٖ۔ اس بہشت میں لوگوں اور اللہ تعالیٰ کے دیدار میں کوئی آڑ نہ ہوگی مگر بزرگی اور عظمت کی چادر جو پروردگار کے منہ پر پڑی ہوگی (وہی اس کے دیدار سے مانع ہوگی، جب وہ چاہے گا تو اس چادر کو اٹھا دے گا۔ اور بہشتی لوگوں کو اس کا دیدار حاصل ہوگا)۔

فَجَعَلْتُ اُرَدِّيْهِمْ بِالْحِجَارَةِ۔ میں نے ان کو پتھر مارنے شروع کئے (ایک روایت میں اُرَدِّيْهِمْ ہے یعنی پتھر مار کر ان کو اونٹوں پر سے اتارنا اور گرانا شروع کیا)

فَتَرَدّٰى فِيْ قَبْرِهٖ اَوْ فِي النَّارِ۔ وہ اپنی قبر یا دوزخ میں گر گیا۔

تَرَدَّتْ مِنْ جَبَلٍ اَوْ فِيْ بِئْرٍ فَمَاتَتْ۔ پہاڑ سے گری یا کنوئیں میں گری اور مر گئی۔

وَنَصْرُكَ لِلرَّجُلِ الرَّدِيِّ الْبَصَرِ لَكَ صَدَقَةٌ۔ اگر تو ایسے شخص کی مدد کرے جس کی بصارت خراب ہو (نابینا ہو یا اس کی بینائی میں ضعف ہو) تو تجھ کو صدقہ کا ثواب ملے گا۔

اَلْكِبْرِيَاءُ رِدَائِيْ وَالْعَظَمَةُ اِزَارِيْ۔ بزرگی میری چادر ہے اور عظمت میری ازار ہے (تو بزرگی اور عظمت میں کوئی میرا ساجھی نہیں ہو سکتا، جیسے لباس میں کوئی شریک نہیں ہوتا)۔

اَلْعِزُّ رِدَاءُ اللهِ وَالْكِبْرِيَاءُ اِزَارُهٗ۔ عزت اللہ کی چادر ہے اور بزرگی اس کی ازار ہے۔

اِنَّ اَرْدِيَةَ الْغُزَاةِ لَسُيُوْفُهُمْ۔ مجاہدین کی چادریں تلواریں ہیں۔

اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْهَوَى الْمُرْدِيْ۔ میں تیری پناہ چاہتا ہوں اس خواہش سے جو ہلاک کرنے والی ہے (معاذ اللہ یہ خواہش ہی تو ایسی بلا ہے جو انسان کو تباہ کر دیتی ہے ایک خواہش دوسرے غصہ یہ دونوں شیطان کے ہتھیار ہیں وہ انہی دونوں سے آدمی کو نچاتا ہے اور بگاڑ اور بربادی میں مبتلا کر دیتا ہے، ہم دوسروں کو ملامت کریں، سچی بات تو یہ ہے کہ ساٹھ برس کی عمر ہو گئی اور اب تک خواہش نفس اور غصہ و جذبات پر ہم قابو نہ پا سکے۔ یا اللہ

ان دونوں پر ہم کو غلبہ دے، تیری مدد کے بغیر ہم کو کوئی امید نہیں کہ ہم ان پر غالب ہوں گے)۔

عَشَاءُ اللَّيْلِ يُعْمِيْكَ رَدِيٌّ۔ رات کا کھانا آنکھ کو ضرر کرتا ہے

رَدُأَ۔ خراب ہوا۔

يَرْدُءُ۔ خراب ہوتا ہے۔

رَدَاءَةٌ۔ خراب ہونا۔

رَدِيٌّ۔ خراب۔

بابُ الرار مع الذال

رَذَاذٌ۔ خفیف بارش یا ہلکی جھڑی۔

مَا اَصَابَ اَصْحَابَ مُحَمَّدٍ يَوْمَ بَدْرٍ اِلَّا رَذَاذٌ لَبَّدَ لَهُمُ الْاَرْضَ۔ آنحضرت ؐ کے صحابہ پر بدر کے دن خفیف بارش ہوئی، جس نے زمین کو جمادیا (گرد و غبار نہ رہا)۔

رَذَاذٌ۔ تھوڑے سے مال کو بھی کہتے ہیں۔

رَذُلٌ۔ ذلیل کرنا

رَذِيْلٌ۔ کمینہ، خوار۔

وَاَعُوْذُ بِكَ اَنْ اُرَدَّ اِلٰى اَرْذَلِ الْعُمُرِ۔ میں تیری پناہ مانگتا ہوں خراب عمر تک جینے سے (یعنی سخت بڑھاپے سے جب میں ہوش و حواس نہ رہیں۔ یہ عموماً پچھتر سال کی عمر کے بعد ہوتا ہے یا اسی برس کے بعد یا نوے برس کے بعد، درحقیقت اس کی کوئی حد مقرر نہیں ہے، میں نے خود اپنی آنکھوں سے بعض کو دیکھا جن کی عمریں سو سال کے قریب ہوں گی کہ ان کے ہوش و حواس بدستور اور بصارت و سماعت قائم تھی۔ علی الخصوص علمائے حدیث جن کی عمریں اکثر دراز ہوتی ہیں اور حدیث شریف کی برکت سے وہ اخیر عمر تک باہوش اور باحواس رہتے ہیں۔ مولانا نذیر حسین صاحب نور اللہ مرقدہٗ سو کے قریب پہنچے تھے اور مولانا فضل رحمان صاحب قدس سرہٗ سو برس سے متجاوز ہو گئے تھے، ہمارے شیخ معظم مولانا حسین بن محسن انصاری سو سال سے بھی متجاوز ہو گئے ہیں اور ابھی تک حدیث شریف کی تدریس جاری ہے۔ مولانا حسن الزماں محمد صاحب اسی سال سے متجاوز ہو گئے ہیں، اللہ تعالیٰ ان کی عمروں میں برکت دے۔)

اَرْذَلُ۔ کمینہ اور ہر خراب چیز (اس کی جمع اَرَاذِلُ ہے)۔

رَذْمٌ۔ بھر کر بہہ جانا۔

اِرْذَامٌ۔ بڑھ جانا۔

رَذَمٌ۔ متفرق گروہ۔

فِیْ قُدُوْرٍ رَاذِمَةٍ۔ بھر کر بہتی ہوئی ہانڈیوں میں۔

جَفْنَةٌ رَذُوْمٌ۔ بہتا پیالہ (اس کی جمع جِفَانٌ رُذُمٌ ہے)۔

لَا دَقَّ وَلَا رَذْمَ وَلَا زَلْزَلَةَ۔ (ناپتے وقت نہ تو ٹھونکنا دبانا چاہیے، نہ اتنا کہ پیمانہ کے اوپر چڑھ جائے اور نہ ہلانا رچانا چاہیے)۔

رَذِيٌّ۔ بیمار، ناتوان۔

رَذَاوَةٌ۔ بیماری، ضعف، ناتوانی۔

وَلَا يُعْطِي الرَّذِيَّةَ وَلَا الشَّرَطَ اللَّئِيْمَةَ۔ کمزور اور خراب جانور زکوٰۃ میں نہ دے

فَقَاءَهُ الْحُوْتُ رَذِيًّا۔ مچھلی نے حضرت یونسؑ کو اُگل دیا وہ ناتوان ہو رہے تھے۔

وَ اَرْذَوْا فَرَسَيْنِ فَاَخَذْتُهُمَا۔ دو گھوڑوں کو دُبلا (ناکارہ) سمجھ کر انھوں نے چھوڑ دیا تھا۔ میں نے اُن کو پکڑ لیا۔ (ایک روایت میں وَاَرْدَوْا ہے دال مہملہ سے یعنی ان کو خراب اور ماندہ کر کے چھوڑ گئے تھے)

بابُ الرار مع الزار

رُزْءٌ۔ کسی سے کچھ لے کر اس کا مال گھٹانا (اہل عرب کہتے ہیں کہ،

مَا رَزَاْتُهُ زِبَالًا۔ اُس نے تو اس کا مال اتنا بھی کم نہیں کیا جتنا چیونٹی اپنے منہ سے اُٹھاتی ہے)

فَلَمْ يَرْزَأْنِيْ شَيْئًا۔ اس نے مجھ سے کچھ نہیں لیا (میرا مال ذرا بھی اس نے لے کر کم نہیں کیا)

اَتَعْلَمِيْنَ مَا رَزَأْنَا مِنْ مَائِكِ شَيْئًا۔ تو جانتی ہے ہم نے تیرا پانی کچھ کم نہیں کیا (جتنا تھا اتنا ہی ہے)

وَ اَجِدُ نَجْوِيْ اَكْثَرَ مِنْ رُزْئِيْ۔ میں دیکھتا ہوں کہ جو کھانا میں کھاتا ہوں، اس سے زیادہ پاخانہ پھرتا ہوں۔

اِنَّمَا نُهِيْنَا عَنِ الشِّعْرِ اِذَا اُبِّنَتْ فِيْهِ النِّسَاءُ وَ تُرُوْزِئَتْ فِيْهِ الْاَمْوَالُ۔ ہم کو اس شعر سے ممانعت ہوئی، جس میں عورتوں کی تعریف ہو (عیاشی اور فحش کی اس میں ترغیب ہو) اور جس کی وجہ سے لوگوں کے مال گھٹائے جائیں (یعنی ہجو کے ڈر سے شاعروں کو دیں۔ یا عیش کوشی اور خواہشات کی تسکین کے لئے اسراف کرنے لگیں)۔

لَوْلَا اَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى لَا يُحِبُّ ضَلَالَةَ الْعَمَلِ مَا رَزَيْنَاكَ عِقَالًا۔ اگر یہ بات نہ ہوتی کہ اللہ تعالےٰ کو عمل کا باطل (بے کار) کر دینا پسند نہیں، تو ہم تیری ایک رسی بھی (جس سے اونٹ کا پاؤں باندھتے ہیں) کم نہ کرتے (تجھ سے کچھ نہ لیتے)۔

اِنْ اُرْزَأْ اِبْنِيْ فَلَمْ اُرْزَأْ حَيَائِيْ۔ اگر مجھ پر بیٹے کی مصیبت آن پڑے تو میری شرم و حیا تو کہیں نہیں گئی (یعنی بیٹے کی جان کا نقصان ہوا تو خیر، میری شرم و حیا کا نقصان تو نہیں ہو سکتا)۔

رُزْءٌ۔ اپنے عزیز یا دوست کے جاتے رہنے کی مصیبت۔

رُزْءُ الْحُسَيْنِ۔ امام حسینؓ کی شہادت کی مصیبت (جو قیامت تک ہر مسلمان کے دل پر رہے گی، اسی طرح آں حضرتؐ کی وفات سے اذیت ہے)۔

فَنَحْنُ وَفْدُ التَّهْنِئَةِ لَا وَفْدُ الْمَرْزِئَةِ۔ ہم تو خوشی کا پیام لے کر آئے ہیں نہ کہ رنج اور مصیبت کا۔

فَالرَّزِيَّةَ يَا فَالرَّزِيَّةُ كُلَّ الرَّزِيَّةِ يَا كُلَّ الرَّزِيَّةِ مَا حَالَ بَيْنَ اَنْ يَكْتُبَ مصیبت ہے پوری مصیبت جس نے آنحضرتؐ کو (مرضِ موت میں) لکھنے نہ دیا (اگر آپ کتاب لکھ جاتے تو اتنا اختلاف امت میں کیوں پیدا ہوتا۔ مگر مشیت الٰہی یہی تھی کہ کتاب نہ لکھی جائے۔ ابن عباسؓ کہتے ہیں یہ سخت مصیبت ہے کہ آپ کتابت نہ کرا سکے) (لوگوں نے غل غپاڑہ مچایا تو آپ نے فرمایا چلو اٹھو پیغمبرؐ کے پاس اس ناسازیٔ طبع کی صورت میں ہنگامہ نہیں ہونا چاہئے)۔

مَنْ صَبَرَ عَلَى الرَّزِيَّةِ يُعَوِّضُهُ اللّٰهُ۔ جو شخص میت پر صبر کرے اللہ اس کو (بہتر) بدلہ دے گا۔

اَلْمُؤْمِنُ مُرَزَّأٌ۔ مسلمان پر بلا اور مصیبت آتی ہے، (جو اس کے گناہوں کا کفارہ ہو جاتی ہے اور آخرت میں اس کے درجے بڑھتے ہیں)۔

لَا اَرْزَأُ بَعْدَكَ اَحَدًا۔ اب میں آپ کے بعد کسی کا مال کم نہیں کروں گا (کسی سے کچھ نہیں لوں گا۔ یہ حکیم بن حزامؓ نے آں حضرتؐ سے کہا تھا)۔

رَزَبٌ۔ کسی سے چمٹ جانا، اس کو نہ چھوڑنا۔

اِرْزَبٌّ۔ بونا، موٹا، سخت، فرج۔

فَاِذَا دَخَلَ اَسْوَدُ يَضْرِبُهُ بِمِرْزَبَةٍ يَا بِمِرْزَبَّةٍ فَيَغِيْبُ فِي الْاَرْضِ۔ ایک کالا آدمی اس کو لوہے کے گرز (ستل) سے مارتا ہے (یا ہتوڑے سے) وہ زمین میں گھس جاتا ہے (ایسی ضرب لگاتا ہے کہ اس کے زور سے وہ زمین میں دھنس کر غائب ہو جاتا ہے)

وَبِيَدِهٖ مِرْزَبَةٌ۔ اس کے ہاتھ میں ایک ہتوڑا ہے۔

اِرْزَبَّةٌ۔ ہتوڑا (مجمع میں ہے کہ مِرْزَبَةُ اور اِرْزَبَّةُ لوہے کی لکڑی یعنی گرز یا ستبل (کلند)۔

مَثَلُ الْمُنَافِقِ كَمَثَلِ الْاِرْزَبَّةِ لَا يُصِيْبُهُ شَيْءٌ حَتّٰى يَاْتِيَهُ الْمَوْتُ۔ منافق کی مثال ایسی ہے جیسے لوہے کی چھڑی اس پر (دنیا کی) کوئی آفت نہیں آتی یہاں تک کہ مر جاتا ہے (دنیا میں اس کو آرام ہے سہولت میں رہتا ہے کیونکہ آخرت کا عذاب اس کے لئے تیار ہے)۔

فَيَضْرِبَانِ يَا فُوْخَهٗ بِمِرْزَبَةٍ۔ پھر قبر کے فرشتے اس کی چندیا پر لوہے کے گرز سے ایسی مار لگاتے ہیں جس سے

تمام خدا کی مخلوق ڈر جاتی ہے بجز جن اور انس کے)۔

مَرْزُبَانٌ یا مُرْزُبَانٌ۔ رئیس، سردار، افسر، بہادر ہوا۔

یَسْجُدُوْنَ لِمَرْزُبَانٍ لَّھُمْ۔ وہ اپنے ایک رئیس کو سجدہ کر رہے تھے (یہ دیکھ کر میں نے بھی آپ کو سجدہ کیا، یہ معاذؓ نے آنحضرتؐ سے عرض کیا۔ آپ نے فرمایا ایسا مت کرو)۔

رَزٌّ۔ زمین میں انڈے دینے کے لئے گھسنا، گندہ لگانا، جمانا، کھونسا مارنا۔

تَرْزِیْزٌ۔ صیقل کرنا، بچھانا۔

اِرْتِزَازٌ۔ جمنا، رکنا۔

رَزَازٌ۔ رانگا۔

رُزٌّ۔ چاول

رِزٌّ۔ دور کی آواز۔ گرج کڑک، پیٹ کی آواز۔

رَزَّازٌ۔ چاول بیچنے والا۔

مَنْ وَجَدَ فِیْ بَطْنِہٖ رِزًّا فَلْیَنْصَرِفْ وَلْیَتَوَضَّأْ۔ جو شخص اپنے پیٹ میں گڑ گڑ کی آواز سنے، وہ نماز چھوڑ دے اور وضو کرے (بعض نے کہا اس کا ترجمہ یوں ہے جو شخص گوز کا زور پائے (وہ نکلنا چاہتا ہو) تو یہ حکم استحبابا ہوگا نہ وجوبا کیونکہ جب تک گوز باہر نہ نکلے وضو نہیں جاتا۔ بعض نے کہا حدیث میں اتنی عبارت محذوف ہے (وہ ہوا باہر نکال دے) کیونکہ پیشاب پاخانہ کو روکنا منع ہے اور جب ہوا نکال دے یا پاخانہ پھر لے تو پھر وضو کرے۔ نہایہ میں ہے کہ یہ حدیث حضرت عمرؓ سے موقوفاً مروی ہے اور طبرانی نے اس کو مرفوعاً ابن عمرؓ سے روایت کیا)۔

اِنْ سُئِلَ ارْتَزَّ۔ اگر اس سے کوئی سوال کرے (کچھ مانگے) تو جکڑ رہ جائے (شرمندہ ہو کر ٹھہر جائے مگر کچھ نہ دے)، یہ صفت بخیل کی ہے۔ ایک روایت میں اَرَزَ ہے معنی وہی ہیں)

لَا تُقْطَعُ الصَّلٰوۃُ اِلَّا عَنْ حَاقِنٍ وَرَازٍّ فِی الْبَطْنِ۔ نماز کسی چیز سے نہیں ٹوٹتی مگر پیشاب یا پیٹ میں قراقر ہونے سے نہیں ٹوٹتی۔

وَاَرْزَ فِیْھَا اَوْتَادًا۔ اس میں میخیں گاڑیں (یعنی زمین میں پہاڑوں کی میخیں)۔

اَنْتَ یَا عَلِیُّ رِزُّ الْاَرْضِ۔ اے علی! تم زمین کی آبادی ہو۔

رَزَغٌ۔ کیچڑ (جیسے رَزَغَۃٌ ہے) (مجمع میں ہے کہ رَزَغٌ اور رِزَاغٌ جمع ہے رَزَغَۃٌ کی)۔

اَمَا جَمَّعْتَ فَقَالَ مَنَعَنَا ھٰذَا الرَّزَغُ۔ تم نے جمعہ پڑھا عبدالرحمٰن بن سمرہ نے کہا (نہیں) ہم کو اس کیچڑ نے روک دیا۔ (جمعہ کے لئے مسجد میں آنے سے)۔

اَرْزَغَتِ السَّمَاءُ فَھِیَ مُرْزِغَۃٌ۔ بارش نے کیچڑ کر دی۔

خَطَبَنَا فِیْ یَوْمٍ ذِیْ رَزَغٍ کیچڑ اور پانی کے دن ہم کو خطبہ دیا (سنایا)

اِنْ لَّمْ تُرْزِغِ الْاَمْطَارُ غَیْثًا۔ اگر بارشوں نے کیچڑ نہیں کی۔

اَرْزَغَ فُلَانٌ فِیْ فُلَانٍ۔ فلاں شخص نے فلاں کو برا کہا (اس کو ستایا، حقیر جانا یا ناتواں سمجھا)۔

اِسْتَرْزَغَہٗ۔ اس کو ضعیف سمجھا۔

رَزْقٌ۔ روزی دینا، شکر کرنا۔

رِزْقٌ۔ روزی، فائدہ کی چیز، سپاہی کا ماہانہ یا روزانہ، بارش، شکر۔

رَزَّاقٌ۔ ایک نام اللہ تعالےٰ کے ناموں میں سے، کیونکہ اسی نے رزق پیدا کیا اور اپنے بندوں کو پہنچایا (نہایہ میں ہے کہ رزق دو طرح کے ہیں، ایک تو ظاہری یعنی خوراک، دوسرے باطنی یعنی علوم و فنون و کمالات)۔

اُکْسُھَا رَازِقِیَّتَیْنِ یا رَازِقِیَّتَیْنِ۔ اس کو دو رازقیہ پہنے کو دو (وہ کتان کا سفید کپڑا ہے)۔

رَازِقِیٌّ۔ ہر چیز میں خراب اور کمزور۔

مَرْزُوْقٌ۔ صاحب نصیحت۔ بختاور۔ دولت مند۔

ھُمْ رِزْقٌ عِیَالِکُمْ۔ یہ ذمی کا فرتمھارے بال بچوں

کی روزی ہیں (ان سے جزیہ وصول ہوتا ہے وہ تمھارے بال بچے کھاتے ہیں)۔

رُزِقْتُ حُبَّهَا۔ میں خدیجہ کی محبت دیا گیا۔

شَهْرُ رَمَضَانَ كَانَ يُسَمّٰى عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلعم اَلْمَرْزُوْقَ۔ رمضان کے مہینے کو آنحضرتؐ کے زمانہ میں مرزوق کہا کرتے تھے (کیونکہ اس میں اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو بہت رزق دیتا ہے)

فَلَا اَرَانِيْ اُرْزَقُ اِلَّا مِنْ دَفِّيْ۔ میں سمجھتا ہوں میری روزی تو باجہ بجانے میں ہے (تو آپ مجھ کو گانے کی اجازت دیتے ہیں۔ یہ عمرو بن قرہ نے آنحضرتؐ سے عرض کیا تو آپ نے فرمایا کہ تو نے اللہ تعالیٰ کا حرام رزق حاصل کرنا اختیار کیا — مجمع البحرین میں ہے کہ اشاعرہ نے اس حدیث سے یہ دلیل لی کہ حرام رزق بھی ہے، اور اُن کی اس سند پر معتزلہ طعن کرتے ہیں کیونکہ ان کے نزدیک حرام رزق نہیں ہے)

مترجم کہتا ہے کہ اشاعرہ کی دلیل فقط یہی حدیث نہیں ہے بلکہ آیت ہے قرآن کی تَتَّخِذُوْنَ مِنْهُ سَكَرًا وَرِزْقًا حَسَنًا اللہ تعالیٰ نے شراب کو رزق فرمایا، حالانکہ وہ حرام ہے۔ اور فرمایا وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا۔ پس اگر کسی شخص نے تمام عمر حرام کھایا تو کیا اس کو رزق نہیں ملا؟ تو اِس آیت کے خلاف ہوا، اور معتزلہ نے جس حدیث سے دلیل لی ہے وہ یہ ہے کہ اِنَّ اللّٰهَ قَسَمَ الْاَرْزَاقَ بَيْنَ خَلْقِهٖ حَلَالًا وَلَمْ يَقْسِمْهَا حَرَامًا۔ اِس حدیث کی صحت کا حال معلوم نہیں ہوا، بہرحال اشاعرہ کا مذہب صحیح اور قوی ہے اور صاحبِ مجمع البحرین کا یہ کہنا کہ اِس بات میں احادیث متعارض ہیں، صحیح نہیں ہے۔

وَاجْعَلْنِيْ فِي الْاَحْيَاءِ الْمَرْزُوْقِيْنَ۔ مجھ کو ان زندوں میں کر جن کو بہشت میں روزی دی جاتی ہے (یعنی شہیدوں میں، جن کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا «بَلْ اَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ»)۔

رَزْمٌ۔ مرجانا، پکڑنا، غالب ہونا، بیٹھ جانا، جِنا، دیر تک رہنا، اکٹھا کرنا۔

تَرْزِيْمٌ۔ باندھنا، جمع کرنا۔

مُرَازَمَةٌ۔ مدت تک رہنا، ہر روز کھانا، بدلتے جانا۔

اِنَّ نَاقَتَهٗ تَلَحْلَحَتْ وَاَرْزَمَتْ۔ اس کی اونٹنی ٹھہر گئی، (اڑ گئی) آواز کرنے لگی۔

اِرْزَامٌ۔ وہ آواز جس میں مُنہ نہ کھلے۔

عَلٰى نَاقَةٍ لَهٗ رَازِمٍ۔ ایک دبلی اونٹنی پر جو چل نہیں سکتی تھی۔

تَرَكْتُ الْمُخَّ رِزَامًا۔ میں نے مغز والے جانوروں کو (موٹے تازے اور فربہ جانوروں کو) دُبلا کر کے چھوڑ دیا۔

رِزَامٌ۔ جمع ہے رَازِمٌ کی (کذا فی النہایۃ)

مگر مجمع میں ہے کہ رَازِمٌ کی جمع رُزَّمٌ آتی ہے۔

اِذَا اَكَلْتُمْ فَرَازِمُوْا جب تم کھانا کھاؤ تو خدا کا شکر کرتے جاؤ (ہر لقمہ پر الحمد للہ کہتے جاؤ (بعض نے کہا مُرَازَمَةٌ سے یہ مُراد ہے کہ نرم غذا کے ساتھ سخت غذا اور مزہ دار کے ساتھ بدمزہ کھاتے جاؤ۔ تاکہ ہر ایک قسم کی غذا کی عادت رہے اور مزہ دار غذاؤں کی خُو نہ ہو جائے، دوسرے جب ہمیشہ بامزہ غذا کھاؤ تو اس کی لذت کا احساس مفقود ہو جائے گا اور بے مزہ کے بعد لذیذ اشیاء میں تازہ لطف آتا ہے۔ بعض نے کہا مُرَازَمَةٌ یہ ہے کہ ہر بار غذا اور کھانوں کو بدلتے رہو مثلاً کسی دن گوشت کھایا، کسی دن دُودھ، کسی دن کھجور، کسی دن روٹی ترکاری وغیرہ (پس عرب کہتے ہیں

رَازَمَتِ الْاِبِلُ۔ جب اونٹ ایک دن میٹھا چارہ چرے دوسرے دن کھٹا۔

اَمَرَ بِغَرَائِرَ جُعِلَ فِيْهِنَّ رِزَمٌ مِنْ دَقِيْقٍ آپ نے حکم دیا، غراروں میں آٹے کے رزمے رکھدیئے گئے (غرارہ اُس تھیلے، گٹھڑے اور بوری کو کہتے ہیں جس میں گھاس وغیرہ بھر کر لے جاتے ہیں)۔

رِزْمَةٌ۔ کھانے کا تھیلا (بعض نے کہا کہ رِزْمَةٌ غرارہ سے

تیسرا یا چوتھا حصہ ہوتا ہے۔)

كَانَ مَعِيَ ثَوْبٌ وَشَيٌّ فِي بَعْضِ الرَّزَمِ۔ میرے پاس کسی گٹھری میں کچھ نقشین کپڑا تھا۔

أُتِيَ الرِّضَا بِرِزَمِ ثِيَابًا۔ امام رضا علیہ السلام کے پاس کپڑوں کے گٹھے آئے۔

أَرْزَمَ الرَّعْدُ۔ بجلی زور سے گرجنے لگی۔

رَزْنٌ۔ کسی چیز کا وزن آزمانے کے لئے اس کو اٹھانا، اقامت کرنا۔

رَزَانَةٌ۔ وقار اور تمکین، بوجھ، عقلمندی۔

رُزُونَةٌ۔ سوکھ۔

حَصَانٌ رَزَانٌ مَا تُزَنُّ بِرِيبَةٍ وَتُصْبِحُ غَرْثَى مِنْ لُحُومِ الْغَوَافِلِ۔ (یہ حسان بن ثابت رضی نے حضرت عائشہ رض کی تعریف میں کہا) پاک دامن ہے سنجیدہ، وقار اور تمکین والی، اس پر کوئی تہمت نہیں لگائی جاتی (کوئی عیب کی بات اس کی طرف منسوب نہیں کی جاتی) اور صبح کو غافل عورتوں کے گوشت سے بھوکی اٹھتی ہے (ان کی غیبت نہیں کرتی، کیونکہ کسی کی غیبت کرنا اس کا گوشت کھانا ہے)۔

(میں کہتا ہوں محیط میں اس مصرعہ کو یوں نقل کیا ہے وَتُصْبِحُ غَرْثَى مَعَ لُحُومِ الْغَدَافِلِ۔ یعنی پورے موٹے تازے دنبوں کے گوشت موجود رہتے ہوئے وہ صبح کو بھوکی اٹھتی ہے، یعنی کم خوراک ہے، اس کو کھانے کی حرص نہیں ہے)۔

اہل عرب کہتے ہیں:

اِمْرَأَةٌ رَزَانٌ یا رَزِينَةٌ۔ سنجیدہ، متانت والی عورت (اس کی ضد چھچھوری، پیٹ کی ہلکی)۔

أَرْزَنٌ۔ ایک سخت لکڑی کا درخت ہے، اس کی لاٹھیاں بناتے ہیں۔

رُزْئٌ۔ کسی کا احسان قبول کرنا

اِرْتِزَاءٌ۔ آڑ طلب کرنا، پناہ چاہنا۔

اَلْمُؤْمِنُ مُرَزَّى۔ مسلمان پر مصیبت آتی ہے (یہ رَزِيَّةٌ سے ہے، جس کا بیان اوپر گزرا۔

بَابُ الرَّاءِ مَعَ السِّينِ

رَسَبٌ یا رَسُبٌ۔ وہ تلوار جو مضروب[1] میں گھس جائے اس میں غائب ہو جائے۔

رُسُوبٌ۔ نیچے بیٹھ جانا، اندر گھس جانا۔

رَاسِبٌ۔ حلیم، بردبار، ثابت و مضبوط۔

كَانَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيْفٌ يُقَالُ لَهُ الرَّسُوبُ۔ آنحضرت کے پاس ایک تلوار تھی اس کو رسوب کہتے تھے (کیونکہ ضرب لگانے سے وہ مضروب میں گھس جاتی تھی)۔

كَانَ لَهُ سَيْفٌ سَمَّاهُ مِرْسَبًا۔ خالد بن ولید رض کے پاس ایک تلوار تھی، جس کا نام انھوں نے "مِرْسَب" رکھا تھا۔ (وہ کہتے ہیں):

ضَرَبْتُ بِالْمِرْسَبِ رَأْسَ الْبِطْرِيقِ۔ میں نے برگیڈیر[2] کے سر پر مِرْسَب سے مارا (یعنی اپنی اسی تلوار مرسب سے)۔

إِذَا طَفَتْ بِهِمُ النَّارُ أَرْسَبَتْهُمُ الْأَغْلَالُ۔ جب دوزخیوں کو دوزخ کی آگ اوپر اچھالے گی، تو ان کے طوق و زنجیر ان کو نیچے لے جائیں گے (ان کے وزن سے وہ پھر نیچے چلے جائیں گے)۔

فَرَسَبَ فِي الْمَاءِ أَرْبَعِينَ صَبَاحًا۔ وہ چالیس دن تک پانی میں ڈوبے رہے۔

أَئِمَّةُ الْعَدْلِ أَرْسَبُ مِنَ الْجِبَالِ الرَّوَاسِي فِي الْأَرْضِ۔ عادل بادشاہ اور حاکم پہاڑوں سے جو زمین کی تہ میں رہتے ہیں زیادہ قائم رہنے والے ہیں (ان کی حکومت کوئی

[1] مضروب۔ وہ چیز جس پر تلوار وغیرہ ماری جائے، خواہ کوئی آدمی ہو یا جانور۔ ۱۲ منہ

[2] فوج کا وہ افسر جس کے ماتحت دس ہزار آدمی ہوں۔ طرخان وہ جس کے ماتحت پانچ ہزار آدمی ہوں۔ ۱۲ منہ

میرے لئے نہیں سکتا، کیونکہ ساری رعیت ان سے خوش اور ان کی پشت پناہ ہوتی ہے)۔

رَسَحٌ۔ سُرین یعنی چوتڑ اور ران پر گوشت کم ہونا۔

اِرْسَاحٌ۔ دُبلا کرنا۔

رَسْحَاءُ۔ وہ عورت جس کے سُرین پر گوشت کی کمی ہو۔

اِنْ جَاءَتْ بِهٖ اَرْسَحَ فَهُوَ لِفُلَانٍ۔ اگر اس عورت کا بچہ دُبلے سرین کا پیدا ہو تو وہ فلاں شخص کا نطفہ ہے۔

لَا تَسْتَرْضِعُوْا اَوْلَادَكُمُ الرُّسْحَ وَلَا الْعُمْشَ اپنی اولاد کو بن سُرین والی عورتوں کا (جن کے سرین پر گوشت نہ ہو) اسی طرح ان عورتوں کا جن کی بینائی میں فرق ہو آنکھوں سے پانی بہتا رہے دودھ مت پلاؤ، کیونکہ دودھ سے ان میں بھی یہ خرابیاں پیدا ہوں گی)۔

رَسٌّ۔ کھودنا، گاڑنا (جیسے دَسٌّ پہچاننا، اصلاح کرنا یا فساد کرانا)۔

اِنَّ الْمُشْرِكِيْنَ رَاسُّوْنَا الصُّلْحَ۔ مشرکوں نے ہم سے صلح کی تحریک کی (یعنی صلح کی خواہش ان کی طرف سے ہوئی ایک روایت میں رَاسَلُوْنَا الصُّلْحَ ہے۔ یعنی انھوں نے صلح کا پیغام بھیجا۔ ایک روایت میں وَاسَوْنَا ہے۔ یعنی ہمارے ساتھ صلح کرنے پر متفق ہوئے)

مُرَاسَّةٌ۔ بمعنی موافقت۔

رَسَسْتُ بَيْنَهُمْ۔ میں نے اُن میں صلح کرا دی۔

بَلَغَنِيْ رَسٌّ مِّنْ خَبَرٍ۔ مجھ کو اس خبر کی ابتدا کچھ پہنچی

اَرُسُّهٗ فِيْ نَفْسِيْ وَاُحَدِّثُ بِهِ الْخَادِمَ۔ میں اپنے دل میں پہلے اُس کو جما لیتا پھر خادم سے اُس کو بیان کرتا (تاکہ خوب یاد ہو جائے)

اَمِنْ اَهْلِ الرَّسِّ وَالرَّهْمَسَةِ۔ کیا تو جھوٹی بات تراشنے والوں اور فساد کرنے والوں میں سے ہے (یہ حجاج نے نعمان بن زرعہ سے کہا ، زمخشری نے کہا رَسٌّ کے معنی فساد کرانے کے بھی آئے ہیں)۔

اِنَّ اَصْحَابَ الرَّسِّ قَوْمٌ رَسُّوْا نَبِيَّهُمْ۔ اصحابُ الرّس وہ لوگ تھے جنھوں نے اپنے پیغمبر کو کنوئیں میں داب دیا تھا (اس طرح اس کو مار ڈالا) (کرمانی نے کہا ”رس“ ایک کنوئیں یا گاؤں کا نام تھا۔ بعض نے کہا وہی اصحابُ الاخدُود ہیں۔ مجمع البحرین میں ہے کہ ”رس“ وہ کنواں جس کی بندش پتھروں سے کی گئی ہو۔ بعض نے کہا کچا کنواں)۔

رَسِيْسٌ۔ جما ہوا یا سالم

رَسُّ الْحُمّٰى یا رَسِيْسُهَا۔ بخار کی ابتدا۔

رَسْعٌ۔ چپک جانا، لٹک جانا، بچہ کے ہاتھ یا پاؤں میں پتھر یا کانچ کا نگ لٹکانا نظربد کے دفعیہ کے لئے۔

رَسَعٌ۔ پلکوں کا خراب ہونا۔

اِنَّهٗ بَكٰى حَتّٰى رَسِعَتْ عَيْنُهٗ۔ وہ یہاں تک روئے کہ ان کی پلکیں چپک گئیں، آنکھ خراب ہو گئی۔

تَرْسِيْعٌ بمعنی رَسَعٌ ہے۔

مُرَيْسِيْعٌ۔ ایک کنوئیں یا چشمہ کا نام ہے۔

رُسْغٌ یا رُسُغٌ وہ جوڑ جو کلائی اور بازو یا ہتھیلی اور کلائی یا پنڈلی اور ران کے درمیان ہیں۔

رَسْفٌ یا رَسِيْفٌ یا رَسَفَانٌ۔ اس طرح چلنا جس طرح پاؤں میں بیڑی والا چلتا ہے

اِرْسَافٌ۔ بندھے ہوئے اونٹ کو چلانا۔

اِرْتِسَافٌ۔ اونچا ہونا۔

فَجَاءَ اَبُوْ جَنْدَلٍ يَرْسُفُ فِيْ قُيُوْدِهٖ۔ اتنے میں ابو جندل آیا جو بیڑیاں اُٹھائے ہوئے چل رہا تھا (آنحضرتؐ نے فرمایا اَجِزْهُ لِيْ اس کو میرے لئے چھوڑ دے)

رَسْلٌ۔ بھیجنا (بعض نے کہا کہ مجرد مستعمل نہیں بلکہ مزید یعنی اِرْسَالٌ بھیجنا، چھوڑ دینا

مُرَاسَلَةٌ اور رِسَالَةٌ بھیجنا۔

اِسْتِرْسَالٌ۔ سیدھا لٹکنا، پیغام طلب کرنا، مانوس ہونا کھل کر باتیں کرنا۔

اِنَّ النَّاسَ دَخَلُوْا عَلَيْهِ بَعْدَ مَوْتِهٖ اَرْسَالًا يُصَلُّوْنَ

عَلَيْهِ - آنحضرتؐ کی وفات کے بعد لوگوں نے گروہ در گروہ آپ کے پاس آنا شروع کیا، آپ پر نمازِ (جنازہ) پڑھتے تھے (یعنی مختلف جماعتیں آئیں وہ نماز پڑھتی اور چلی جاتیں) (یہ رَسَلٌ "کی جمع ہے)۔

إِنِّي فَرَطٌ لَكُمْ عَلَى الْحَوْضِ وَإِنَّهُ سَيُؤْتَى بِكُمْ رَسَلًا رَسَلًا فَتُرْهَقُونَ عَنِّي۔ میں حوضِ کوثر پر تمہارا پیش خیمہ ہوں گا، تمہارے گروہ گروہ میرے پاس لائے جائیں گے پھر تم مجھ سے نزدیک کئے جاؤ گے۔

رَسَلٌ - اونٹ اور بکریوں کا منڈہ، جس میں دس ۱۰ راس سے لے کر پچیس ۲۵ تک ہوں۔

وَوَقِيذٌ كَثِيرُ الرَّسَلِ قَلِيلُ الرِّسْلِ۔ اور منڈہ جس کا شمار بہت ہے (اس میں جانوروں کی تعداد زیادہ) لیکن دُودھ کم (بعض ترجمہ اس طرح پر کیا ہے "اور منڈہ جو چارہ کے لئے بہت پھیلتا ہے (یعنی دور دور جاتا ہے قحط سالی کی وجہ سے) لیکن دودھ کم")

إِلَّا مَنْ أَعْطَى فِي نَجْدَتِهَا وَرِسْلِهَا۔ مگر جو شخص زکوٰۃ دے، دونوں حالتوں میں، جب اونٹ اچھے موٹے تازے ہوں اور جب وہ دُبلے سوکھے ہوں (یعنی تنگی اور فراخی دونوں موقعوں میں) (اہلِ عرب کہتے ہیں کہ)؛

عَلَى رِسْلِكَ - یعنی صبر اور اطمینان سے رہ (جس طرح کہتے ہیں کہ)؛

عَلَى هِينَتِكَ - یعنی استقلال اور تحمل رکھ، جلد بازی اور گھبراہٹ نہ کر (بعض نے ترجمہ اس طرح پر کیا ہے کہ زکوٰۃ میں عمدہ سے عمدہ جانور اور متوسط جانور دونوں طرح کے دے اطمینان اور خوشی کے ساتھ) (ازہری نے کہا فِي رِسْلِهَا سے یہ مراد ہے کہ خوشی سے دے) (بعض نے کہا ترجمہ یوں ہے کہ، جو کوئی جانوروں کی تازگی اور فربہی کی حالت میں زکوٰۃ ادا کرے تو اس صورت میں جانوروں کی خراب حالت کا کوئی ذکر ہی نہ ہوگا (نہایہ میں ہے کہ سب سے بہتر ترجمہ یہ ہے کہ سختی اور آسانی یعنی گرانی اور ارزانی دونوں حالتوں میں زکوٰۃ دے، کیونکہ حدیث میں ہے کہ لوگوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہؐ نَجْدَتَهَا وَرِسْلَهَا کے معنی کیا ہیں؟ فرمایا دشواری اور آسانی دونوں حالتوں میں۔ تو دشواری قحط کا زمانہ ہوا اور آسانی ارزانی کا زمانہ۔ مطلب یہ ہے کہ وہ اللہ کا حق نفع و نقصان دونوں حالتوں میں ادا کرتا رہے)۔

رَأَيْتُ فِي عَامٍ كَثُرَ فِيهِ الرِّسْلُ الْبَيَاضَ أَكْثَرَ مِنَ السَّوَادِ ثُمَّ رَأَيْتُ بَعْدَ ذٰلِكَ فِي عَامٍ كَثُرَ فِيهِ التَّمْرُ السَّوَادَ أَكْثَرَ مِنَ الْبَيَاضِ۔ میں نے ایک سال میں دیکھا جس میں دودھ زیادہ تھا کہ سفیدی سیاہی سے زیادہ ہے۔ اس کے بعد ایک سال میں نے دیکھا جس میں کھجور بہت پیدا ہوئی تھی کہ سیاہی سفیدی سے زیادہ ہے۔ (سفیدی سے دودھ مُراد ہے اور سیاہی سے کھجور)۔

عَلَى رِسْلِكُمَا۔ ذرا ٹھہرو صبر کرو (جلدی سے چلے نہ جاؤ یہ معلوم کر لو کہ یہ عورت کون ہے۔ آنحضرتؐ نے یہ فرما کر ان کا ایمان بچایا، ورنہ اگر پیغمبر کے ساتھ وہ بدگمانی کا ارتکاب کر لیتے تو کافر ہو جاتے)

عَلَى رِسْلِكُمْ۔ اسی طرح ٹھہرے رہو۔

أَنْفُذْ عَلَى رِسْلِكَ۔ اچھی طرح اطمینان سے جا (نرمی اور بُردباری کے ساتھ)۔

فَيُبَارَكُ فِي الرِّسْلِ۔ دودھ میں برکت ہو۔

فَيَبِيتَانِ فِي رِسْلِهَا۔ وہ اپنے دودھ میں رات گزاریں۔

أَبْغِنَا رِسْلًا۔ ہمارے لئے دودھ تلاش کر۔

فَتَرَسَّلَ۔ ٹھہر ٹھہر کر، الگ الگ ایک کلمہ کہا۔

كَانَ فِي كَلَامِهِ تَرْسِيلٌ۔ آنحضرتؐ کے کلام میں ترسل تھی یعنی ترتیل، وہ یہ کہ ہر ایک کلمہ آہستگی کے ساتھ اطمینان سے کہے نہ یہ کہ جلدی جلدی بڑبڑائے (اہلِ عرب کہتے ہیں) تَرَسَّلَ فِي كَلَامِهِ وَمَشْيِهِ۔ بات چیت اور چلنے

دونوں میں ترسیل کی (یعنی آہستہ اور اطمینان کے ساتھ بات کی اسی طرح چلا)۔

اِذَا اَذَّنْتَ فَتَرَسَّلْ۔ جب تو اذان دے تو ٹھہر ٹھہر کر دے (ہر کلمہ کے بعد توقف کرے)۔

اَیُّمَا مُسْلِمٍ اِسْتَرْسَلَ اِلٰی مُسْلِمٍ فَغَبَنَهٗ۔ جس مسلمان نے دوسرے مسلمان پر بھروسا کیا (اس کی ایمانداری اور دوستی پر اس کا اعتبار کیا) اور اس نے بے ایمانی کی دغا دی۔

غَبْنُ الْمُسْتَرْسِلِ رِبًوا۔ جو شخص کسی کے اعتبار پر معاملہ کرے پھر وہ اس کو دغا دے تو گویا اس نے سود کھایا (دغا سے جو مال کمایا وہ سود کی طرح حرام ہے)۔

اِنَّ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ تَزَوَّجَ امْرَأَةً مُّرَاسِلًا۔ ایک انصاری نے ایک ثیبہ عورت سے نکاح کیا (ثیبہ وہ عورت جو شوہر کر چکی ہو) (کعب بن زہیر کے قصیدے میں ہے کہ):

اَمْسَتْ سُعَادُ بِاَرْضٍ لَا یُبَلِّغُهَا
اِلَّا الْعِتَاقُ النَّجِیْبَاتُ الْمَرَاسِیْلُ

یعنی سعاد ایسے مقام میں جا کر رات کو رہی ہے، جہاں عمدہ ذات والے گھوڑے جلد چلنے والے پہنچا سکتے ہیں۔

مَرَاسِیْلُ جمع ہے مِرْسَالٌ کی یعنی تیز رو جلد چلنے والا۔

فَاَرْسَلَهَا عَبْدُ اللّٰهِ مُرْسَلَةً (عبد اللہ بن عمرؓ نے اس حدیث کو مطلق بیان کیا ہے اس میں یہ قید نہیں ہے کہ میت کو اس کے وارثوں کے رونے سے جب عذاب ہوتا ہے جب وہ رونے کی وصیت کر گیا ہو یا میت کافر ہو، یہودی ہو۔

اُرْسِلَ اِلَیْهِ۔ کیا آسمان پر آنے کے لئے ان کو پیغام بھیجا گیا تھا۔

خَیْرِ مَا اُرْسِلَتْ بِهٖ یا شَرِّ مَا اُرْسِلَتْ بِهٖ۔ اس کی بھلائی جس کے لئے وہ بھیجی گئی یا اس کی برائی (بعض نے کہا خَیْرِ مَا اَرْسَلْتَ بِهٖ بھی خطاب کے ساتھ جائز رکھا ہے کیونکہ خیر کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف کر سکتے ہیں نہ شر کی)

اَرْسَلَ اِلٰی اَبِیْ سُفْیَانَ فِیْ رَکْبٍ۔ ابو سفیان جو چند سواروں کے گروہ میں تھا اس کو بلا بھیجا۔

ثَلٰثُ تَسْبِیْحَاتٍ فِیْ تَرَسُّلٍ۔ رکوع اور سجدے میں تین تسبیحیں کافی ہیں جو ٹھہر ٹھہر کر کہی جائیں (بعض کے نزدیک ایک تسبیح بھی کافی ہے مگر یہ قول ضعیف ہے اور صحیح یہ ہے کہ کم سے کم تین بار تسبیح کہے اور ٹھہر ٹھہر کر اطمینان سے کہے)۔

تَرَسَّلْ فِیْ رَاْیٍ۔ مشورہ دینے میں جلدی نہ کر (سوچ کر رائے دے)

فَاِنَّ سُرْعَةَ الْاِسْتِرْسَالِ لَنْ تُسْتَقَالَ (دوسرا بھروسا اپنے بھائی پر مت کر بلکہ خود بھی ہوشیار رہ) اس لئے کہ جلدی سے بھروسا کر لینا اس کا تدارک نہیں ہو سکتا (بلکہ آدمی آفت میں گرفتار ہو جاتا ہے، جس سے رہائی مشکل ہوتی ہے۔ مترجم کہتا ہے میں ساری عمر اس بلا میں گرفتار رہا، مجھ کو ہر ایک مسلمان پر اس کا ظاہری حال دیکھ کر بہت جلد اعتبار آجاتا ہے اور بے انتہا نقصانات اٹھا چکا ہوں اور اٹھا رہا ہوں، مگر کیا کروں اپنی فطرت سے مجبور ہوں)۔

لَا تُثْنِیْ عِنَانَكَ اِلَی الْاِسْتِرْسَالِ فَیُسْلِمَكَ اِلٰی عِقَالٍ۔ اپنی باگ بالکل ڈھیلی مت چھوڑ، نہیں تو یہ ڈھیلا چھوڑ دینا تیرے پاؤں میں رسی بندھوا دے گا۔

مِنْ فِیلَةٍ وَاسْتِرْسَالِهٖ۔ آں حضرتؐ کی بے انتہا خوش مزاجی اور نرمی سے۔

اِذَا ذَبَحْتَ فَاَرْسِلْ۔ پرندے کو جب ذبح کرے تو اس کو چھوڑ دے (تاکہ وہ پھڑپھڑا سکے، اس کو پکڑے رکھنا منع ہے)۔

کَانَتْ عَلَی الْمَلٰٓئِکَةِ الْعَمَائِمُ الْبِیْضُ الْمُرْسَلَةُ۔ فرشتے سفید عمامے باندھے ہوئے تھے، جن کے سرے چھٹے ہوئے تھے۔

اَلدَّابَّةُ الْمُرْسَلَةُ۔ چھٹا ہوا جانور۔

اَرْسَلَ یَدَیْہِ۔ اپنے دونوں ہاتھ چھوڑ دیئے یعنی لٹکے ہوئے ان کو باندھا نہیں۔

اَرْسِلْ نَفْسَکَ فَتَشَھَّدْ۔ اپنے آپ کو ڈھیلا چھوڑ دے پھر تشہد پڑھ (یعنی اطمینان سے بیٹھ)

جَاءَتِ الْخَیْلُ اَرْسَالًا۔ سواروں کے پرے کے پرے آن پہنچے (یعنی ٹکڑیاں ٹکڑیاں)

مُرْسَلٌ۔ وہ حدیث ہے جس کو تابعی آنحضرت ﷺ سے روایت کرے اور صحابی کا ذکر چھوڑ دے۔ بعضوں نے منقطع کو بھی مُرسل کہا ہے، اس کی جمع مَرَاسِیْلُ ہے۔

رَسْمٌ۔ گھر گرا دینا، اس کا نشان باقی رکھنا، حکم کرنا، غائب ہو جانا، لکھنا، نشان کرنا، رواج، عادت، درجہ اور مرتبہ

رَسْمِیٌّ۔ سرکاری باقاعدہ۔

تَرْسِیْمٌ۔ لکیریں کرنا۔

تَرَسُّمٌ۔ دریافت کرنا، غور کرنا، یاد کرنا۔

لَمَّا بَلَغَ کُرَاعَ الْغَمِیْمِ اِذَا النَّاسُ یَرْسُمُوْنَ نَحْوَہٗ۔ جب آپ کراع غمیم میں پہنچے، دیکھا تو لوگ ادھر لپکے آرہے ہیں تیز قدمی سے (نہایہ میں ہے کہ)

رَسِیْمٌ۔ ایک قسم کی تیز رفتار کا نام ہے جس سے زمین پر نشانات نسبتاً گہرے پڑتے ہیں۔

فَرُسِمَتْ بِالْقَبَاطِیِّ وَالْمَطَارِفِ حَتّٰی نَزَحُوْھَا۔ مصر کے سپید کپڑے اور ریشمی چادریں بھری گئیں یہاں تک کہ اس کا سارا پانی نکال ڈالا۔

ثِیَابٌ مُرَسَّمَۃٌ۔ وہ کپڑے جن پر لکیریں ہوں۔

رَسَمَ فِی الْاَرْضِ۔ زمین میں غائب ہو گیا۔

رَسُوْمٌ۔ آنحضرت ﷺ کی ایک تلوار کا نام تھا۔

رَسَمْتُ لِلْبِنَاءِ۔ میں نے تعمیر کے لئے رنگ ڈالا۔

رَسَمْتُ الْکِتَابَ۔ میں نے کتاب لکھ ڈالی۔

تَسَھَّلَ عَلٰی رَسْمِ الْقِبَالَۃِ۔ قبالہ کی تحریر پر وہ گواہ ہوا۔

رَسَنٌ۔ رسی باندھنا۔

اِرْسَانٌ۔ رسی بنانا۔

مَرْسِنٌ۔ ناک۔

وَاَجْرَرْتُ الْمَرْسُوْنَ رَسَنَہٗ۔ میں نے بندھے ہوئے کو اپنی رسّی کھینچنے دی۔ (جہاں وہ چاہے اس کو چرنے کا موقع دیدیا، مطلب یہ ہے کہ میں نے لوگوں کو آرام دیا، ان پر بے جا پابندیاں عائد نہیں کیں)

وَرُمِیَ بِرَسَنِکَ عَلٰی غَارِبِکَ (تیری خالہ ام المومنین حضرت میمونہ رض مرگئیں) اب تیری رسّی تیرے مونڈھے پر پھینک دی گئی (یعنی تو آزاد ہوگیا اب کوئی بُری بات سے تیرا روکنے والا منع کرنے والا نہیں رہا) یہ حضرت عائشہ رض نے یزید بن اصم سے فرمایا۔

رَسْوٌ یا رُسُوٌّ۔ جمنا، گڑنا، نیت کرنا، لکڑ، کنارہ، روایت کرنا۔

اِرْسَاءٌ۔ جمانا، گاڑنا۔

فَاَرْسَاھَا بِالْجِبَالِ۔ پھر زمین کو پہاڑ گاڑ کر جمایا۔

اَلْقٰی مَرَاسِیَہٗ۔ اقامت کی۔

بِکُمْ تَسْتَقِلُّ جِبَالُ الْاَرْضِ عَنْ مَرَاسِیْھَا تمہاری وجہ سے زمین کے پہاڑ اپنے روکنے والے کے محتاج نہیں ہیں۔ (تمہاری برکت سے وہ قائم ہیں)۔

رَسَتْ اَقْدَامُھُمْ۔ ان کے پاؤں جم گئے (جیسے رَسَخَتْ اَقْدَامُھُمْ یا ثَبَتَتْ اَقْدَامُھُمْ۔

باب الراء مع الشین

رَشَأٌ۔ ہرن کا بچہ جو ماں کے ساتھ چلنے لگے، جماع کرنا۔

رَشْحٌ۔ پسینہ نکلنا، اچھلنا، کودنا، دینا، پسیجنا، ٹپکنا،

تَرْشِیْحٌ۔ اچھی طرح خدمت کرنا، چاٹنا، پالنا۔

رَشِیْحٌ۔ پسینہ۔

اِرْتِشَاحٌ اور مَرْشَحٌ پسیجنا، ٹپکنا (جیسے اِرْشَاحٌ ہے)

یَبْلُغُ الرَّشْحُ اٰذَانَہُمْ. پسینہ ان کے کانوں تک پہنچے گا (بعض نے رَشَحٌ بہ فتحتین روایت کیا ہے مگر لغت سے اُس کی تائید نہیں ہوتی)۔

رَشْحُہُمُ الْمِسْكُ۔ ان کا پسینہ مشک ہوگا (یعنی مُشک کی طرح خوشبودار)۔

یَاْکُلُوْنَ حَصِیْدَہَا وَیَرْشَحُوْنَ خَضِیْدَہَا. اس کا کٹا ہوا (میوہ) کھاتے ہیں اور جس درخت کو تراشتے ہیں اس کی خوب خبرگیری کرتے ہیں (خدمت کرتے ہیں تاکہ دوبارہ پھل لائے)۔

اِنَّہٗ رَشَّحَ وَلَدَہٗ لِوِلَایَۃِ الْعَہْدِ۔ انھوں نے اپنے لڑکے کو ولی عہدی کے لئے تیار کیا (اس کی تربیت کی)

اِحْفِرُوْا لِیْ حَتّٰی تَبْلُغَ الرَّشَحَ۔ میری قبر یہاں تک کھودو کہ زمین کی تری تک پہنچ جائے۔

رَشْحُ الْجَبِیْنِ مِنْ عَلَامَاتِ الْمَوْتِ. پیشانی پر پسینہ آنا موت کی نشانی ہے۔

اَلْمُؤْمِنُ یَمُوْتُ بِرَشْحِ الْجَبِیْنِ۔ مومن پیشانی کے پسینہ سے مرجاتا ہے۔

رَشَدٌ یا رُشْدٌ یا رَشَادٌ۔ رستہ پانا۔

اِرْشَادٌ۔ سِنِ شعور کو پہنچنا، ہدایت کرنا۔

اِسْتِرْشَادٌ۔ ہدایت چاہنا۔

اُمُّ رَاشِدٍ۔ چوہیا (چوہے کی مادہ)

حَبُّ الرَّشَادِ۔ ہالون (سرسوں) مشہور دوا ہے۔

رَشِیْدٌ۔ اللہ تعالیٰ کا ایک نام ہے کیونکہ وہ اپنی مخلوقات کو اُن کے مفید اور مضر باتیں بتلاتا ہے (بعض نے کہا رشید وہ ہے جس کی تدبیر بغیر صلاح و مشورہ ہمیشہ صائب ہو)۔

عَلَیْکُمْ بِسُنَّتِیْ وَسُنَّۃِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِیْنَ مِنْ بَعْدِیْ. تم اپنے اوپر میرا طریق اور مجھ سے ہدایت پائے ہوئے جانشینوں طریق لازم کرلو (اسی پر چلو۔ خلفائے راشدین سے مُراد حضرات ابوبکر و عمر و عثمان اور علی رضی اللہ عنہم ہیں اگرچہ یہ لفظ عام ہے اور ہر خلیفہ کے لئے مستعمل ہوسکتا ہے جو اُن ہی کے طریقے پر کاربند ہو۔

مترجم کہتا ہے اِس حدیث کا یہ مطلب نہیں ہے کہ خلفاء کا فعل بھی سنت ہے، سنّت تو آں حضرتؐ ہی کا قول و فعل ہے کیوں کہ آپ خطاسے معصوم تھے اور آپ کے خلفاء معصوم نہ تھے اور مقصود حدیث کا یہ ہے کہ جو امر میں نے کیا اور میرے خلفاء بھی اُس پر چلے تم بھی اسی پر چلو، کیونکہ وہ دونوں کی سنّت ہے)

اِرْشَادُ الضَّالِّ۔ بھولے بھٹکے کو راستہ بتانا۔

مَنِ ادَّعٰی وَلَدَ الْغَیْرِ رِشْدَۃٍ فَلَا یَرِثُ وَلَا یُوْرَثُ. جو شخص ایسے لڑکے کا دعوےٰ کرے (کہے یہ میرا لڑکا ہے) حالانکہ وہ حرام سے پیدا ہوا ہو، تو نہ وہ وارث ہوگا، اور نہ اس کا کوئی وارث ہوگا۔

وَلَدُ رِشْدَۃٍ۔ وہ لڑکا جو صحیح نکاح سے پیدا ہوا ہو اُس کی ضد۔

وَلَدُ زِنْیَۃٍ۔ یعنی جو زنا سے پیدا ہوا ہو (بعضوں نے کہا کہ رَشْدَۃٌ بہ فتحہ را اور زَنْیَۃٌ بہ فتحہ زا زیادہ فصیح ہے)

مترجم کہتا ہے کہ ہماری شریعت میں زنا اور حرام کاری سے جو بچہ پیدا ہو وہ زنا کرنے والے کا وارث نہیں ہوسکتا اور نہ اس کا لڑکا کہلا سکتا ہے اور نہ زنا کرنے والا اس کا وارث ہوسکتا ہے اور افسوس ہے ہندوستان کے اُن حاکموں پر جو ایسے ناجائز اور خلافِ قاعدہ اولاد کو اولاد قرار دیتے ہیں اور ان کو زانیوں کا وارث اور جانشین بناتے ہیں بلاد اور امصارِ دکن میں یہ خرابی عام ہوگئی ہے اور زنا کو عیب نہیں سمجھا گیا۔ آخر ۱۳۲۶ھ غُرّہ ماہِ رمضان المبارک کو پروردگار کا غضب ایک شہر کے باشندوں پر نازل ہوا۔ ایک چھوٹی سی ندی میں ایسا طوفان آیا کہ آدھا شہر تقریباً ہلاک اور برباد ہوگیا، ہزاروں آدمی مرگئے اور ہزاروں بے ساز و سامان اور بے گھر صرف بدن کے کپڑوں سے رہ گئے۔ اب پھر اُس کی

سر نو آبادکاری کی تو عقلی تدابیر کی جانے لگتی ہیں، لیکن اصلی معالجہ کی طرف کوئی توجہ نہیں کرتا۔ یعنی بد اعمالیوں سے توبہ اور استغفار اور حرام کاری پر ندامت اور اس سے پرہیز۔ معلوم نہیں اب کونسا عذاب نازل ہوگا؟ اللہ بچائے۔

هَلْ لَكُمْ فِي الْفَلَاحِ وَالرُّشْدِ۔ کیا تم کو اپنی بھلائی اور بہتری میں رغبت ہے (یعنی تم اپنی بھلائی کے متمنی ہو)۔

إِلَّا اخْتَارَ أَرْشَدَهُمَا۔ مگر جو کام دونوں کاموں میں زیادہ عمدہ اور بہتر ہوتا اسی کو آپ اختیار کرتے۔

فَقَدْ رَشَدَ وَاهْتَدَى۔ وہ ٹھیک رستہ پر چلا اور اس نے ہدایت پائی۔

إِينَاسُ الرُّشْدِ هُوَ حِفْظُ الْمَالِ (امام جعفر صادقؓ نے فرمایا) قرآن میں جو یہ آیا ہے فان آنستم منهم رشدا تو اس سے مراد یہ ہے کہ وہ مال کی حفاظت کے قابل ہوں (یعنی مال دولت کو لٹانے اور اڑانے کو برا سمجھنے لگیں)۔

اِسْتَخِيرُوا اللّٰهَ يَعْزِمْ لَكُمْ عَلَى رُشْدِكُمْ۔ اللہ سے استخارہ کرتے رہو وہ تمہارے لئے بہتری کا ضامن ہوگا

رَشِيدٌ۔ ہارون بن محمد مہدی خلیفہ عباسی کا لقب تھا

رَشٌّ۔ چھڑکنا، خفیف بارش۔

رَشَاشٌ۔ جو اڑ کر آئے، پانی یا پیشاب وغیرہ کی چھینٹیں۔

فَرَشَّ عَلَى رِجْلِهِ۔ پانی اپنے پاؤں پر چھڑکا (یعنی تھوڑا تھوڑا لالا کر پانی میں اسراف نہ ہو۔ کیونکہ لوگ پاؤں دھونے میں بہت پانی بہاتے ہیں، جو اسراف میں داخل ہے)۔

كَانَتِ الْكِلَابُ تُقْبِلُ وَتُدْبِرُ فِي الْمَسْجِدِ فَلَمْ يَكُونُوا يَرُشُّونَ شَيْئًا مِنْ ذٰلِكَ۔ آنحضرتؐ کی مسجد میں کتے آتے جاتے رہتے (دروازہ نہ تھا) پھر صحابہ پانی نہیں چھڑکتے تھے (بلکہ یوں ہی اس زمین پر نماز پڑھتے تھے ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ وہ کتے مسجد میں پیشاب بھی کر دیتے تھے، اس حدیث سے یہ اخذ ہوا کہ زمین خشک ہو کر پاک ہو جاتی ہے۔ بعضوں نے اس حدیث سے کتے کی طہارت پر دلیل لی ہے۔ محققین اہل حدیث کا یہی قول ہے۔)

رَشَّ عَلَى قَبْرِ ابْنِهِ۔ آپ نے اپنے صاحبزادے کی قبر پر پانی چھڑکا۔

تَرَشُّشٌ۔ تھوڑا تھوڑا ٹپکنا۔

رَشْفٌ یا تَرَشُّفٌ۔ چوس لینا، سب پی جانا، کچھ نہ چھوڑنا۔

تَرْشِيفٌ۔ خوب چوسنا۔

رَشْقٌ۔ مارنا۔

رَشَاقَةٌ۔ خوش قامتی اور لطافت۔

لَهُوَ أَشَدُّ عَلَيْهِمْ مِنْ رَشْقِ النَّبْلِ۔ یہ ہجو مشرکوں پر تیر مارنے سے زیادہ سخت ہے۔

فَأَلْحَقُ رَجُلًا فَأَرْشُقُهُ بِسَهْمٍ۔ میں ان لٹیروں میں سے ایک سے ملتا اور اس کے ایک تیر مار دیتا۔

فَرَشَقُوهُمْ رَشْقًا۔ انہوں نے ان پر تیر لگائے۔ (بعض نے رِشْقًا بکسرۂ را روایت کیا ہے۔)

رِشْقٌ۔ سب لوگوں کے ایک بارگی تیر چلانے کو کہتے ہیں، (یعنی ان پر تیروں کی بوچھاڑ کی۔ اور رِشْقٌ اس کو بھی کہتے ہیں کہ تیرانداز کئی تیر ایک بارگی چلائے۔)

لَا يَكَادُ يَسْقُطُ سَهْمُهُمْ۔ ان کا کوئی تیر خالی نہیں جاتا تھا (بلکہ نشانہ پر پڑتا تھا۔ یہ ان کی تیراندازی کی تعریف ہے)۔

مِنْ رَشْقٍ بِنَبْلٍ (اگر بفتحہ را ہو تو) تیر مارنا (اگر بکسرۂ را ہو تو) ایک بارگی کئی تیر مارنا۔

رِجْلٌ مِنْ جَرَادٍ۔ ٹڈی کا ایک دل۔

كَانَ يَخْرُجُ فَيَرْمِي الْأَرْشَاقَ۔ وہ نکلتے تھے اور کئی کئی تیروں کو ایک بارگی مارتے تھے۔

أَرْشَاقٌ جمع ہے رِشْقٌ کی۔

كَأَنِّي بِرَشْقِ الْقَلَمِ فِي مَسَامِعِي حِينَ جَرَى عَلَى الْأَلْوَاحِ (حضرت موسیٰ ع فرماتے ہیں) گویا میں قلم چلنے

کی آواز جو تختیوں پر چل رہا تھا، سُن رہا تھا (اللہ تعالیٰ تورات شریف لکھو رہا تھا)۔

رَشْقُ الْقَلَمِ۔ صَرِیر (لکھتے وقت قلم کی روانی سے جو آواز پیدا ہوتی ہے)

فَلَمْ یَبْقَ اَحَدٌ فِی الْحَبْسِ اِلَّا تَرَشَّقَهٗ وَحَنَّ اِلَیْهِ قید خانہ میں کوئی قیدی ایسا نہیں رہا جس نے آپ سے (یعنی امام محمد باقرؒ سے) علم حاصل نہ کیا ہو اور آپ کی طرف مائل نہ ہوا ہو)۔

رَجُلٌ رَشِیْقُ الْقَدِّ اَنِیْقُ الْخَلْقِ۔ مرد خوش قامت خوبصورت۔

رِشْكٌ۔ بڑی ڈاڑھی والا جس کا تیر دوسروں سے دُور جائے

رُشْك۔ فارسی میں بچھو کو کہتے ہیں۔

یَزِیْدُ الرِّشْكِ۔ ایک شخص کا لقب ہے جو تقسیم اراضی میں بڑا ماہر تھا۔ کہتے ہیں کہ اس کی ڈاڑھی اتنی لمبی تھی کہ ایک بچھو اُس میں گھس گیا اور تین دن تک وہیں رہا لیکن اس کو خبر نہیں ہوئی۔ بعض نے رَشْكٌ بفتحہ را لکھا ہے چونکہ وہ بڑا غیرت دار تھا۔

رَشْوٌ۔ رشوت دینا۔

رِشَاءٌ۔ ڈول کی رسّی۔

رُشْوَةٌ یا رِشْوَةٌ یا رَشْوَةٌ۔ بادل ناخواستہ کاربراری کے لئے کسی صاحبِ اختیار شخص کو کچھ دینا (اگر یہ دینا مجبوری اور کاربراری کے تصور کے تحت نہ ہو تو رشوت نہیں بلکہ ہدیہ ہے)

اِرْتِشَاءٌ۔ رشوت لینا۔

لَعَنَ اللّٰهُ الرَّاشِیَ وَالْمُرْتَشِیَ اللہ تعالیٰ رشوت دینے والے اور رشوت لینے والے پر لعنت کرے (نہایہ میں ہے کہ راشی وہ شخص ہے جو ناحق پر مدد کرنے کے لئے کسی کو کچھ دے اور مرتشی اُس کا طالب اور لینے والا ہے)

رَائِشٌ۔ وہ شخص جو دونوں کے درمیان متوسط ہو کر رشوت کی قرار داد کو کمی بیشی کر کے طے کرلے، لیکن جو اُجرت اپنا حق حاصل کرنے کے لئے اور ظالم کو ظلم سے باز رکھنے کے لئے دی جائے وہ رشوت نہیں ہے۔ کیونکہ حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ حبش کے ملک میں ناجائز طور پر ظلم سے گرفتار کر لئے گئے تو انھوں نے دو اشرفیاں صرف کر کے رہائی حاصل کی۔ اور ایک جماعتِ تابعین سے یہ منقول ہے کہ آدمی اپنی جان اور مال کی حفاظت کے لئے جب کہ اس کو ظلم کا اندیشہ ہو کچھ صرف کر دے تو اِس تصرف میں کوئی قباحت نہیں ہے۔

مترجم کہتا ہے یہ قرانطینہ جو سلطانِ روم نے بتقلید نصاریٰ حاجیوں پر جاری کر رکھا ہے، صریح ظلم ہے۔ ایک بار ایسا ہوا کہ ایک شخص جدّہ پہنچا سخت گرمی کے دن تھے اور بیچارے حاجیوں کو قرانطینہ میں ترکی لوگ پکڑ رہے تھے۔ یہ شخص بے جھجک سُبک رفتاری سے ایک طرف کو چلدیا تاکہ اُس کو لوگ مقامی جدّہ کا باشندہ سمجھیں مگر اس کے باوجود ایک ترکی سپاہی فہم پاکر اس کے تعاقب میں دوڑا۔ شخص مذکور نے پانچ روپے اس کے ہاتھ پر رکھ دیئے اور وہ جیب میں رکھ واپس ہو گیا۔ بیچارہ قرانطینہ کی دھوپ اور سختی سے بچکر شہر میں داخل ہو گیا اور اللہ کا شکر بجالایا۔ حق تعالےٰ سے امید ہے کہ وہ گنہگار نہ ہوا ہوگا کیونکہ اس مجبور مسافر نے ظلم سے بچنے کے لئے ایسا کیا۔ ورنہ قرانطینہ کے جھونپڑوں میں گرمی کی شدت سے بیمار ہو جانے کا امکان تھا۔

محیط میں ہے کہ رشوت وہ ہے جو حاکم کو اپنے حق میں فیصلہ یا حکم کرانے کے لئے دی جائے۔ تعریفات میں ہے رشوت وہ ہے جو حق اور ناحق کو حق تسلیم کرنے کے لئے دی جائے۔

رَشَاءٌ۔ ہرن کا بچہ۔

اِسْتِرْشَاءٌ۔ رشوت طلب کرنا۔

بابُ الراء مع الصاد

رَصَحٌ۔ دونوں چوتڑوں کا اُٹھا ہونا یا ان کا نزدیک ہونا ان کا گوشت کم ہونا۔

اَرْصَحُ۔ وہ شخص جس میں رَصَحٌ کی مذکورہ علامات پائی جائیں

اُرَیْصِحُ۔ اس کی تصغیر ہے۔

اِنْ جَاءَتْ بِهٖ اُرَیْصِحَ۔ اگر اس کا بچہ اُرَیْصِحَ پیدا ہوا

اَرْسَحُ بھی بمعنی اَرْصَحُ ہے (نہایہ میں ہے کہ لغت کی رُو سے اَرْصَحُ اور اَرْسَحُ وہ ہے جس کے دونوں سُرین پر گوشت کی کمی ہو)۔

رَصْدٌ یا رَصَدٌ۔ تاکنا۔

اِرْصَادٌ۔ تیار کرنا، بدلہ دینا۔

تَرَصُّدٌ۔ انتظار کرنا، تاکنا۔

رَاصِدٌ۔ شیر، رقیب، راستے کا چوکیدار۔

رَصَدٌ۔ عرف میں اُس عمارت کو کہتے ہیں جس میں دُوربین نصب کرتے ہیں اور وہاں سے اجرامِ فلکی کا مطالعہ کرتے ہیں۔

اِلَّا دِیْنَارًا اُرْصِدُہٗ لِدَیْنٍ۔ (اگر اُحُد پہاڑ کے برابر میرے پاس سونا ہو اور میں اس کو اللہ کی راہ میں خرچ کر ڈالوں تو بھی میں اس کو پسند نہیں کرتا کہ تیسری رات آجائے، اور ایک اشرفی برابر بھی اس میں سے میرے پاس رہے) البتہ قرض ادا کرنے کے لئے اگر میں اس کو رکھ چھوڑوں تو اور بات ہے (اہلِ عرب کہتے ہیں کہ:

رَصَدْتُہٗ۔ میں اُس کی تاک میں بیٹھا۔)

اَرْصَدْتُ لَہُ الْعُقُوْبَۃَ۔ میں نے اس کے لئے عذاب تیار کر رکھا ہے (ایک روایت میں ہے کہ:

وَعِنْدِیْ مِنْہُ دِیْنَارًا لَا اُرْصِدُہٗ لِدَیْنٍ یعنی میں اس کو پسند نہیں کرتا کہ ایک اشرفی بھی اس میں سے میرے پاس باقی رہے، جس کو میں نے قرضہ ادا کرنے کے لئے رکھ چھوڑا ہو۔)

فَاَرْصَدَ اللّٰہُ عَلٰی مَدْرَجَتِہٖ مَلَکًا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے رستے پر ایک فرشتے کو چوکیدار مقرر کیا۔

جَعَلَہٗ رَصَدًا۔ اس کو نگہبان بنایا۔

فَاَخَذَ عَلَیْنَا بِالرَّصَدِ۔ ہم پر تاک لگائی یا تاک لگانے والے مقرر کئے (اس صورت میں یہ رَاصِدٌ کی جمع ہوگی) (محیط میں ہے کہ رَاصِدٌ کی جمع رَصَدٌ اور رُصَّدٌ دونوں آئی ہیں)۔

مِرْصَادٌ۔ گزرنے کا راستہ

مَرْصَدٌ۔ ناکہ، گزرگاہ، درّہ

مَاخَلَّفَ مِنْ دُنْیَاکُمْ اِلَّا ثَلٰثَ مِائَۃِ دِرْہَمٍ کَانَ اَرْصَدَھَا لِشِرَاءِ خَادِمٍ۔ (امام حسنؓ نے اپنے والد ماجد جناب امیرؓ کا ذکر کیا تو فرمایا) انھوں نے تمہاری دنیا کے مال واسباب میں سے کچھ نہیں چھوڑا، صرف تین سو درہم چھوڑے تھے جو ایک غلام خریدنے کے لئے انھوں نے اُٹھا رکھے تھے (پر اس کو بھی نہیں خریدا اور دنیا سے گزر گئے آپ موٹے جھوٹے کپڑے پہنے فقیروں کی طرح مسجد میں بیٹھے رہتے، بازار سے سودا اپنے ہاتھ سے لے آتے، صرف خشک ستو پر روزہ اِفطار کرتے، حالانکہ ایک بڑی عظیم الشان سلطنت کے حاکم تھے)۔

کَانُوْا لَا یُرْصِدُوْنَ الثِّمَارَ فِی الدَّیْنِ وَیَنْبَغِیْ اَنْ یُّرْصِدُوا الْعَیْنَ فِی الدَّیْنِ۔ صحابہؓ میوے کو جو درختوں میں سے پیدا ہو قرض میں مجرا نہیں کرتے تھے (اس سے عشر وصول کر لیتے تھے، گو اس کا مالک قرض دار ہو) البتہ نقد جنس کو قرض میں مجرا کرتے تھے (مثلاً ایک شخص کے پاس نقد و جنس دونوں موجود ہیں اور ان کی تعداد اور مقدار پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے، مگر دوسری طرف صاحبِ نصاب کی حالت ایسی ہے کہ وہ اُسی قدر کا مقروض ہے تو پھر زکوٰۃ واجب نہ ہوگی)۔

مَنْ حَارَبَ لِیْ وَلِیًّا فَقَدْ اَرْصَدَ لِمُحَارَبَتِیْ۔ جو کوئی میرے کسی ولی سے لڑا (اولیاء اللہ میں سے کسی سے دشمنی رکھی)، اُس نے مجھ سے لڑنے کی تیاری کی۔

یُرْصِدُ بِشَاہِدَیْ عَدْلٍ۔ دو عادل گواہ تیار رکھے۔

ضَرَبَہٗ عَلٰی اُذُنِہٖ وَقَالَ یَتَرَصَّدُ۔ اس کے کان پر مارا اور فرمایا یہ تاک لگائے ہوئے ہے (ہماری باتیں سُننے کا منتظر ہے)۔

اَذْکُرُ رَصَدًا فَاکُوْنُ خَلْفَاقٍ۔ میں اُن لوگوں کا

خیال کرتا ہوں جو آپ کی تاک میں ہیں تو میں آپ کے پیچھے ہو جاتا ہوں (آپ کی حفاظت کے لئے)۔

اِنَّ الظَّالِمَ رَصِيْدًا حَتّٰى اُدِيْلَ مِنْهُ الْمَظْلُوْمَ میں ظالم کی تاک میں رہتا ہوں یہاں تک کہ مظلوم کو اس پر غالب کرتا ہوں (مظلوم کے دن، یا مظلوم کا زمانہ لاتا ہوں، یعنی اس کی دولت اور حکومت کا)۔

رَصٌّ۔ ملا دینا، جوڑ دینا، برابر کرنا، توڑنا۔

تَرْصِيْصٌ۔ رانگہ چڑھانا۔

تَرَاصُصٌ۔ مل جانا، پیوستہ ہونا۔

رَصَاصٌ۔ سیسہ رانگا (وہ دو قسم کا ہوتا ہے۔ سیاہ جس کو سرب اور اسرب کہتے ہیں، اور سفید جس کو قلعی کہتے ہیں)

رَصَاصَةٌ۔ بندوق کی گولی۔

رَصَاصَةٌ۔ بخیل۔

رَصَّةٌ۔ ایک بار۔

تَرَاصُّوْا فِي الصُّفُوْفِ۔ نماز کی صفوں میں خوب مل کر کھڑے ہو بیچ میں جگہ خالی نہ رہے پاؤں سے پاؤں مونڈھے سے مونڈھا ملا کر)

فَاِنَّ تَسْوِيَةَ الصُّفُوْفِ مِنْ اِقَامَةِ الصَّلٰوةِ کیوں کہ صفوں کا برابر کرنا اقامتِ صلوٰۃ میں داخل ہے جس کا حکم اِس آیت میں ہے اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ اِسی حدیث میں ہے يَمْسَحُ مَنَاكِبَنَا۔ آپ ہمارے مونڈھوں پر ہاتھ پھیرتے تھے (یعنی برابر کرنے کے لئے)

رَصَّ الْبِنَاءَ۔ عمارت کو خوب ٹھوس بنایا (ایک اینٹ یا پتھر دوسرے اینٹ یا پتھر سے ملا کر)۔

لَصُبَّ عَلَيْكُمُ الْعَذَابُ صَبًّا ثُمَّ لَرُصَّ رَصًّا تم پر عذاب خوب بہایا جاتا پھر خوب غَفَّ کیا جاتا (اچھا ٹھونس)۔

فَرَصَّهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ آنحضرت نے اُس کو خوب دبایا (ایک روایت میں فَرَفَضَهُ ہے یعنی آنحضرت صلعم نے اُس کو چھوڑ دیا (وہ سوال چھوڑ کر دوسرا سوال شروع کیا)۔

لَوْ اَنَّ رَصَاصَةً مِثْلَ هٰذِهٖ۔ اگر اتنی بڑی گولی سیسہ کی (ایک روایت میں رَضْرَاضَةً ہے۔)

وَاَشَارَ اِلٰى مِثْلِ الْجُمْجُمَةِ (اس کا بیان اوپر گزر چکا ہے) یعنی کھوپڑی کے برابر گولہ (جس کا وزن بہت ہوگا اور جلدی گرے گا)۔

مَرْصُوْصَةٌ۔ وہ کنواں جس کی بندش سیسہ سے ہو۔

رَصْعٌ۔ ہاتھ سے مارنا، برچھے سے کونچنا، کوٹنا، غائب کر دینا گھسیٹ کر۔

رَصَاعٌ۔ جماع کرنا۔

رُصُوْعٌ۔ اقامت کرنا۔

اِنْ جَاءَتْ بِهٖ اُرَيْصِعَ۔ اگر وہ (ایسا) بچہ جنے جس کے جوڑوں پر گوشت کم ہو۔

اُرَيْصِعَ۔ "اَرْصَعَ" کی تصغیر ہے معنی بھی وہی ہیں (جوہری نے کہا اَرْسَحُ میں ایک لغت اَرْصَعُ بھی ہے اس کا مؤنث رَصْعَاءُ ہے بہ معنی جس عورت کے سُرین نہ ہو (یعنی ان پر گوشت کی کمی ہو)۔

اِنَّهٗ بَكٰى حَتّٰى رَصِعَتْ عَيْنُهٗ۔ وہ یہاں تک روئے کہ اُن کی آنکھ خراب ہوگئی (مشہور رَسِعَتْ ہے جیسے اوپر گزرا)

رَصِيْعُ اَيْهُقَانَ۔ ایقان سے جو ایک بوٹی ہے آراستہ

تَرْصِيْعٌ۔ ترکیب، زینت دینا۔

سَيْفٌ مُرَصَّعٌ۔ مرصّع تلوار۔ (یعنی جس تلوار کا دستہ جڑاؤ ہو)

مُرَصَّعٌ بِالْجَوَاهِرِ۔ جواہر سے آراستہ (یعنی جواہر جڑے ہوں)، (ایک روایت میں رَضِيْعُ اَيْهُقَانَ ہے اس کے معنی آگے آئیں گے)۔

رُصْغٌ۔ (ایک لغت ہے رُسْغٌ میں) یعنی کلائی اور ہتھیلی کا جوڑ (پہنچا)۔

إِنَّ كُمَّهُ كَانَ إِلَى رُصْغِهِ۔ آپ کی آستین پہونچے تک

رِصَاغٌ۔ رسّی۔

رَصْفٌ۔ ملانا، سزاوار ہونا۔

رَصَافَةٌ۔ مضبوطی، پائداری۔

رُصَافَةٌ۔ ایک محلّہ ہے بغداد میں۔

إِنَّهُ مَضَغَ وَتَرًا فِي رَمَضَانَ وَرَصَفَ بِهِ وَتَرَ قَوْسِهِ۔ آپ نے رمضان کے مہینے میں (بہ حالتِ روزہ) تانت کو چبایا اور اس سے اپنی کمان کا چلّہ مضبوط کیا (اہلِ عرب کہتے ہیں کہ :

رَصَفَ السَّهْمَ۔ جب تیر میں رِصاف لگائے (یعنی تیر کے پیکان پر لپیٹا جاتا ہے)۔

نَظَرَ فِي رِصَافِهِ ثُمَّ فِي قُذَذِهِ فَلَا يَرَى شَيْئًا رصاف میں دیکھے پھر اس کے پر میں، لیکن کچھ نہ پائے۔ (خون وغیرہ کا کچھ اثر نہ ہو ایسی صفائی اور تیزی کے ساتھ نشانہ سے نکل گیا کہ اس پر کچھ لگا ہی نہیں، یہی مثال خارجیوں کی بیان فرمائی، وہ بھی دین سے ایسے باہر ہو جائیں گے کہ ان میں ذرا بھی دین داری کا اثر نہ ہوگا حالانکہ یہ خوارج بڑے قرآن کے بہت تلاوت کرنے والے، تہجّد گزار اور عابد تھے، مگر فرمایا کہ اُن میں دین کا ذرا اثر نہ ہوگا کیونکہ دین محبت خدا اور رسول پر ہے اور یہ لوگ اس سے خالی تھے اللہ کے محبوب اور چہیتے تھے۔ یعنی حضرت علی رضا اور دوسرے ان کو کافر اور فاسق جانتے تھے۔ قرآن کی تفسیر حدیث سے نہیں کرتے تھے، بلکہ اپنی رائے سے معنی پہناتے اور درحقیقت دشمنِ خدا اور رسولؐ تھے۔ یہی حال ان بعض لوگوں کا ہے جو اپنے اماموں کی تقلید میں ایسے مستغرق ہیں کہ قرآن اور حدیث سے ان کو کچھ مطلب ہی نہیں، وہ قرآن و حدیث اس لئے نہیں پڑھتے کہ اس پر عمل کرنا ہو بلکہ محض تبرک کے لئے اور عمل کے لئے وہ دوسری کتابیں پڑھتے ہیں جیسے ہدایہ، شرح وقایہ، درمختار اور منہاج وغیرہ ان پر بھی دین کا پورا اثر نہیں ہے خواہ ایسے لوگ بظاہر بڑے اتقا اور پرہیزگاری اور درویشی کا دم بھریں مگر خوارج کی طرح ان کی ساری عبادت بے نور ہے۔)

لَمْ يَكُنْ لَنَا مَالٌ أَرْصَفُ مِنْهَا۔ (حضرت عمرؓ نے خواب میں دیکھا کہ کوئی اُن سے کہتا ہے فلاں زمین خیرات کر دے انھوں نے کہا) اس زمین سے زیادہ کوئی مال ہمارے لئے مناسب اور کارآمد نہ تھا۔ اس وقت آنحضرتؐ نے ان سے فرمایا تم ایسا کرو کہ اس کو خیرات کر دو اور شرط لگا دو (کہ ملکیت ہماری باقی رہے اور اس کی آمدنی سے مساکین فائدہ اُٹھاتے رہیں)۔

مُرَاصَفَةٌ۔ نرمی اور ملائمت، موافقت۔

بَيْنَ الْقِرَانِ السَّوْءِ وَالتَّرَاصُفِ۔ بُرے قِران اور تراصف میں (یعنی پتھروں کے جوڑ اور ملانے میں)۔

لَحَدِيثٌ مِنْ عَاقِلٍ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ الشَّهْدِ بِمَاءِ رَصَفَةٍ۔ عاقل کی ایک بات مجھ کو اس سے زیادہ پسند ہے کہ رَصَفہ کے پانی میں شہد ملا کر مجھ کو دیا جائے۔

رَصَفَةٌ۔ اُس مقام کو کہتے ہیں جہاں پتھر بہہ بہہ کر ندی میں اکٹھا ہو جائیں، کیونکہ وہاں برسات کا پانی بہت صاف اور لطیف ہوتا ہے۔

ضَرَبَهُ بِمِرْصَافَةٍ وَسَطَ رَأْسِهِ۔ ایک گرز اس کی چندیا پر مارتا ہے۔

بِمَاءِ رَصَفَةٍ بِمَحْضِ الْأَرْفِيِّ۔ رصفہ کا پانی جس میں خالص دودھ ملا ہو۔

تَرَاصَفَ الْقَوْمُ فِي الصَّفِّ۔ صف میں لوگ مل کر کھڑے ہوئے۔

بابُ الراء مع الضّاد

رَضْبٌ۔ چوسنا، برسنا۔

كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى رُضَابِ بُزَاقِ رَسُولِ اللّٰهِ صلعم

گویا میں آنحضرت ؐ کے تھوک کو دیکھ رہا ہوں جو پھیل کر دانہ دانہ کی طرح ہوگیا تھا۔

بُزَاق۔ (نہایہ میں ہے کہ) بہتا ہوا تھوک (یعنی رال)۔

اور رُضَابٌ۔ جو دانہ دانہ کی طرح ہو اور پھیل جائے۔ (محیط میں ہے کہ رُضَابٌ وہ تھوک جو چوس لیا جائے یا تھوک کے ٹکڑے منہ میں، اور برف کے ٹکڑے، مشک کے ریزے یا شکر یا اولے کے شہد کا لعاب اس کا پھین اور وہ شبنم جو درخت پر گری ہو۔)

رَضْخٌ۔ توڑنا، کچلنا، دینا، عاجزی کرنا، لیپنا، قبول کر لینا۔

مُرَاضَخَةٌ۔ بادل ناخواستہ دینا، پتھر بازی کرنا۔

تَرَضُّخٌ۔ سُننا اور تحقیق نہ کرنا۔

تَرَاضُخٌ۔ آپس میں پتھر بازی کرنا۔

وَقَدْ اَمَرْنَا لَهُمْ بِرَضْخٍ فَاقْسِمْهُ بَيْنَهُمْ۔ ہم نے ان کو کچھ تھوڑا سا دینے کے لئے حکم دیا ہے تم ان کو تقسیم کر دو۔

رَضِيخٌ۔ قلیل عطیہ۔

وَيَرْضَخُ لَهٗ عَلٰى تَرْكِ الدِّيْنِ رَضِيْخَةً۔ وہ دین چھوڑنے پر اس کو کچھ تھوڑا سا عطیہ دے۔

اِذَا دَنَا الْقَوْمُ كَانَتِ الْمُرَاضَخَةُ۔ جب دشمن نزدیک آ جائے اس وقت تیر اندازی شروع ہوتی ہے (یہ رَضْخٌ سے نکلا ہے، معنی توڑنا اور کوٹنا ہیں)

فَرَضَخَ رَأْسَ الْيَهُوْدِيِّ۔ آں حضرت ؐ نے اس یہودی کا سر دو پتھروں کے بیچ میں کچلا (کیونکہ اس نے ایک لڑکی کو زیور کی طمع سے اسی طرح ہلاک کیا تھا)۔

اَمَرْتُ فِيْهِمْ بِرَضْخٍ۔ میں نے ان کو کچھ تھوڑا سا دلوایا۔

اِرْضَخْ مَا اسْتَطَعْتَ۔ جہاں تک تجھ سے ہو سکے دے۔

اِنْ اَرْضَخْ مِمَّا يُدْخِلُ عَلَيَّ الزُّبَيْرُ۔ اگر میں اس مال میں سے جو زبیر مجھ کو دیتے ہیں یا میرے پاس لا کر رکھتے ہیں کچھ فقیروں کو دوں۔

شَبَّهَهَا النَّوَاةَ تَنْزُوْ مِنْ تَحْتِ الْمَرَاضِخِ۔ اُس کی تشبیہ میں نے اس طرح دی جیسے گٹھلی کوٹتے وقت پتھروں کے نیچے سے کود جاتی ہے (اچھل کر دور جا پڑتی ہے)۔

مَرَاضِخُ۔ یہ مَرْضَخَةٌ یا مِرْضَاخٌ کی جمع ہے۔ عربی میں اس پتھر کے لئے بولتے ہیں جس سے گٹھلیاں کوٹتے ہیں۔

اِنَّهٗ كَانَ يَرْتَضِخُ لُكْنَةً رُوْمِيَّةً وَكَانَ سَلْمَانُ يَرْتَضِخُ لُكْنَةً فَارِسِيَّةً۔ حضرت صہیب ؓ باتیں کرتے کرتے کوئی لفظ رومی بول جاتے (کیونکہ وہ مدتوں روم میں سکونت پذیر رہے تھے) اور حضرت سلمان فارسی ؓ بات کرتے کرتے کوئی لفظ فارسی بول جاتے (اس لئے کہ ان کی مادری زبان فارسی تھی)۔

ضَرَبَهٗ بِمِرْضَاخَةٍ۔ اور ایک بڑے پتھر سے مارا ہے (جس پر گٹھلیاں توڑی جاتی ہیں)۔

رَضَائِخُ۔ عطیات و ہدایا۔

رَضَخَ لِاَبِيْ سُفْيَانَ وَابْنِهٖ مُعَاوِيَةَ۔ ابوسفیان اور اُن کے صاحبزادے معاویہ ؓ کو کچھ دیا گیا (ان کی تالیفِ قلب کے لئے)

رَضْرَضَةٌ۔ توڑنا یا چورہ کرنا۔

رَضْرَاضُهُ التُّؤْمُ۔ حوضِ کوثر کی کنکریاں (جو پانی کی تہہ میں ہوتی ہیں) موتی ہیں۔

رَضْرَاضٌ۔ چھوٹی کنکریاں، موٹا آدمی۔

مَرَرْتُ بِجَبُوْبِ بَدْرٍ فَاِذَا بِرَجُلٍ اَبْيَضَ رَضْرَاضٍ وَاِذَا رَجُلٌ اَسْوَدُ بِيَدِهٖ مِرْزَبَةٌ مِّنْ حَدِيْدٍ يَضْرِبُهٗ بِهَا الضَّرْبَةَ بَعْدَ الضَّرْبَةِ فَقَالَ ذَاكَ اَبُوْ جَهْلٍ۔ میں بدر کے اندھے کنوؤں پر گیا (جن کے اندر کفارِ بدر کی نعشیں ڈال دی گئی تھیں) وہاں کیا دیکھتا ہوں ایک شخص سفید رنگ موٹا تازہ ہے اور دوسرا شخص کالا ہے اس کے ہاتھ میں لوہے کا ایک ہتوڑہ ہے وہ اس سفید رنگ شخص کو مار پر مار لگا رہا ہے۔ پھر کہنے لگا یہ ابوجہل ہے (اس خبیث کو قیامت تک یہی عذاب ہوتا رہے گا)۔

رَضٌّ۔ کوٹنا، ریزہ ریزہ کرنا۔

رَضَّ رَأْسَ جَارِيَةٍ۔ اُس نے ایک چھوکری کا سر کچل ڈالا۔

لَصُبَّ عَلَيْكُمُ الْعَذَابُ ثُمَّ لَرُصَّ۔ (صحیح لَرُصَّ ہے صاد مہملہ سے، جیسے اُوپر بھی بیان ہو چکا ہے)

خِفْتُ اَنْ تُرَضَّ فَخِذِيْ۔ میں ڈرا کہاں میری ران چورا چورا ہو جاتی ہے (اِس حدیث سے بھی یہ اخذ ہوتا ہے کہ ران سترِ عورت میں داخل نہیں ہے ورنہ بغیر حائل کے اُس کا چھونا نہ ہو سکتا۔)

فَرَضَّهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ آنحضرتؐ نے اس کو پھینک دیا (وہ ٹوٹ گیا)۔

رَضْعٌ یا رَضَعٌ یا رِضَاعٌ یا رَضَاعَةٌ یا رِضَاعَةٌ

رَضِعٌ۔ دُودھ چوسنا چھاتی میں سے۔

مُرَاضَعَةٌ۔ دوسرے بچے کے ساتھ مل کر دودھ پینا، بچہ دودھ پینے کے لئے آنا کے حوالے کرنا۔

اِرْضَاعٌ۔ دودھ پلانا۔

مُرْضِعَةٌ۔ دُودھ پلانے والی۔

رَضِيْعٌ۔ شیر خوار۔

فَاِنَّمَا الرَّضَاعَةُ مِنَ الْمَجَاعَةِ۔ رضاعت اُس وقت کی معتبر ہے (حرمتِ نکاح ثابت کرتی ہے) جب بچہ کو دودھ کی بھوک ہو۔ (یعنی کم سنی میں دو برس کے اندر، لیکن متوسط سن یا بڑھاپے میں اگر کوئی کسی عورت کا دُودھ پی لے تو اس سے حُرمتِ رضاعت ثابت نہ ہو گی۔ اگر سامنے نکلنے کے واسطے اگر کوئی عورت بڑے آدمی کو بھی اپنا دودھ پلا دے تو یہ درست ہے اور حضرت عائشہ رضؓ بھی اس کی قائل تھیں۔ لیکن اکثر علمائے نے اس کو جائز نہیں بتایا)۔

اَنْ لَا يَأْخُذَ مِنْ رَاضِعِ لَبَنٍ۔ دُودھ والا جانور زکوٰۃ میں نہ لے یا جس جانور کو دودھ پینے کے لئے پالا ہو، اس کی زکوٰۃ نہیں۔

اَسْلَمَهَا الرُّضَّاعَ وَتَرَكُوا الْمِصَاعَ۔ اس نے کمینوں کو سُپرد کر دیا اور تلوار سے لڑنا چھوڑ دیا۔

رُضَّاعٌ رَاضِعٌ۔ کی جمع ہے بہ معنی پاجی اور کمینہ اور بدمعاش (بعض نے کہا "بخیل" جو بخل کی وجہ سے اپنے جانور کا دودھ مُنہ سے چُوستا ہے دوہتا نہیں کہ کہیں دوہنے کی آواز سُن کر دوسرے لوگ نہ آ جائیں اور ان کو دودھ دینا پڑے)۔

خُذْهَا وَاَنَا ابْنُ الْاَكْوَعِ وَالْيَوْمُ يَوْمُ الرُّضَّعِ یہ مارے (سنبھال) میں اکوع کا بیٹا ہوں اور آج کا دن پاجیوں کی ہلاکت کا دن ہے (سلمہ بن اکوع رضؓ یہ رجز پڑھتے جاتے اور ان لٹیروں کو تیر مارتے جاتے تھے)۔

مَابِيْ مِنْ لُؤْمٍ وَّلَا رَضَاعَةٍ۔ نہ میں بخیل ہوں، نہ مجھ میں کمینہ پن ہے۔

رَضَاعَةٌ۔ (نہایہ میں ہے کہ) بہ فتحہ را یا بکسرہ را دودھ پینا اور رَضَاعَةٌ صرف بہ فتحہ را بہ معنی بخیلی و کمینگی اس کا فعل رَضُعَ آتا ہے بہ ضمہ ضاد۔

لَوْ رَاَيْتُ رَجُلًا يَرْضَعُ فَسَخِرْتُ مِنْهُ خَشِيْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِثْلَهٗ۔ اگر میں کسی شخص کو دیکھوں کہ وہ اپنے جانور کا دودھ مُنہ سے چُوس رہا ہے پھر میں اس پر ٹھٹھا کروں (مثلاً کہوں کمبخت کیا بخیل ہے) تو میں ڈرتا ہوں کہ کہیں میں بھی ویسا ہی نہ ہو جاؤں (کیونکہ مثل مشہور ہے بڑا بول سامنے آتا ہے اور جو دوسرے پر ہنستا ہے اس پر خود ہنسا جاتا ہے)

اَرْضِعِيْهِ تَحْرُمِيْ عَلَيْهِ۔ آنحضرتؐ نے ابو حذیفہؓ کی بیوی سے) فرمایا تو ایسا کر سالم کو دودھ پلا دے پھر اس کی محرم ہو جائے گی (اور ابو حذیفہ کو جو تیرا سالم کے سامنے نکلنا ناگوار ہوتا ہے وہ جاتا رہے گا۔ اس کے دل میں کوئی شبہ نہ رہے گا)

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ آنحضرتؐ نے ابو حذیفہؓ کی بیوی کو دودھ نچوڑ کر سالم کو پلا دینے کے لئے فرمایا، نہ یہ کہ سالم چھاتی کو ہاتھ اور مُنہ لگا کر پئے۔ اور بعض نے کہا آپ نے خاص سالم کے لئے چھاتی کا چھونا بھی معاف رکھا جیسے بڑے

میں دودھ پینے سے حرمت کا ہونا، یہ بھی خاص سالم کے لئے تھا۔

نِعْمَتِ الْمُرْضِعَةُ وَبِئْسَتِ الْفَاطِمَةُ۔ دودھ پلانے والی (یعنی حکومت اور خدمت جس سے آدمی بہت سے فوائد حاصل کرتا ہے) کیا اچھی ہے اور دودھ چھڑانے والی (برطرفی موقوفی یا موت) کیا بُری ہے (مطلب یہ ہے کہ حکومت حاصل ہونے سے انسان کو خوشی تو ہوتی ہے، روپیہ ملتا ہے۔ اقتدار حاصل ہوتا ہے، مگر یہ خوشی کچھ کام کی نہیں ہے۔ کیونکہ اس کے ساتھ غم لگا ہوا ہے کیونکہ ایک روز برطرفی اور موقوفی ہوگی، یا موت آئے گی جب ان تمام ناپائیدار لذتوں کا خاتمہ ہو جائے گا اور خلق اللہ کے حقوق کا مواخذہ گردن پر رہے گا اس کا جواب دینا ہوگا۔ اِسی لئے اہل اللہ نے دنیا کی خدمتوں اور حکومتوں سے ہمیشہ کنارہ کشی کی ہے اور باوجودیکہ ان کو طرح طرح کی تکلیفیں دی گئیں، مگر انھوں نے حاکم اور قاضی بننا گوارا نہ کیا۔ جیسے امام ابوحنیفہ رہ نے باوجود خلیفہ منصور کی انتہائی کوشش کے عہدۂ قضا کو قبول نہ کیا۔ اکثر دنیا داروں کو میں نے دیکھا ہے کہ جب وہ خدمت سے معزول ہوتے ہیں تو اس کے رنج میں جان تک دیدیتے ہیں۔ البتہ شاذ و نادر ہی حقیقت شناس اور سلیم الطبع انسان ایسے دیکھے ہیں کہ عزل اور موقوفی کے بعد بھی انھوں نے زندگی خوشی کے ساتھ گزاری۔ میں بلاتصنع کہتا ہوں وَكَفَىٰ بِاللّٰهِ شَهِيْدًا۔ کہ جب میں ہائی کورٹ میں ججی کی خدمت سے علیحدہ کیا گیا تو ایک مدّت تک دل پر ایسی پریشانی رہی کہ خدا کی پناہ اگر اللہ تعالےٰ مجھ کو دوسرے اس سے عمدہ اشغال اور نیز سیر و سیاحت میں مصروف نہ کرتا تو شاید میں اس فکر میں دیوانہ ہو جاتا۔ لعنت خدا کی ایسی خدمت اور نوکری پر جس کا انجام رنج ہو۔ اب تو حق تعالےٰ نے وہ غنا اور طمانیتِ قلب عطا فرمائی ہے کہ دنیا کی بادشاہت بھی بے حقیقت معلوم ہوتی ہے اس کی بھی مطلق خواہش نہیں رہی اچہ جائے کہ خدمت اور نوکری کی)۔

مَا اَعْلَمُ اَنَّكِ اَرْضَعْتِيْنِي وَلَا اَخْبَرْتِيْنِي۔ میں نہیں جانتا کہ تو نے مجھ کو دودھ پلایا ہو یا مجھ سے کبھی تو نے یہ بیان کیا ہو (کہ میں نے تجھ کو دودھ پلایا تھا)۔

اِنَّ لَهُ مُرْضِعًا فِي الْجَنَّةِ۔ ابراہیم کو بہشت میں دودھ پلایا جاتا ہے (یعنی آنحضرتؐ کے صاحبزادے کو جو بحالتِ شیرخوارگی گزر گئے تھے۔ بعض نے کہا، جب آں حضرت کے صاحبزادے حضرت قاسم گزر گئے تو اُمّ المومنین حضرت خدیجہ رض رونے لگیں اور کہنے لگیں قاسم کا دودھ کیسا بہہ رہا ہے کاش وہ اتنا جیتا کہ اس کے دودھ پینے کے دن ختم ہو جاتے، تو مجھ پر اتنی سختی نہ ہوتی۔ تب آں حضرتؐ نے فرمایا کہ اس کو بہشت میں دودھ پلایا جاتا ہے اگر تو چاہے تو میں قاسم کی آواز تجھ کو بہشت میں سنا دوں۔ حضرت خدیجہ رضؓ نے عرض کیا کہ نہیں مجھ کو اللہؐ اور اس کے رسولؐ کے فرمانے پر یقین ہے۔ یہ طرزِ فکر حضرت خدیجہ کی بے انتہا عقل و فہم پر دلالت کرتا ہے کیونکہ انھوں نے ایمان بالغیب کی فضیلت ہاتھ سے نہیں جانے دی۔ طیبی نے کہا دودھ پلائے جانے سے مُراد یہ ہے کہ وہ بہشت کے مزے لُوٹ رہے ہیں جو دودھ سے نسبت رکھتے ہیں۔ مَیں کہتا ہوں کہ اِس تاویل کی کوئی ضرورت نہیں۔ اِس حدیث سے یہ بھی اخذ ہوتا ہے کہ بعض ارواحِ مطہرہ قیامت سے پہلے بھی بہشت میں سکونت پذیر ہو جاتی ہیں جیسے شہیدوں کی روحیں۔ جنگِ بدر میں جو ایک بچّہ شہید ہو گیا تھا آپ نے اس کی ماں سے فرمایا تیرا بچّہ تو فردوسِ اعلیٰ میں ہے البتہ خاص اپنے ان مکانوں میں جو اہل بہشت کے لئے تیار کئے گئے ہیں وہ حساب و کتاب کے بعد قیامت میں داخل ہوں گے)۔

رَضِيْعُ عَائِشَةَ۔ حضرت عائشہ رض کا دودھ (شریک) بھائی۔

رَضِيْعُ اَيْهُقَانَ۔ ایہقان کو (دودھ کی طرح) چُوسنے والا (ایہقان ایک بوٹی ہے۔ مطلب یہ ہے کہ یہ مقام ایسا تر و تازہ اور شاداب ہے کہ یہاں کی ایہقان دودھ کی طرح جانور چرتے ہیں ایک روایت میں رَضِيْعٌ ہے صاد مہملہ سے۔ اس کا بیان اوپر ہو چکا ہے)۔

لَا رَضَاعَ بَعْدَ فِطَامٍ وَّلَا يُتْمَ بَعْدَ احْتِلَامٍ۔ دودھ چھٹنے کے بعد پھر رضاعت نہیں ہے نہ جوان ہونے کے بعد یتیمی ہے۔

يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ۔ رضاعت سے وہ حرمت ہوتی ہے جو نسب سے ہوتی ہے۔

فَأَتَمَّ اللّٰهُ رَضَاعَهُ فِي الْجَنَّةِ۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم کا دودھ پینا بہشت میں پورا کر دیا (وہ اٹھارہ مہینہ کی عمر میں گزر گئے تھے)

رَضْفٌ۔ جلتے ہوئے پتھر، یا جلتے ہوئے پتھر سے داغ دینا

مِرْضَافَةٌ۔ جلتا ہوا پتھر۔

رَضِيْفٌ۔ گرم دودھ جو جلتے پتھر سے گرم کیا جائے۔

مَرْضُوْفٌ۔ وہ گوشت جو جلتے پتھر پر بھونا جائے۔

كَانَ فِي التَّشَهُّدِ الْأَوَّلِ كَأَنَّهُ عَلَى الرَّضْفِ آنحضرتؐ اوّل تشہد میں اس طرح بیٹھتے، جیسے آپ جلتے پتھر پر بیٹھے ہیں (یعنی جلد کھڑے ہو جاتے)۔

رَضْفٌ کا مفرد رَضْفَةٌ ہے۔

وَذَكَرَ الْفِتَنَ ثُمَّ الَّتِي تَلِيهَا تَرْمِي بِالرَّضْفِ پھر جو فتنہ اس کے بعد ہوگا وہ تو جلتے پتھر اچھال رہا ہوگا — (یعنی بہت سخت فتنہ ہوگا)۔

أَكْوُوْهُ أَوْ ارْضِفُوْهُ۔ اُس کو آگ سے چرکا دو یا گرم پتھر سے داغو۔

بَشِّرِ الْكَنَّازِيْنَ بِرَضْفٍ يُحْمٰى عَلَيْهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ جو لوگ خزانے سینت کر رکھتے ہیں (روپیہ پیسہ گاڑ کر اور اس کی زکوٰۃ نہیں دیتے) ان کو یہ خوش خبری سنا کر (دہ) پتھر سے داغے جائیں گے (اُس پتھر سے) جو دوزخ کی آگ میں گرم کیا جائے گا۔

لَبَنُ مِنْحَتِهِمَا وَرَضِيْفُهُمَا۔ جو جانور ان کو دودھ پینے کے لئے دیا گیا ہے، اس کا دودھ اور پتھر سے گرم کیا ہوا دودھ (بعض نے وَرَضِيْفِهِمَا بکسرۂ فا پڑھا ہے یعنی دودھیل اونٹنی کا دودھ۔)

فَيَبِيْتَانِ فِي رِسْلِهِمَا وَرَضِيْفِهِمَا۔ وہ اپنے دودھ اور پتھر سے گرم کئے ہوئے دودھ میں رات بسر کرتے ہیں۔

مَثَلُ الَّذِي يَأْكُلُ الْقُسَامَةَ كَمَثَلِ جَدْيٍ بَطْنُهُ مَمْلُوْءٌ رَضْفًا۔ جو شخص تقسیم (بٹوارہ) کی اجرت کھاتا ہے اُس کی مثال اس بکری کے بچے کی سی ہے جس کا پیٹ جلتے پتھروں سے بھرا ہو۔

فَإِذَا قُرَيْصٌ مِّنْ مَّلَّةٍ فِيْهِ أَثَرُ الرَّضِيْفِ دیکھا تو ایک چھوٹی سی روٹی ہے جو جلتی ہوئی راکھ پر پکائی گئی ہے۔ اس پر پتھر پر بھنے ہوئے گوشت کا کچھ نشان ہے (تھوڑی سی گوشت کی چکنائی اس پر معلوم ہوتی ہے۔)

أَرْسَلَتْ إِلَيْهِ بِجَدْيَيْنِ مَرْضُوْفَيْنِ (جب ہند بنت عتبہ (معاویہ کی ماں) مسلمان ہوئی) تو اس نے آنحضرتؐ کو دو بکری کے بچے بھنے ہوئے بھیجے (یعنی جلتے پتھر پر بھنے ہوئے)۔

ضَرَبَهٗ بِمِرْضَافَةٍ۔ اُس کی چندیا پر ہتھوڑا مارا ہے (ایک روایت میں مِرْصَافَةٍ صاد مہملہ سے اس کا ذکر گزر چکا)۔

وَرَضْفًا يَّأْكُلُهٗ مِنْ جَهَنَّمَ۔ اور دوزخ کے گرم پتھر اس کو کھائیں گے (جلائیں گے)

كَانَ صَلْعَمَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُوْلَيَيْنِ كَأَنَّهٗ عَلَى الرَّضْفِ۔ آں حضرتؐ دو رکعتوں کے بعد (چار رکعتی نماز میں) ایسے ہوتے جیسے کوئی جلتے پتھر پر ہو (یعنی پہلے تشہد میں تخفیف کرتے۔ بعض نے یہ ترجمہ کیا کہ آپ چار رکعتی نماز میں پہلی اور تیسری رکعت کے سجدہ سے اُٹھتے ہی فوراً کھڑے ہو جاتے۔ مگر یہ ترجمانی کچھ ٹھیک نہیں ہے کیونکہ اس حدیث کو محدثین تشہد کے باب میں لاتے ہیں)

إِذَا ابْتُلِيْتَ بِأَهْلِ النَّصَبِ وَمُجِيْ لَسْتَ مِنْهُ

کَمَا نَدَّكَ عَلَى الرَّضْفِ حَتّٰى تَقُوْمَ۔ جب تو ناصبیوں کی صحبت میں گھر جائے (یعنی جو لوگ جنابِ امیر سے بغض رکھتے ہیں) تو اس طرح بیٹھ جیسے کوئی جلتے پتھر پر ہوتا ہے (وہاں سے جلدی اُٹھ جا، ایسی ناپاک صحبت سے دُور رہ)۔

رَضْمٌ۔ مشکل سے دوڑنا۔ کھودنا۔ گرنا۔ ارنا۔ بڑے بڑے پتھروں سے بنانا۔ ٹھہر جانا۔

رِضَامٌ۔ بڑے بڑے پتھر۔

رُضَامٌ۔ ایک بوٹی ہے۔

رَضِیْمٌ۔ پتھر سے بنا ہوا۔

رُضَیْمٌ۔ ایک پرندہ ہے۔

لَمَّا نَزَلَتْ وَاَنْذِرْ عَشِیْرَتَكَ الْاَقْرَبِیْنَ اَتٰی رَضْمَةَ جَبَلٍ فَعَلَا اَعْلَاهَا۔ جب یہ آیت اُتری کہ اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈرائیے۔ تو آپ پہاڑ کے ایک پتھر پر آئے، اس کے اوپر چڑھ گئے

رَضْمَةٌ۔ مفرد ہے رَضْمٌ اور رِضَامٌ کا (بعض نے کہا رَضْمَةٌ پتھروں کا ڈھیر جو تلے اوپر رکھے ہوں۔)

وَرَضَمُوْا عَلَيْهِ الْحِجَارَةَ۔ (مُرتد کو دو پتھروں کے بیچ میں رکھا) پھر اُس پر پتھر چُن دیئے (اس کو پتھروں میں دبادیا)

وَكَانَ الْبِنَاءُ الْاَوَّلُ رَضْمًا۔ (قریش نے کعبے کو لکڑیوں سے بنانا چاہا) پہلی بنا پتھروں کی تھی۔

حَتّٰى رَكَزَ الرَّايَةَ فِیْ رَضْمٍ مِّنْ حِجَارَةٍ۔ انھوں نے پتھروں کی چٹانوں میں جھنڈا گاڑ دیا۔

حَتّٰى رَكِبَ الدَّابَّةَ فِیْ رَضْمٍ مِّنْ حِجَارَةٍ۔ پتھروں پر آئے (اور) اپنے جانور پر سوار ہوئے۔

رَضَمُوْا عَلَيْهِ۔ پتھر اُس پر جوڑ دیئے۔ (نووی نے کہا رَضْمَةٌ بہ سکون ضاد اور رَضَمَةٌ بہ فتحہ ضاد دونوں طرح صحیح ہے۔)

رَضْوٌ یا رِضًی یا رُضًی یا رِضْوَانًا یا رُضْوَانًا یا مَرْضَاةٌ رضامندی۔

مُرَاضَاةٌ۔ کسی کی رضامندی ڈھونڈھنا۔

اِرْضَاءٌ۔ راضی کرنا۔

تَرَاضِیْ۔ آپس میں رضامندی۔

اِرْتِضَاءٌ۔ پسند کرنا، اختیار کرنا۔

رِضَاءٌ۔ رضامندی۔

اَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ۔ میں تیری رضامندی کی پناہ مانگتا ہوں تیرے غصے سے اور تیری معافی کی تیرے عذاب سے۔

اِذَا قَالَ اُقِرُّكَ عَلٰى مَا اَقَرَّكَ اللّٰهُ فَهُمَا عَلٰى تَرَاضِيْهِمَا۔ اگر مالکِ زمین نے قابضِ زمین سے یوں کہا میں تجھ کو وہاں رہنے دیتا ہوں۔ جہاں اللہ نے تجھ کو رہنے دیا تو (اس سے زمین کا ہبہ نہ ہوگا بلکہ) مالکِ زمین اور قابض کی دونوں کی رضامندی پر معاملہ رہے گا۔ (اگر مالکِ زمین چاہے تو قابض کو نکال سکتا ہے اور قابض چاہے تو اپنا قبضہ چھوڑ سکتا ہے)

اَمَا تَرْضٰى اَنْ تَكُوْنَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰى۔ (اے علیؓ) تم اس پر راضی نہیں ہو کہ تمہارا مرتبہ میرے ساتھ ایسا ہو، جیسے ہارونؑ کا موسیٰؑ کے ساتھ تھا (یہ آں حضرتؐ نے اُس وقت فرمایا جب آپ جنگ تبوک کے لئے تشریف لے جا رہے تھے، حضرت علی رضؓ کو حفاظت عیال و اطفال کے لئے مدینہ میں چھوڑ گئے تو حضرت علی کو عدم شرکتِ جہاد سے ملال ہوا۔ اُس وقت آپ نے یہ حدیث فرمائی۔ اس سے اہلِ تشیع کا یہ مطلب ثابت نہیں ہوتا کہ حضرت علی رضؓ آنحضرتؐ کے بعد خلیفہ بلا فصل تھے، کیونکہ یہ تشبیہ کُل باتوں میں نہیں ہے بلکہ صرف اس بات میں کہ جیسے حضرت موسیٰؑ طور پر جاتے وقت بنی اسرائیل کی نگہداشت کے لئے حضرت ہارونؑ کو چھوڑ گئے تھے، ویسے ہی آنحضرتؐ حضرت علیؓ کو زنانہ کی حفاظت کے لئے چھوڑ گئے اور حضرت ہارونؑ تو چالیس برس پہلے حضرت موسیٰؑ سے گزر گئے تھے۔ دوسرے غزوۂ تبوک کو جاتے وقت

آپ نماز پڑھانے کے لئے عبد اللہ بن ام مکتوم کو خلیفہ کر گئے تھے اگر خلافت مقصود ہوتی تو حضرت علی رضؓ ہی کو نماز پڑھانے کا بھی حکم دے جاتے۔

رَضِيْنَا بِاللّٰهِ رَبًّا۔ ہم اللہ تعالےٰ کے رب ہونے پر راضی اور خوش ہیں۔

لَا تُنْكَحُ الْبِكْرُ وَالثَّيِّبُ اِلَّا بِرِضَاهَا۔ کنواری یا باشوہر دیدہ کسی عورت کا (جو بالغہ ہو) بے اس کی مرضی کے نکاح نہ کیا جائے (ورنہ اس کو فسخ نکاح کا اختیار حاصل رہے گا اگر وہ ناراض ہو)۔

ثُمَّ اَرْضِنِيْ بِهٖ۔ (پہلے اُس کو میرے لئے مقدر کر) پھر مجھ کو اُس پر راضی کر دے۔

رَاضِيَ بِاللّٰهِ رَبًّا۔ وہ اللہ کے رب ہونے پر راضی ہوا (یعنی اُس کو بجز اپنے رب کے کسی کی طلب نہیں صرف اسی کے آگے دست سوال پھیلاتا ہے)۔

اَوَّلُ الْوَقْتِ مِنَ الصَّلٰوةِ رِضْوَانُ اللّٰهِ۔ اول وقت نماز پڑھنا اللہ کی رضامندی کا موجب ہے۔

اَرْجٰى اٰيَةٍ وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى۔ سارے قرآن میں بڑی امید کی آیت یہ ہے "وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى" (کیونکہ آنحضرتؐ اپنی امت میں سے کسی کا دوزخ میں داخل ہونا پسند نہ کریں گے۔ لیکن یہ جو دوسری حدیثوں میں آیا ہے کہ بعض امتِ محمدیہ کے گنہگار لوگ دوزخ میں داخل ہوں گے، وہ اس کے خلاف نہیں ہے اس لئے کہ آنحضرتؐ کو ایسے لوگوں کی خبر نہ ہوگی اور جب اللہ کی مشیت کے تحت اطلاع ہوگی تو آپ ان کو بھی نکلوائیں گے۔ بعض کا قول ہے کہ یہ راضی کرنا ان کے دوزخ سے نکلنے کے بعد ہوگا)۔

سُبْحَانَ اللّٰهِ رِضٰى نَفْسِهٖ۔ میں اللہ کی پاکی اس طرح بیان کرتا ہوں جس سے وہ راضی ہو۔

وَخُذْ لِنَفْسِكَ رِضَاءً مِّنْ نَّفْسِيْ۔ اپنے نفس کو مجھ سے راضی رکھ (جو میں تیرے لئے کروں، اس پر خوش رہ، میرا شکر بجالا۔ حضرات صوفیہ لکھتے ہیں کہ بلا اور مصیبت پر دوہری خوشی کرنا چاہئے کیونکہ وہ خالص محبوب کی رضا ہے اور نعمت میں ہماری رضا بھی شریک ہے)۔

اِرْضَوْا مَا رَضِيَ اللّٰهُ لَهُمْ مِنْ ضَلَالٍ۔ تم بھی اس پر راضی ہو جو اللہ کی مرضی ہے ان کا گمراہ ہونا۔

لَا تَقُوْلَنَّ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ مُنْتَهٰى عِلْمِهٖ قُلْ مُنْتَهٰى رِضَاهُ۔ اس طرح مت کہہ کہ اللہ کی تعریف جہاں تک اس کا علم پہنچے۔ (کیونکہ اس کے علم کی کوئی حد اور نہایت نہیں ہے) بلکہ یہ کہہ جہاں تک اس کی مرضی ہو۔

مَنْ رَضِيَ بِالْقَلِيْلِ مِنَ الرِّزْقِ قَبِلَ اللّٰهُ مِنْهُ الْيَسِيْرَ مِنَ الْعَمَلِ۔ جو شخص تھوڑی روزی پر اللہ تعالیٰ سے راضی رہے (کوئی کلمہ ناشکری کا زبان سے نہ نکالے) اللہ تعالےٰ اس سے تھوڑا عمل قبول کرلے گا۔

مَنْ رَضِيَ بِالْيَسِيْرِ مِنَ الْحَلَالِ خَفَّتْ مُؤْنَتُهٗ۔ جو شخص تھوڑے حلال مال پر راضی رہے (حرام کی طمع نہ کرے) اُس کی فکر ہلکی ہوگی (اس کو زیادہ غم اور اندیشہ نہ ہوگا)۔

اَلرِّضَا۔ لقب ہے امام علی بن موسیٰ کا جن کا مزار طوس یعنی مشہد مقدس میں ہے۔ ان سے دشمن اور دوست سب راضی تھے، اسی لئے آپ کا لقب رضا ہوا۔ ۱۴۸ھ میں پیدا ہوئے اور ۵۵ سال کی عمر میں وفات پائی۔

اِشْهَدُ عَلٰى رِضَاهَا۔ عورت کی رضا (یعنی اذن) پر گواہ کر۔

بَلِّغْ بِيْ رِضْوَانَكَ۔ مجھ کو اپنی رضامندی کے مرتبے

تک پہنچا دے۔

اَسْاَلُكَ الرِّضَا بِالْقَضَا۔ میں تیرے حکم اور تقدیر پر راضی ہونا مانگتا ہوں (یہ انتہائی مرتبہ ہے درویشی اور ولایت کا، محبوب کا ہر فعل محب کی نظر میں اچھا ہی معلوم ہوتا ہے)۔

اَشْكُرُكَ حَتّٰى تَرْضٰى وَبَعْدَ الرِّضٰى۔ میں تیرا شکر یہاں تک کروں کہ تو راضی ہو جائے اور راضی ہو جانے کے بعد بھی تیرا شکر کرتا ہوں (تیری رضا پر جو بڑی نعمت ہے)۔

سیّد مُرتضےٰ۔ شیعہ مذہب کے بڑے عالم گزرے ہیں، ان کا نام علی بن حسین بن موسیٰ تھا، ۴۳۶ھ میں فوت ہوئے۔ ان کے بھائی سیّد رضی تھے جنھوں نے کافیہ کی شرح کی ہے وہ ۴۰۶ھ میں فوت ہوئے۔

شَهَادَةُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ مَرْضَاةُ الرَّحْمٰنِ۔ لا الٰہ الا اللہ کی گواہی دینا، اللہ کی رضامندی ہے۔

اُحِلُّ عَلَيْكُمْ رِضْوَانِيْ۔ میں اپنی رضامندی تم پر اتارتا ہوں (جو سب سے بڑی نعمت ہے)۔

ثُمَّ اَرْضِنِيْ بِهٖ۔ پھر مجھ کو اُس پر راضی کر دے (ایک روایت میں رَضِّنِيْ ہے)۔

مَنْ رَضِيَ بِاللهِ رَبًّا الخ۔ جو اللہ کے رب ہونے پر اور اسلام کے دین برحق ہونے اور حضرت محمد صلعم کے پیغمبر ہونے پر) راضی ہوا (یعنی دل سے اُن کو مانا)۔

مَنِ اسْتَسْلَمَ لِقَضَائِيْ وَرَضِيَ بِحُكْمِيْ۔ جس نے میری تقدیر کو تسلیم کیا (اس پر صابر اور شاکر رہا) اور میرے حکم سے راضی ہوا اور میری بلا پر اُس نے صبر کیا، اس کو میں صدیقوں میں لکھوں گا)۔

باب الراء مع الطاء

رَطْأٌ۔ جماع کرنا، پھینک دینا۔

اِرْطَاءٌ۔ چھوکری کا جماع کے قابل ہونا۔

رَطَاةٌ۔ حماقت۔

رَطَاءُ بمعنی حَمْقَاءُ۔ احمق عورت۔

رَطِيْءٌ۔ احمق۔

اَدْرَكْتُ اَبْنَاءَ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَّهِنُوْنَ بِالرِّطَاءِ۔ میں نے آں حضرتؐ کے صحابہ کے بیٹوں کو دیکھا، وہ تیل پانی ملا کر لگاتے تھے (بعض نے ترجمہ اس طرح کیا ہے۔ بہت تیل لگاتے تھے)۔

اَرْطٰى۔ ایک قسم کا درخت ہے، جس کے پتّوں سے چمڑا صاف کرتے ہیں۔

رَطْبٌ یا رُطُوْبٌ۔ تازہ چارہ کھلانا۔

رَطَابَةٌ۔ کھجور کا پک جانا۔

رُطُوْبَةٌ۔ تری۔

رُطَبٌ۔ پکی کھجور۔

تَرْطِيْبٌ۔ کھجور کا پک جانا۔

اِرْطَابٌ۔ کھجور پکنے کا وقت آجانا۔

قَالَتِ امْرَاَةٌ يَا رَسُوْلَ اللهِ اِنَّا كَلٌّ عَلٰى اٰبَائِنَا وَاَبْنَائِنَا فَمَا يَحِلُّ لَنَا مِنْ اَمْوَالِهِمْ قَالَ الرَّطْبُ تَاْكُلْنَهٗ وَتُهْدِيْنَهٗ۔ ایک عورت نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم تو اپنے باپ دادا اور اولاد پر ایک بوجھ ہیں (ہماری کفالت وہی کر رہے ہیں) تو ہم ان کے مالوں میں سے کیا لے سکتے ہیں؟ فرمایا، ترمیوے (جن کو رکھ نہیں سکتے، رکھو تو بگڑ جاتے ہیں، مثلاً ترکاریاں، خربوزے، آم، جام، سیب وغیرہ) اُن کو تم (بغیر اجازت) کھا سکتی ہو اور دوسروں کو ہدیہ کے طور پر بھیج سکتی ہو (نہایہ میں ہے کہ یہ حکم ان بیٹوں اور باپ بیٹیوں میں ہے۔ لیکن شوہر اور بیوی کے بارے میں دوسرا حکم ہے ان میں سے ہر ایک کو دوسرے کا ترمیوہ بھی بغیر اجازت کے کھانا درست نہیں۔)

مَنْ اَرَادَ اَنْ يَقْرَاَ الْقُرْاٰنَ رَطْبًا۔ جو شخص چاہے کہ قرآن کو نرم آواز سے پڑھے یا آسانی سے بے تکان۔

يَتْلُوْنَ كِتَابَ اللهِ رَطْبًا۔ وہ اللہ کی کتاب کو بے تکلف

پڑھیں گے (ہمیشہ اُس کی تلاوت کریں گے یا خوش آوازی سے
پڑھیں گے)۔
وَاِنَّ فَاہُ لَرَطْبٌ بِھَا۔ آپ کا مُنہ ابھی اس سے تازہ
تھا (یعنی اس سورت کے اُترتے ہی میں نے آنحضرتؐ سے
اُس کو سیکھا، آپ کی تلاوت کے بعد ہی میں نے تلاوت کی ابھی
آپ کا تھوک سُوکھا بھی نہ تھا)۔
فِیْ کُلِّ کَبِدٍ رَطْبَةٍ اَجْرٌ۔ ہر تازے جگر میں ثواب ہے
(یعنی ہر پیاسے جانور کو پانی پلانے میں ثواب اور اجر ملے گا جس
امت کے پیغمبر نے یہ فرمایا ہو۔ اسی امت میں ہونے کے مدعی
اپنے پیغمبر کی اولاد کو بربنائے ظلم پانی نہ دیں اور اُس کو پیاسا
شہید کریں۔ اُن کو کیا کہا جائے؟ ایسا عجیب واقعہ صفحۂ تاریخ
پر نہیں دیکھا گیا۔ میں تو ان اشقیا کو مسلمان نہیں جانتا اگر
کوئی جانتا ہے تو جانا کرے) (مجمع البحار میں ہے کہ اس حدیث
سے وہ جانور مستثنیٰ ہیں جن کے قتل کا حکم ہے، جیسے سانپ
بچھو وغیرہ۔ ایک روایت میں اس طرح ہے کہ افضل صدقہ
یہ ہے کہ تو بھوکے جگر کو سیر کرے یعنی اُس کو کھانا کھلائے۔ یہ
مومن اور کافر آدمی اور جانور سب کو شامل ہے۔ ہر ایک کے کھلانے
پلانے میں ثواب اور اجر ملے گا)۔
وَرَطْبُکُمْ وَیَابِسُکُمْ۔ اور تر اور خشک (یعنی دریا
والے اور خشکی والے یا درخت اور جمادات)۔
اِلٰی قَبْرٍ رَطْبٍ تازہ قبر کی طرف (جس میں مُردہ ابھی دفن
ہوا تھا، یا اُس پر تری تھی)۔
رَطْبٌ۔ ہری گھانس۔
اَنْ تُفَارِقَ الدُّنْیَا وَلِسَانُکَ رَطْبٌ مِّنْ ذِکْرِ اللّٰہِ
سب سے بڑھ کر یہ ہے کہ تو دنیا کو اس حال میں چھوڑ دے کہ اللہ کی
(یاد) سے تیری زبان تر ہو۔
اَلرَّجُلُ یُصَلِّیْ عَلَی الرَّطْبَةِ النَّابِتَةِ۔ آدمی ہری ہری (گھانس)
پر نماز پڑھے۔
اَرْطَبَ الْبُسْرُ۔ گدر کھجور پک گئی (شیریں ہوگئی)

رَطْلٌ۔ بڑھ جانا، اندازہ کرنا وزن کا۔
تَرْطِیْلٌ۔ تیل لگا کر نرم کرنا، لٹکانا، چھوڑ دینا۔ رطل سے
تولنا۔
رَطْلٌ یا رِطْلٌ۔ ایک بارہ اونس کا (یعنی ڈیڑھ
پاؤ کا)۔
لَوْکُشِفَ الْغِطَاءُ لَشُغِلَ مُحْسِنٌ بِاِحْسَانِہٖ وَمُسِیْءٌ
بِاِسَاءَتِہٖ عَنْ تَجْدِیْدِ ثَوْبٍ اَوْ تَرْطِیْلِ شَعْرٍ۔ اگر (غفلت
کا) پردہ اُٹھ جائے (اور آخرت کا حال کھل جائے)، تو نیک
اور بد سب کپڑا بدلنے سے یا بالوں کو تیل لگا کر نرم کرنے سے
باز آجائیں (یعنی آخرت کی فکر میں ایسے مشغول رہیں کہ تن
بدن کا خیال نہ رہے)
غُلَامٌ رَطْلٌ۔ نرم اعضا کا لڑکا (عورتوں کی طرح)
رَطْمٌ۔ کسی کام میں ایسا پھنسانا کہ اس میں سے نکل نہ سکے،
پورا ڈال کر داخل کرنا۔
اِرْطَامٌ۔ چپ رہنا۔
رَاطِمٌ۔ لازم۔
اِرْتِطَامٌ۔ ایسا پھنسنا کہ نکل نہ سکے۔
رَطُوْمٌ۔ وہ عورت جس کی فرج کشادہ ہو۔
مَنِ اتَّجَرَ قَبْلَ اَنْ یَّتَفَقَّہَ ارْتَطَمَ فِی الرِّبٰوا
ثُمَّ ارْتَطَمَ۔ جو شخص بغیر فقہ حاصل کئے (شریعت کے
وہ مسائل جو بیع وشرے سے متعلق ہیں) تجارت کرنے لگے، وہ
سُود میں پھنس جائے گا، پھر پھنس جائے گا۔
اَسْاَلُہٗ مَسْئَلَةً یَرْتَطِمُ فِیْھَا کَمَا یَرْتَطِمُ
الْحِمَارُ فِی الْوَحْلِ۔ میں اس سے ایک مسئلہ پوچھتا ہوں جس
میں وہ ایسا پھنس جائے گا جیسے گدھا کیچڑ میں پھنس جاتا ہے۔
رِطَانَةٌ۔ عجمی زبان میں بات کرنا (جیسے مُراطنة ہے)۔
اَتَتْ اِمْرَاَةٌ فَارِسِیَّةٌ فَرَطَنَتْ لَہُ الرِّطَانَةَ
ایک فارسی عورت ان کے پاس آئی اور عجمی زبان میں کچھ بات
کی۔

تَرَاطُنٌ۔ وہ کلام جو آپس میں دو شخص یا کئی شخص کچھ اصطلاح مقرر کر کے کریں، عام لوگ اس کو نہ سمجھیں (جیسے ہمارے ہندوستان میں عورتیں زرزری یا دردری بولا کرتی ہیں۔ ہر حرف کے بعد ایک زے یا دال بڑھا دیتی ہیں)۔

اَمَا تَدرِیْ کَیْفَ یَرْطُنُوْنَ بِحِزْبِ اللّٰہِ۔ تو نہیں دیکھتا، وہ اللہ کے گروہ کی طرف کیسا اشارہ کنایہ کرتے ہیں (ان کا نام نہیں لیتے)

فَرَطَنَ بِالْحَبَشِیَّۃِ۔ اُس نے حبشی زبان میں کچھ بات کی

نَہٰی عَنْ رِطَانَۃِ الْاَعَاجِمِ فِی الْمَسَاجِدِ۔ مسجدوں میں عجمیوں کی طرح باتیں کرنے سے منع فرمایا (یعنی عجمی زبان یا بے فائدہ بک بک کرنے سے۔)

رَطْوٌ یا رَطْیٌ۔ جماع کرنا (جیسے وَطْیٌ ہے)۔

اَرْطَتِ الْاَرْضُ۔ زمین نے "ارطی" اگائی (جو ایک درخت کا نام ہے)۔

بابُ الراء مع العین

رُعْبٌ یا رَعْبٌ۔ ڈرانا، ٹھہرنا، کاٹنا۔

اِرْتِعَابٌ۔ ڈرنا۔

نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ مَسِیْرَۃَ شَھْرٍ۔ میری مدد کی گئی رُعب سے (یعنی میرے دشمنوں پر ایک مہینہ کی راہ سے میرا رُعب پڑتا ہے)۔

رُعْبٌ اور رُعُبٌ۔ ڈر اور خوف۔

اِنَّ الْاُلٰی رَعَبُوْا عَلَیْنَا۔ (ایک روایت میں یوں ہی ہے عین مہملہ سے، اور مشہور روایت بَغَوْا عَلَیْنَا ہے)۔ یعنی ان کافروں نے ہم پر رُعب ڈالا۔

فَرُعِبْتُ مِنْہُ۔ میں اس سے خوف زدہ ہوگیا۔

اِلَّا اُخِذُوْا بِالرُّعْبِ۔ جو حاکم رشوت کھائیں گے اُن پر رُعب کا وبال پڑے گا (حق تعالےٰ اُن کو اس آفت میں مبتلا کرے گا، ہمیشہ ڈرتے اور سہمے رہیں گے۔ کہاں پکڑے جاتے ہیں، کہاں رشوت کھل جاتی ہے، ایسی زندگی پر تُف)

اِتَّخِذُوا الْحَمَامَ الرَّاعِبَۃَ فَاِنَّھَا تَلْعَنُ قَتَلَۃَ الْحُسَیْنِ۔ ان کبوتروں کو پالو جو زور سے غٹرغوں کرتے ہیں وہ امام حسینؓ کے قاتلوں پر لعنت کرتے ہیں۔

رُعْبُوْبٌ۔ خوبصورت موٹی تازی عورت (اس کی جمع رَعَابِیْبُ ہے۔)

رَعْبَلَۃٌ۔ خوبصورت عورت سے نکاح کرنا، کاٹنا، پھاڑنا۔

تَرَعْبُلٌ۔ پرانا ہونا۔

رِعْبِلَۃٌ۔ پرانا کپڑا (اس کی جمع رَعَابِیْلُ ہے)۔

اِنَّ اَھْلَ الْیَمَامَۃِ رَعْبَلُوْا فُسْطَاطَ خَالِدٍ بِالسَّیْفِ یمامہ والوں نے (یعنی مسیلمہ کذّاب کے ساتھیوں نے) خالد بن ولیدؓ کا خیمہ تلواروں سے کاٹ ڈالا (خالد بن ولیدؓ لشکر اسلام کے سردار تھے، یمامہ والوں نے سخت حملہ مسلمانوں پر کیا یہاں تک کہ خالدؓ کے خیمہ تک پہنچ گئے۔ اس جنگ میں بہت مسلمان شہید ہوئے اور کئی بار مسلمان پسپا ہو گئے لیکن آخر کار اللہ تعالےٰ نے مسلمانوں کو فتح دی۔ مسیلمہ کذاب، وحشی کے ہاتھ سے مارا گیا)۔

تَرْمِی اللَّبَانَ بِکَفَّیْھَا وَمِدْرَعُھَا + مُشَقَّقٌ عَنْ تَرَاقِیْھَا رَعَابِیْلُ۔ اپنے سینے پر دونوں ہتھیلیاں مارتی ہے اور اس کا کرتہ ہنسلیوں سے پھٹا ہوا ہے، ٹکڑے ٹکڑے ہے۔

ثَوْبٌ رَعَابِیْلُ۔ وہ کپڑا جو ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا ہو۔

رَعْثٌ۔ کان کے کنارے سفید ہونا، کاٹنا۔

فَکَانَ یُحَلِّیْنَا رِعَاثًا مِّنْ ذَھَبٍ وَّلُؤْلُؤٍ۔ (ام زینب کہتی ہیں کہ میں اور میری دونوں بہنیں آنحضرتؐ کی پرورش میں تھیں) آپ ہم کو سونے اور موتی کی بالیاں پہناتے (یعنی کان میں)۔

رِعَاثٌ کا مفرد رَعْثَۃٌ اور رَعَثَۃٌ ہے (مندرجہ بالا حدیث سے یہ بھی اخذ ہوا کہ عورتوں کو سونا پہننا درست ہے)

دُفِنَ تَحْتَ رَاعُوْفَۃِ الْبِئْرِ۔ اور کنویں میں جو ایک

پھر اس کو صاف کرنے کے لئے رکھا جاتا ہے، اُس کے نیچے (یہ جادُو کا سامان گاڑا گیا۔ مشہور رَاعُوفَۃ ہے اُس کا ذکر آگے آئے گا)۔

تَرَعَّثَتِ الْمَرْاَۃُ۔ عورت نے بالی پہنی۔

بَلَغَنِیْ اَنَّ الرَّجُلَ مِنْھُمْ کَانَ یَدْخُلُ الْمَرْاَۃَ فَیَنْزِعُ حِجْلَھَا وَقُلْبَھَا وَقَلَادَتَھَا وَرِعَاثَھَا۔ مجھ کو خبر ملی ہے کہ ان میں کوئی شخص عورت کے پاس جاتا تو اس کی پازیب اور کنگن اور ہار اور بالیاں اُتار لیتا۔

رَعْجٌ۔ پے در پے چمکنا، گھبرا دینا، مال دار کرنا۔

رَعَجٌ۔ بہت ہونا۔

اِرْتِعَاجٌ۔ لرزہ ہونا، بہت ہونا، بھر جانا۔

فَارْتَعَجَ الْعَسْکَرُ۔ لشکر گھبرا گیا۔

وَلَھُمْ اِرْتِعَاجٌ۔ (بدر کے دن قریش کے مشرکین اتراتے ہوئے نکلے) اور ان کی تعداد بہت تھی۔

رَعْدٌ۔ بادل کی آواز (گرج)، بعض نے کہا فرشتہ کا نام ہے جو ابر کو ہانکتا ہے۔

رَعَدَتِ الْمَرْاَۃُ۔ عورت آراستہ ہوئی۔

اِرْعَادٌ۔ لرزنا، ڈرنا۔

رِعْدَۃٌ۔ اضطراب اور لرزہ۔

رَعَّادٌ۔ بہت باتیں کرنے والا۔

فَجِیْئَ بِھِمَا تُرْعَدُ فَرَائِصُھُمَا۔ وہ دونوں لائے گئے، ان کی رگیں (ڈر کی وجہ سے) پھڑک رہی تھیں۔

اِنَّ اُمَّنَا مَاتَتْ حِیْنَ رَعَدَ الْاِسْلَامُ وَبَرَقَ۔ ہماری ماں اُس وقت مرگئی، جب اسلام گرجنے اور کوندنے لگا (یعنی اسلام کو غلبہ حاصل ہوا اور دشمنانِ اسلام مسلمانوں سے ڈرنے اور کانپنے لگے)

اَلرَّعْدُ مَلَکٌ وَالْقَوْتُ زَجْرُہُ السَّحَابَ۔ رعد ایک فرشتہ ہے اور آواز اُس کے ابر ہانکنے کی ہے (وہ ابر کو جہاں حکم ہوتا ہے، اُدھر ہانکتا ہے)۔

قَامَ بَیْنَ یَدَیْہِ فَاُرْعِدَ۔ وہ آپ کے سامنے کھڑا ہوا لرز رہا تھا۔

فَمَنْطِقُہُ الرَّعْدُ (اللہ تعالٰی ابر کو پیدا کرتا ہے وہ اچھی طرح بولتا ہے اور اچھی طرح ہنستا ہے) اُس کا بولنا رعد (گرج) ہے (اور اُس کا ہنسنا بجلی ہے)۔

رِعْدِیْدٌ۔ نامرد، بزدل۔

رَعْرَعَۃٌ۔ اُگانا، زمین پر لہریں مارنا، سوار ہونا۔

فَلَمَّا شَبَّ وَتَرَعْرَعَ۔ جب جوان ہوا اور سیانا ہوگیا (بڑا ہوگیا)۔

تَرَعْرَعَتِ السِّنُّ۔ دانت ہل گیا۔

لَوْ یُمَرُّ عَلَی الْقَصَبِ الرَّعْرَاعِ۔ اگر لمبے بانس پر گزرے (اس کی آواز سُنائی دے)

رَعْرَعٌ۔ نامرد، بُزدل۔

صَبِیٌّ مُتَرَعْرِعٌ۔ وہ بچہ جس کی عمر دس سال سے بڑھ گئی ہو۔

رَعْرَاعُ اَیُّوْبَ۔ ایک بھاجی ہے۔

رَعْزٌ۔ جماع کرنا۔

مُرَاعَزَۃٌ۔ انقباض، عتاب۔

رَعْسٌ۔ لرزنا، ضعف سے آہستہ چلنا۔

رَعَسَانٌ۔ بکثرت ہلانا۔

اِرْتِعَاسٌ۔ لرزنا۔

اِرْعَاسٌ۔ لرزانا۔

رَعْشٌ۔ لرزنا۔

اِرْعَاشٌ۔ لرزنا۔

رَعِشٌ۔ نامرد۔

رَعْشَۃٌ۔ لرزہ، کپکپی۔

مَرْعَشٌ۔ ایک قسم کا کبوتر۔

رَعْصٌ۔ جھاڑنا، ہلانا، کھینچنا (جیسے اِرْمِعَاصٌ ہے)۔

اِرْتِعَاصٌ۔ پیچ کھانا، گراں ہونا، لرزنا۔

خَرَجَ بِفَرَسٍ لَهُ فَتَمَعَّكَ ثُمَّ نَهَضَ ثُمَّ رَعَصَ۔ وہ ایک گھوڑا لے کر نکلے پہلے مٹی میں لوٹا، پھر اُٹھا پھر کانپنے لگا (عرب لوگ کہتے ہیں)۔

اِرْتَعَصَتِ الشَّجَرَةُ۔ درخت ہلنے لگا۔)

رَعَصَتْهَا الرِّيحُ یا اَرْعَصَتْهَا الرِّيحُ۔ ہوا نے اُس کو ہلا دیا

اِرْتَعَصَتِ الْحَيَّةُ۔ سانپ گنڈلی مار کر بیٹھ گیا (جیسے تَلَوَّتِ الْحَيَّةُ ہے)

فَضَرَبَتْ بِيَدِهَا عَلٰى عَجُزِهَا فَارْتَعَصَتْ۔ اُس نے اپنی سُرین پر ہاتھ مارا پھر لرزنے لگی۔

رُعْظٌ۔ تیر کا وہ مقام جس پر پیکان چڑھاتے ہیں (یعنی نوک)

رَعْظٌ۔ رُعظ بنانا۔

رُعظ۔ توڑنا۔

رَعَظٌ، رُعظ۔ ٹوٹنا۔

تَرْعِيظٌ۔ ہلانا۔

اَهْدٰى لَهُ يَكْسُومُ سِلَاحًا فِيهِ سَهْمٌ قَدْ رُكِّبَ مِعْبَلُهُ فِي رُعْظِهِ۔ یکسوم نے آپ کے لئے کچھ ہتھیار بطور تحفہ بھیجے، اُن میں ایک تیر بھی تھا، جس کا پیکان اس کے رُعظ میں جوڑ دیا گیا تھا۔

رَعٌ۔ ٹھہر جانا۔

رَعَاعَةٌ۔ بے عقل، شتر مرغ۔

اِنَّ الْمَوْسِمَ يَجْمَعُ رَعَاعَ النَّاسِ۔ حج کے موسم میں بے وقوف کمینے (سب قسم کے لوگ جمع ہوتے ہیں)۔

اِنَّ هٰؤُلَاءِ النَّفَرَ رَعَاعٌ غَثَرَةٌ۔ یہ لوگ تو ناسمجھ جاہل ہیں۔

وَسَائِرُ النَّاسِ هَمَجٌ رَعَاعٌ۔ باقی لوگ سب رذیل بے عقل ہیں (یہ حضرت علی رض کا قول ہے)۔

رَعْفٌ یا رُعَافٌ۔ ناک سے خون بہنا (نکسیر پھوٹنا) آگے بڑھ جانا، ناگہاں گھس آنا۔

رَاعِفٌ۔ بہنا۔

اِرْعَافٌ۔ جلدی کرنا، بھرنا۔

اِرْتِعَافٌ۔ آگے بڑھ جانا۔

لَيْسَ فِي الرُّعَافِ وُضُوْءٌ۔ رعاف میں وضو نہیں ہے (یعنی نکسیر پھوٹنے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔

لَا تَقْطَعُ الصَّلٰوةَ شَيْءٌ مِنَ الرُّعَافِ۔ نکسیر پھوٹنے سے نماز نہیں ٹوٹتی۔

مَنْ اَصَابَهُ فِي صَلٰوتِهِ قَيْءٌ اَوْ رُعَافٌ۔ جس کو قے آجائے یا اُس کی نکسیر پھوٹ جائے (وہ نماز چھوڑ دے اور وضو کر کے باقی نماز اس پر بنا کرلے)۔

وَدُفِنَ تَحْتَ رَاعُوْفَةِ الْبِئْرِ۔ (وہ جادو کا سامان اُس پتھر کے نیچے گاڑ اگیا جو کنوئیں کی تہہ میں رکھا جاتا ہے تاکہ جب کنواں صاف کرنے کی ضرورت ہو تو اُس پر بیٹھ کر صاف کریں) (بعض نے کہا رَاعُوْفَةٌ وہ پتھر جو کنوئیں کے منہ پر لگایا جاتا ہے پانی بھرنے والا اس پر کھڑا ہوتا ہے)۔

سَمِعَ جَارِيَةً تَضْرِبُ بِالدُّفِّ فَقَالَ لَهَا ارْعَفِيْ ایک عورت کو سنا جو دف بجا رہی تھی، فرمایا آگے بڑھ جا (نہایہ میں ہے کہ رَعَفٌ آگے بڑھنا۔ باب سمع یسمع سے ہے اور نکسیر پھوٹنے کے معنی باب نصر ینصر سے ہے)۔

يَاْكُلُوْنَ مِنْ تِلْكَ الدَّابَّةِ مَا شَاءُوْا حَتّٰى ارْتَعَفُوْا۔ اُس جانور میں سے جتنا چاہے کھاتے رہے یہاں تک کہ (طاقتور ہو کر) آگے بڑھ گئے (ان کے پاؤں میں قوت آگئی)۔

سَنَةُ الرُّعَافِ۔ نکسیر پھوٹنے کا سال۔

رَعْلٌ۔ خوب کونچا مارنا۔

رَعَلٌ۔ حماقت۔

كَاَنِّيْ بِالرَّعْلَةِ الْاُوْلٰى حِيْنَ اَشْفَوْا عَلَى الْمَرْجِ

[1] اِس لغت کو صاحب مجمع البحار نے چھوڑ دیا ہے۔ حالانکہ نہایہ میں مذکور ہے۔ ۱۲ منہ

كَبَّرُوْا ثُمَّ جَاءَتِ الرَّعْلَةُ الثَّانِيَةُ ثُمَّ جَاءَتِ الرَّعْلَةُ الثَّالِثَةُ. جیسے میں سواروں کی پہلی ٹکڑی (اسکواڈرن) میں ہوں، جب وہ رستے پر چڑھی تو انھوں نے تکبیر کہی، پھر دوسری ٹکڑی آئی، پھر تیسری ٹکڑی آئی۔ (نہایہ میں ہے کہ سواروں کی ایک ٹکڑی کو رَعْلَةٌ کہتے ہیں اور سواروں کے جتھے کو رَعِيْلٌ کہتے ہیں)

يَسَارِعَا اِلٰى اَمْرِهٖ رَعِيْلًا۔ اپنے کام میں جلدی کرنے والے گھوڑے کے سوار۔

رِعْلٌ۔ ایک قبیلہ کا بھی نام ہے، رسول اللہ ﷺ نے اُس پر لعنت کی ہے۔

رَعْمٌ۔ نگہبانی کرنا، تاکنا۔

رَعَامَةٌ۔ جانور دُبلا ہو کر اُس کی ناک بہنا۔

صَلُّوْا فِيْ مُرَاحِ الْغَنَمِ وَامْسَحُوْا رُعَامَهَا بکریوں کے تھان میں (جہاں وہ رات کو رہتی ہیں) نماز پڑھ لو اور اُن کی ناک رینٹ پونچھ ڈالو۔

شَاةٌ رَعُوْمٌ۔ دُبلی بکری جس کی ناک بہہ رہی ہو۔

نَظِّفُوْا مَرَابِضَهَا وَامْسَحُوْا رُعَامَهَا۔ بکریوں کے تھان صاف رکھو، اُن کی ناک کی رینٹ پونچھ ڈالو (ایک روایت میں رَغَامَهَا ہے، غین معجمہ سے، یعنی اُن کے بدن پر سے مٹی (غبار) پونچھ ڈالو۔)

رُعُوْنَةٌ۔ حماقت، لٹک جانا۔

اَرْعَنُ۔ احمق۔

رَعْوٌ۔ پھر جانا رُجوع کرنا۔

اِرْعِوَاءٌ۔ باز رہنا، عود کرنا۔

شَرُّ النَّاسِ مَنْ يَقْرَأُ كِتَابَ اللّٰهِ وَلَا يَرْعَوِيْ اِلٰى شَيْءٍ مِنْهُ۔ سب سے بُرا آدمی وہ ہے جو اللہ کی کتاب پڑھے اور بُرے کام سے باز نہ رہے (اُس کو اللہ کی کتاب کچھ اثر نہ کرے)۔

مَنْ لَمْ يَرْعَوِ عِنْدَ الشَّيْبِ۔ جو شخص بڑھاپے میں بھی بُرے کام سے باز نہ رہے اُس پر (یعنی معاصی پر شرمندہ اور نادم نہ ہو (اس کی بھلائی کی اُمید نہیں)۔

لَعَلَّهٗ يَرْجِعُ اَوْ يَرْعَوِيْ۔ شاید وہ پھر جائے یا باز رہے (مطلب یہ ہے کہ جو گواہی اس کے پاس ہو وہ بیان کر دے، یہ نہ کہے کہ میں حاکم سے بھی معلوم کر لوں، شاید وہ کچھ اور حکم دے)۔

رَعْيٌ۔ چرنا یا چرانا، دیکھنا، تاکنا، انتظام کرنا، حفاظت کرنا، نگہداشت کرنا، انجام کا خیال کرنا۔

رَاعَتِ الْاَرْضُ۔ زمین میں چارہ بہت ہو گیا۔

رِعَايَةٌ۔ کھُلی اُٹھنا (اب عرف میں رِعَايَةٌ کہتے ہیں پاس داری اور طرف داری کو)۔

حَتّٰى تَرَى رِعَاءَ الشَّاءِ يَتَطَاوَلُوْنَ فِي الْبُنْيَانِ تو بکریاں چرانے والے کو دیکھے لمبی لمبی عمارتیں بنا رہے ہیں (یہ جمع ہے رَاعِيْ کی بہ معنی چرواہا۔ اور رُعَاةٌ بھی اسی کی جمع ہے)

اِذَا تَطَاوَلَ رُعَاةُ الْاِبِلِ۔ جب اونٹ چرانے والے لمبی لمبی عمارت ٹھونکنے لگیں (مطلب یہ ہے کہ غریب دیہاتی لوگ مال دار ہو جائیں۔ دُھنئے جُولاہے کم ذات عالی شان عہدوں پر مقرر ہوں)۔

كَاَنَّهٗ رَاعِيْ غَنَمٍ۔ گویا وہ بکریوں کا چرواہا ہے (یعنی جہالت اور بدسلیقگی میں)۔

اِنَّمَا هُوَ رَاعِيْ ضَانٍ مَا لَهٗ وَلِلْحَرْبِ۔ وہ تو بھیڑوں کا گڈریا (دھنگر) ہے اس کو جنگ سے کیا علاقہ (وہ لڑائی کا فن کیا جانے)۔

اَرْعَاهُ عَلٰى زَوْجٍ فِيْ ذَاتِ يَدِهٖ (قریش کی عورتیں بہترین عورتیں ہیں، بچہ پر کم سنی میں بہت مہربان اور) شوہر کے ہاتھ میں جو مال ہے (اس کی کمائی) اس پر اچھی طرح نگاہ رکھنے والیاں (یعنی فضول خرچ نہیں ہیں بلکہ گھر گرہست اور کفایت شعار ہیں)

كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ تم میں سے ہر شخص سردار ہے اور نگہبان اور (قیامت کے دن) اس کی رعیت کی اس سے باز پرس ہوگی (رعیت سے مُراد وہ لوگ

ہیں جن کی حفاظت اور نگہداشت اور پرورش اس سے متعلق ہے۔ اصل میں رعیت وہ جانور جن کی حفاظت راعی یعنی چرواہے سے متعلق ہو۔ بادشاہ راعی ہے اور جو لوگ اُس کے ملک میں رہتے ہیں وہ اس کی رعیت ہیں۔ مطلب حدیث کا یہ ہے کہ ہر شخص کو کچھ نہ کچھ اختیار اور حاکمیت حاصل ہے۔ اگر کچھ دوسروں پر نہیں تو اپنے گھر والوں پر ہے، اگر یہ لوگ بھی نہ ہوں تو خود اپنے اعضاء جوارح اور اپنی ذات پر حاکمیت موجود ہے)۔

مَنِ اسْتُرْعِیَ فَلَمْ یَنْصَحْ۔ جس شخص سے حفاظت اور نگہبانی کی درخواست کی جائے مگر وہ دل سے خیر خواہی نہ کرے (بلکہ ان کی حفاظت میں کوتاہی کرے اور ان کی حق تلفی کرے)۔

اِلَّا اِرْعَاءً عَلَیْہِ۔ مگر اس پر مہربانی اور توجہ کرنے کے لئے۔

لَا یُعْطٰی مِنَ الْمَغَانِمِ شَیْءٌ حَتّٰی تُقْسَمَ اِلَّا لِرَاعٍ اَوْ دَلِیْلٍ۔ لوٹ کے مال میں سے تقسیم سے پہلے کسی کو نہ دیا جائے، مگر دشمن کی تاک رکھنے والے یا راستہ بتلانے والے کو (راعی سے مُراد اپنا جاسوس ہے جو دشمن کی خبر لاتا ہے)۔

اِذَا رَعَی الْقَوْمُ غَفَلَ۔ جب لوگ کسی خوفناک کام سے اپنی حفاظت کرنا چاہیں تو وہ غافل رہے (کیونکہ یہ اس کا کام تھا کہ لوگوں کی حفاظت کرے، ان کو اپنی حفاظت خود کرنے کی ضرورت نہ پڑے)۔

اَکُنْتَ تَرْعٰی۔ کیا آپ بکریاں چرایا کرتے تھے (اسی وجہ سے تو پیلو کے کچے اور پکے پھل کو آپ پہچانتے ہیں۔ جس کی شناخت جنگل والے ہی خوب جانتے ہیں)۔

ھَلْ مِنْ نَبِیٍّ اِلَّا رَعَاھَا۔ کوئی پیغمبر ایسا نہیں گزرا جس نے بکریاں نہ چرائی ہوں (بکریاں چرانے سے پھر آدمیوں کے چرانے کی لیاقت حاصل ہوتی ہے۔ خطابی نے کہا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے پیغمبری کا شرف بادشاہوں اور شہزادوں اور رئیسوں کو نہیں دیا۔ بلکہ عام لوگوں میں سے ہمیشہ پیغمبر ہوتے رہے جن کو دنیا دار لوگ (بلحاظ دنیا کے) بڑا آدمی نہیں سمجھتے تھے۔ حضرت داؤدؑ ایک غریب شخص کے بیٹے تھے، حضرت ایوبؑ درزی تھے حضرت زکریاؑ بڑھئی تھے۔)

کَانَتْ عَلَیْنَا رِعَایَۃُ الْاِبِلِ۔ اونٹوں کو چرانا ہمارے ذمہ تھا (باری باری ہم میں سے ہر شخص اونٹ چراتا)۔

رُوَاۃُ الْکِتَابِ کَثِیْرٌ وَّ رُعَاتُہٗ قَلِیْلٌ۔ قرآن کے روایت کرنے والے بہت ہیں، لیکن اس میں تامل اور فکر کرنے والے کم ہیں (اس کو سوچنے والے اس میں غور کرنے والے)۔

اَلْعُلَمَاءُ یَحْزُنُھُمْ تَرْکُ الرِّعَایَۃِ۔ علماء کو اپنے علم پر عمل نہ کرنا رنج میں ڈالے گا۔

لَیْسَ مِنْ رُعَاۃِ الدِّیْنِ۔ وہ دین کا خیال کرنے والوں میں سے نہیں ہے۔

وَاسْتَرْعَاکُمْ اَمْرَ خَلْقِہٖ۔ تم کو اُس نے اپنی مخلوق کے کاموں کا حاکم اور محافظ بنایا۔

باب الراء مع الغین

رَغِبَ یا رُغْبٌ یا رَغْبَۃٌ۔ کسی کام کی خواہش کرنا۔ حرص کے ساتھ اس کو چاہنا۔

رَغِبَ عَنْہُ۔ اس سے نفرت کی، اس کو نہیں چاہا۔

رَغِبَ بِہٖ عَنْ غَیْرِہٖ۔ اُس کو دوسروں پر فضیلت دی

رَغِبَ اِلَیْہِ رَغَبًا یا رَغْبٰی یا رُغْبٰی یا رَغْبَاءَ یا رَغَبُوْتًا یا رَغُوْتٰی یا رَغَبَانًا یا رُغْبَۃً یا رَغْبَۃً۔ عاجزی کی، زاری کی، سوال کیا۔

رَغُبَ الرَّجُلُ یَرْغُبُ رُغْبًا وَّ رُغُبًا۔ بہت کھانے والا ہے۔

رَغِیْبُ الْبَطْنِ۔ بڑا پیٹو، کھاؤ۔

اَفْضَلُ الْعَمَلِ مَنْحُ الرِّغَابِ لَا یَعْلَمُ حُسْبَانَ اَجْرِھَا اِلَّا اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ۔ سب سے بہتر ثواب کا کام اُن اونٹنیوں کا دینا ہے، جو بہت دودھ دیتی ہیں، خوب کھاتی ہیں، اُس کے ثواب کا حساب اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔

جَوْفٌ رَغِیْبٌ۔ کشادہ پیٹ۔

وَادٍ رَغِیْبٌ۔ کشادہ میدان۔

فَمَنَ بِہِمْ اَبُوْ بَکْرٍ ظِعْنَۃً رَغِیْبَۃً ثُمَّ ظَعَنَ بِہِمْ عُمَرُ کَذٰلِکَ
حضرت ابوبکرؓ نے لوگوں کو خوب کشادہ طویل کوچ کرایا (یعنی شام فتح کیا، شام پر لشکر کشی کی) پھر حضرت عمرؓ نے ایسا ہی کوچ کرایا (انھوں نے تو شام اور عراق اور سیکڑوں شہر فتح کئے، مزاحمتوں کو جو اشاعتِ اسلام میں پیش آرہی تھیں، ختم کر دیا گیا)۔

بِئْسَ الْعَوْنُ عَلَی الدِّیْنِ قَلْبٌ نَخِیْبٌ وَبَطْنٌ رَغِیْبٌ۔
دین کے خلاف بُری مدد یہ ہے کہ دل تو بودا ہو اور پیٹ کشادہ ہو (ایسے آدمیوں سے امدادِ دین کے بارے میں کیا توقع ہوسکتی ہے جو خورد ونوش میں لذّات بھی چاہتے ہوں اور بے صبرے بھی ہوں۔ بلکہ ان کی وجہ سے دین کو نقصان ہی پہنچے گا)۔

اِئْتُوْنِیْ بِسَیْفٍ رَغِیْبٍ۔ میرے پاس ایک تلوار لاؤ! جن کی دھار کشادہ ہو (خوب کاٹتی ہو۔ یہ حجاج بن یوسف ثقفی مردود نے کہا۔ جب سعید بن جبیرؓ کو اُس نے شہید کرنا چاہا۔ آخر ان کو ناحق قتل کر دیا۔ اب آخرت میں سزا بھگت رہا ہوگا۔ سعید بن جبیرؓ کبار تابعین اور بڑے اولیاء اللہ میں سے تھے۔ چونکہ ان کو اہل بیت کرام سے اُلفت تھی اور ملّت میں جو بگاڑ پیدا کیا جارہا تھا اس کو دبانا چاہتے تھے اس وجہ سے ان کو قتل کر دیا گیا)۔

کَیْفَ اَنْتُمْ اِذَا مَرِجَ الدِّیْنُ وَظَھَرَتِ الرَّغْبَۃُ۔ اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا۔ جب دین خراب ہوجائے گا اور حرص کی کثرت ہوگی (قناعت اور سوال سے بچنا لوگ چھوڑ دیں گے مال کی طلب پر ان کو حرص ہوگی، خوب مانگتے پھریں گے)۔

رَغِبَ یَرْغَبُ رَغْبَۃً۔ (باب سمع یسمع سے ہے۔ بہ معنی) حرص اور طمع اور سوال اور طلب۔

اَتَتْنِیْ اُمِّیْ رَاغِبَۃً۔ میری ماں میرے پاس مانگتی ہوئی آئی (یعنی اس طمع سے کہ کچھ ملے گا)۔

رَغْبَۃً وَّرَھْبَۃً اِلَیْکَ۔ تیرے حضور عاجزی اور خوف کے ساتھ (حالانکہ "رَھْبَۃً" کا تعدیہ مِن سے ہوتا ہے مگر رَغْبَۃ" کا تعدیہ الٰی سے ہوتا ہے۔ تو دونوں کو جمع کر کے ایک ہی کا تعدیہ قائم رکھا جیسے وَزَجَّجْنَ الْحَوَاجِبَ وَالْعُیُوْنَا اور

مُتَقَلِّدًا سَیْفًا وَّرُمْحًا)۔

رَاغِبٌ وَّرَاھِبٌ۔ (جب حضرت عمر فاروق رضؓ کا آخر وقت ہوا۔ تو لوگ آپ کے پاس آئے، آپ کی تعریف کرنے لگے اور کہنے لگے کہ آپ نے یہ اور وہ اور فلاں فلاں کام انجام دیئے۔ یہ سُنکر حضرت رضؓ نے فرمایا) تم میں سے کوئی تو بوجہ طمع میری تعریف کرتا ہے۔ کوئی میرے ڈر سے۔ (بعض نے کہا مطلب یہ ہے کہ میں تو اس وقت اللہ کے ہاں جو ملے گا اُس سے رغبت رکھتا اور اس کے عذاب سے ڈرتا ہوں۔ اب مجھ کو دنیاوی معاملات سے علیحدہ کیا جارہا ہے اور میری مہلت کار ختم ہوچکی اس لئے تمہاری تعریف بے کار ہے۔ بعض نے کہا اِن الفاظ سے حضرت عمرؓ کا مطلب یہ ہے کہ گو میں نے بہت سے نیک کام کئے ہیں جن کا اجر اور ثواب اگر ملے تو اس کی مجھ کو طمع ہے پر اس کے ساتھ ہی مجھ کو مواخذہ کا بھی ڈر ہے۔ معلوم نہیں پروردگار کونسی بات پر مواخذہ کرے؟ جیسے دوسری روایت میں ہے کہ حضرت عمر رضؓ نے آخری وقت میں ابنِ عباس رضؓ سے یہ فرمایا "میرے بھتیجے! اگر میرے وہی اعمال قائم رہیں جو میں نے آنحضرتؐ کے ساتھ انجام دیئے ہیں اور خلافت کے مواخذہ سے نجات پا جاؤں اِس کام کی انجام دہی کے نتیجہ میں نہ ثواب ملے نہ عذاب تو لبا غنیمت ہے"۔ بعض نے کہا آپ کا مطلب یہ ہے کہ اس وقت دو قسم کے لوگ ہیں کچھ تو خلافت کی طمع کر رہے ہیں اور کچھ خلافت کو بڑے مواخذہ کا کام سمجھ کر ڈر رہے ہیں کہ کہیں خلافت کا بار اُن پر نہ پڑجائے)

کَانَ یَزِیْدُ فِی التَّلْبِیَۃِ وَالرَّغْبٰی اِلَیْکَ وَالْعَمَلُ عبداللہ بن عمر رضؓ لبیک میں اتنا مزید اضافہ کر دیا کرتے تھے والرغبیٰ الیک والعمل (ایک روایت میں "والرغباء الیک" ہے یعنی تیرے ہی طرف ہماری توجہ اور خواہش ہے اور عمل بھی تیرے ہی لئے ہے، تیرے پاس آنے والا ہے۔)

لَا تَدَعْ رَکْعَتَیِ الْفَجْرِ فَاِنَّ فِیْھِمَا الرَّغَائِبَ۔ فجر کی دو رکعت سنت مت چھوڑ اس میں ثواب ہیں جن کی رغبت طمع کی جاتی ہے۔

صَلٰوۃُ الرَّغَائِبِ۔ وہ نماز جو رجب کے پہلے جمعہ میں پڑھی

جاتی ہے، اُس کی فضیلت میں جو حدیثیں لوگ نقل کرتے ہیں، وہ سب باطل اور موضوع ہیں۔ البتہ صلوٰۃ التسبیح کی حدیث کچھ اصل رکھتی ہے مگر اس کی صحت میں بھی اختلاف ہے۔

اِنِّیْ لَاَرْغَبُ بِكَ عَنِ الْاَذَانِ۔ میں تیرے لئے اذان دینا پسند نہیں کرتا۔

اَلرُّغْبُ شُؤْمٌ۔ دنیا کی طمع اور حرص نحوست ہے (کم بختی)

وَكُنْتُ امْرَءً بِالرُّغْبِ وَالْخَمْرِ مُوْلَعًا۔ میں بہت کھانے اور شراب پینے کا دیوانہ تھا (اسی کی حرص رکھتا تھا ایک روایت میں بِالرُّغْبِ ہے، یعنی جماع اور شراب خوری کا عاشق تھا۔)

مَا بِیْ رَغْبَةٌ عَنْ دِیْنِكُمَا۔ مجھ کو تمہارے دین سے نفرت نہیں ہے۔

عَبْدُ رَغَبٍ۔ طمع اور حرص کا بندہ۔

رَغَائِبُ۔ ذخائر، گراں بہا عطیے۔

اِلَیْكَ یَرْغَبُ الرَّاغِبُوْنَ۔ رغبت کرنے والے تیری ہی طرف رغبت کرتے ہیں۔

لَا تَجْتَمِعُ الرَّغْبَةُ وَالرَّهْبَةُ فِیْ قَلْبٍ اِلَّا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ۔ جس دل میں رغبت (یعنی ثواب کی خواہش، اس کی امید) اور خوف دونوں جمع ہوں (یعنی خوف اور امید دونوں ہوں) اس کے لئے بہشت واجب ہوئی۔

رَغْثٌ۔ دودھ پینا، پے در پے کونچا مارنا۔

رُغْثٌ۔ چھاتی کی رگ میں بیماری ہوئی۔

رُغْثَاءُ۔ چھاتی کی وہ رگ جس سے دودھ آتا ہے۔

رَغُوْثٌ۔ دودھ پلانے والی۔

ذَهَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنْتُمْ تَرْغَثُوْنَهَا۔ آنحضرتؐ کی تو وفات ہوگئی، تم اب تک دنیا کا دودھ پی رہے ہو (عرب کے لوگ اس طرح کہتے ہیں کہ

رَغَثَ الْجَدْیُ اُمَّهٗ۔ بکری کے بچے نے اپنی ماں کا دودھ پی لیا) ایک روایت میں تَلْغَثُوْنَهَا ہے۔ یعنی اب تک دنیا کو کھا رہے ہو)۔

لَا یُؤْخَذُ فِیْهِ الرَّغُوْثُ۔ زکوٰۃ میں دودھ دیتا ہوا جانور نہ لیا جائے گا (یعنی دوہیل)

رَغَدٌ یا رَغَادَةٌ۔ کشادہ اور وسیع ہونا۔

اِرْغَادٌ۔ ارزانی ہونا، عیش وآرام میں ہونا، جانور کو چھوڑ دینا کہ جہاں چاہے چرے۔

عِیْشَةٌ رَغْدٌ یا رَغَدٌ۔ اچھی بافراغت زندگی۔

طَعَامٌ رَغْدٌ۔ پاکیزہ اور مرغوب کھانا۔ (رَغْدٌ جمع ہے رَاغِدٌ کی)۔

رَغِیْدٌ۔ کشادہ، وسیع۔

رَغِیْدَةٌ۔ وہ دودھ جس پر آٹا چھڑکا جائے۔

رَغْسٌ۔ بہت دینا برکت دینا (جیسے اِرْغَاسٌ ہے) اور نعمت اور خیر اور برکت اور نمو۔

اِنَّ رَجُلًا رَغَسَهُ اللّٰهُ مَالًا وَّوَلَدًا۔ ایک شخص کو اللہ نے مال اور اولاد بہت دی، یا اس میں برکت عطا فرمائی (ایک روایت میں رَاشَهٗ ہے یعنی دیا۔)

رَغْلٌ۔ دودھ پینا، طمع کرنا۔

رَغْلَةٌ۔ جس کا طمع کیا جائے۔

اِرْغَالٌ۔ خطا کرنا۔

رُغْلٌ۔ ایک بوٹی ہے (بعض نے کہا سرمق[1]۔ رُغْلٌ کی جمع اَرْغَالٌ ہے)۔

كَانَ یَكْرَهُ ذَبِیْحَةَ الْاَرْغَلِ۔ جس کا ختنہ نہ ہوا ہو اُس کا ذبیحہ مکروہ جانتے تھے (بعض نے کہا یہ مقلوب ہے اَغْرَلُ کا یعنی جس کا ختنہ نہ ہوا ہو) اہل عرب کہتے ہیں:

رَغَلَ الصَّبِیُّ۔ بچے نے ماں کی چھاتی پکڑ کے جلدی جلدی دودھ پی لیا

اَرْغَلْتَ۔ کیا تو پھر شیرخوار بچہ بن گیا؟ (جو غلط پڑھنے لگا یہ قاری عاصم نے مسعر سے کہا، جب انہوں نے قرأت میں غلطی کی)

[1] ایک قسم کا چینا ۱۲ منہ

رَغْمٌ۔ ناراض ہونا، پسند نہ کرنا، زبردستی کرنا، کسی کی مرضی کے خلاف کوئی کام کرنا، جبرًا اطاعت کرنا، ذلیل و خوار ہونا۔

رَغْمٌ۔ زبردستی۔

تَرْغِیْمٌ۔ ذلیل کرنا۔

مُرَاغَمَۃٌ۔ غصے ہونا، دُور ہو جانا، چھوڑ دینا، دشمنی کرنا۔

اِرْغَامٌ۔ ذلیل کرنا، غصّہ دلانا۔

تَرَغُّمٌ۔ غصہ ہونا۔

رَغِمَ اَنْفُہٗ رَغِمَ اَنْفُہٗ رَغِمَ اَنْفُہٗ قِیْلَ مَنْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ مَنْ اَدْرَکَ اَبَوَیْہِ اَوْ اَحَدَھُمَا حَیًّا وَّلَمْ یَدْخُلِ الْجَنَّۃَ۔ اس کی ناک میں مٹی لگے (ذلیل خوار ہو)، اس کی ناک میں مٹی لگے، اس کی ناک میں مٹی لگے۔ لوگوں نے عرض کیا، یا رسول اللہؐ کس شخص کے؟ فرمایا، اُس کے جو اپنی ماں اور باپ یا ان دونوں میں سے ایک کو زندہ پائے اور (ان کی خدمت اور اطاعت کر کے) بہشت حاصل نہ کرے (ماں باپ کی اطاعت اور ان کی خدمت گویا بہشت میں جانے کا بڑا ذریعہ ہے)۔

اِذَا صَلّٰی اَحَدُکُمْ فَلْیُلْزِمْ جَبْھَتَہٗ وَاَنْفَہُ الْاَرْضَ حَتّٰی یَخْرُجَ مِنْہُ الرُّغْمُ۔ تم میں سے جب کوئی نماز پڑھے تو (سجدے میں) اپنی پیشانی اور ناک زمین سے لگا دے، تاکہ اُس کی ذلت (بارگاہِ الٰہی میں) ظاہر ہو۔ (مجمع البحرین میں ہے۔ یہاں تک کہ اس کی ناک کا پانی نکل آئے)۔

رَغْمٌ یا رِغْمٌ یا رُغْمٌ۔ زبردستی کرنا، ناراض ہونا، ذلیل ہونا (متذکرہ بالا حدیث سے یہ اخذ ہوتا ہے کہ سجدے میں پیشانی اور ناک دونوں کا لگانا ضروری ہے اور بہتر یہ ہے کہ سجدہ یوں کرے تاکہ ناک اور پیشانی دونوں خاک آلودہ ہوں اور بارگاہِ خداوندی میں بندے کی عاجزی اور نیاز ظاہر ہو)۔

رَغَامٌ۔ مٹی۔

وَاِنْ رَغِمَ اَنْفُ اَبِی الدَّرْدَاءِ۔ اگرچہ ابو درداءؓ کی ناک خاک آلودہ ہو (یعنی گو ابو الدرداء اس کو پسند نہ کرے اس سے ناراض ہو یا ابو الدرداء ذلیل ہو)۔

رَغِمَ اَنْفِیْ لِاَمْرِ اللّٰہِ۔ اللہ کے حکم پر میری ناک خاک آلودہ ہوئی (یعنی میں اُس کے حکم کو بجا لایا، اس کی اطاعت کی)۔

کَانَتَا تَرْغِیْمًا لِّلشَّیْطٰنِ۔ یہ دونوں سہو کے سجدے شیطان کو ذلیل کریں گے (کیونکہ اس نے جو نمازی کو بہکایا اور بھلا دیا، اُس کا نتیجہ یہ ہوا کہ نمازی نے خدا کی بارگاہ میں دو سجدے اور زیادہ کئے۔ جب آدمی سجدہ کرتا ہے تو شیطان کفِ افسوس ملتا ہے کہ ہائے میں سجدہ نہ کر کے راندۂ بارگاہِ الٰہی ہوا اور یہ آدمی سجدہ کر کے، پروردگار کا مقرب بن گیا۔ دوسرے سجدہ ایسی عبادت ہے جو پروردگار کو بہت پسند ہے اور عبادتِ الٰہی کرنے سے شیطان کی ذلت اور خواری ہوتی ہے کہ اس کے بہکانے نے کوئی اثر نہیں کیا وہ مردود تو بنی آدم کا دشمن ہے۔ جس کام میں آدمی کی عزت ہو اس میں شیطان کی ذلت ہوتی ہے) (بعض نے کہا، یہاں ترغیم کے معنی غصہ دلانا ہے۔ کیونکہ سجدہ کرنے سے شیطان غضبناک ہوتا ہے)۔

وَاَرْغِمْہُ۔ اس کو ذلیل کر، مٹی ڈال دے۔

بُعِثْتُ مَرْغَمَۃً۔ میں مشرکوں کو ذلیل کرنے کے لئے بھیجا گیا۔

اِنَّ اُمِّیْ قَدِمَتْ رَاغِمَۃً مُّشْرِکَۃً اَفَاَصِلُھَا قَالَ نَعَمْ۔ میری ماں میرے پاس غصہ میں بھری ہوئی، مشرک رہ کر میرے پاس آئی، کیا میں اس سے کچھ سلوک کروں؟ فرمایا۔ ہاں (یعنی چونکہ میں مسلمان ہو گیا تو اس سے ناراض اور غصہ ہو کر میری ماں آئی کہ تو کیوں مسلمان ہوا بعضوں نے کہا معنی یہ ہیں کہ ذلیل ہو کر میرے پاس آئی، کیونکہ اس کو احتیاج پیدا ہوئی اگر محتاج نہ ہوتی تو وہ کبھی میرے پاس آنا پسند نہ کرتی۔ بعضوں نے کہا اپنی قوم سے بھاگ کر میرے پاس آئی، جیسے قرآن میں ہے ”مراغمًا کثیرًا وسعۃ“ یعنی بھاگنے کی بہت جگہ)۔

عَلٰی رَغْمِ اَنْفِ اَبِیْ ذَرٍّ۔ ابوذر کے ذلت اور خواری کے ساتھ یا اس کی مرضی یا رائے کے خلاف (وہ سمجھتے تھے کہ گنہگار کی مغفرت نہ ہوگی)۔

اَلسِّقْطُ یُرَاغِمُ رَبَّہٗ۔ کچا بچہ اپنے پروردگار سے بحث کرے گا (غصہ کرے گا کہ میرے ماں باپ کی مغفرت کیوں

نہیں ہوتی جب پروردگار اس کے ماں باپ کو دوزخ میں بھیج دے گا۔)

فَلَمَّا اَزْدَغَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَزْدَغَمَ بِشْرُ بْنُ الْبَرَاءِ مَا فِيْ فِيْهِ۔ جب آنحضرتؐ نے لقمہ پھینک دیا تو بشر بن براء نے بھی منہ میں جو (لقمہ) تھا وہ نکال کر مٹی میں پھینک دیا (یہ اس بکری کے گوشت کا ذکر ہے جس میں ایک یہودی عورت نے زہر ہلاہل ملا کر آنحضرتؐ کو تحفہ بھیجا تھا، آپ کو تو اللہ تعالےٰ نے بچا دیا، لیکن بشر اس کے اثر سے مر گئے)۔

صَلِّ فِيْ مَرَاحِ الْغَنَمِ وَ امْسَحِ الرَّغَامَ عَنْهَا۔ بکریوں کے تھان میں نماز پڑھ لے اور مٹی اور خاک بکریوں پر سے جھاڑ دے (مشہور روایت رُعَامُ ہے، عین مہملہ سے۔ جیسے اوپر بیان کیا جا چکا ہے)۔

فَاَصْلِحْ رُغَامَهَا۔ وہاں کی مٹی درست کر۔

رَغِمَ اللّٰهُ بِاَنْفِكَ۔ اللہ تجھ کو ذلیل و خوار کرے۔

اَتَتْهُ الدُّنْيَا رَاغِمَةً۔ دنیا اس کے پاس ذلیل و خوار ہو کر (جبراً قہراً) خود آئے گی۔

فَمَضٰى اَبُوْهُ وَهُوَ يَرَاغِمُهٗ۔ اس کا باپ غصہ کرتا ہوا چلا گیا۔

رَغْنٌ۔ کان لگا کر سننا، قبول کرنا، طمع کرنا، اچھی طرح کھانا پینا، عیش کرنا۔

اِرْغَانٌ۔ طمع دلانا، آسان کرنا۔

دَغْنَةٌ۔ نرم ہموار زمین۔

اُرْغُنٌ اور اَرْغُنُوْنٌ۔ ایک باجہ کا نام ہے۔

اَخْلَدَ اِلَى الْاَرْضِ اَیْ رَغَنَ۔ زمین کی طرف جھکا یعنی مائل ہوا (ایک روایت میں رَعَنَ ہے عین مہملہ سے۔ خطابی نے کہا یہ غلط ہے۔)

رَغْوٌ۔ اونٹ کا بڑبڑانا، بہت رونا۔

تَرْغِيَةٌ۔ دودھ میں پھین (جوش) آنا، غصہ دلانا۔

لَا يَاْتِيْ اَحَدُكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بِبَعِيْرٍ لَهٗ رُغَاءٌ۔ قیامت کے دن کوئی اونٹ لے کر نہ آئے جو آواز کر رہا ہو (یعنی میری زکوٰۃ اس نے دنیا میں نہیں دی)۔

وَقَدْ اَرْغَى النَّاسُ لِلرَّحِيْلِ۔ لوگوں نے کوچ کرنے کے لئے اونٹوں کو چلوایا (یعنی ان پر بوجھ لادنا شروع کیا۔ اونٹ کی عادت ہوتی ہے، جب اس پر بوجھ لادتے ہیں یا زین وغیرہ رکھتے ہیں تو وہ آواز کرتا اور چلاتا ہے)۔

لَا يَكُوْنُ الرَّجُلُ مُتَّقِيًا حَتّٰى يَكُوْنَ اَذَلَّ مِنْ قَعُوْدٍ كُلُّ مَنْ اَتٰى عَلَيْهِ اَرْغَاهُ۔ آدمی اس وقت تک پرہیزگار (خدا ترس مسکین) نہیں ہوتا یہاں تک کہ سواری کے اونٹ کی طرح ہو جائے جو اس پر سوار ہو جائے، اس کو اپنا تابعدار بنائے (مطلب یہ ہے کہ ہر ایک شخص کا کام اور اس کی خواہش پوری کرنے کے لئے کوئی عذر نہ کرے، جو جہاں لے جائے اس کے ساتھ چلا جائے۔ بشرطیکہ وہ گناہ کا کام نہ ہو ؎

رشتہ در گردنم افگندہ دوست
می برد ہر جا کہ خاطر خواہ اوست

فَسَمِعَ الرَّغْوَةَ خَلْفَ ظَهْرِهٖ فَقَالَ هٰذِهٖ رَغْوَةُ نَاقَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجَدْعَاءِ۔ انھوں نے پیٹھ کے پیچھے سے اونٹ کی آواز سنی، کہنے لگے یہ تو آنحضرتؐ کی اونٹنی جدعاء کی آواز ہے۔

اِنَّهُمْ وَاللّٰهِ تَرَاغَوْا عَلَيْهِ فَقَتَلُوْهُ۔ قسم خدا کی انھوں نے جمع ہو کر ایک دوسرے کو آواز دے کر اس کو قتل کیا۔

مَلِيْلَةُ الْاِرْغَاءِ۔ بہت باتیں کرنے سے تھکانے والی (اس کی آواز کو رُغَاءٌ یعنی اونٹ کی آواز سے تشبیہ دی، مطلب یہ ہے کہ وہ کثیر الکلام چلانے والی ہے۔ بعض نے کہا کثرت کلام کی وجہ سے اس کے ہونٹوں سے تھوک نکلنے لگتا ہے، تو اس معنی میں یہ رَغْوَةٌ سے یہ ہوگا، جوش اور پھین کے معنی میں جو دودھ پر آتا ہے)۔

باب الراء مع الفاء

رَفَاءٌ - کنارے سے قریب کرنا، پھٹا ہوا جوڑنا، امان دینا، ملانا، صلح کرانا۔

نَہٰی اَنْ یُّقَالَ لِلْمُتَزَوِّجِ بِالرِّفَاءِ وَالْبَنِیْنَ - آنحضرتؐ نے نوشاہ کو یہ کہنے سے منع فرمایا "بالرفاء والبنین" (کیونکہ یہ مشرکوں کی عادت تھی وہ دُولہا کو یہی کہتے تھے)۔ رِفَاءٌ کے معنی جُڑنا، متفق ہو جانا، برکت، افزائش رَفَأْتُ الثَّوْبَ رَفْأً اور رَفَوْتُہٗ رَفْوًا سے ماخوذ ہے یعنی میں نے کپڑے میں رفو کیا۔ جہاں جہاں پھٹا تھا اس کو جوڑ لیا)

بِالرِّفَاءِ وَالْبَنِیْنَ (کے معنی یہ ہیں کہ) تمہارا جوڑا رہے بیٹے پیدا ہوں (حالانکہ یہ کوئی بُرا لفظ نہیں ہے مگر چونکہ جاہلیت کی رسم تھی، دوسرے اِن الفاظ میں یہ تصور بھی کارفرما ہے کہ بیٹیاں پیدا ہونا پسند نہیں ہے۔ اِس لئے آپ نے اس سے منع فرمایا اور حکم دیا کہ اِس طرح کہو بارك الله لكما وجمع بینکما بخیر)۔

کَانَ اِذَا رَفَّاَ الْاِنْسَانَ قَالَ بَارَكَ اللّٰهُ عَلَیْكَ وَجَمَعَ بَیْنَكُمَا عَلٰی خَیْرٍ - آنحضرتؐ جب کسی کو (شادی کی) مبارکباد دیتے (اور کلماتِ خیر کہنا چاہتے) تو فرماتے "اللہ تجھ کو یا تجھ پر اپنی برکت نازل کرے اور دونوں (میاں بیوی) میں خیریت کے ساتھ ملاپ رکھے۔

کُنْتُ لَكَ كَاَبِیْ زَرْعٍ لِاُمِّ زَرْعٍ - (عائشہؓ) میں تیرے لئے ایسا ہوں جیسے ابو زرع تھا اُمّ زرع کے لئے (جس نے اپنی بیوی کو بہت خوش رکھا تھا اور اس کو مالا مال کر دیا تھا)

لِیُرَفِّئُوْهُ بِاَحْسَنِ مَا یَجِدُ مِنَ الْقَوْلِ - ان کو اچھی باتیں بتانے، اور تسلّی و تشفی دینے لگا۔

قَالَ لَہٗ رَجُلٌ قَدْ تَزَوَّجْتُ هٰذِهِ الْمَرْاَةَ قَالَ بِالرِّفَاءِ وَالْبَنِیْنَ - ایک شخص نے شریحؒ سے کہا (جو کوفہ کے قاضی تھے) میں نے اس عورت سے نکاح کیا انھوں نے کہا، تم میں ملاپ رہے اور بیٹے پیدا ہوں (شاید شریح کو ممانعت کی حدیث نہ پہنچی ہوگی یا انھوں نے ایسا کہنا جائز سمجھا اور نہی کو کراہت تنزیہی پر محمول کیا۔ اِس سے یہ اخذ ہوتا ہے کہ چھوٹی چھوٹی باتوں پر تشدد کرنا اور خواہ مخواہ کسی مسلمان کو مکروہ کام کرنے پر چھوڑ دینا اس سے راہ و رسم ترک کر دینا اُس کی دعوت میں نہ جانا یہ صحابہ اور تابعین کے طرز کے خلاف ہے۔ حالانکہ "بالرفاء والبنین" کہنے کی ممانعت میں صریح حدیث وارد ہے۔ مگر شریح نے یہ لفظ کہا اور شریح دین کے بڑے عالم اور مسلمانوں کے بڑے قاضی تھے اور کسی نے ان پر طعن نہیں کیا۔ تو جن اُمور کی ممانعت صریح حدیث میں وارد نہیں ہے اور ان کے جواز اور عدم جواز میں علماء کا اختلاف ہے، ان پر کسی مسلمان کو بُرا کہنا، اس سے دشمنی کرنا، اس سے ترکِ ملاقات کرنا، اس کی دعوت میں نہ جانا نری جہالت اور نادانی ہے)۔

اِنَّهُمْ رَكِبُوا الْبَحْرَ ثُمَّ اَرْفَئُوْا اِلٰی جَزِیْرَةٍ - وہ سمندر میں سوار ہوئے، پھر انھوں نے ایک جزیرہ کے کنارے اپنا جہاز لگایا (لنگر باندھا)۔

حَتّٰی اَرْفَاَ بِهٖ عِنْدَ فُرْضَةِ الْمَاءِ - یہاں تک کہ اس کو وہاں ٹھہرایا جہاں کشتیاں ٹھہرائی جاتی ہیں یا جہاں پانی کا اُتار ہوتا ہے۔ وہاں جا کر کشتیاں اوپر چڑھتی ہیں۔ (جب آگے سے پانی روک دیتے ہیں)۔

فَتَكُوْنُ الْاَرْضُ كَالسَّفِیْنَةِ الْمُرْفَاَةِ فِی الْبَحْرِ تَضْرِبُهَا الْاَمْوَاجُ - (قیامت کے دن) زمین اُس کشتی کی طرح ہو جائے گی، جس کو سمندر میں کنارے پر رکھا ہو موجیں اس کو مار رہی ہوں (وہ ہل رہی ہو تلے اوپر ہو رہی ہو)۔

نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْاِرْفَاءِ - آنحضرتؐ نے بہت تیل لگانے (ہمیشہ بناؤ سنگار) سے منع فرمایا (یہ مَردوں کا کام نہیں ہے کہ عورتوں کی طرح رات دن مانگ چوٹی میں مصروف رہے، نہ ایسا کرے کہ بالکل

سر جھاڑ منہ پہاڑ۔ اعتدال کے ساتھ رہے ایک دن بیچ کنگھی کرنا اس میں کوئی قباحت نہیں)۔

بِالرِّفَاءِ يَا رَسُولَ اللهِ۔ (حضرت خدیجہ رضنے فرمایا) یارسول اللہ آپ کا جوڑا مبارک (ایک روایت میں بِالْوَفَاءِ ہے)۔

رَفْتٌ۔ توڑنا، کوٹنا، کٹ جانا، چھوڑ دینا۔

اِرْفِتَاتٌ۔ کٹنا، لوٹنا۔

رُفَاتٌ۔ چورہ، ریزہ۔

اِنَّ الْوَرَسَ يَرْفَتُ (عبد اللہ بن زبیرؓ نے کعبہ کو گرا کر اس کو ورس[1] کی لکڑی سے بنانا چاہا۔ تو لوگوں نے کہا) ورس کی لکڑی گل جاتی ہے (چند روز میں ٹوٹ کر چورہ چورہ ہوجاتی ہے)۔

رَفَثٌ۔ جماع کرنا، فحش اور شہوت انگیز باتیں کرنا (عبد اللہ بن عباسؓ نے احرام کی حالت میں یہ شعر پڑھا؎

وَهُنَّ يَمْشِيْنَ بِنَا هَمِيْسَا
اِنْ يَصْدُقِ الطَّيْرُ نَنِكْ لَمِيْسَا

یعنی وہ پھس پھس ہم کو لئے جارہے ہیں، اگر فال سچ نکلا تو ہم لمیس سے صحبت کریں گے" لوگوں نے کہا تم احرام کی حالت میں "رفث" کرتے ہو؟ تو انھوں نے جواب دیا کہ اِنَّمَا الرَّفَثُ مَا رُوْجِعَ بِهِ النِّسَاءُ یعنی رفث تو وہ ہے جس میں عورتوں سے خطاب کیا جائے (یعنی عورتوں سے فحش اور جماع کے متعلق باتیں کرنا ہی رفث ہے اگر عورتیں مخاطب نہ ہوں تو وہ رفث نہیں ہے۔ یہ ابنِ عباس رضکی رائے تھی۔ اور اکثر لوگوں نے یہ کہا ہے کہ رَفَث عام ہے اور اس میں ہر وہ کلام داخل ہے جس میں فحش اور شہوت انگیزی ہو خواہ عورتیں مخاطب ہوں یا نہ ہوں)۔

فَلَا يَرْفُثْ وَلَا يَجْهَلْ۔ فحش باتیں نہ کرے نہ جہالت کی باتیں (شور وغل، ٹھٹھا وغیرہ)۔

[1] ورس ایک درخت کا نام ہے۔ یمن میں بہ کثرت ہوتا ہے۔ ۱۲ منہ

اِنَّ اَخًا لَّكُمْ لَا يَقُوْلُ الرَّفَثَ۔ تمہارا ایک بھائی ہے جو فحش نہیں بکتا۔

طُهْرَةٌ لِلصَّائِمِ مِنَ الرَّفَثِ۔ روزہ دار کی پاکی ہے فحش گوئی سے۔

يُكْرَهُ لِلصَّائِمِ الرَّفَثُ۔ روزہ دار کو فحش بکنا مکروہ ہے (یا جماع کرنا حرام ہے)۔

تَرْفِيْحٌ۔ بالرفاء والبنین کہنا۔

كَانَ اِذَا رَفَّحَ اِنْسَانًا قَالَ بَارَكَ اللهُ عَلَيْكَ آنحضرتؐ (شادی کے بعد) جب کسی کو دعا دیتے تو یوں فرماتے بارك الله عليك (اصل میں یہ لفظ رَفَّأَ تھا ہمزہ کو حا سے بدل دیا (بعض نے رَقَّحَ قاف سے روایت کیا ہے)

تَرْقِيْحٌ بمعنی اصلاحِ معیشت۔

رَفْدٌ۔ دینا، کچھ دے کر مدد کرنا۔

تَرْفِيْدٌ۔ سردار بنانا۔

مُرَافَدَةٌ۔ مدد۔

اِرْفَادٌ۔ دینا، عطا کرنا۔

اِرْتِفَادٌ۔ کمانا۔

تَرَافُدٌ۔ مدد کرنا۔

اَعْطٰى زَكٰوةَ مَالِهِ طَيِّبَةً بِهَا نَفْسُهُ رَافِدَةً عَلَيْهِ۔ جس شخص نے اپنے مال کی زکوٰۃ خوش دل ہو کر دی اس کا دل دینے کے لئے مدد کر رہا ہو (یعنی دل میں دینے کی خواہش ہو نہ یہ کہ جبر و اکراہ کے ساتھ دل میں اداس ہو کر دے)۔

يَرْفِدُوْنَ ذَا الْحَاجَةِ۔ محتاج کو دیتے ہیں اس کی مدد کرتے ہیں۔

اِذَا رَاَيْتُمْ صَاحِبَ الْحَاجَةِ فَارْفِدُوْهُ۔ جب تم کسی محتاج کو دیکھو تو اس کی مدد کرو۔ (اس کو دو)

اَلَا تَرَوْنَ اَنِّيْ لَا اَقُوْمُ اِلَّا رَافِدًا۔ تم نہیں دیکھتے میں بغیر مدد کے اٹھ نہیں سکتا۔

رِفَادَۃٌ۔ وہ چندہ جو قریش کے لوگ اپنی اپنی مقدرت کے موافق نکالتے اور اس طرح بہت سارا روپیہ جمع کر کے اس میں غلہ اور میوہ خریدتے اور ایامِ حج میں حاجیوں کو اس میں سے کھلاتے پلاتے۔

مِنَ النَّصْرِ وَالرِّفَادَۃِ۔ مدد اور اعانت پر۔

خُشُبٌ رُفَدٌ۔ کھلانے والا دینے والا۔

وَاَنْ یَکُوْنَ الْفَیْءُ رِفْدًا۔ ملک کا محاصل عطا اور صلہ ہو جائے گا (بادشاہ جس کو جی چاہے دے گا، کسی کو ہزاروں ماہوار اور کسی کو دو روپے ماہوار بھی نہ ملے گی، جیسے ہمارے زمانہ میں مسلمان بادشاہوں کا بھی یہی حال ہے کہ وہ اپنے ذاتی عیش و عشرت میں اور نقالوں، رنڈیوں، بھانڈوں، مسخرے حاجیوں اور جاہل کندۂ ناتراش رفیقوں کو ہزاروں کی معاش دے کر سرکاری خزانہ کو جو قوم کا مال ہے خالی کرتے ہیں اور مستحق مسلمانوں کو بھوک سے مرتا دیکھ کر بھی اُن کی خبر نہیں لیتے یہ قیامت کی نشانی آپ نے بیان فرمائی۔ شریعتِ اسلامی میں ملک کا محاصل بادشاہ کی ذاتی ملک نہیں ہے بلکہ وہ ان سب مسلمانوں کا مال ہے جو اس ملک میں رہتے ہیں اور جنھوں نے اس کو فتح کیا اور جو کفار کی دست برد سے اُس کو بچاتے ہیں، اُسے معاوضہ کرتے ہیں، ان سب میں یہ خزانہ علیٰ قدرِ حقوق تقسیم ہونا چاہیے، بادشاہ بھی اپنا حصہ ایک اعلیٰ مسلمان کے برابر اُس میں سے لے سکتا ہے۔ اس سے بڑھ کر کوئی جمہوریت ہوگی؟ جس جمہوریت کا آج اہلِ یورپ بڑے طمطراق سے پرچار کر رہے ہیں اور جس کا بانی ہونے پر اُن کو بڑا ناز ہے، اسلامی جمہوریت اُس کے مقابلہ میں ایک بلند مقام رکھتی ہے اسلامی جمہوریت کا جو ۳۰ سالہ دور گزرا ہے وہ تاریخِ عالم کے لئے ایک نمونہ اور مثال ہے خلفائے راشدین کے زمانہ میں اُس پر عمل ہوتا رہا۔ مگر پہلے ایران کے کسریٰ اور روم کے قیصر کی طرح اس کو خود مختاری اور بادشاہی سے بدل دیا۔ بدقسمتی سے آج تک کہیں صحیح اسلامی جمہوریت قائم نہ ہو سکی۔ اب مسلم قوم کے خفتہ احساس نے کروٹ بدلی ہے اور تقریباً ہر مسلم مملکت میں اسلامی جمہوریت کے تحریکیں چل رہی ہیں۔ مگر طاغوتی زور اور علماء سوء آڑے آ رہے ہیں۔ اور بعض مقامات پر علمبردارانِ حق کو ابتلاء و آزمائش سے بھی گزرنا پڑ رہا ہے۔ خدا مدد کرے)۔

نِعْمَ الْمِنْحَۃُ اللِّقْحَۃُ تَغْدُوْ بِرِفْدٍ وَّتَرُوْحُ بِرِفْدٍ۔ دودھیل جانور کا عطیہ بھی کیا عمدہ عطیہ ہے۔ صبح کو ایک قدح دودھ کا لو شام کو ایک قدح۔

اَلَمْ نَسْقِ الْحَجِیْجَ وَنَنْحَرِ الْمِذْلَاقَۃَ الرُّفُدَ۔ کیا ہم نے حاجیوں کو پانی نہیں پلایا اور تیز رو سانڈنیوں کو جو ایک بار دوہنے میں قدح بھر دیتی ہیں (یعنی بہت دودھ دیتی ہیں) نہیں کاٹا۔

دُوْنَکُمْ یَا بَنِیْ اَرْفِدَۃَ۔ تم اپنا کام کئے جاؤ! ارفدہ کی اولاد (بنی ارفدہ حبشیوں کا لقب ہے۔ بعض نے کہا ارفدہ ان کا اگلا دادا تھا، حبشی اسی کی اولاد کہے جاتے ہیں)۔

اِلَّا لِرِفَادَۃٍ۔ مگر مدد کرنے کے لئے۔

جَاءَ رِفْدُكَ۔ تیری مدد آگئی۔

اَلْمَانِعُ رِفْدَہٗ۔ اپنی عطا کو روکنے والا۔

نَاقَۃٌ رَفُوْدٌ۔ بہت دودھ دینے والی اونٹنی (اس کی جمع رُفُدٌ آئی ہے)۔

رَفْرَفَۃٌ۔ پرندے کا بازو پھیلا دینا، آواز دینا۔

رَفٌّ (یہ مستعمل نہیں ہے)۔

فَرُفِعَ الرَّفْرَفُ فَرَاَیْنَا وَجْهَهٗ كَاَنَّهٗ وَرَقَۃٌ۔ پردہ اُٹھایا گیا۔ ہم نے آپ کا چہرہ دیکھا۔ گویا مصحف کا ایک ورق تھا (یعنی صفائی اور پاکیزگی اور چمک میں x نہایہ میں ہے کہ رَفْ رَفْ بچھونے کو بھی کہتے ہیں اور جو چیز دوسری چیز سے بڑھ کر ہو اس کو موڑ دیں، اس کو بھی رفرف کہتے ہیں)

رَاٰی رَفْرَفًا اَخْضَرَ سَدَّ الْاُفُقَ۔ آنحضرت ﷺ نے ایک سبز بچھونا دیکھا جس نے آسمان کا کنارہ چھپا لیا تھا (لَقَدْ رَاٰی مِنْ اٰیَاتِ رَبِّهِ الْکُبْرٰی کی تفسیر میں ابن مسعودؓ نے

یہ کہا۔ بعضوں نے کہا رفرف جمع ہے رفرفۃ کی، پھر اُس کی جمع رفارف ہے۔ ایک قراءت یہ بھی ہے مُتَّکِئِیْنَ عَلٰی رَفَارِفَ خُضْرٍ۔ معراج کی حدیث میں بھی رفرف کا ذکر آیا ہے۔ مراد وہی فرش ہے۔ بعض نے کہا اصل میں رفرف ریشمی کپڑے کو جس کی بناوٹ عمدہ ہو کہتے تھے۔ پھر ہر عمدہ کپڑے کو کہنے لگے۔ بعضوں نے کہا رفرف سے حضرت جبرئیل کے پنکھ مراد ہیں جو انھوں نے کپڑے کی طرح پھیلا دیئے تھے)۔

رَفْرَفَتِ الرَّحْمَۃُ فَوْقَ رَأْسِہٖ۔ رحمت نے اُن کے سر پر پر پھیلائے (یعنی رحمت ان پر اُتری۔ اصل میں رفرف الطائر اس وقت کہتے ہیں جب پرندہ پر پھیلا کر کسی چیز پر گرنا چاہتا ہے)

وَھِیَ تُرَفْرِفُ مِنَ الْحُمّٰی۔ وہ بخار سے لرز رہی تھی۔ (کانپ رہی تھی)۔

فِیْ حُلَّۃٍ مِّنْ رَفْرَفٍ۔ رفرف کے جوڑے میں (رفرف ابر کو بھی کہتے ہیں اور ڈیرے کو اور کرتے کے دامن کو جو لٹک رہا ہو)۔

یَدُ اللّٰہِ فَوْقَ رَأْسِ الْحَاکِمِ تُرَفْرِفُ بِالرَّحْمَۃِ۔ اللہ کا ہاتھ حاکم کے سر پر ہے وہ اس پر رحمت اُتارتا رہتا ہے

کُلْ مِنَ الطُّیُوْرِ مَا دَفَّ وَلَا تَأْکُلْ مَا صَفَّ۔ وہ پرندہ کھا جو اپنے پنکھ ہلاتا رہتا ہے اور جو پرندہ ہوا میں پر پھیلا دیتا ہے (جیسے چیل گدھ وغیرہ) اس کو مت کھا۔

رَفّ۔ مچان۔

اَلرَّجُلُ یُصَلِّیْ عَلَی الرَّفِّ الْمُعَلَّقِ بَیْنَ الْحَائِطَیْنِ دو دیواروں پر جو مچان معلق ہو، اُس پر نماز پڑھ سکتے ہیں۔

رَفْرَافٌ۔ ایک پرندہ ہے۔

رَفْسٌ۔ لات مارنا۔

رَفْشٌ۔ اچھی طرح کھانا پینا، کوٹنا۔

رَفْشٌ اور رُفْشٌ اور مِرْفَشَۃٌ۔ پھاوڑا جس سے مٹی اُٹھاتے ہیں اور سرکاتے ہیں (اہل عرب کہتے ہیں: مِنَ الرَّفْشِ اِلَی الْعَرْشِ۔ یعنی پھاوڑا چلاتے چلاتے بادشاہ بن گیا۔ پہلے خاک نشین تھا اب تخت نشین ہوا۔

اِنَّہٗ کَانَ اَرْفَشَ الْاُذُنَیْنِ۔ سلمان فارسی چوڑے کان والے تھے (اُن کے کانوں کو پھیلاؤ میں پھاوڑے سے تشبیہ دی)۔

رَفْضٌ یا رَفَضٌ۔ چھوڑ دینا۔

رُفُوْضٌ۔ اکیلے چرنا (یعنی چرواہا ساتھ نہ ہو، دور سے دیکھ رہا ہو)۔

اِرْفِضَاضٌ۔ کشادہ ہونا بہہ نکلنا۔

ثُمَّ ارْفَضَّ عَرَقًا وَّ اَقَرَّ (براق نے شب معراج میں آنحضرت سے شوخی کی خندہ کیا) پھر (جب اس سے کہا گیا کہ تجھ پر اللہ کے رسول سوار ہیں تو شرمندگی کی وجہ سے) پسینے پسینے ہوگیا اور غریب ہوگیا (شوخی چھوڑ دی)

حَتّٰی یَرْفَضَّ عَلَیْھِمْ۔ یہاں تک کہ اُن پر بہہ آئے۔

فَارْفَضَّ النَّاسُ عَنْھَا (ایک عورت ناچ رہی تھی، بچے اُس کے گرد جمع تھے، اتنے میں حضرت عمرؓ آن پہنچے) تو لوگ اُس کے پاس سے الگ ہوگئے (حضرت عمرؓ سے ڈر کر سب چل دیئے)۔

رُبَّمَا ارْفَضَّ فِیْ اِزَارِیْ (مرہ بن شراحیل پر لوگ خفا ہوئے کہ جمعہ کی نماز کے لئے نہیں آتا۔ انھوں نے عذر کیا کہ مجھ کو ایک زخم ہے) کبھی کبھی وہ ازار میں بہہ نکلتا ہے (اس میں سے پیپ اور خون پھوٹتا ہے)

لَوْ اَنَّ اُحُدًا ارْفَضَّ لِمَا صَنَعْتُمْ۔ تم جو بُرے بُرے کام کرتے ہو اگر ان کی نحوست سے اُحد پہاڑ اپنی جگہ سے سرک جائے یا ریزہ ریزہ ہو جائے تو تعجب نہیں (ان کا مطلب یہ تھا کہ اگلے زمانہ میں مخالفین اسلام مسلمانوں کی بھلائی کے خواہاں تھے اور تم مسلمان ہو کر مسلمانوں ہی کے لئے بُرا چاہتے ہو۔ آپس ہی میں نفاق اور پھوٹ، لاحول لا قوۃ الا باللہ)۔

فَارْفُضِیْ عُمْرَتَکِ۔ عمرے کے کام چھوڑ دے (آئندہ کرلینا، حج کے کام شروع کر دے)۔

فَرَفَضَ الْاَرْضَ۔ اس نے وہ زمین چھوڑ دی۔ (مجمع البحار میں ہے رَفَضَھَا بِرِجْلِہٖ یعنی پاؤں سے اس کو مارا)۔

ثُمَّ ارْفَضَّتْ عَیْنَاہُ۔ پھر اُن کی آنکھیں بہہ نکلیں (یعنی آنسو بہنے لگے)۔

لَمْ یَرْفَعْ رَاْسَہٗ حَتّٰی یَرْفَضَّ عَرَقًا (امام زین العابدینؒ اپنا سر سجدے یا رکوع سے) اس وقت تک نہیں اُٹھاتے تھے کہ پسینہ پسینہ ہو جاتے (سبحان اللہ، قربان اپنے پیارے امام کے)

رَفَضُوْنَا فَھُمُ الرَّوَافِضُ (امام زید بن علی بن حسینؓ نے فرمایا) ان لوگوں نے ہمارا ساتھ چھوڑ دیا یہی رافضی ہیں (خبیث جن کے پیدا ہونے کی خبر آنحضرتؐ نے دی تھی۔ ہوا یہ تھا کہ امام زید بن علی علیہ وعلیٰ آباءہ السلام نے ہشام بن عبد الملک پر خروج کرنا چاہا شیعہ اولیٰ یعنی اہل سنت والجماعت نے آپ کی رفاقت اختیار کی، یہاں تک کہ امام ابو حنیفہؒ نے بھی مال و زر سے آپ کی مدد کی اور پوشیدہ طور پر آپ کی اعانت اور امداد کے لئے، اور ہشام کو مغصوبہ خلافت سے ہٹانے کے لئے فتویٰ دیا۔ آپ کے لشکر میں کچھ نام کے شیعہ بھی تھے جو اَب رافضی کہلاتے ہیں۔ انھوں نے حضرت زید سے کہا کہ تم شیخینؓ (یعنی حضرات ابوبکر و عمرؓ) پر تبرّا کرو تو ہم تمہارا ساتھ دیں گے۔ آپ نے اس سے انکار کیا اور فرمایا یہ نہیں ہوسکتا وہ میرے نانا یعنی رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے وزیر اور مُشیر اور خاص رفیق تھے، تب ان جھوٹے شیعوں نے آپ کا ساتھ چھوڑ دیا۔ اس وقت آپ نے یہ فرمایا۔ اِن لوگوں نے ہم کو چھوڑ دیا یہی روافض ہیں۔ اس کے بعد آپ شہید کئے گئے سُولی پر جلائے گئے۔ ایسے ہی جھوٹے شیعہ کوفہ میں بھی تھے جنھوں نے امام حسینؓ کا ساتھ عین وقت پر چھوڑ دیا اور ابنِ زیاد بد نہاد سے مل گئے۔ خدا کی مار ایسے ڈرپوک اور بُزدل نام کے شیعوں پر جو پہلے تو لوگوں کو اُبھارتے ہیں، ان کی رفاقت اور امداد کا دم بھرتے ہیں، پھر جب وقت آتا ہے تو الگ ہو جاتے ہیں۔ ارے کمبختو اگر سچ پوچھو تو امام حسینؓ امام زید اور دوسرے سادات کرام کے قتل کے باعث تمہی لوگ ہو نہ تم امام حسینؓ کو طلبی کے خطوط لکھتے، نہ آپ مدینہ منورہ اور مکہ معظمہ سے نکلتے نہ یہ حادثہ کربلا ہوتا۔ جس کا رنج قیامت تک ہر مسلمان کے دل پر رہے گا۔ مجمع البحرین میں ہے کہ اب رافضی کا لقب ہر شخص کو دیا جاتا ہے جو دین میں غلو کرے اور صحابہؓ پر طعن و تشنیع جائز رکھے۔ محیط میں ہے کہ رافضی کی جمع رَافِضَۃٌ اور رُفَّاضٌ آئی ہے)۔

رَفْعٌ۔ اٹھانا، لینا، حدیث کو آنحضرتؐ تک پہنچانا۔

رَافِعٌ۔ (اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سے ایک نام ہے یعنی) درجے بلند کرنے والا (اس کی ضد خَافِضٌ ہے۔ یعنی پست کرنے والا)

کُلُّ رَافِعَۃٍ رَفَعَتْ عَلَیْنَا مِنَ الْبَلَاغِ فَقَدْ حَرَّمْتُھَا اَنْ تُعْضَدَ اَوْ تُخْبَطَ۔ جو جماعت ہماری بات لوگوں کو پہنچائے (وہ یہ بھی اُن کو پہنچا دے) کہ میں نے مدینہ کے درخت کاٹنا یا اس کے پتے جھاڑنا حرام کر دیا ہے (ایک روایت میں مِنَ الْبُلَّاغِ ہے یعنی پہنچانے والوں میں جو جماعت ہماری بات دوسروں کو پہنچائے وہ یہ بھی پہنچا دے (اُن کو سُنا دے)۔ اہل عرب کہتے ہیں:

رَفَعَ فُلَانٌ عَلَی الْعَامِلِ۔ اس نے حاکم کی بات مشہور کر دی یا سُنا دی۔)

رَفَعْتُ فُلَانًا اِلَی الْحَاکِمِ۔ میں اس کا مقدمہ حاکم تک لے گیا (اس کی فریاد رسی کے لئے)۔

فَرَفَعْتُ نَاقَتِیْ۔ میں نے اپنی اونٹنی کو تیز کیا (ذرا جلد چلایا)۔

رَفْعٌ۔ کم ہے عَدْوٌ سے یعنی دوڑنے سے۔

فَرَفَعْنَا مَطِیَّتَنَا وَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَطِیَّتَہٗ وَصَفِیَّۃُ خَلْفَہٗ۔ ہم نے اپنی اونٹنیوں کو تیز کیا اور آں حضرتؐ نے بھی تیز کیا اور ام المومنین صفیہؓ آپ کے پیچھے بیٹھی تھیں۔

کَانَ اِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ اَیْقَظَ اَھْلَہٗ وَرَفَعَ الْمِئْزَرَ۔ جب رمضان کا آخر دہا آتا تو آں حضرتؐ اپنے گھر والوں کو جگاتے اور تہبند اُٹھاتے (یعنی اونچا کر کے باندھتے۔ مطلب یہ ہے کہ عبادت کے لئے زیادہ مستعدی اور اہتمام کرتے بعضوں نے

کہا مطلب یہ ہے کہ عورتوں سے الگ ہو جاتے ان دنوں میں ان سے صحبت نہ کرتے)۔

مَا هَلَكَتْ اُمَّةٌ حَتّٰى تَرْفَعَ الْقُرْاٰنَ عَلَى السُّلْطَانِ۔ کوئی قوم اس وقت تک تباہ نہیں ہوئی، جب تک اس نے بادشاہ وقت پر قرآن نہیں اٹھایا (قرآن کو بلند کر کے اس کی امان چاہی جیسے معاویہ کی فوج نے شکست کے وقت کیا تھا۔ بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ قرآن کی تاویل کر کے اس سے لڑنا اور بغاوت کرنا جائز کیا)۔

تَلَاحٰى اِثْنَانِ فَرُفِعَتْ۔ دو آدمی جھگڑا کرنے لگے۔ اس میں شب قدر (میرے دل سے) اٹھالی گئی (یعنی میں بھول گیا کہ وہ کونسی رات ہے۔ بعض نے کہا شب قدر بالکل دنیا سے اٹھالی گئی یہ غلط ہے کیونکہ اگر بالکل اٹھ جاتی تو دوسری حدیثوں میں آخری عشرہ میں اس کے ڈھونڈھنے کا آپ کیوں حکم دیتے)۔

فَيُرْفَعُ الْعِلْمُ۔ پھر علم اٹھالیا جائے گا (یعنی دین کے عالم مرجائیں گے دنیا سے گزر جائیں گے)۔

فَرَفَعَهٗ اِلٰى يَدِهٖ۔ آں حضرتؐ نے اس پانی کو جہاں تک ہاتھ سے اونچا ہو سکتا تھا اونچا کر کے اٹھایا (تاکہ دوسرے لوگ دیکھ لیں کہ آپ افطار کر رہے ہیں وہ بھی افطار کریں۔ بعض نے کہا "اِلٰی" یہاں "علیٰ" کے معنی میں ہے یعنی اس کو ہاتھ کے اوپر اٹھالیا)۔

لَا تَرْفَعْنَ رُءُوْسَكُنَّ حَتّٰى يَسْتَوِيَ الرِّجَالُ جُلُوْسًا عورتو! تم سجدے سے اپنے سر اس وقت تک نہ اٹھاؤ کہ مرد جب تک سیدھے ہو کر نہ بیٹھ جائیں (کیونکہ اس زمانہ میں مردوں کے تہبند چھوٹے تھے۔ آپ کو یہ خیال ہوا کہ کہیں عورتوں کی نظر مردوں کی شرم گاہ پر نہ پڑے)۔

فَرُفِعَتْ لَنَا صَخْرَةٌ۔ ایک بڑا پتھر ہم کو دکھلایا گیا۔

وَيَرْفَعُ بِهَا صَوْتَهٗ۔ یعنی اس رجز کا آخری کلمہ (اَبَیْنَا) آپ پکار کر، آواز دراز کر کے کہتے۔

فَارْتَفَعَا عَنِ الْجَنَّتَيْنِ۔ وہ دونوں مینڈیں جن میں پانی رک کر دونوں باغوں میں آتا تھا مٹ گئیں (پانی دوسری طرف نکل گیا باغ سوکھ گیا)۔

زَوْجِيْ رَفِيْعُ الْعِمَادِ۔ میرے خاوند کا ستون بلند ہے (یعنی اس کا مکان بلندی پر واقع ہے۔ وہ لوگوں میں مشہور ہے سخاوت اور کرم کے ساتھ یا اس کی شرافت کا ستون بلند ہے یعنی اپنی قوم میں بڑا شریف اور نجیب گنا جاتا ہے)۔

فَاُنْزِلَ عَلَيْهِ وَسُرِّيَ عَنْهُ۔ آپ پر وحی اتر آئی اور وحی اترنے سے پہلے جو سختی آپ پر ہوا کرتی تھی وہ جاتی رہی۔

يَرْفَعُ الْحَدِيْثَ اِلٰى عُثْمَانَ۔ وہ لوگوں کی باتیں حضرت عثمان کو پہنچایا کرتے تھے۔

يَرْفَعُهٗ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ وہ اس حدیث کو آں حضرت تک مرفوع کرتے تھے (یعنی یوں کہتے تھے کہ آنحضرتؐ نے ایسا کیا یا ایسا فرمایا (یہ مرفوع مقابل ہے موقوف کے موقوف وہ حدیث جو صحابی کا قول یا فعل ہو)۔

يُذْكَرُ عَنْ تَمِيْمٍ رَفْعَهٗ۔ تمیم سے مرفوعاً روایت ہے۔

فَرُفِعَ لِيَ الْبَيْتُ الْمَعْمُوْرُ۔ مجھ کو بیت المعمور دکھلایا گیا (جو کعبہ کے مقابل آسمان میں ہے، وہاں ہزاروں فرشتے روزانہ آتے رہتے ہیں)۔

رَفَعَهٗ بَعْضُهُمْ عَنْ عَائِشَةَ۔ بعض نے اس حدیث کو حضرت عائشہ رض سے بڑھا دیا ہے (آنحضرتؐ تک پہنچا دیا ہے)۔

عَنْ جَدِّهٖ رَفَعَهٗ۔ اس نے اپنے دادا سے روایت کی اور دادا نے اس کو مرفوعاً بیان کیا۔

يُرْفَعُ اِلَيْهِ عَمَلُ اللَّيْلِ قَبْلَ عَمَلِ النَّهَارِ۔ دن کے عمل سے پہلے رات کا عمل اس کی طرف اٹھایا جاتا ہے (یعنی ابھی آدمی دن کے نیک کام کرنے نہیں پاتا کہ رات کے نیک کام پروردگار تک پہنچ جاتے ہیں یا دن کے نیک کام اٹھائے جانے سے پہلے رات کے نیک کام اٹھائے جاتے ہیں)۔

ثُمَّ ارْتَفَعَ هُوَ وَبِلَالٌ اِلٰى بَيْتِهٖ۔ پھر آں حضرتؐ بلالؓ کے ساتھ اپنے گھر کو تشریف فرما ہوئے۔

رَاَی بِشْرَ بْنَ مَرْوَانَ عَلَی الْمِنْبَرِ رَافِعًا یَدَیْہِ
بشر بن مروان کو دیکھا وہ منبر پر دونوں ہاتھ اُٹھائے تھا (یعنی دُعا کے لئے تو کہا اللہ ان ہاتھوں کو خراب کرے کیونکہ منبر پر ہاتھ اُٹھا کر دُعا مانگنا بدعت ہے۔ اسی طرح دونوں خطبوں کے بیچ میں جیسے جاہلوں کی عادت ہے۔ بعضوں نے کہا وہ ہاتھ اُٹھا کر لوگوں کو متوجہ کرتا تھا جیسے واعظوں کی حالت ہے۔ تو انھوں نے اس کو بُرا سمجھا اور کہا کہ آنحضرتؐ صرف کلمہ کی انگلی سے اشارہ کرتے، جب لوگوں کو متوجہ کرنا منظور ہوتا)۔

یَرْفَعُ طَوْرًا وَیَخْفِضُ۔ کبھی بلند کرتے کبھی پست۔

فَنَاْکُلُہٗ وَلَا نَرْفَعُہٗ۔ ہم اس کو کھالیں گے اور آنحضرتؐ تک نہیں پہنچائیں گے (یعنی آپ سے اُس کے کھانے کی اجازت نہ چاہیں گے (بعض نے اس طرح ترجمہ کیا ہے۔ ہم اس کو کھالیں گے اور بیت کرنہ رکھیں گے)۔

لَا یَرْفَعُ ثَوْبَہٗ حَتّٰی یَدْنُوَ اِلَی الْاَرْضِ۔ جب حاجت کے مقام میں جائے تو اپنا کپڑا اس وقت تک نہ اُٹھائے جب تک زمین سے قریب نہ ہو جائے (یہ ایک تہذیب ہے تاکہ ستر پر کسی کی نظر نہ پڑے۔ بعضوں نے کہا اس سے یہ نکلتا ہے کہ تنہائی میں بھی ستر عورت واجب ہے لیکن غسل کے لئے بالاجماع ننگا ہونا درست ہے جس سے عدم وجوب نکلتا ہے تو یہ حکم استحبابًا ہوگا)

لَا یَرْفَعُ یَدَیْہِ اِلَّا فِی الْاِسْتِسْقَآءِ۔ آنحضرتؐ نے ہاتھ دُعا میں نہیں اُٹھاتے تھے مگر استسقاء (پانی مانگنے کی دُعا) میں (مطلب یہ ہے کہ ہاتھوں کو دوسری دُعاؤں میں اِتنا بلند نہیں اُٹھاتے تھے جتنا استسقاء میں اُٹھاتے، جیسے منقول ہے کہ استسقاء میں آپ اپنے ہاتھ اتنے بلند کرتے کہ آپ کے بغلوں کی سفیدی دکھائی دیتی کیونکہ دوسرے مقاموں میں بھی آپ سے ہاتھ اُٹھانا مروی ہے) طیبی نے کہا ہر ایک دُعا میں ہاتھ اُٹھانے کا استحباب ثابت ہوا ہے اور استسقاء میں اتنے ہاتھ اُٹھائے کہ سر سے اونچے ہو جائیں)۔

لَمْ یَرْفَعْ یَدَیْہِ اِلَّا فِیْ ثَلٰثٍ۔ آں حضرتؐ نے ہاتھ نہیں اُٹھائے مگر تین مقاموں میں (راوی نے شاید اور مقاموں میں آپ کا ہاتھ اُٹھانا نہیں دیکھا۔ نووی نے کہا تیس سے زیادہ مقاموں میں آنحضرتؐ کا ہاتھ اُٹھانا منقول ہے)۔

ثُمَّ رَفَعَ فَنَزَلَ الْقَھْقَرٰی اِلٰی اَصْلِ الْمِنْبَرِ پھر آپؐ نے رکوع سے سر اُٹھایا اور اُلٹے پاؤں منبر کے نیچے اُترے (سجدے کے لئے کیونکہ سجدہ منبر پر رہ کر نہیں ہو سکتا تھا معلوم ہوا اتنی حرکت سے نماز میں خلل نہیں آتا)۔

رَفْعُ الصَّوْتِ بِالذِّکْرِ حِیْنَ یَنْصَرِفُ مِنَ الْمَکْتُوْبَۃِ
فرض نماز کے بعد بلند آواز سے ذکر کرنا (بعض نے اِس کو مستحب رکھا ہے مگر جمہور علماء کے نزدیک جہر مستحب نہیں ہے۔ امام شافعیؒ کہتے ہیں کہ یہ جہر تعلیم کے لئے تھا)۔

فَاِنَّھَا الرَّفِیْعُ۔ کیونکہ آسمان بلند ہے (بعض نے کہا دُنیا کا آسمان مُراد ہے۔)

کَانَ یُکْثِرُ اَنْ یَّرْفَعَ طَرْفَہٗ اِلَی السَّمَآءِ۔ آنحضرتؐ اکثر اپنی نگاہ آسمان کی طرف اُٹھاتے (وحی کا انتظار کرتے اُس کے شوق میں اوپر دیکھتے)۔

رُفِعَ لِیَ الْبَیْتُ الْمَعْمُوْرُ۔ آپ کو بیت المعمور دکھلایا گیا۔

وَعُلُوِّیْ وَارْتِفَاعِ مَکَانِیْ۔ قسم ہے میری بلندی کی اور میرے مکان کی بلندی کی (اللہ تعالیٰ تو سب سے بلند ہے کیونکہ وہ عرش کے اوپر ہے اور اس کا مکان یعنی عرش دوسری تمام مخلوقات سے بلند ہے)۔

اِنَّ رَفْعَکُمْ اَیْدِیَکُمْ بِدْعَۃٌ۔ تمہارا ہاتھ اُٹھانا ایک بدعت ہے (آنحضرتؐ نے سینے سے اوپر نہیں اُٹھائے یعنی سینے تک اُٹھائے)۔

رَفَعَ یَدَیْہِ وَقَالَ اللّٰھُمَّ زِدْنَا وَلَا تَنْقُصْنَا۔ آنحضرتؐ نے اپنے دونوں ہاتھ اُٹھائے اور فرمایا اے اللہ ہم کو بڑھاتا جا (اور زیادہ دیتا جا) اور گھٹا نہیں۔

اَنَا اَوَّلُ مَنْ یُّؤْذَنُ لَہٗ اَنْ یَّرْفَعَ رَاْسَہٗ میں قیامت

کے دن پہلا وہ شخص ہوں گا جس کو سجدے سے سر اٹھانے کا اذن دیا جائے گا (یعنی شفاعت کے لئے۔ معلوم ہوا کہ شفاعت کا اذن قیامت کے دن بارگاہِ الٰہی سے ملے گا اس وقت آپ شفاعت شروع کریں گے)۔

یُرْفَعُ فِیْهَا اَعْمَالُهُمْ۔ شب براءت میں ان کے نیک اعمال (جو وہ سال بھر میں کرنے والے ہیں) لکھ لئے جاتے ہیں اور پروردگار کے پاس اٹھائے جاتے ہیں۔

فَرَفَعَ اٰدَمُ عَلَیْهِ السَّلَامُ یَنْظُرُ۔ حضرت آدمؑ نے نگاہ اٹھا کر دیکھنا شروع کیا۔

وَیَرْفَعُ صَوْتَهٗ بِالثَّالِثِ (آں حضرتؐ وتر کے بعد تین بار سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ فرماتے) تیسری بار پکار کر کہتے (تاکہ دوسرے لوگ بھی سن لیں وہ بھی یہی کہیں)۔

مَا تَوَاضَعَ اَحَدٌ لِلّٰهِ اِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ۔ جو کوئی اللہ کی رضامندی کے لئے عاجزی اور فروتنی کرے گا، اللہ اس کا مرتبہ بلند کرے گا (اس عاجزی کی وجہ سے دنیا اور آخرت دونوں میں اس کو ترقی درجات حاصل ہوگی)۔

رُفِعَ الْقَلَمُ عَنِ النَّائِمِ وَالصَّبِیِّ وَالْمَعْتُوْهِ۔ تین آدمیوں سے قلم اٹھا لیا گیا ہے (یعنی ان کے برے کام لکھے نہیں جاتے) ایک تو سوتا ہوا شخص، دوسرے نابالغ، تیسرے باولا دیوانہ (برے کاموں کی قید اس لئے لگائی کہ نیک کام بچے کے لکھے جاتے ہیں۔ چنانچہ دوسری حدیث میں ہے کہ جب بچے سات برس کے ہوں تو ان کو نماز پڑھنے کا حکم دو اور ایک عورت نے اپنے بچہ کو آنحضرتؐ کے سامنے پیش کر کے عرض کیا، کیا اس کا بھی حج درست ہوگا؟ آپ نے فرمایا۔ ہاں! اور اس کا ثواب تیرے لئے لکھا جائے گا)۔

اِنَّ اللّٰهَ یَرْفَعُ قَوْمًا بِهٰذَا الْقُرْاٰنِ۔ اللہ تعالیٰ اس قرآن کی وجہ سے بعض لوگوں کے درجے بلند کرے گا (جو اس کے مفہوم و مطالب پر غور کر کے اس پر عمل کریں گے)۔

رُفِعَتْ اِلَی السِّدْرَةُ الْمُنْتَهٰی۔ مجھ کو سدرۃ المنتہیٰ دکھائی گئی۔

رَفَعْتُهٗ اِلَی السُّلْطَانِ۔ میں نے اس کو بادشاہ تک پہنچایا (اس کا مقرب بنایا)۔

رَفَعَ اللّٰهُ عَمَلَهٗ۔ اللہ اس کا نیک عمل قبول کرے۔

رَفَعَ یَدَهٗ فِی الرُّکُوْعِ وَالسُّجُوْدِ۔ رکوع اور سجدے میں خضوع کیا (عاجزی دکھلائی)۔

یَکْرَهُ الرِّفْعَةَ۔ مسلمان بلندیٔ شان کو برا جانتا ہے۔ (وہ ڈرتا ہے کہ کہیں دل میں غرور نہ سما جائے)۔

رَفْغٌ۔ نرم

رَفَاغَةٌ۔ کشادگی، فراغت۔

اِنْ کَانَ اَجَلِیْ مُتَاَخِّرًا فَارْفَغْنِیْ۔ اگر ابھی میری موت نہ آئی ہو (اس میں کچھ مدت باقی ہو) تو مجھ کو فراغت اور کشادگی دے (یعنی میری بیماری دور کر دے، مجھ کو صحت اور خوشی عنایت فرما)

مِنَ السُّنَّةِ نَتْفُ الرُّفْغَیْنِ۔ دونوں بغلوں کے بال اکھیڑنا سنت ہے۔

رُفْغٌ کہتے ہیں بغل یا چڈھے یا جسم کے ہر مقام کو جہاں میل کچیل جمع ہوتا ہے۔

اَرْفَاغٌ اور رُفُوْغٌ۔ رُفْغٌ کی جمع ہے۔

رُفْغُ اَحَدِکُمْ بَیْنَ ظُفُرِهٖ وَاَنْمُلَتِهٖ۔ تم میں سے ایک کا میل اس کے ناخن اور پوروں کے بیچ میں رہتا ہے (یعنی ناخن نہیں کترتے ان کے نیچے میل کچیل جمع رہتا ہے)۔

رُفْغٌ۔ ناخن کے میل کو بھی کہتے ہیں۔

اِذَا الْتَقَی الرُّفْغَانِ وَجَبَ الْغُسْلُ۔ جب دونوں چڈھے (مرد اور عورت کے مل جائیں یعنی دخول ہو جائے) تو غسل واجب ہو گیا۔

اَرْفَغَ لَکُمُ الْمَعَاشَ۔ تم پر روزی کشادہ کی (اہل عرب) اس طرح کہتے ہیں

عَیْشٌ رَافِغٌ۔ اچھے آرام کی زندگی۔

اَلنِّعَمُ الرَّوَافِغُ۔ اچھی کشادہ نعمتیں۔

اَلرِّفَدُ الرَّوَافِغُ۔ کشادہ عطائیں (مجمع البحرین میں ہے کہ :

رُفْغٌ۔ شرم گاہ کے گرداگرد کو اور کبھی خود شرم گاہ کو بھی کہتے ہیں۔

رَشَافٌ۔ بہت کھانا۔ ہونٹوں کے کناروں سے بوسہ لینا۔ احسان کرنا۔ خدمت کرنا۔ گھیر لینا۔ دودھ پینا۔ آرام لینا۔ پنکھ پھیلانا پھڑکنا چمکنا۔ چوسنا۔ ہر روز پینا۔ لہلہانا۔

رَفْغٌ۔ باریک اور پتلا ہونا۔

اِرْفَافٌ۔ پروں کو پھیلانا۔

اِرْتِفَافٌ۔ چمکنا (اہلِ عرب کہتے ہیں

مَالَہٗ حَافٌّ وَلَا رَافٌّ۔ یعنی کوئی اس کا خبر گیر نہیں)

مَنْ حَفَّنَا اَوْرَفَّنَا فَلْيَقْتَصِدْ۔ جو شخص ہماری تعریف کرنا چاہے (ہم پر مہربان ہو) اس کو اعتدال لازم ہے (نہ ہمارے رتبہ کو گھٹائے نہ بڑھائے تعریف میں بیجا غلو ہرگز نہ کرے۔ جیسے ہمارے زمانہ میں جاہل درویشوں اور بے وقوف شاعروں اور نادان میلاد والوں کی عادت ہے وہ نہ صرف پیغمبرؐ کی تعریف میں بلکہ اولیاء کی تعریف اور منقبت میں بھی انتہائی مبالغہ کرتے ہیں جس سے گناہ کا ارتکاب ہوتا ہے)۔

لَمْ تَرَ عَيْنِي مِثْلَهٗ قَطُّ يَرِفُّ رَفِيفًا يَقْطُرُ نَدَاهُ۔ میری آنکھ نے ایسے شخص کو کبھی نہیں دیکھا۔ ایسا ہرا ابھرا ہو کر لہلہار ہا تھا کہ اس میں سے تری پھوٹ رہی تھی۔ (اہلِ عرب کہتے ہیں

رَفَّ رَفِيفًا۔ جب اس میں خوب تری اور تازگی ہو اور لہلہار ہا ہو۔

اُعِيْذُكَ بِاللّٰهِ اَنْ تَنْزِلَ وَادِيًا فَتَدَعَ اَوَّلَهٗ يَرِفُّ وَاٰخِرَهٗ يَقِفُّ۔ میں تجھ کو اللہ کی پناہ دیتی ہوں اس بات سے کہ تو ایک میدان میں اترے اس کا پہلا) سرا تو خوب ہرا بھرا ہو اور اس کا آخری حصہ سوکھا اور خشک ہو (یہ ایک عورت نے معاویہ رضؓ سے کہا) (مطلب یہ ہے کہ انجام کی خرابی سے اللہ تجھ کو محفوظ رکھے)۔

وَكَاَنَّ فَاهُ الْبَرَدُ يَرِفُّ۔ اس کا منہ کیا ہے گویا اولہ ہے جو چمک رہا ہے (یعنی دانت اس کے اولے کی طرح صاف اور شفاف ہیں)۔

تَرِفُّ غُرُوْبُهٗ۔ اس کے دانت چمک رہے ہیں۔

اِنِّي لَاَرُفُّ شَفَتَيْهَا وَاَنَا صَائِمٌ۔ (ایک شخص نے حضرت ابوہریرہؓ سے پوچھا روزے میں بوسہ لینا کیسا ہے انھوں نے جواب دیا) میں تو روزے میں عورت کے ہونٹ چوستا ہوں۔

اَلرَّفُّ وَالْاِسْتِرْفَاقُ۔ (ابن سیرین نے عبیدہ سلمانی سے پوچھا۔ آدمی کس بات سے جنب ہوتا ہے؟ انھوں نے کہا) عورت کے چومنے اور صحبت کرنے سے۔

وَاِذَا سَيْفٌ مُعَلَّقٌ فِي رَفِّ الْفُسْطَاطِ۔ ایک تلوار ڈیرے کی چھت میں لٹک رہی تھی۔

زَوْجِيْ اِنْ اَكَلَ رَفَّ۔ میرا خاوند اگر کھانے بیٹھے تو بہت کھا جاتا ہے۔

بِعْ تَمْرَ رَفِّكَ۔ تیرے مچان پر جو کھجور رکھی ہوئی ہے بیچ ڈال (اس میں سے مجھ کو بیچ کر وادے، یہ ایک عورت نے اپنے خاوند سے کہا)۔

اِلَّا شَطْرَ شَعِيْرٍ فِيْ رَفٍّ لِّيْ۔ مگر تھوڑے سے جو جو میرے مچان پر رکھے ہوئے تھے۔

اِنَّ رِفَافِيْ تَقَصَّفُ تَمْرًا مِنْ عَجْوَةٍ يَغِيْبُ فِيْهَا الضِّرْسُ۔ میرے مچان عجوہ کھجور کے بوجھ سے ٹوٹ رہے ہیں (اس قدر زیادہ کھجوریں لدی ہیں) جس میں کچلی غائب ہو جاتی ہے (ایسی نرم اور شیریں ہے۔ یہ کعب بن اشرف یہودی نے فخریہ کہا) (عجوہ مدینہ کی بہترین کھجور ہوتی ہے)۔

بَعْدَ الرَّفِّ وَالْوَقِيْرِ۔ بہت سارے اونٹ اور بہت ساری بکریوں کے بعد (یعنی تونگری اور مالداری کے بعد)۔

كُلْ مِنَ الطُّيُوْرِ مَا رَفَّ وَلَا تَاْكُلْ مَا صَفَّ۔ ده

پرندہ کہا جو اُڑنے میں اپنے پنکھ ملاتا رہتا ہے اور وہ مت کہا جو پنکھ بچھا دیتا ہے۔

عَلَى الرَّفِّ الْمُعَلَّقِ بَيْنَ الْحَائِطَيْنِ۔ دو دیواروں پر جو لکڑی رکھی ہو (یعنی مچان پر)۔

رَافِقٌ یا مَرْفِقٌ یا مَرْفَقٌ یا مِرْفَقٌ۔ مہربانی، لطف اور کرم، نرمی و ملائمت۔

رَفْقٌ۔ فائدہ دینا۔

مُرَافَقَةٌ۔ رفاقت کرنا۔

اِرْتِفَاقٌ۔ بھر جانا۔

اِسْتِرْفَاقٌ۔ رفاقت کی درخواست کرنا۔

اَلرَّفِيقُ ثُمَّ الطَّرِيقُ۔ پہلے رفیق حاصل کرلے پھر سفر کر ورنہ اکیلے پریشان ہوگا)۔

اَلْحِقْنِي بِالرَّفِيقِ الْاَعْلٰى۔ مجھ کو بلند درجہ والے رفیقوں (ساتھیوں یعنی پیغمبروں) سے ملا دے۔

رَفِيقٌ کا اطلاق جمع پر بھی ہوتا ہے، جیسے صَدِيقٌ اور خَلِيطٌ واحد اور جمع دونوں کے لئے مستعمل ہوتے ہیں۔

وَحَسُنَ اُولٰئِكَ رَفِيقًا۔ وہ لوگ اچھے رفیق ہیں۔

اَللّٰهُ رَفِيقٌ بِعِبَادِهٖ۔ اللہ اپنے بندوں پر مہربان ہے۔

بَلِ الرَّفِيقُ الْاَعْلٰى۔ میں بلند رفیق کے ساتھ رہنا چاہتا ہوں (یعنی دنیا میں رہنا مجھ کو پسند نہیں ہے، آخرت کو پسند کرتا ہوں)۔

وَكَانَ رَحِيمًا رَفِيقًا۔ آپ رحم دل اور نرم مزاج تھے (ایک روایت میں رَقِيقًا ہے رِقَّتٌ سے)۔

لَاَعْرِفُ اَصْوَاتَ رُفْقَةِ الْاَشْعَرِيِّينَ بِالْقُرْاٰنِ۔ میں اشعری رفیقوں کی آواز جب وہ قرآن پڑھتے ہیں پہچان لیتا ہوں۔

رُفْقَةٌ اور رِفْقَةٌ۔ سفر میں ساتھیوں کی جماعت۔

ثُمَّ اُدْخِلَ النَّاسُ رُفْقَةً۔ پھر لوگ رفیق بنا کر داخل کیے گئے۔

نَهَانَا عَنْ اَمْرٍ كَانَ بِنَا رَافِقًا۔ آپ نے ہم کو ایسے کام سے منع کیا، جس میں آسانی تھی (ہمارے حال کے مناسب تھا یعنی مزارعت سے)۔

مَا كَانَ الرِّفْقُ فِي شَيْءٍ اِلَّا زَانَهٗ۔ جس چیز میں نرمی ہو اُس کو آراستہ کردیتی ہے (جو آدمی نرم مزاج ہو وہ اچھا ہے)۔

اَنْتَ رَفِيقٌ وَاللّٰهُ الطَّبِيبُ۔ تو مہربان ساتھی ہے اور طبیب تو اللہ تعالیٰ ہے (شفا اور تندرستی دینا اس کے ہاتھ میں ہے نہ کہ تیرے ہاتھ میں)۔

فِي اِرْفَاقِ ضَعِيفِهِمْ وَسَدِّ خَلَّتِهِمْ۔ ناتوان پر مہربانی کرنے اور خلل کو بند کرنے میں (یعنی جو رخنہ پڑے اس کو موندنے میں)۔

هُوَ الْاَبْيَضُ الْمُرْتَفِقُ۔ وہ سفید رنگ والے تکیہ لگائے ہوئے (اصل میں مِرْفَقٌ اور مَرْفِقٌ کہنی کو کہتے ہیں۔ تکیہ کو مِرْفَقَةٌ کہا۔ کیونکہ اس پر کہنی ٹیکتے ہیں یا کہنی کی طرح اُس پر سہارا دیتے ہیں)۔

اِشْرَبْ هَنِيئًا عَلَيْكَ التَّاجُ مُرْتَفِقًا۔ خوب پی، چنا پچنا، تجھ پر تاج ٹیکا ٹیک، لگاتے ہوئے ہے (یعنی تاج بادشاہی تیرے سر پر ہے)

مَا لَمْ تُضْمِرُوا الرِّفَاقَ۔ جب تک دل میں نفاق نہ چھپاؤ گے۔

وَجَدْنَا مَرَافِقَهُمْ قَدِ اسْتُقْبِلَ بِهَا الْقِبْلَةُ۔ ہم نے اُن کے پاخانوں کو دیکھا وہ قبلہ رخ بنائے گئے تھے۔

مِرْفَقٌ اور مُرْتَفَقٌ۔ پاخانہ کو بھی کہتے ہیں (یعنی جائے ضرور کو)۔

اِنَّ اللّٰهَ رَفِيقٌ يُحِبُّ الرِّفْقَ وَيُعْطِي عَلَى الرِّفْقِ مَا لَا يُعْطِي عَلَى الْعُنْفِ۔ اللہ تعالیٰ مہربان ہے اور مہربانی اور نرم مزاجی کو پسند کرتا ہے اور نرم مزاجی پر وہ دیتا ہے جو تند مزاجی پر نہیں دیتا (اللہ تعالیٰ کا ایک نام رفیق بھی ہے یعنی اپنے بندوں پر نرمی اور مہربانی کرنے والا۔ اور جس نے رفیق

کو اطلاق اللہ پر جائز نہیں رکھا، اُس کا قول غلط ہے)۔

تَبْدَأُ بِمَرَافِقِهٖ فَتَغْسِلُهَا۔ پہلے میت کی کہنیوں سے غسل شروع کر، اُن کو دھو (بعض نے کہا "مرافق" سے دونوں شرم گاہیں مراد ہیں۔ مگر مرافق کے یہ معنی کسی لغت میں نہیں دیکھے گئے۔ شاید یہ لفظ مَرَافِغِهٖ ہو، راویوں نے مَرَافِقِهٖ کر دیا۔ جب تو شرمگاہ کے معنی درست ہوں گے)۔

إِذَا كَانَ الرِّفْقُ خُرْقًا كَانَ الْخُرْقُ رِفْقًا جب نرمی کرنا نادانی اور جلد بازی ہو تو جلدی کرنا نرمی کرنا ہوگی (مطلب یہ ہے کہ ہر ایک کو اپنے مقام میں استعمال کرنا چاہیے بعض مقاموں میں نرمی اور سہل انگاری نادانی ہے بعض اوقات جلد بازی کرنا نادانی ہے) (خُرْق: بالضم، ضد ہے رِفْق کی)۔

اَلرَّفِيْقُ نِصْفُ الْعَيْشِ۔ رفیق زندگی کا آدھا حصہ ہے (بغیر رفیق کے زندگی کا لطف نہیں۔ میں نے خلوت اور تنہائی کی بہت عادت ڈالی ہے۔ پھر بھی بعض وقت ایسا جی گھبراتا ہے کہ معاذ اللہ۔ ہر چند کتاب کو رفیق بناتا ہوں اور کبھی نفس کو یوں تسلی دیتا ہوں کہ تو اکیلا کہاں ہے، پروردگار تیرا رفیق ہے۔ پھر بھی بے اختیار دل سے یہ دعا نکلتی ہے، یا اللہ مجھ کو ایک ایسا رفیق عنایت فرما جو خوب رُو، خوش خصال، خوش آواز، نیک بخت اور صالح اور ایماندار ہو۔ اللّٰھم استجب)۔

اَلرِّفْقُ نِصْفُ الْعَيْشِ۔ نرمی اور ملائمت عیش کا آدھا حصہ ہے (تند مزاج کو کبھی عیش نہیں ہوتا)

تُلَيِّنُ أَصَابِعَهٗ بِرِفْقٍ۔ میت کی انگلیوں کو نرمی کے ساتھ دھو!

كَانَتْ مِرْفَقَتُهٗ مِنْ أَدَمٍ آپ کا تکیہ چمڑے کا تھا

لَا بَأْسَ أَنْ تَكُوْنَ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّيْ مِرْفَقَةٌ۔ (نمازی کے سامنے تکیہ دھرا ہو تو کچھ قباحت نہیں۔

رَفْلٌ یا رَفَلَانٌ کپڑے ہلا کر اترانا، پلو لٹکانا، جمع ہولے دینا تَرْفِيْلٌ کے بھی یہی معنی ہیں۔ اور سردار بنانا، بڑا کرنا، ذلیل کرنا، مالک بنانا۔

رِفْلٌ۔ پلّو (دامن)

رُفِلَ عَلٰى قَوْمِهٖ۔ اپنی قوم کا سردار بنایا گیا۔

مَثَلُ الرَّافِلَةِ فِيْ غَيْرِ أَهْلِهَا كَالظُّلْمَةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔ جو عورت اپنے لوگوں کے علاوہ (مثلاً شوہر، باپ بھائی وغیرہ) دوسرے لوگوں کے درمیان اپنے کپڑوں میں اترائے (ناز و نخرے سے پلو لٹکا کر چلے) اس کی مثال قیامت کے دن تاریکی ہے۔

يَرْفُلُ فِي النَّاسِ۔ ابوجہل لوگوں میں اتراتا ہوا اِدھر اُدھر جا رہا تھا (بڑے فخر اور تکبر سے یعنی بدر کے دن) (ایک روایت میں يَرْذُلُ ہے، یعنی اس کو ایک جگہ قرار نہ تھا۔ اِدھر اُدھر گھوم رہا تھا)۔

يَسْعٰى وَيَتَرَفَّلُ عَلَى الْأَقْوَالِ۔ دوڑ رہا تھا، کہنے والوں کا سردار بن رہا تھا (یعنی فخر اور تکبر اس کی حرکات سے نمایاں تھا)

رَفَنٌ۔ انڈا یا نبض۔

رِفَنٌّ۔ لمبی دُم والا گھوڑا۔

إِنَّ رَجُلًا شَكَا إِلَيْهِ التَّعَزُّبَ فَقَالَ لَهٗ عَفِّ شَعْرَكَ فَفَعَلَ فَارْفَأَنَّ۔ ایک شخص نے آں حضرت ﷺ سے مجرّدی کا شکوہ کیا (عورت نہ ہونے کا) آپ نے فرمایا تو اپنے بال چھوڑ دے (ان کو منڈوا اور کتروا نہیں) اُس نے ایسا ہی کیا۔ تب اُس کو قرار آ گیا (یعنی قوتِ باہ کی شدت جاتی رہی)۔ (حکیموں نے کہا ہے کہ بالوں کا مونڈنا، خصوصاً زیرِ ناف کے بالوں کا صاف کرتے رہنا باہ میں اضافہ کا موجب ہوتا ہے)۔

اِرْفَأَنَّ اور اِرْفَهَنَّ دونوں کے معنی ایک ہیں یعنی اُس کو سکون اور اطمینان ہو گیا۔

رَفْهٌ یا رِفْهٌ یا رُفُوْهٌ۔ خوش ایامی۔ آرام سے بسر کرنا۔ فراغت کے ساتھ جب چاہے جب پانی پر آنا۔

رَفَاهَةٌ اور رَفَاهِيَةٌ۔ خوش گزرانی۔ عیش و عشرت۔ امن و چین سے بسر اوقات۔

نَهٰى عَنِ الْإِرْفَاهِ۔ آں حضرت ﷺ نے ہر روز تیل ڈالنے

اور بالوں میں کنگھی کرنے سے یا فراغت کے ساتھ خوب کھانے پینے سے، چین اور مزے اڑانے سے منع فرمایا کیونکہ ایسا کرنے سے آدمی کو راحت اور آسائش کی عادت ہو جاتی ہے۔ پھر وہ سفر یا جہاد کی تکلیف نہیں اٹھا سکتا۔ دوسرے عورتوں کی طرح اس کا دل بودا ہو جاتا ہے، سارے دن بناؤ سنگار، مانگ چوٹی میں مصروف رہتا ہے مسلمان کو مردانہ سپاہیوں کی طرح رہنا چاہیئے نہ کہ زنانوں کی طرح رات دن بناؤ سنگار میں بھوک اور پیاس اور محنت و مشقت کی ہمیشہ عادت رکھنا چاہیئے۔ یہ حدیث ایک نصیحت بے بہا تھی، مسلمانوں کے لئے، مگر افسوس مسلمانوں نے اس پر عمل نہیں کیا اور جب اللہ تعالیٰ نے ان کو دنیا کی فراغت دی تو عیش و عشرت میں پڑ گئے۔ موٹا جھوٹا پہننا، سادی غذا کھانا۔ سپاہ گری چھوڑ دی آخر اس کا نتیجہ جو ہوا وہ ظاہر ہے کہ اب ہر ملک میں رعیت بن کر گزارہ کرتے ہیں۔ جس قوم نے عیش و عشرت کی عادت ڈالی اور دنیا کی لذتوں میں منہمک ہو گئی۔ اس کی حکومت اور سلطنت اس قوم نے چھین لی جو محنت اور مشقت اور تعب اور تکلیف کی عادت رکھتی تھی)۔

فَلَمَّا رُفِّهَ عَنْهُ۔ جب آں حضرتؐ کو آرام ہوا (تکلیف جاتی رہی)۔

اَرَادَ اَنْ يُّرَفِّهَ عَنْهُ۔ اس کو آرام دینے کا قصد کیا

اِنَّ الرَّجُلَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ فِي الرَّفَاهِيَةِ مِنْ سَخَطِ اللّٰهِ تُرْدِيْهِ بُعْدَ مَا بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ کبھی آدمی عیش و عشرت اور امن و چین کی حالت میں ایک ایسا کلمہ اللہ کو ناراض کرنے والا زبان سے نکالتا ہے (وہ سمجھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ایسا کہنے سے ناراض نہ ہوگا۔ یا اس کا غصہ مجھ پر نہیں اترے گا) وہ اس کو اتنا گرا دیتا ہے اتنی دور پھینک دیتا ہے جتنی دور آسمان سے زمین ہے۔

وَطَيْرُ السَّمَاءِ عَلٰى اَرْفَهِ خَمَرِ الْاَرْضِ يَقَعُ۔ آسمان کے پرندے زمین کی خوب سرسبز اور شاداب جھاڑیوں پر گرتے ہیں (خطابی نے کہا ہے کہ ایک روایت میں اُرْفَةِ الْاَرْضِ ہے

اُرْفَةٌ بروزنِ غُرْفَةٌ۔ حد اور نشان کو کہتے ہیں۔

بابُ الراء مع القاف

رَقْأٌ یا رُقُوْءٌ۔ خشک ہو جانا، تھم جانا، بلند ہونا، فساد کرانا، اصلاح کرنا، چڑھ جانا۔

اِرْقَاءٌ۔ روک دینا، بلند کر دینا۔

لَا تَسُبُّوا الْاِبِلَ فَاِنَّ فِيْهَا رَقُوْءَ الدَّمِ۔ اونٹوں کو برا مت کہو، ان سے خون تھمتا ہے (یعنی دیت میں مقتول کے وارثوں کو دیئے جاتے ہیں گویا وہ خون کو روکتے ہیں کیونکہ اگر دیت نہ دی جاتی تو قصاص لیا جاتا یعنی خون کے بدلہ خون)۔

فَبِتُّ لَيْلَتِيْ لَا يَرْقَاُ لِيْ دَمْعٌ۔ میں نے رات اس طرح کاٹی کہ میرے آنسو نہیں تھمتے تھے (رات بھر برابر روتی رہی)

فَرَقَاَ دَمُهٗ۔ آپ کا خون رک گیا (اس کا بہنا بند ہو گیا)

رَقْبَةٌ یا رِقْبَةٌ یا رِقْبَانٌ یا رُقُوْبٌ یا رَقَابَةٌ یا رُقُوْبٌ انتظار کرنا، چوکسی کرنا، گلے میں رسی ڈالنا، تاکنا۔

مُرَاقَبَةٌ۔ نگہبانی، تاک، ڈر۔

اِرْقَابٌ۔ رُقبیٰ دینا۔

اِرْتِقَابٌ۔ چڑھنا، انتظار کرنا۔

رَقِيْبٌ۔ اللہ تعالیٰ کا ایک نام ہے۔ کیونکہ اس کی نگاہ سب چیزوں پر ہے اور کوئی چیز اس کی نظر سے غائب نہیں ہو سکتی۔

اُرْقُبُوْا مُحَمَّدًا فِيْ اَهْلِ بَيْتِهٖ۔ آں حضرتؐ کا خیال رکھو۔ آپ کے اہل بیت میں (یعنی آپ کا احترام اور ادب کرو یا ان کو دیکھ کر آں حضرتؐ کا خیال کرو۔ آخر ان میں آپ کا خون ملا ہوا ہے۔ پس جس نے اہل بیت سے دشمنی کی، یا ان کی اہانت کی اس نے آنحضرتؐ سے دشمنی کی اور آپ کی اہانت کی، اس سے بڑھ کر ملعون اور مطرود کون ہوگا؟ ؎

الٰہی بحقِ بنیؑ فاطمہؓ!
کہ بر قولِ ایماں کنی خاتمہ)

مَامِنْ نَبِيٍّ اِلَّا اُعْطِيَ سَبْعَةَ نُجَبَاءَ رُقَبَاءَ۔ کوئی پیغمبر ایسا نہیں ہوا جس کو سات عمدہ شخص نگہبان نہ ملے ہوں (یعنی اس کے حواریین اور اصحاب میں سے سات ایسے شخص ہوں گے جو ہر وقت اس کے ساتھ رہیں گے، اُس کی حفاظت اور نگہبانی کریں گے)

مَا تَعُدُّوْنَ الرَّقُوْبَ فِيْكُمْ قَالُوْا الَّذِيْ لَا يَبْقٰى لَهٗ وَلَدٌ فَقَالَ بَلِ الرَّقُوْبُ الَّذِيْ لَمْ يُقَدِّمْ مِنْ وَّلَدِهٖ شَيْئًا۔ آنحضرتؐ نے صحابہ کرام سے پوچھا۔ تم رقوب کس کو کہتے ہو؟ انھوں نے عرض کیا رقوب وہ شخص ہے، جس کی کوئی اولاد زندہ نہ رہے۔ آپ نے فرمایا نہیں (در حقیقت) رقوب وہ شخص ہے جس کی اولاد نہ مری ہو (اس لئے آخرت میں پیش خیمہ ہونے کے لئے اپنی کسی اولاد کو نہ بھیجا ہو۔ مطلب یہ ہے کہ آخرت کے فوائد کے لحاظ سے اولاد کا مر جانا بہت فائدہ مند ہے کیونکہ ان کی موت پر صبر کرنے والے کو بڑے بڑے درجے اور مرتبے آخرت میں حاصل ہوں گے اور جو کوئی ان سے محروم رہا حقیقت میں وہ رقوب ہوا کیوں کہ اس نے کوئی اولاد اپنی آخرت میں اپنے سے پہلے نہیں بھیجی)

اَلرُّقْبٰى لِمَنْ اُرْقِبَهَا۔ جو مکان رقبیٰ کے طور پر دیا جائے وہ اسی کا ہو جاتا ہے، جس کو دیا جائے۔

(رُقْبٰى یہ ہے کہ زید عمر کو اپنا مکان دیدے یہ کہہ کر کہ اگر میں پہلے مر جاؤں تو مکان تیرا ہو گیا۔ اگر تو مجھ سے پہلے مر جائے تو مکان پھر میرا ہو جائے گا۔ اس میں فقہا کا اختلاف ہے۔ بعض اس کو ہبہ کہتے ہیں، بعض عاریت۔ رُقبیٰ اس کا نام اس لئے ہوا کہ اس میں فریقین ایک دوسرے کی موت کا انتظار کرتے رہتے ہیں۔)

كَاَنَّمَا اَعْتَقَ رَقَبَةً۔ جیسے کسی نے ایک بردہ آزاد کیا۔ (اصل میں رَقَبَةٌ گردن کو کہتے ہیں، پھر اس کا اطلاق مجازاً سارے غلام اور لونڈیوں پر کیا گیا) (اگر کوئی کہے کہ:

اَعْتِقْ رَقَبَةً (تو اس کے معنی یہ ہوں گے کہ) ایک بردہ آزاد کر)

ذَنْبُهٗ فِيْ رَقَبَتِهٖ۔ اُس کا گناہ اس کی گردن پر ہے (یعنی اس کی ذات پر)۔

وَفِي الرِّقَابِ۔ (یعنی زکوٰۃ کا ایک مصرف یہ بھی ہے کہ مکاتب غلام اور لونڈی کے بدل کتابت میں مدد کی جائے تاکہ وہ آزاد ہو جائیں)

لَنَا رِقَابُ الْاَرْضِ۔ زمین کی گردنیں ہماری ہیں (یعنی قطعاتِ اراضی جو بذریعہ جنگ فتح کی جائیں، مسلمانوں کی ملک ہو جاتی ہیں۔ ان کی قابضانِ اراضی کی ملکیت ان پر نہیں رہتی جو قبل از جنگ اس پر قابض تھے)۔

وَالرَّكَائِبُ الْمُنَاخَةُ لَكَ رِقَابُهُنَّ وَمَا عَلَيْهِنَّ۔ یہ جو اونٹنیاں بٹھائی گئی ہیں وہ تیری ہیں اور اُن پر جو سامان ہے وہ بھی تیرا ہے۔

ثُمَّ لَمْ يَنْسَ حَقَّ اللّٰهِ فِيْ رِقَابِهَا وَظُهُوْرِهَا۔ پھر اُس نے جو اللہ کا حق خود گھوڑوں اور ان کی پشتوں میں تھا۔ اس کو نہیں بھولا (خود گھوڑوں کا حق یہ ہے کہ اُن کی خدمت اور خبرگیری دانہ چارہ وغیرہ سے بخوبی کی اور پشتوں کا حق یہ ہوا کہ ان پر سواری اعتدال کے ساتھ کی، طاقت سے زیادہ بوجھ اُن پر نہیں لادا۔ اگر وہ خالی جا رہے ہوں تو تھکے درماندہ مسافر کو اُن پر سوار کر لیا)۔

فَغَارَ سَهْمُ اللّٰهِ ذِي الرَّقِيْبِ۔ اللہ کا حصہ جو رقیب تھا نیچے چلا گیا۔

رَقِيْبٌ۔ جوئے کے تیسرے پانسے کو کہتے ہیں۔ اُس میں کچھ نہ کچھ ملتا ہے۔

ذِي الرَّقِيْبَةِ۔ خیبر کے ایک پہاڑ کا نام ہے۔

يَرْقُبُ الْوَقْتَ۔ وقت کو تاکتا رہے۔

اَنْفَقْتُهٗ فِيْ رَقَبَةٍ۔ میں نے اس کو گردن چھڑانے (آزاد کرانے یا قیدی کو جیل سے رہائی دلانے) میں خرچ کیا۔

وَفِي الرِّقَابِ۔ یعنی وقف کی آمدنی بردوں میں بھی خرچ کی جائے۔ اس میں بردے خرید کر آزاد کئے جائیں۔

مَنْ رَاقَبَ اللّٰهَ اَحْسَنَ عَمَلَهٗ۔ جو اللہ کا ڈر رکھتا ہوگا وہ نیک عمل کرے گا۔

مُرَاقَبَةٌ۔ صوفیاء کی اصطلاح میں اس کو کہتے ہیں کہ آدمی تنہائی میں کسی آیت کا تصور کرے۔ جیسے اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ

یا اللہ معکم اینما کنتم یا کل من علیھا فان اور اسی تصور میں تھوڑی دیر تک مستغرق رہے۔ یا اللہ تعالیٰ کی مخلوقات اور اس کی عجائب آیات میں غور و فکر کرے۔

مِنْ صِفَاتِ اَھْلِ الدِّیْنِ قِلَّۃُ الْمُرَاقَبَۃِ لِلنِّسَاءِ۔ دین داروں کے اوصاف میں سے ایک یہ ہے کہ عورتوں کی طرف کم دیکھے (عورتوں سے قصداً غض بصر کرنا چاہئے)

وَلَا تُحِیْلِ النَّاسَ عَلٰی رِقَابِنَا۔ لوگوں کو ہمارے قتل پر مت ابھار۔

رَقَاحَۃٌ۔ تجارت اور سوداگری۔

تَرْقِیْحٌ۔ مال کی درستی اور اصلاح۔

تَرَقُّحٌ۔ کمانا، کسب کرنا۔

حَتّٰی کَثُرَتْ وَارْتَقَحَتْ۔ یہاں تک کہ سوداگری کی وجہ سے بڑھ گئی، بہت ہوگئی (زمانہ جاہلیت میں حج کے دوران اہل عرب یوں کہا کرتے تھے کہ:

جِئْنَاکَ لِلنَّصَاحَۃِ لَمْ نَاْتِکَ لِلرَّقَاحَۃِ۔ ہم تیرے پاس خالص تیرے لئے آئے ہیں۔ سوداگری یا روپیہ کمانے کو نہیں آئے)

کَانَ اِذَا رَقَّحَ اِنْسَانًا۔ جب کسی آدمی کو شادی کے بعد مبارکباد دیتے (بہ معنی رَفَّاَ جیسے اوپر گزر چکا۔)

رَقْدٌ یا رُقَادٌ یا رُقُوْدٌ۔ سونا یا رات کو سونا، ٹھہر جانا، بگڑ جانا، پرانا ہونا، غافل ہونا۔

اِرْقَادٌ۔ سلانا، ٹھہرانا۔

اِرْقِدَادٌ۔ جلدی کرنا۔

لَا تَشْرَبْ فِیْ رَاقُوْدٍ وَّلَا جَرَّۃٍ۔ ٹھور یا گھڑے میں پانی مت پی (یعنی اس کاٹھ یا گھڑے میں جو روغن دار ہو اس لئے کہ ایسے گھڑوں میں شراب تیار کی جاتی تھی) (نہایہ میں بیان ہوا ہے کہ:

رَاقُوْدٌ۔ ایک لمبا مٹی کا برتن جو روغن دار ہوتا ہے (یعنی روغنی مرتبان)۔

رَقْدَۃٌ۔ ایک نیند۔

رُقَدَۃٌ۔ بہت سونے والا۔

مَرْقَدٌ۔ سونے کی جگہ (عرف میں قبر کو بھی کہتے ہیں)۔

مِرْقَدِیٌّ۔ جلد باز۔

یَرْقُوْدٌ۔ بہت سونے والا۔

مَنْ رَقَدَ عَنْ صَلٰوۃِ الْمَکْتُوْبَۃِ بَعْدَ نِصْفِ اللَّیْلِ فَلَا رَقَدَتْ عَیْنَاہُ۔ جو شخص آدھی رات کے بعد عشا کی نماز نہ پڑھ کر سو جائے (خدا کرے) اس کی آنکھ نہ لگے۔

رَقْرَقَۃٌ۔ ہلکے ہلکے بہانا۔

تَرَقْرُقٌ۔ حرکت کرنا۔ آنا جانا، چمکنا (اہل عرب کہتے ہیں):

تَرَقْرَقَ الشَّمْسُ۔ سورج ایسا چمکا جیسے گھوم رہا ہے

اِنَّ الشَّمْسَ تَطْلُعُ تَرَقْرَقُ۔ سورج نکلتے وقت ایسا دکھائی دیتا ہے جیسے گھوم رہا ہے، آتا ہے پھر جاتا ہے (یہ حرکت افق کے قریب ہونے کی وجہ سے اور بخارات کے حائل ہونے سے متخیل ہوتی ہے۔ جب اونچا ہو جاتا ہے تو پھر یہ حرکت محسوس نہیں ہوتی)۔

رَقْرَاقٌ۔ ہر روشن اور چمکدار چیز

رَقْرَاقَۃٌ۔ نازک بدن عورت چمکدار سفید رنگ کی گویا اس کے منہ سے پانی جاری ہے۔

رَقَارِقُ۔ رَقْرَاق کی جمع ہے۔

رُقْرُقَانُ السَّرَابِ۔ حرکت کرتی ہوئی سراب۔

مُتَرَقْرِقٌ۔ آمادہ و تیار۔

رَقْشٌ۔ نقش کرنا، لکھنا، زینت دینا۔

تَرْقِیْشٌ۔ آراستہ کرنا، بنانا، سنوارنا۔

لَوْ ذَکَّرْتُکِ قَوْلًا تَعْرِفِیْنَہٗ نَھَشْتِنِیْ نَھْشَ الرَّقْشَاءِ الْمُطْرِقِ۔ (ام المومنین ام سلمہؓ نے حضرت عائشہؓ سے کہا) اگر میں تم کو ایک بات یاد دلاؤں، جس کو تم جانتی ہو تو تم مجھ کو اس سانپ کی طرح کاٹ لو۔ جس کی پشت پر دھاریاں اور چتے ہوتے ہیں اور آنکھیں جھکا کر چلتا ہے۔

رَقَاشٌ۔ سانپ، یا دھاریدار چتے والا سانپ۔

اَرْقَشُ۔ سفید اور کالے ٹپّوں والا۔

...صُ۔ کھیلنا، ناچنا۔

رَقَّاصُ ـــــ ناچنے والا گھڑیال کا وہ چکّر جو گھومتا رہتا ہے۔

اَشْعَانًا لَھُنَّ رَقْصٌ۔ ایسے ایسے رنجوں سے جو گردش ...یں گے (یعنی ایک ٹل جائے گی تو دوسری آئے گی)۔

تَرْقِیْصُ۔ نچوانا۔

یَرْقُصُوْنَ وَیَلْعَبُوْنَ۔ ناچتے ہیں، کھیلتے ہیں۔

...طَۃٌ۔ سیاہی میں سفید ٹپّے یا سفیدی میں سیاہ ٹپّے۔

اَرْقَطُ۔ چت کبرا (اس کا مونث رَقْطَاءُ ہے)۔

اَتَتْکُمُ الرَّقْطَاءُ وَ الْمُظْلِمَۃُ۔ تم پر ایک چت کبرے ...کی طرح خاص اور عام فتنہ آیا (جس نے سب کو گھیر لیا۔ ...دونوں طرح کے فتنے آئے، ایک وہ جن کا اثر سانپ کی طرح ...خاص لوگوں پر ہوا۔ دوسرے وہ فتنے جن میں سب ...مبتلا ہوئے)۔

...شِئْتُ اَنْ اَعُدَّ رُقَطًا کَانَتْ بِفَخِذَیْھَا۔ اگر چاہوں تو میں ...(داغوں) کا شمار بیان کردوں جو اُس عورت کی رانوں پر تھے۔ ...ابوبکرہؓ نے اپنی گواہی میں کہا۔ یہ گواہی انھوں نے مغیرہ بن ...دی تھی، ان کو ایک عورت سے مُتّہم کیا تھا)۔

...ذَا اغْفَرَّ بَطْنُھَا وَ ارْقَاطَّ عَوْسَجُھَا۔ اُس کے ...ن مغافیر بھر گیا (ایک قسم کا گوند جو جنگلی درخت پر ہوتا ...) اور اس کی عَوْسَج (ایک درخت ہے) کالی سفید ہو گئی ...کہتے ہیں:

...رْقَطَّ اور اِرْقَاطَّ جیسے اِحْمَرَّ اور اِحْمَارَّ دونوں ...ہیں)۔

...ذَا انْتَھَیْتَ اِلَی الرَّقْطَاءِ۔ جب تو رقطاء کو پہنچے (یہ ایک ...نام ہے)۔

...جلدی چلنا، پیوند لگانا، بُرائی کرنا، نشانہ پر مارنا، کنویں ...ش کرنا، بچھا دینا۔

رَقَاعَۃٌ۔ حماقت، بیوقوفی۔

تَرْقِیْعٌ۔ پیوند لگانا۔

اِرْقَاعٌ۔ پیوند لگانے کا وقت آجانا۔

لَقَدْ حَکَمْتَ بِحُکْمِ اللّٰہِ مِنْ فَوْقِ سَبْعِ اَرْقِعَۃٍ۔ (آں حضرتؐ نے سعد بن معاذؓ سے فرمایا، جب انھوں نے بنی قریظہ کے باب میں اپنا فیصلہ سُنایا) تو نے وہی حکم دیا جو اللہ نے سات آسمانوں کے اوپر سے حکم دیا۔

اَرْقِعَۃٌ ـــ جمع ہے رَقِیْعٌ کی بہ معنی آسمان (بعض نے کہا رَقِیْعٌ آسمانِ اوّل کو کہا کرتے تھے پھر دوسرے آسمانوں کے لئے بھی یہی لفظ استعمال کیا جانے لگا)۔

یَجِیْءُ اَحَدُکُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَعَلٰی رَقَبَتِہٖ رِقَاعٌ تَخْفِقُ۔ تم میں کوئی قیامت کے دن اِس طرح سے آئے گا کہ اُس کی گردن پر کاغذ کے پرچے اُڑ رہے ہوں گے (حرکت کر رہے ہوں گے اُن پرچوں پر وہ حقوق العباد لکھے ہوں گے، جو دنیا میں اس کی گردن پر رہ گئے تھے۔ کرمانی نے کہا:

رِقَاعٌ سے خاص کاغذ کے یا کپڑے کے پرچے مُراد نہیں ہیں بلکہ ہر ایک قسم کی چیزیں (حقوق) جو اس کی گردن پر دوسروں کی تھیں، دراصل ان کو کاغذ کے پرچوں سے تعبیر کیا ہے۔ بعض نے کہا کپڑوں کے ٹکڑے مُراد ہیں جو غنیمت کے مال میں سے اُس نے چُرائے تھے)۔

رِقَاعٌ جمع ہے رُقْعَۃٌ کی یعنی کاغذ کا ٹکڑا جس پر لکھا جاتا ہے۔ اسی طرح کپڑے کا ٹکڑا جس سے پیوند لگایا جائے شطرنج کا رُقعہ اس کی تختی، جس پر مُہرے رکھے جاتے ہیں۔

غَزْوَۃُ ذَاتِ الرِّقَاعِ۔ یہ غزوہ ۵ھ میں غطفانیوں سے ہوا۔ کہتے ہیں اِس جنگ میں اکثر صحابہؓ کے پاس جُوتے نہ تھے چلتے چلتے پاؤں میں چھید ہو گئے اس وجہ سے اُن پر چیتھڑے لپیٹ لئے، یہی وجہ ہے کہ اِس غزوہ کا نام "ذات الرقاع" مشہور گیا۔ بعض نے کہا ذات الرقاع ایک پہاڑ کا نام ہے۔ بعض نے کہا، ایک درخت کا۔ بعض نے کہا اِس جنگ میں مسلمانوں نے اپنے

جھنڈوں پر چیتھڑے لگا لئے تھے)۔

اَلْمُؤْمِنُ وَاہٍ رَاقِعٌ۔ مسلمان (گناہ کرکے) اپنا دین کمزور کرلیتا ہے (وہ شکستہ ہو جاتا ہے) پھر (توبہ کرکے) اُس میں پیوند لگاتا ہے (یا بہ دیگر ندامت و استغفار کے ذریعہ اس کو مضبوط کرتا ہے)۔

کَانَ یَلْقَمُ بِیَدٍ وَّیَرْقَعُ بِالْاُخْرٰی۔ معاویہؓ ایک ہاتھ سے نوالہ اُٹھاتے تھے اور دوسرا ہاتھ پھیلا دیتے تھے (تاکہ جو اس میں سے گرے وہ خالی ہاتھ پر گرے، پھر اُس گرے ہوئے کو بھی منہ میں رکھ لیتے تھے)۔

مِنَ الرِّقَاعِ وَالْاَکْتَافِ۔ پرچوں اور شانہ کی ہڈیوں سے (عرب کے باشندے زمانہ قدیم میں، شانہ کی ہڈیوں کو جو چوڑی ہوتی ہیں، لکھنے میں استعمال کرتے تھے)۔

لَا تَسْتَخْلِقِیْ ثَوْبًا حَتّٰی تَرْقَعِیْہِ۔ کسی کپڑے کو پُرانا سمجھ کر مت پھینک، یہاں تک کہ تو اس میں پیوند لگائے (جب پیوند لگا کر بھی وہ اِس قابل نہ رہے کہ پہنا جائے بالکل ہی بوسیدہ ہو کر گل جائے اس وقت اس کو چھوڑ دے۔ حضرت عمر فاروق رضؓ نے اپنی خلافت کے زمانہ میں ایک مرتبہ خطبہ دیا اُس وقت آپ کی ازار میں بارہ پیوند لگے ہوئے تھے۔ اور آں حضرتؐ نے بھی پیوند لگایا ہوا کپڑا پہنا ہے اور تمام اولیاء اللہ نے۔ اور جو شخص اس کو عیب سمجھے وہ نادان اور بیوقوف ہے) (ایک روایت میں لَا تَسْتَخْلِفِیْ آیا ہے فائے موحدہ سے یعنی اس کپڑے کو بدل کر دوسرا نیا کپڑا مت پہن، جب تک اس میں پیوند لگا کر اس کو درست نہ کرلے جب وہ پیوند لگانے کے بعد بھی مستعمل ہو کر شکستہ ہو جائے، تب اس کو ناقابلِ استعمال قرار دے)۔

وَلَقَدْ رَقَعْتُ مِدْرَعَتِیْ۔ میں نے اپنے کرتہ میں پیوند لگایا۔

اِسْتِخَارَۃُ ذَاتِ الرِّقَاعِ۔ کاغذ کے پرچوں پر استخارہ کرنا (جو عامہ میں رائج ہے)

رَقِیْعٌ۔ نادان اور بے وقوف شخص کو بھی کہتے ہیں۔

رِقَّۃٌ۔ پتلا ہونا، ناتوان ہونا، محتاج ہونا، رحم کرنا، شفقت کرنا۔

رِقٌّ۔ غلامی

تَرْقِیْقٌ۔ پتلا کرنا، آراستہ کرنا۔

اِسْتِرْقَاقٌ۔ غلام بنانا۔

یُؤَدِّی الْمُکَاتَبُ بِقَدْرِ مَارَقَّ مِنْہُ دِیَۃَ الْعَبْدِ وَبِقَدْرِ مَا اَدّٰی دِیَۃَ الْحُرِّ۔ مکاتب جس نے بدل کتابت میں سے کچھ ادا کیا ہو کچھ باقی ہو، اس کی دیت اُتنے حصے میں جو ادا کیا ہے، آزاد شخص کے مثل ہوگی اور جو حصہ اُس پر باقی رہا ہے اس میں غلام کی سی دیت ہوگی۔

رَقِیْقٌ۔ غلام یا لونڈی (نہایہ میں ہے کہ مکاتب کو کوئی زخم پہنچائے یا قتل کرے، تو اُس کی دیت بقدر حصّۂ ادا شدہ کے آزاد شخص کی طرح مکاتب کے وارثوں کو دے اور حصّۂ غیر ادا شدہ میں غلام کی طرح اس کے مولیٰ کو پہنچائے۔ مثلاً ایک غلام سے ہزار روپے بدل کتابت کے ٹھہرے اور بازار میں اس کی قیمت سو روپے ہے، اب اس غلام نے بدل کتابت میں سے پانچ سو روپے ادا کئے، اِس کے بعد ایک شخص نے اس کو مار ڈالا تو قاتل کو پانچ ہزار درم آزاد کی نصف دیت اُس کے وارثوں کو دینا ہوگی، اور پچاس روپے بابتہ نصف قیمت، اس کے مالک کو دے۔ اِس حدیث کو ابوداؤد نے سُنن میں ابنِ عبّاس سے نکالا۔ اور نخعی کا مذہب بھی ہے اور حضرت علی رضؓ سے بھی ایسا ہی کچھ منقول ہے۔ لیکن دوسرے سب فقہاء یہ کہتے ہیں کہ، مکاتب جب تک ایک روپیہ بھی اُس پر باقی ہے، غلام سمجھا جائے گا)۔

اِلَّا بَعْضَ مَنْ تَمْلِکُوْنَ مِنْ اَرِقَّائِکُمْ (کوئی مسلمان باقی نہیں رہا جس کو اس میں حصہ اور حق نہ ہو) مگر اُن غلاموں کو بھی حق ہے، جن کے تم مالک ہو (مُراد وہ بنی غفار کے جو غزوۂ بدر میں شریک تھے، اور حضرت عمرؓ آزاد مسلمانوں کی طرح اُن کو بھی ہر سال تین ہزار درم کا وظیفہ دیا کرتے تھے۔ بعض نے کہا مطلب یہ ہے کہ اس میں سب مسلمانوں کا حق ہے، مگر بعض مسلمانوں کا یعنی جو غلام اور مملوک ہیں ان

کبھی بعض کا لفظ کُل کے محل میں بھی استعمال کیا جاتا ہے)۔
مَا اَکَلَ مُرَقَّقًا حَتّٰی لَقِیَ اللّٰہَ تَعَالٰی۔ آں حضرتؐ نے میدہ کی چپاتی (پتلی باریک روٹی جس کو مانڈا بھی کہتے ہیں)۔ نہیں کھائی، یہاں تک کہ اللہ تعالےٰ سے مل گئے (آپ بغیر چھنے آٹے کی روٹی وہ بھی موٹی کھاتے رہے، آپ کے زمانے میں آٹا بھی کبھی چکی میں پستا، کبھی یونہی پتھر پر ڈال کر۔ اور چھلنی نہ لگاتے، یونہی مُنہ سے پھونک کر موٹا موٹا بھوسا اُڑا دیتے، باقی کی روٹی پکا لیتے بعض بیوقوف لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ میدے اور رَوے کی روٹی عمدہ ہے اور بغیر چھنا آٹا کھانے کو افلاس کی نشانی اور عیب خیال کرتے ہیں۔ ارے بیوقوفو اگر تم کو کچھ بھی علم اور تجربہ ہوتا تو ہرگز یہ خیال نہ کرتے۔ اللہ تعالےٰ نے گیہوں اور جو کے ساتھ بھوسا بیکار پیدا نہیں کیا، یہ بھوسا بھی سیکڑوں بیماریوں سے بچاتا ہے۔ اور آٹے کے مُضرِ صحت اثرات کو دفع کرتا ہے۔ میدہ اور رَوہ قابض اور ثقیل، دیر ہضم اور مسدد ہے، میدہ کھانے والے اکثر قولنج، بدہضمی اور نفخ کے امراض میں مُبتلا ہوتے ہیں۔ بواسیر اور قبض کی شکایت رہنے لگتی ہے)۔
مَا خُبِزَ لَنَا مُرَقَّقٌ۔ ہمارے لئے کبھی چپاتی نہیں پکائی گئی۔
رُقَاقٌ۔ جمع ہے۔ یعنی پتلی چپاتیاں (مانڈے)
وَ یَخْفِضُهَا بُطْنَانُ الرِّقَاقِ۔ اس کو نرم اور کشادہ زمینوں کے شکم میں لے جاتے ہیں۔
کَانَ فُقَهَاءُ الْمَدِیْنَةِ یَشْتَرُوْنَ الرَّقَّ فَیَاْکُلُوْنَهٗ مدینہ کے فقہا (عام لوگ) بڑا کچھوا خریدتے، اس کو کھاتے (کیونکہ کچھوا دریائی جانور ہے۔ اور اللہ تعالےٰ نے فرمایا اُحِلَّ لَکُمْ صَیْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُهٗ اکثر علما، اور اہلِ حدیث اسی کے قائل ہیں لیکن حنفیہ نے بلا دلیل صرف اپنی رائے سے یہ اختیار کیا ہے کہ مچھلی کے علاوہ دوسرے دریائی جانور حلال نہیں ہیں)۔
اِسْتَوْصُوْا بِالْمِعْزٰی فَاِنَّهٗ مَالٌ رَقِیْقٌ۔ بکری کا خیال رکھو وہ بہت کمزور مال ہے (بھیڑ کی طرح وہ تکلیف اور سختی کی متحمل نہیں ہوتی)۔

اِنَّ اَبَا بَکْرٍ رَجُلٌ رَقِیْقٌ۔ ابوبکر نرم دل ضعیف آدمی ہیں (ذرا سے صدمہ میں رو دیتے ہیں)۔
اَهْلُ الْیَمَنِ اَرَقُّ قُلُوْبًا۔ یمن کے لوگ نرم دل ہیں (نصیحت جلد قبول کر لیتے ہیں، قبولِ حق کی استعداد اُن میں موجود ہے، بات کا اثر لیتے ہیں)۔
کَبُرَتْ سِنِّیْ وَرَقَّ عَظْمِیْ۔ میری عمر زیادہ ہوگئی، اور میری ہڈی کمزور ہوگئی (یہ حضرت عثمانؓ یا حضرت عمرؓ نے فرمایا)۔
ثُمَّ غَسَلَ مَرَاقَّهٗ بِشِمَالِهٖ۔ پھر اپنے پیٹ کے نیچے کے حصّوں کو بائیں ہاتھ سے دھویا۔
مَرَاقٌّ۔ جمع ہے مَرَقٌّ کی۔ پیٹ کا وہ حصہ جہاں کی کھال نرم ہوتی ہے۔
فَشَقَّ مِنَ النَّحْرِ اِلٰی مَرَاقِّ الْبَطْنِ۔ گردن سے لیکر پیٹ کے نیچے کے حصّوں تک چیر ڈالا۔
اِطَّلٰی حَتّٰی اِذَا بَلَغَ الْمَرَاقَّ وَلِیَ هُوَ ذٰلِكَ بِنَفْسِهٖ نورہ لگایا (بال اُڑانے کے لئے) جب پیٹ کے نیچے کے حصے تک پہنچا، تو خود ہی اپنے ہاتھ سے لگایا (سترِ عورت کے خیال سے)۔
اَعَنْ صَبُوْحٍ تُرَقِّقُ حَرُمَتْ عَلَیْهِ اِمْرَاَتُهٗ (ایک شخص نے عامر شعبی سے پوچھا جو بڑے فقیہ تھے۔ اگر کسی نے اپنی ساس کا بوسہ لیا انھوں نے کہا) تو صبح کی شراب کے لئے اشارہ کرتا ہے (گویا یہ حسنِ طلب ہے) اُس کی بیوی اس پر حرام ہوگئی۔
اَعَنْ صَبُوْحٍ تُرَقِّقُ۔ (ایک مثل ہے اس کی ابتدا یوں ہوئی ایک شخص جاکر کہیں مہمان اُترا، لوگوں نے اس کی ضیافت کی شام کو شراب پلائی جب پی کر فارغ ہوا تو کہنے لگا، اگر صبح کو بھی تم مجھ کو اسی طرح شراب پلاؤ گے تو میں راستہ کیونکر چلوں گا۔ اس کا مطلب حُسنِ طلب تھا کہ یہ لوگ مجھ کو صبح کو بھی شراب پلائیں، وہ سمجھ گئے اور انھوں نے کہا اَعَنْ صَبُوْحٍ تُرَقِّقُ اُس روز سے یہ ایک مثل ہوگئی۔ اور اس موقع پر بولی جاتی ہے جب کوئی شخص درپردہ بات کہنے کے لئے ذو معنی جملہ استعمال کرے۔ اوپر کے جملہ میں شعبی کا مطلب یہ تھا کہ تو بظاہر تو یہ کہتا ہے کہ اپنی خوشدامن

کا بوسہ لیا اور درحقیقت تیرا مقصد یہ ہے کہ اپنی خوشدامن سے جماع کیا۔ حنفیہ بھی اِس مسئلہ میں شعبی کے ساتھ متفق ہیں۔ مگر اہلِ حدیث اس کے خلاف ہیں۔ وہ کہتے ہیں حرام کاری سے، حلال حرام نہیں ہو سکتا۔ مگر ان پر یہ اعتراض ہوتا ہے کہ اگر کسی شخص نے ایک عورت سے زنا کی اور اس سے ایک لڑکی پیدا ہوئی، تو کیا زانی اس لڑکی سے نکاح کر سکتا ہے۔ حالانکہ اہلِ حدیث کے اصول کے موافق اس سے نکاح جائز ہونا چاہیے۔ اگر یہ کہیں کہ وہ حرّمت علیکم بناتکم کی رو سے حرام ہے تو مخالف یہ کہے گا کہ حرام کاری سے جو اولاد پیدا ہو وہ ابن اور بنت نہیں ہو سکتی اور اسی وجہ سے وہ وارث نہیں ہوتی، نہ اس کا نسب زانی سے لگایا جاتا ہے۔)

وَكَانَ رَحِيْمًا رَقِيْقًا۔ وہ رحم دل نرم مزاج تھے (بعض نے کہا رَقِیْقٌ بمعنے ضعیف۔ یعنی ھَیِّن لَیِّن۔ جدھر کوئی لیجائے اُدھر چلے جائیں۔)

وَتَجِيْئُ فِتْنَةٌ فَيُرَقِّقُ بَعْضُهَا بَعْضًا۔ ایک فتنہ ایسا آئے گا اس میں طرح طرح کے فسادات ہوں گے اور ایک فساد دوسرے فساد کا شوق دلائے گا (اس کو اچھا دکھلائے گا۔ بعض نے کہا ایسا فساد دوسرے فساد کو بے حقیقت اور بے قدر کر دے گا۔ کیونکہ دوسرا فساد پہلے فساد سے کہیں بڑھ چڑھ کر ہو گا۔ بعض نے کہا ایک فساد دوسرے فساد سے مِلتا جُلتا ہو گا۔ بعض نے کہا ایک فساد دوسرے فساد میں دَورہ کرے گا، خود جائے گا اُس کو لے کر آئے گا۔ بعض نے کہا ایک فساد دوسرے فساد کے لئے محرک ہو گا۔ ایک روایت میں فَیَرْفُقُ ہے یعنی ایک فساد دوسرے فساد کا رفیق بنے گا۔ ایک میں فَیَدْفِقُ ہے یعنی ایک فساد دوسرے فساد کو دھکیل دے گا)۔

فَذَكَّرَنَا فَرَقَقْنَا۔ آپ نے ہم کو خطاب کر کے ہمارے قلوب کو رقّت سے نرم کر دیا

فَرَقَّ لَهَا رِقَّةً شَدِيْدَةً۔ (حضورؐ کے پاس جو ہار حضرت زینبؓ نے بطور فدیہ جو ہار اپنے شوہر ابو العاص کو چھڑانے کے لئے بھیجا تھا)، اس کو دیکھ کر سخت رقّت طاری ہوئی (آپ کو حضرت خدیجہ رضؓ کا زمانہ یاد آ گیا۔ کیونکہ یہ ہار زینبؓ کو اُن ہی کا دیا ہوا تھا۔ دوسرے اپنی صاحبزادی کی غربت اور بے کسی پر سخت ملال ہوا اور آپؐ نے ابو العاص کو اس ہار سمیت حضرت زینب کے پاس مکہ روانہ کر دیا اور یہ عہد کرا لیا کہ وہ مکہ جا کر حضرت زینبؓ کو آپؐ کے پاس روانہ کر دیں)۔

وَبَلَغَنَا اَنَّهٗ جَاءَ رَقِيْقٌ۔ ہم کو یہ خبر پہنچی ہے کہ غلام لونڈی آئے ہیں (رقیق کا اطلاق واحد اور جمع دونوں پر ہوتا ہے)۔

وَعَلَيْهِ ثِيَابٌ رِقَاقٌ۔ وہ باریک کپڑے پہنے تھے (شاید وہ ریشمی ہوں گے، جن کا پہننا مردوں کو حرام ہے اور احتمال ہے کہ صرف ان کی باریکی کی وجہ سے انکار کیا ہو کیونکہ باریک کپڑے پہننا گو مردوں کو حرام نہیں ہے۔ مگر پرہیز گاری اور دینداری کے خلاف ہے۔ مردوں کا لباس موٹا اور سنگین ہونا چاہیے اور فسق کی نسبت تغلیظ اور تشدد کے طور پر ہے)۔

مترجم کہتا ہے کہ ہندوستان کے اکثر مسلمانوں نے زنانہ وضع اور روِش اختیار کی ہے، باریک ململ اور جالیاں پہنتے ہیں اور اپنی اِس وضع پر ناز کرتے ہیں۔ ایک یورپین کو میں نے دیکھا وہ جب ہندوستانیوں کو ململ اور جالی اور اطلس وغیرہ پہنے دیکھتا تو کہتا یہ عجیب بے وقوف قوم ہے، ہمارے ملک میں تو یہ کپڑے عورتوں کے لئے تیار کئے جاتے ہیں۔ اور اسی غرض سے ہم ان کپڑوں کو ہندوستان کے لئے برآمد کرتے ہیں مگر یہاں کے مرد جو بہادری اور دلیری میں عورتوں سے کم نہیں ہیں، مردانہ کپڑے زین، ٹوئیٹ اور سرج وغیرہ چھوڑ کر زنانہ کپڑے بڑے فخر کے ساتھ استعمال کرتے ہیں۔ ضرورت ہے کہ ان کی اِس بد ذوقی کا شعور ان میں پیدا کیا جائے۔

كِتَابُ الرِّقَاقِ۔ یہ ایک کتاب کا نام ہے (جس میں ان حدیثوں کا بیان ہے جو دل کو نرمی کرتی ہیں رقّت دلاتی ہیں (دنیا سے نفرت اور آخرت کی رغبت)۔

اَرَقَّ اَرْبَعَةً۔ چار کو غلام رکھا۔

وَفِيْنَا ضَعْفَةٌ وَّرِقَّةٌ۔ ہم میں ضعف اور ناتوانی تھی

كُتِبَ لَهُ فِي رَقٍّ۔ ایک سفید کاغذ یا باریک جھلی پر اس کے
لیا جائے گا۔
سَجَدْتُ لَكَ تَعَبُّدًا وَّرِقًّا۔ میں نے تجھ کو پرستش اور بندگی
کیا (یعنی سجدۂ عبادت جو خاص ہے پروردگار کے لئے
وردگار کے علاوہ کسی دوسرے کے لئے سجدۂ عبادت کرے
اور مشرک ہو جائے گا۔ اور سجدۂ تحیت گو اگلی امتوں میں
وں اور سرداروں کے لئے جائز تھا۔ مگر ہماری شریعت میں
حرام ہوا)۔
مَنْ رَقَّ وَجْهُهُ رَقَّ عِلْمُهُ۔ جو شخص بہت شرم کرے گا اس
ہو گا (یعنی علم کے حاصل کرنے میں شرم نہ کرنا چاہیئے۔ جو بات
ہو وہ دوسرے سے بلا تکلف پوچھے، خواہ وہ عمر و دولت
میں کتنا ہی فرو تر کیوں نہ ہو)۔
لَيْسَ فِي الرَّقِيقِ صَدَقَةٌ۔ غلام لونڈیوں میں زکوٰۃ نہیں
وا (وہ خدمت کے لئے ہوں یا سوداگری کے لئے۔ اسی
وروں میں خواہ سواری کے لئے ہوں یا تجارت کے لئے
ح موتی، مونگا، جواہر اور زیورات وغیرہ ال و اسباب
اہل حدیث کا مذہب ہے۔ ان کے نزدیک زکوٰۃ اُن ہی
ن سے لی جائے گی جن میں سے آں حضرتؐ نے زکوٰۃ لی،
اونٹ، گائے، بکریاں اور سونا چاندی ہے باقی دوسرے
کے اموال میں گو وہ سوداگری کے لئے ہوں، زکوٰۃ نہیں
لیکن اکثر فقہاء اس کے خلاف ہیں۔ وہ کہتے ہیں سوداگری کے
ان میں زکوٰۃ واجب ہو گی۔ البتہ سواری کے گھوڑے اور
کے لونڈی غلاموں اور گھر کی احتیاج اشیاء میں زکوٰۃ
زدیک بھی نہیں ہے اور زیور میں خود ان کا بھی اختلاف ہے)
رَاقٌ۔ نر کچھوا۔ اس کی جمع رُقُوقٌ ہے۔
أَتَتْهُمُ الْأَزْدُ أَرَقُّهَا قُلُوبًا۔ ازد قبیلے کے لوگ
کے پاس آئے ان کے دل بہت نرم تھے۔
فَرَاقَ لَهُمْ۔ اُن پر شفقت کی
وَارْزُقْنَا فِيهِ الرِّقَّةَ وَالنِّيَّةَ الصَّادِقَةَ۔ یا اللہ
رمضان کے مہینے میں ہمارا دل نرم کر دے (ہم اپنے گناہوں
کو یاد کر کے روئیں۔ تیری بارگاہ میں گڑگڑائیں) اور ہم کو سچی
نیت عطا فرما (جس میں کسی طرح ریب اور شک اور تردد نہ ہو)۔
رَقَّةُ۔ بغداد میں ایک مقام کا نام ہے۔
تَرْقِيقُ الْكَلَامِ۔ کلام کو آراستہ کرنا زینت دینا۔
رَقْلٌ۔ کھجور کے لمبے درخت (اس کا مفرد رَقْلَةٌ ہے) (بعض
نے کہا رَقْلٌ اسم جنس ہے)
وَلَا يَقْطَعُ عَلَيْهِمْ رَقْلَةً۔ کوئی ان کا کھجور کا لمبا درخت
نہیں کاٹے۔
خَرَجَ رَجُلٌ كَأَنَّهُ الرَّقْلُ فِي يَدِهِ حَرْبَةٌ۔
ایک شخص (خیبر میں ایسا طویل القامت) نکلا گویا وہ کھجور کا لمبا
درخت ہے، اس کے ہاتھ میں ایک ہتھیار تھا۔
لَيْسَ الصَّقْرُ فِي رُؤُسِ الرَّقْلِ الرَّاسِخَاتِ فِي
الْوَحْلِ۔ کھجور کا شیرہ لمبے درختوں کی چوٹیوں پر نہیں ہوتا جو
کیچڑ میں گڑے ہوتے ہیں۔
أَرْقَلَتِ النَّاقَةُ إِرْقَالًا۔ اونٹنی دوڑی (ارقال ایک
قسم کی دوڑ ہے جو خبب سے تیز ہے)۔
إِرْقَالٌ وَتَبْغِيلٌ۔ دوڑنا اور خچر کی چال چلنا۔
كَانَ يُرْقِلُ بِهَا إِرْقَالًا۔ مرقال (جو ہاشم بن عتبہ
زہری کا لقب ہے) جھنڈے کو لے کر دوڑ رہا تھا (جب حضرت
علی رض نے جنگ صفین میں جھنڈا اس کے حوالہ کیا تھا)۔
نَاقَةٌ مِرْقَالٌ۔ دوڑنے والی اونٹنی۔
رَقْمٌ۔ لکھنا، بیان کرنا، نشان کرنا، لکیر کرنا، قیمت کا ہندسہ
لگانا۔
تَرْقِيمٌ۔ لکھنا۔
رَقْمٌ۔ آفت۔
رَقْمَةٌ۔ چمن، کیاری۔
رَقْمٌ۔ ہندسہ، بہت سا مال، نقش و نگار۔
وَجَدَ عَلَى بَابِ فَاطِمَةَ سِتْرًا مُوَشًّى فَقَالَ مَا أَنَا

وَالدُّنْيَا وَالرَّقْمُ. حضرت فاطمہ رض کے دروازے پر ایک پردہ دیکھا نقشین (اس پر بیل بوٹے بنے تھے) فرمایا "دنیا سے اور نقش و نگار سے کیا لگاؤ؟"

كَانَ يُسَوِّي بَيْنَ الصُّفُوفِ حَتَّى يَدَعَهَا مِثْلَ الْقِدْحِ أَوِ الرَّقِيمِ. آں حضرتؐ صفوں کو تیر کی طرح، یا کتاب کی سطروں کی طرح برابر اور سیدھا کرتے۔

رَقِيمٌ. بمعنی مرقوم (یعنی مکتوب۔ مراد یہ ہے کہ کاتب جس طرح سطروں کو برابر اور سیدھا لکھتا ہے، اسی طرح آپؐ صفوں کو برابر کرتے)۔

مَا أَدْرِي مَا الرَّقِيمُ كِتَابٌ أَمْ بُنْيَانٌ (قرآن شریف میں جو یہ آیا ہے کہ أَصْحَابَ الْكَهْفِ وَالرَّقِيمِ. اس کے بارے میں ابن عباسؓ نے کہا) میں نہیں جانتا "رقیم" کے کیا معنی ہیں، وہ کتاب ہے یا عمارت ہے (صحیح میں ہے کہ رقیم اُن کے پہاڑ یا کتے یا وادی یا گاؤں کا نام تھا۔ یا "رقیم" سے وہ تختی مراد ہے، جس میں اصحاب کہف کے نام لکھے تھے اور اُن کے نسب اور دین کا تذکرہ تھا اور جہاں سے وہ بھاگے تھے بعض نے کہا ایک پتھر مراد ہے جس پر یہ باتیں لکھی تھیں)۔

سَقْفٌ سَائِرٌ وَرَقِيمٌ مَائِرٌ. آسمان کیا ہے ایک چھت ہے چلنے والا اور ایک نقشین تخت ہے گھومنے والا (نقش و نگار اس میں ستاروں کے ہیں)۔

مَا أَنْتُمْ فِي الْأُمَمِ إِلَّا كَالرَّقْمَةِ فِي ذِرَاعِ الدَّابَّةِ. تمہارا شمار دوسری امتوں کے مقابلہ میں ایسا ہے جیسے گوشت کا وہ ٹکڑا جو جانور کے ہاتھ میں اندر کی طرف ہوتا ہے۔ (اس کا تثنیہ رَقْمَتَانِ ہر جانور میں دو رقمے ہوتے ہیں) (مجمع البحرین میں ہے کہ رَقْمَتَانِ وہ دو نشان جو جانور کے بازو میں اندر کی طرف ہوتے ہیں)۔

صَعِدَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَقْمَةً مِنْ جَبَلٍ. آں حضرت صلعم پہاڑ کی ایک وادی کی جانب چڑھے رَقْمَةٌ (بعض نے کہا کہ) رقمہ وہ مقام جہاں پر پہاڑ کا پانی جمع ہو جاتا ہے۔

هُوَ إِذًا كَالْأَرْقَمِ. وہ تو اس وقت اُس سانپ کی طرح ہوگا جس کی پشت پر نقش و نگار ہوتے ہیں (بعض نے کہا چت کبرے سانپ کی طرح)۔

إِلَّا رَقْمًا فِي ثَوْبٍ. مگر اس تصویر میں قباحت نہیں جو کپڑے (یا کاغذ) پر بنی ہو (یعنی صرف سطحی تصویر جو مجسم نہیں ہوتی۔ اس سے فوٹوگراف کی تصویروں کا جواز نکلتا ہے۔) (مجمع البحار میں ہے، جمہور علماء نے اس کا یہ جواب دیا ہے کہ مراد بے جان چیزوں کی تصویر ہے جیسے درخت یا پہاڑ وغیرہ کی میں کہتا ہوں کہ یہ جواب صحیح نہیں ہے اس لئے کہ بے جان چیزوں کی تو مجسم تصویر بھی درست ہے پس رقم کی قید بے کار ہو جاتی ہے اور صحیح یہ ہے کہ تصویر کی ممانعت شارع علیہ السلام نے اس لئے فرمائی تھی کہ وہ بت پرستی کی طرف منجر ہوتی تھی اور یہی وجہ تھی کہ ابتدائی دور میں آپ نے سطحی تصویریں بھی جو کعبہ کی دیوار وغیرہ پر تھیں دھلوا دیں۔ اب بھی جہاں بت پرستی کا ڈر ہو وہاں نہ مجسم تصویر ہونا چاہئے نہ سطحی۔ بلکہ سب کی ممانعت ہونی چاہئے۔ اسی طرح ان اگلے بزرگوں کی تصویریں، جن کو مشرک مقدس سمجھ کر اُن کی پوجا کرتے ہیں، ہرگز رکھنا جائز نہیں خواہ عکسی ہوں یا مجسم۔ لیکن جہاں بت پرستی کا ڈر نہ ہو، مثلاً حاکم وقت بعض مجرموں کا فوٹو ان کی گرفتاری کے لئے اتارے یا کسی اور ضرورت کے تحت یا محض تفریح کی نیت سے عکسی تصویر لی جائے تو امید ہے کہ اس کے رکھنے سے گنہگار نہ ہوگا۔ اگرچہ احتیاط اور تقویٰ اسی میں ہے کہ ہر طرح کے فوٹو اور تصویروں سے اجتناب کرے۔ خواہ سطحی ہوں یا مجسم۔ البتہ اگر سطحی تصویر صرف چہرے کی ہو یا آدھے دھڑ کی، تو اس کے جواز میں فقہاء نے بھی کلام نہیں کیا ہے۔ اور مجسم مورت کی حرمت میں کسی کا اختلاف نہیں)۔

مَثَلُ الْأَرْقَمِ إِنْ يُتْرَكْ يَلْقَمْ وَإِنْ يُقْتَلْ يَنْقَمْ. اس کی مثال چت کبرے یا پھولدار سانپ کی طرح ہے

اگر اس کو چھوڑ دو تو نگل جائے گا (ڈسیگا) اور اگر مار ڈالو تو بدلا لیگا (اہل عرب ایسے سانپ کو جن سمجھتے تھے ان کا گمان یہ تھا کہ اگر اس کو مار ڈالیں تو دوسرا جن آ کر اُس کا بدلہ لیتا ہے یہ ایک مثل ہے جو اُس وقت کہی جاتی ہے جب کسی چیز کو نہ چھوڑتے بنتا ہے نہ لیتے ہر طرح مشکل)۔

رَقْنٌ۔ مستعمل نہیں ہے البتہ ترقین مستعمل ہے لکھنے کے معنی میں۔ اور مہندی یا زعفران کا خضاب کرنے اور آراستہ کرنے اور کتابت پر نقطے وغیرہ دے کر اس کو صاف کرنے کے معنی ہیں۔

ثَلَاثَةٌ لَا تَقْرَبُهُمُ الْمَلٰئِكَةُ الْمُتَرَقِّنُ بِالزَّعْفَرَانِ۔ تین آدمیوں کے پاس فرشتے نہیں جاتے (یعنی وہ فرشتے جو رحمت لے آتے ہیں) ان میں سے ایک وہ (مرد) ہے جو زعفران ملے ہوئے ہو یا مہندی۔

رَقُوْنٌ اور رِقَانٌ زعفران اور مہندی۔

رِقَةٌ۔ چاندی یا چاندی کا سکہ (یعنی روپیہ)۔

فِي الرِّقَةِ رُبْعُ الْعُشْرِ۔ چاندی میں چالیسواں حصہ زکوٰۃ کا واجب ہوگا۔

عَفَوْتُ لَكُمْ عَنْ صَدَقَةِ الْخَيْلِ وَالرَّقِيْقِ فَهَاتُوْا صَدَقَةَ الرِّقَةِ۔ گھوڑوں اور غلام لونڈی میں میں نے زکوٰۃ معاف کی، لیکن چاندی کی زکوٰۃ دو! رِقَةٌ اصل میں وَرِقٌ تھا۔ اس کا اصل مقام کتابُ الواو ہے مگر محض لفظی رعایت سے ہم نے اس مقام میں ذکر کر دیا)۔

وَرْقٌ اور وُرُقٌ اور وِرْقٌ اور وَرَقٌ (محیط میں ہے کہ) یہ سب الفاظ وَرِقٌ کے مترادفات ہیں۔

رُقِيٌّ۔ یا رُقِيٌّ یا رُقْيَةٌ کے معنی منتر پڑھ کر پھونکنا اور اوپر چڑھنا۔

تَرْقِيَةٌ۔ اوپر چڑھانا۔

تَرَقِّيْ اور اِرْتِقَاءٌ۔ اوپر چڑھنا۔

اِسْتَرْقُوْا لَهَا فَاِنَّ بِهَا النَّظْرَةَ۔ اس کے لئے کوئی منتر کرو، اس کو نظر لگ گئی ہے۔

مَا كُنَّا نَأْبُنُهُ بِرُقْيَةٍ۔ ہم اُن کو منتر کرنے والا نہیں سمجھتے تھے (نہایہ میں ہے کہ):۔

رُقْيَةٌ اور رُقًى اور رَقْيٌ اور اِسْتِرْقَاءٌ۔ یہ سب الفاظ احادیث میں وارد ہیں۔ اصل میں رُقْيَةٌ وہ منتر ہے جو بخار اور مرگی وغیرہ کے دفع کے لئے پڑھا جاتا ہے اور بعض حدیثوں سے اس کا جواز نکلتا ہے مگر بعض میں اس کی ممانعت بھی وارد ہے۔ جواز کی دلیل وہ حدیث ہے جو اوپر گزری یعنی "اس کے لئے کوئی منتر کرو، اس کو نظر لگ گئی ہے۔" اور ممانعت کی حدیث حسب ذیل ہے:۔

لَا يَسْتَرْقُوْنَ وَلَا يَكْتَوُوْنَ۔ (اللہ تعالیٰ کے اچھے بندے جو بہشت میں بے حساب جائیں گے وہ ہیں جو) نہ منتر کرتے ہیں نہ داغ دیتے ہیں (غرضیکہ طرفین میں بہت سی احادیث وارد ہیں اور ان میں جواز اور اباحت کی صورت اس طرح نکالی ہے کہ جو منتر عربی زبان کے سوا اور کسی زبان میں ہو (جس کے معنی معروف نہ ہوں) اور اس میں اللہ تعالیٰ کے اسماء اور صفات اور اس کے کلام کے سوا اور کچھ الفاظ ہوں، یا منتر کرنے والے کا اعتقاد اُس منتر پر ایسا ہو کہ خواہ مخواہ اس سے فائدہ ہوگا وہ اس پر بھروسہ کرے، تو ایسا منتر مکروہ ہے اور منع ہے اسی لئے ایک حدیث میں آیا ہے مَا تَوَكَّلَ مَنِ اسْتَرْقٰى یعنی جس نے منتر کیا اس کو اللہ تعالیٰ پر بھروسا نہیں رہا لیکن وہ منتر جس میں قرآن کی آیتیں ہوں یا اللہ تعالیٰ کے اسماء اور صفات مذکور ہوں یا وہ منتر جو آں حضرت سے منقول ہو وہ مکروہ نہیں ہے اسی لئے آں حضرت نے ان صحابی سے فرمایا جنھوں نے سورۃ فاتحہ کا منتر کیا تھا اور اُس پر اُجرت بھی لی تھی مَنْ اَخَذَ بِرُقْيَةِ بَاطِلٍ فَقَدْ اَخَذْتَ بِرُقْيَةِ حَقٍّ۔ لوگ تو جھوٹا منتر کر کے روپیہ لیتے ہیں تو نے تو سچا منتر کر کے لیا۔ اور حضرت جابرؓ کی حدیث میں ہے کہ آں حضرتؐ نے فرمایا۔ اچھا یہ منتر مجھ کو سناؤ! انھوں نے سنایا تو آپ نے فرمایا اس میں کوئی قباحت نہیں۔ پہلے آپ اس لئے ڈرے کہ کہیں اس

میں کلمۂ شرک نہ ہو۔ اور جو منتر ایسی زبان میں ہو کہ جس کا مطلب سمجھ میں نہ آئے وہ بھی منع ہے اس کا استعمال جائز نہیں ہے کیونکہ شاید اس میں شرک کا مضمون ہو اب یہ جو حدیث ہے کہ لَا رُقْيَةَ إِلَّا مِنْ عَيْنٍ أَوْ حُمَةٍ۔ یعنی منتر دو ہی باتوں کے لئے ہوتا ہے، نظر لگنے میں یا سانپ بچھو کے ڈنک میں تو اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اور آفتوں میں منتر نا جائز ہے، بلکہ مطلب یہ ہے کہ ان دو آفتوں میں منتر بہت مفید ہوتا ہے، اور آں حضرتؐ نے اپنے کئی اصحاب کو منتر کرانے کا حکم دیا اور کئی آدمیوں کی نسبت سُنا کہ وہ منتر کرتے ہیں تو منع نہیں فرمایا رہی یہ حدیث کہ بہشت میں بے حساب جانے والے وہ لوگ ہیں جو نہ منتر کرتے ہیں نہ داغ دیتے ہیں اور اپنے مالک پر بھروسہ کرتے ہیں، تو اس سے منتر کی ممانعت نہیں ثابت ہوتی بلکہ اس حدیث میں خاص الخاص بندوں کا ذکر ہے یعنی اولیاء اللہ کا، جن کو پورا بھروسہ اپنے پروردگار پر رہتا ہے وہ دوا، علاج، منتر، جھاڑ، پھونک کچھ نہیں کرتے بلکہ تکلیف اور مصیبت کو بھی رضاء محبوب خیال کرکے اس پر خوش رہتے ہیں یہ درجہ عام مسلمانوں کا نہیں ہے، نہ ہم ایسے لوگوں کا اور عوام کا دوا، علاج، منتر، جھاڑ، پھونک کرنا سب درست ہے اس کی مثال یہ ہے کہ حضرت صدیقؓ اپنا سارا مال لے آئے اور آں حضرتؐ کے سامنے رکھ دیا کہ اللہ کی راہ میں صرف کریں، آپؐ نے دریافت فرمایا کہ بال بچوں کو کس پر چھوڑا؟ حضرت صدیقؓ نے عرض کیا، اللہ پر۔ آپؐ نے ان کی اِس قربانی اور ایثار کو نامناسب نہ سمجھا اُن کا مالی تعاون قبول فرمایا۔ برخلاف اِس کے ایک دوسرا شخص کبوتر کے انڈے برابر سونا لایا اور کہنے لگا بس میرے پاس اس کے علاوہ اور کچھ نہیں، آپؐ نے وہی انڈا ایسے زور سے اس شخص کے مارا کہ اگر اس کو لگتا تو وہ زخمی ہو جاتا آپ کا مطلب یہ تھا کہ تیرا یہ درجہ نہیں ہے کہ سارا مال اللہ کی راہ میں دیدے بلکہ کچھ مال بال بچوں کے لئے بھی رکھ کچھ اللہ کی راہ میں دے غرض یہ ہے کہ شریعت کے احکام اور اوامر مختلف حالات میں مختلف ہوتے ہیں اور جن لوگوں نے مطلقاً ہر طرح کے منتر سے منع کیا ہے اور جنھوں نے مطلقاً منتر کو جائز رکھا ہے دونوں فریق نے احادیث میں غور نہیں کیا اور افراط و تفریط میں پڑ گئے اور تعجب تو ان اہلِ حدیث پر آتا ہے جو منتر سے تو لوگوں کو منع کرتے ہیں اور پھر ذرا سی بیماری ان کو ہوتی ہے تو حکیم اور ڈاکٹر کے پاس دوڑے جاتے ہیں منتر بھی دوا کی طرح ہے جب دوا کو جائز رکھتے ہو تو اس کو بھی جائز رکھو اور اگر تم اہلِ توکّل کے درجہ پر پہنچ گئے ہو تو نہ دوا کرو نہ دارو نہ جھاڑ نہ پھونک ہر حال میں صابر اور شاکر رہو)۔

قَرَقَيْتُ بِأُمِّ الْكِتٰبِ۔ میں نے سورۂ فاتحہ کا منتر کیا (اس کو پڑھ کر آفت رسیدہ پر پھونکا)۔

إِنِّي لَا رَقِي۔ میں منتر کرتا ہوں۔

مَا يُعْطٰى فِي الرُّقْيَةِ۔ منتر کی اجرت میں کچھ لیا جائے اس کا بیان۔

هُمُ الَّذِيْنَ لَا يَسْتَرْقُوْنَ وَلَا يَتَطَيَّرُوْنَ۔ وہ لوگ وہ ہیں جو نہ منتر کرتے ہیں نہ بدشگونی لیتے ہیں (بد فالی یہ کہ کسی کے آنے کو منحوس سمجھا جائے یا اسی طرح کی کسی دوسری صورت سے بُرا شگون لینا۔)

لَا رُقْيَةَ إِلَّا مِنْ عَيْنٍ أَوْ حُمَةٍ أَوْ دَمٍ۔ منتر تین باتوں ہی کے لئے ہوتا ہے، بدنظری یا ڈنک مارنے یا نکسیر پھوٹنے۔

رُقٰى۔ جمع ہے "رُقْيَةٌ"

كَانَ يُرْقٰى بِمَكَّةَ مِنَ الْعَيْنِ قَبْلَ أَنْ يُنْزَلَ عَلَيْهِ۔ آں حضرتؐ پر بدنظری کا منتر مکہ میں کیا جاتا آپ پر نزولِ وحی سے پہلے۔

إِنَّ جِبْرِيْلَ رَقَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حضرت جبرئیلؑ نے آں حضرتؐ پر منتر کیا۔ (یعنی قرآن کی آیتیں اور دُعائیں پڑھ کر، ایسے منتر میں کوئی قباحت نہیں اور جس نے اس کو ناجائز رکھا اس کا قول غلط ہے) مجمع البحار میں ہے کہ اہلِ کتاب کے منتروں میں اختلاف ہے حضرت صدیقؓ نے اس کو

...کھا اور امام مالکؒ نے اس کو مکروہ سمجھا ہے اِس خیال سے کہ اہل کتاب نے اپنی کتاب میں تحریف کی ہے۔ میں کہتا ہوں مشرکین کے منتر بالاتفاق جائز نہیں ہیں جب اس میں شرک کفر کے مضامین ہوں یا ایسے الفاظ ہوں جن کے معنی سمجھ میں نہیں آتے۔)

لَقَدْ رَقِيْتُ عَلٰى ظَهْرِ بَيْتٍ۔ میں ایک گھر کی چھت پر چڑھا۔

فَرَقِيَ الْمِنْبَرَ۔ پھر منبر پر چڑھ گئے۔

حَتّٰى رَقِيَ فَسَقَى الْكَلْبَ۔ اوپر چڑھ کر کتے کو پانی پلایا۔

لَمْ يَكُنْ بَيْنَهُمَا اِلَّا اَنْ يَّنْزِلَ هٰذَا وَيَرْقٰى هٰذَا۔ بلال اور عبد اللہ ابن امّ مکتوم دونوں کی اذانوں میں زیادہ فاصلہ نہ ہوتا بلکہ اتنا ہی ہوتا کہ بلال اذان دے کر اترتے اور عبد اللہ ابن امّ مکتوم اذان دینے کو چڑھتے (مطلب یہ ہے کہ بلال طلوعِ فجر سے ذرا پیشتر اذان دیدیتے تاکہ جس نے سحری نہ کھائی ہو وہ کھالے، جو سو رہا ہو وہ جاگے اور نماز کی تیاری کرے اور اذان کے بعد وہیں ٹھہرے رہ کر فجر کو دیکھا کرتے فجر طلوع ہوتے ہی اُتر آتے اور عبد اللہ ابن امّ مکتوم کو اشارے سے خبر دیتے کہ صبح ہوگئی۔ وہ اذان دینے کے مقام پر چڑھ کر اذان دیتے۔ اِس حدیث سے فجر کے لئے دو اذانوں کا ثبوت ہوتا ہے اور حنفیہ نے اس سے انکار کیا ہے)

فَرَقِيْتُ حَتّٰى كُنْتُ فِيْ اَعْلَاهُ۔ میں چڑھا یہاں تک اُس کی بلندی پر پہنچ گیا۔

وَلٰكِنَّهُمْ يَرْقُوْنَ فِيْهِ (یہ شیطان فرشتوں کی باتیں چُرانے والے ان میں بہت کچھ اپنی طرف سے بڑھاتے ہیں ایک بات اگر کبھی سُن لیتے ہیں تو اس میں سو جھوٹ اپنی طرف سے ملاکر اپنے دوستوں کے کانوں میں پھونکتے ہیں)۔

كُنْتُ رَقَّاءً عَلَى الْجِبَالِ۔ میں پہاڑوں پر بڑا چڑھنے والا تھا۔

اِقْرَأْ وَارْقَ فَاِنَّ مَنْزِلَكَ اٰخِرُ اٰيَةٍ۔ (حافظ قرآن سے کہا جائے گا کہ تو قرآن کی ایک ایک آیت) پڑھتا جا اور اوپر چڑھتا جا (بہشت کی سیڑھیاں شمار میں اُتنی ہی ہیں جتنی قرآن کی آیتیں) تیرا ٹھکانہ اخیر آیت پر ہے (جہاں تک تو پڑھ سکے ——— پھر جو قرآن کی ساری آیتیں[1] پڑھ لے گا وہ بلندی اور رفعت کے انتہائی درجہ پر پہنچ جائے گا اور جس کو تھوڑا قرآن یاد ہے وہ پڑھتے پڑھتے اخیر آیت پر مقام کرے گا)۔

لَا رُقْيَةَ اِلَّا مِنْ حُمَّى۔ منتر بخار ہی کے لئے ہے (یعنی بخار کے لئے زیادہ نافع ہے یہ مطلب نہیں کہ اور بیماریوں میں منتر جائز نہیں، کیونکہ منتر ہر ایک درد اور دُکھ کے لئے کرنا جائز ہے)

بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ مِنْ كُلِّ دَاءٍ يُؤْذِيْكَ۔ میں اللہ کے نام سے تجھ پر منتر کرتا ہوں ہر ایک بیماری کے لئے جو تجھ کو ستاتی ہے۔

اَللّٰهُمَّ هَبْ لِيْ رُقْيَةً مِّنْ ظُلْمَةِ الْقَبْرِ۔ یا اللہ مجھ کو قبر کی تاریکی دُور کرنے کا منتر عطا فرما۔

رَقَى النَّبِيُّ حَسَنًا وَّحُسَيْنًا۔ آں حضرتؐ نے امام حسن اور امام حسین علیہما السلام کے لئے منتر کیا۔

رَقْيٌ (یَرْقٰی)۔ بند ہوا خون یا آنسو۔

مَا لَا يَرْقَى مِنَ الدَّمِ۔ جو خون بند نہ ہو ہمیشہ بہتا رہے۔

رُقَيَّةُ۔ آں حضرتؐ کی صاحبزادی جو حضرت عثمانؓ سے منسوب تھیں۔ اسی طرح حضرت امّ کلثوم آپ کی دوسری صاحبزادی وہ بھی حضرت عثمان رضؓ سے منسوب ہوئیں اور امامیہ کا یہ قول قطعی غلط ہے کہ یہ دونوں آپ کی ربیبہ تھیں صاحبزادیاں نہ تھیں۔ تمام اہلِ سیر اور تواریخ کا اِس پر اتفاق ہے کہ یہ دونوں صاحبزادیاں حضرت خدیجہ رضؓ کے بطن سے پیدا ہوئی تھیں مگر چونکہ امامیہ حضرت عثمان سے جلتے ہیں اس جلن سے ان دونوں

[1] یعنی چھ ہزار دو سو چھبیس۔ ۱۲ منہ

صاحبزادیوں کے نسب کا بھی انکار کرنے لگے۔ معاذ اللہ۔

لَا تَسُبُّوا الْاِبِلَ فَاِنَّھَا رَقُوْءُ الدَّمِ۔ اونٹ کو برا نہ کہو وہ خون کو روکتا ہے (یعنی دیت میں دیا جاتا ہے تو اس کے سبب قاتل کی جان بچتی ہے)۔

بابُ الراءِ مع الکاف

رَکْبٌ۔ گھٹنے پر مارنا یا گھٹنے سے مارنا، اونٹ کے سوار جن کی تعداد تین سے کم نہ ہو۔

رَکَبٌ۔ گھٹنا بڑا ہونا۔

رُکُوْبٌ۔ سوار ہونا، مرتکب ہونا۔

تَرْکِیْبٌ۔ سواری کے لئے گھوڑا وغیرہ عاریتاً دینا، دو یا تین یا زیادہ چیزوں کو ملانا، تلے اوپر رکھنا۔

اِرْتِکَابٌ۔ کوئی کام کر بیٹھنا۔

اِذَا سَافَرْتُمْ فِی الْخِصْبِ فَاَعْطُوا الرُّکُبَ اَسِنَّتَھَا۔ جب تم ارزانی کے موسم میں سفر کرو تو اونٹوں کو ان کی مہاریں دیدو (یعنی ان کو چھوڑ دو، چرنے دو۔ آہستہ آہستہ چلتے جائیں اور چرتے جائیں یہ نہیں کہ ان کی باگ کھینچ کر پکڑو تیز چلاؤ، اور ان کو چرنے نہ دو)۔

رُکُبٌ جمع ہے رِکَابٌ کی۔ یعنی سواری کے اونٹ۔ بعض نے کہا رَکُوْبٌ کی جمع ہے یہ عام ہے سواری کے ہر جانور کو شامل ہے۔

اَبْغِنِیْ نَاقَۃً حَلْبَانَۃً رَکْبَانَۃً۔ میرے لئے ایسی اونٹنی ڈھونڈھ جو دودھیل ہو اور سواری بھی دیتی ہو۔

سَیَاْتِیْکُمْ رُکَیْبٌ مُبْغَضُوْنَ فَاِذَا جَاؤُکُمْ فَرَحِّبُوْا بِھِمْ۔ تمہارے پاس کچھ سوار آئیں گے جن کو تم برا سمجھو گے (کیونکہ وہ زکوٰۃ کی وصولی کے لئے آئیں گے اور ہر ایک آدمی کو بہ مقتضائے بشریت مال کا دینا ناگوار ہوتا ہے) جب وہ تمہارے پاس آئیں تو اُن کو مرحبا کہو (خوشی اور خاطر داری سے اُن کے ساتھ پیش آؤ)۔

رُکَیْبٌ تصغیر ہے رَکْبٌ کی جو اسم جمع ہے۔ اگر رَکْبٌ رَاکِب کی جمع ہوتی جیسا بعضوں نے کہا ہے تو تصغیر میں رُوَیْکِبُوْنَ آتا — لَا تَرْکَبُوا الْبَحْرَ۔ سمندر میں مت سوار ہو (یعنی دریا کا سفر نہ کرو مگر تین ضرورتوں سے حج یا عمرہ یا جہاد کے لئے)۔

لَا یَزَالُ رَاکِبًا مَا انْتَعَلَ آدمی جب تک جوتا پہنے ہے گویا وہ سوار ہے (پیادہ نہیں کیونکہ جوتے کی وجہ سے چلنے میں آسانی ہوتی ہے پاؤں میں کوئی چیز نہیں چبھتی)۔

بَشِّرْ رَاکِبَ السُّعَاۃِ بِقِطْعٍ مِّنْ جَھَنَّمَ مِثْلِ قُوْرِ حِسْمٰی۔ جو شخص زکوٰۃ کے تحصیلداروں کی جھوٹی شکایتیں کرے (ان پر غلط الزام لگائے کہ انھوں نے زیادہ وصول کر لیا یا ظلم کیا) اُس کو دوزخ کے ایک ٹکڑے کی مبارک باد دے جو حسمٰی کے پہاڑ برابر ہوگا۔ (حسمٰی ایک شہر کا نام ہے۔ بعض نے کہا حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ جو شخص ظالم تحصیلداروں کا ساتھی بنے اُن سے لوگوں پر ظلم کرائے ظالموں کا رفیق اور دوست ہو، تو اُس کو دوزخ کی بشارت دیدو! جب ظالم کے رفیق اور دوست کی یہ سزا ہو تو خود ظالم کو کیسی سزا ملے گی؟)

لَوْ نُتِجَ رَجُلٌ مُھْرًا لَّہٗ لَمْ یُرْکَبْ حَتّٰی تَقُوْمَ السَّاعَۃُ۔ اگر کسی شخص کا بچھیرا (گھوڑے کا بچہ) پیدا ہو تو وہ سواری کے لائق ہونے سے پیشتر قیامت آجائے گی (اہل عرب کہتے ہیں کہ):-

اَرْکَبَ الْمُھْرُ۔ بچھیرا اب سواری کے قابل ہوگیا۔

اِنَّمَا تَھْلِکُوْنَ اِذَا صِرْتُمْ تَمْشُوْنَ التَّرَکْبَادَ کَاَنَّکُمْ یَعَاقِیْبُ حَجَلٍ۔ تم اس وقت تباہ ہوگے جب سر اٹھائے ہوئے بے فکری سے اِس طرح چلو گے جس طرح چکور چلتا ہے (چکور ایک ایسا پرندہ ہے جو جلد بازی اور گھبراہٹ اور تیزی میں مشہور ہے اس کی مادہ کو جب شکاری پکڑتا ہے تو وہ گھبرا کر ایسا تیز دوڑتا ہے کہ اپنے آپ کو اس پر گرا دیتا ہے اور مادہ کے ساتھ خود بھی گرفتار ہو جاتا ہے۔

یہ ہے کہ تم میں تقلید اور باپ دادا کے رسم و رواج کی پابندی ایسا زور کرے گی کہ اندھا دُھند اس کی پیروی کروگے اور غور و فکر چھوڑ دو گے اُن خس و خاشاک کی طرح، جن کو ہوا کا ہلکا سا جھونکا کہیں سے کہیں لاڈالتا ہے، لوگ جو طرزِ زندگی اختیار کریں گے وہی تم بھی اختیار کرلوگے اور قرآن و حدیث سے اصولِ زندگی کا اخذ کرنا چھوڑ دوگے۔)

فَإِذَا عُمَرُ قَدْ رَكِبَنِي۔ یکایک کیا دیکھتا ہوں کہ عمرؓ مجھ پر سوار ہیں (یعنی میرے پیچھے ہی آن پہنچے)۔

ثُمَّ رَكِبْتُ أَنْفَهُ بِرُكْبَتِي۔ پھر میں نے گھٹنا اس کی ناک پر مارا (گھٹنے سے اس کی ناک پر ضرب لگائی)

أَمَا تَعْرِفُ الْأَزْدَ وَرُكَبَهَا اِتَّقِ الْأَزْدَ لَا يَأْخُذُوكَ فَيَرْكُبُوكَ۔ کیا تو ازد قبیلے کے لوگوں کو اور ان کے گھٹنوں کی مار نہیں جانتا ازد قبیلہ والوں سے بچا رہ ایسا نہ ہو وہ تجھ کو پکڑ لیں پھر گھٹنوں سے تجھ کو ماریں (ازد قبیلے کے لوگوں میں گھٹنے سے مارنا بہت مروج تھا)۔

إِنَّ الْمُهَلَّبَ بْنَ أَبِي صُفْرَةَ دَعَا بِمُعَاوِيَةَ بْنِ عَمْرٍو وَجَعَلَ يَرْكُبُهُ بِرِجْلِهِ فَقَالَ أَصْلَحَ اللهُ الْأَمِيرَ أَعْفِنِي مِنْ أُمِّ كَيْسَانَ۔ مہلب بن ابی صفرہ نے معاویہ بن عمرو کو بلایا اور گھٹنوں سے اس کو مارنے لگا۔ معاویہ نے کہا اللہ تعالیٰ امیر کی بھلائی کرے مجھ کو ام کیسان سے معاف رکھو (ام کیسان ازد کی لغت میں گھٹنے کی کنیت ہے)۔

ثَنِيَّةُ رَكُوبَةَ۔ رکوبہ کی گھاٹی (وہ ایک مشہور گھاٹی ہے مکہ اور مدینہ کے درمیان عرج کے پاس آں حضرتؐ ادھر تشریف لے گئے تھے)۔

لَبَيْتٌ بِرُكْبَةَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ عَشَرَةِ أَبْيَاتٍ بِالشَّامِ (حضرت عمرؓ نے کہا رکبہ میں ایک مکان اگر ہو تو وہ شام کے دس مکانوں سے زیادہ مجھ کو پسند ہے (رُکبہ ایک مقام کا نام ہے ملک حجاز میں، اُس زمانہ میں وہ ایک صحت خیز مقام تھا اور اُن دنوں شام میں طاعون پھیلا ہوا تھا)۔

اُدْخُلْ رِكَابَكَ۔ اپنی سواری کے اونٹوں میں چلا جا۔

رِكَابٌ کا مفرد رَاحِلَةٌ ہے۔

جَعَلَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رُكُوبٍ بَيْنَ يَدَيْهِ۔ آں حضرتؐ نے مجھ کو اپنے سامنے کے سواروں میں رکھا۔

رُكُوبٌ۔ بہ ضمہ را راکب کی جمع ہے اور بہ فتحہ را بہ معنی سواری کا جانور۔

وَيْلَكَ ارْكَبْهَا۔ ارے تیری خرابی ہو اس پر سوار ہو جا۔ (یعنی ہدی کے جانور پر جو قربانی کے لئے مکہ کو جا رہی تھی امام احمد اور اہلِ حدیث نے اسی حدیث کے موافق ہدی کے جانور پر سوار ہونا درست رکھا ہے۔ کیونکہ اس میں جانور کو کوئی تکلیف نہیں، سواری کے لئے جانور ہونے کے باوجود پیدل چلنا اور تکلیف اُٹھانا نادانی ہے لیکن شافعیہ اور حنفیہ نے ضرورت کے وقت اس کو جائز رکھا ہے)۔

بَابُ الْبِنَاءِ بِغَيْرِ مَرْكَبٍ وَلَا نِيرَانٍ۔ اپنی عورت کے پاس جانا بغیر سواری اور بغیر آگ کے (یعنی نئی منکوحہ عورت سے صحبت کرنے کے لئے ایک روایت میں بِغَيْرِ رُكُوبٍ ہے یعنی بغیر سواروں کے۔ مطلب یہ ہے کہ بغیر دھوم دھام کے چھپاتے جانا)۔

خَيْرُ نِسَاءٍ رَكِبْنَ الْإِبِلَ اُن عورتوں میں بہتر جو اونٹ پر سوار ہوتی ہیں (یعنی عرب کی عورتوں میں)۔

كُنَّا فِي رَكْبَةٍ۔ ہم چند شتر سواروں میں تھے۔

رَكَبَةٌ۔ شتر سواروں کی جماعت جن کی تعداد دس یا دس سے زیادہ ہو۔

نَشْتَرِي الطَّعَامَ مِنَ الرُّكْبَانِ۔ بنجاروں سے مل کر (جو باہر سے غلہ کرانا وغیرہ لاتے ہیں) اناج خریدنے سے منع فرمایا (بلکہ غلہ کے تاجروں کو بستی میں آنے دیا جائے، اور جب بازار کا بھاؤ ان کو معلوم ہو جائے اُس وقت خرید و فروخت کرنی چاہیے۔ تاجروں کے بازار میں غلہ لے کر آنے کے

بجائے گاہکوں یا دلالوں کا دیہات میں جا کر سودا کرنے میں عوام اور
بنجاروں دونوں کے نقصانات کا احتمال ہے)۔
صَلَّوْا رِجَالاً وَّرُکْبَانًا۔ لوگوں نے پیدل اور سواری
پر سوار رہ کر نماز پڑھی۔
وَاَرْبَعَۃُ رَکَائِبَ۔ اور چار اونٹ سواری کے۔
رَکَائِبُ۔ رَکُوْبَۃٌ کی جمع ہے۔
لَوْ اَنَّ النَّاسَ یَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ مَا سَارَ رَاکِبٌ
بِلَیْلٍ وَّحْدَہٗ۔ اگر لوگ وہ باتیں جانتے ہوتے جو میں جانتا
ہوں تو کوئی سوار رات کو تنہا سفر نہ کرتا (کیونکہ اس میں طرح
طرح کے اندیشوں کے سوا دینی نقصان بھی ہے، جماعت فوت
ہوتی ہے)۔
مَسْجِدُ السَّھْلَۃِ فِیْہِ مَنَاخُ الرَّاکِبِ۔ سہلہ کی مسجد
(جو کوفہ میں ہے) وہیں سوار کے اونٹ بٹھانے کا مقام ہے
(سوار سے مراد حضرت خضر ہیں)۔
اِذَا وَضَعْتَ رِجْلَکَ فِی الرِّکَابِ۔ جب تو اپنا پاؤں
رکاب میں رکھے (یعنی زین کی رکاب جس پر سوار کا پاؤں رہتا ہے)
اِنْ کُنْتُمْ اَثْخَنْتُمْ فِی الْقَوْمِ وَاِلَّا فَارْکَبُوْا
اَکْتَافَھُمْ۔ اگر تم اُن کو خوب قتل کر چکے (ان کا زور بالکل ٹوٹ
گیا) تو خیر ورنہ ان کے کندھوں پر سوار ہو (ان کی مشکیں کسو)
وَکَانَ عِنْدَ رَکَائِبِہٖ یُلْقِمُھَا خَبَطًا۔ حضرت علی اپنی
سواری کے اونٹوں کے پاس تھے اُن کو پتے کھلا رہے تھے۔
لَیْسَ عَلٰی رَکَبِھَا شَعْرٌ۔ اس کے پیڑو پر بال نہیں ہیں
یَوْمُ الْمَرْکَبِ۔ بادشاہ اور حاکم کے سواری کا دن۔
رَکْحٌ۔ اعتماد کرنا، ٹیکا دینا۔
رُکُوْحٌ۔ مائل ہونا، رجوع کرنا۔
اِرْکَاحٌ۔ ٹیکا لگانا، لاچار کرنا۔
لَا شُفْعَۃَ فِیْ فِنَاءٍ وَّلَا طَرِیْقٍ وَّلَا رُکْحٍ۔
میدان اور رستے اور گھر کے پیچھے کی جانب جو کونا ہوتا ہے اس
میں شفعہ نہیں ہے۔

رُکْحٌ۔ (محیط میں ہے کہ) رُکْحٌ پہاڑ کا کونا اور گھر کا
صحن اور پایہ کے لئے استعمال ہوتا ہے۔
اَھْلُ الرُّکْحِ اَحَقُّ بِرُکْحِھِمْ۔ گھر کے کونہ والے اپنے
کونہ کے زیادہ حقدار ہیں۔
مَا اُحِبُّ اَنْ اَجْعَلَ لَکَ عِلَّۃً تَرْکَحُ اِلَیْھَا (حضرت
عمرؓ نے عمرو بن عاص سے کہا) میں یہ نہیں چاہتا کہ تجھ کو ایک
خرخشہ میں پھنسا دوں، تو اس طرف جھک جائے (اہل عرب
کہتے ہیں کہ)۔
رَکَحْتُ اِلَیْہِ اور اَرْکَحْتُ اور اِرْتَکَحْتُ۔ یعنی
میں نے اُس پر تکیہ کیا، اُدھر مائل ہوا، ادھر رجوع کیا۔
رُکُوْدٌ۔ جم جانا، ٹھہر جانا، آرام کرنا۔
نَھٰی اَنْ یُّبَالَ فِی الْمَاءِ الرَّاکِدِ۔ (آنحضرتؐ نے
تھمے ہوئے پانی میں (جو بہتا نہ ہو) پیشاب کرنے سے منع فرمایا)
فِیْ رُکُوْعِھَا وَسُجُوْدِھَا وَرُکُوْدِھَا۔ نماز کے رکوع
اور سجدے اور قعدہ میں (قعدہ وہ سکون جو حرکات کے درمیان
ہوتا ہے جیسے رکوع اور سجود کے درمیان سیدھا کھڑا ہونا اور
دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنا)۔
اَرْکُدُ بِھِمْ فِی الْاُوْلَیَیْنِ وَاَحْذِفُ فِی الْاُخْرَیَیْنِ
میں چار رکعتی نماز میں پہلی دو رکعتوں کو طول کرتا ہوں اور
پچھلی دو رکعتوں کو مختصر پڑھتا ہوں (جیسے آں حضرتؐ کا طریق
تھا۔ یہ سعد بن ابی وقاصؓ نے حضرت عمرؓ سے کہا جب
کوفہ والوں نے ان کی شکایت کی تھی کہ ان کو نماز پڑھانا ہی
اچھی طرح نہیں آتا)۔
فَاَرْکُدُ ھُمْ وَاُخِفُّ۔ میں اُن کے لئے نماز کو لمبا
کرتا ہوں اور ہلکا کرتا ہوں (ایک روایت میں اَحْذِفُ
ہے) (عرب کے لوگ کہتے ہیں)۔
رَکَدَ الْمَاءُ وَالرِّیْحُ۔ پانی تھم گیا، ہوا تھم گئی۔
رَکَدَ الْمِیْزَانُ۔ ترازو تھم گیا (یعنی دونوں طرف
وزن برابر ہوا)۔

رَکْزٌ - گاڑنا، پیدا کرنا، جمانا، پھڑکنا۔
تَرْکِیْزٌ - گاڑنا۔
اِرْکَازٌ - خزانہ یا کان ہونا۔
اِرْتِکَازٌ - پھڑکنا، جمجانا، ٹیکا لگانا۔
وَفِی الرِّکَازِ الْخُمُسُ - رکاز میں پانچواں حصّہ لیا جائیگا
(رکاز اہلِ حجاز کی اصطلاح میں اُن خزانوں کو کہتے ہیں، جو زمانہ جاہلیت کے دفن شدہ ملیں۔ اور اہلِ عراق اِس لفظ کو کان کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ اہلِ عرب کہتے ہیں :-
اَرْکَزَ الرَّجُلُ - جب اُس نے رکاز پائی ایک روایت میں فِی الرَّکَائِزِ ہے یہ جمع ہے رَکِیْزَۃٌ یا رِکَازَۃٌ کی)
اِنَّ عَبْدًا وَجَدَ رِکْزَۃً عَلٰی عَہْدِہٖ فَاَخَذَھَا مِنْہُ
ایک غلام نے حضرت عمرؓ کے زمانے میں سونے کا ایک بڑا ٹکڑا (پایا) آپ نے اُس سے لے لیا (اور بیت المال میں داخل کر دیا)
ھُوَ رِکْزُ النَّاسِ (ابن عباسؓ نے قسورہ کی تفسیر میں کہا) وہ لوگوں کی اجتماعی آواز جو آہستہ اور باریک ہو کر پہنچے۔ (بعض نے کہا "قسورہ" تیر اندازوں کی جماعت)۔
یَرْکُزُ بِعُوْدٍ - آپ ایک لکڑی کو زمین میں ٹھونس رہے تھے (تاکہ جم جائے)۔
یَرْکُزُ الْعَنَزَۃَ - برچھی گاڑ رہے تھے۔
سُئِلَ مَا الرِّکَازُ فَقَالَ الذَّھَبُ وَالْفِضَّۃُ الَّذِیْ خَلَقَہُ اللّٰہُ فِی الْاَرْضِ یَوْمَ خَلَقَہٗ - آنحضرتؐ سے پوچھا گیا رکاز کیا ہے فرمایا وہ سونا اور چاندی جو اللہ نے زمین میں بنایا اس دن جس دن زمین کو پیدا کیا
مَرْکَزٌ - دائرہ کا بیچ کا نقطہ، وطن، اصلی ٹھکانا۔
مَرْکَزُ الرَّحْلِ - زین رکھنے کا مقام۔
اَلْوَلِیْمَۃُ فِی الرِّکَازِ - یعنی قدوم الرجل من مکۃ کذا فی مجمع البحرین۔
رَکْسٌ - اونٹ کو اُلٹ دینا۔
رِکَاسٌ - رسّی سے باندھنا۔[^۱]

اِرْکَاسٌ - چھالی اُبھرنا، اوندھا دینا، لوٹا دینا۔
اُتِیَ بِرَوْثٍ فَقَالَ اِنَّہٗ رِکْسٌ - آں حضرتؐ کے پاس استنجا کے لئے لید لائی گئی (یعنی گھوڑے یا خچر یا گدھے کا گوہ) آپ نے فرمایا یہ تو پلید ہے (اہلِ عرب کہتے ہیں :-
رَکَسْتُ الشَّیْئَ وَاَرْکَسْتُہٗ - میں نے اُس کو پھیر دیا لوٹا دیا، اُلٹ دیا)
اَللّٰھُمَّ ارْکُسْھُمَا فِی الْفِتْنَۃِ رَکْسًا - یا اللہ ان کو بلا اور فتنے میں خوب لوٹا دے (اُس میں پھنس جائیں نکل نہ سکیں)
اَلْفِتَنُ تَرْتَکِسُ بَیْنَ جَرَاثِیْمِ الْعَرَبِ
فساد عربوں کے جڑوں میں ہجوم کرے گا (اُن کے رئیسوں میں پھوٹ پڑ جائے گی ایک دوسرے سے لڑتا رہے گا کبھی امن چین نہ ہوگا۔)
اِنَّکَ مِنْ اَھْلِ دِیْنٍ یُقَالُ لَھُمُ الرَّکُوْسِیَّۃُ - تو اس دین کا (ایک فرد) ہے جس کو رکوسیہ کہتے ہیں۔ (وہ نصاریٰ اور صابئین کے درمیان ایک دین ہے)۔
رَکَاسَۃٌ اور رِکَاسَۃٌ - جو رسّی زمین میں گھسیڑ دی جائے جیسے اٰخِیَّۃٌ ہے۔
رَکْضٌ - پاؤں ہلانا، لات مارنا، دفع کرنا، بھاگنا، دوڑنا۔
مُرَاکَضَۃٌ - گھوڑ دوڑ۔
اِرْتِکَاضٌ - حرکت کرنا - اضطراب کرنا۔
اِنَّمَا ھِیَ رَکْضَۃٌ مِّنَ الشَّیْطٰنِ - یہ تو شیطان کی ایک لات ہے (مطلب یہ ہے کہ شیطان نے اس بیماری کی وجہ سے عورت کو نقصان پہنچانے کا موقع حاصل کر لیا۔ اب اس کو نماز روزے وغیرہ میں بڑی دقت کا سامنا ہوتا ہے۔ کیونکہ استحاضہ اور حیض دونوں میں التباس ہو جاتا ہے)۔
اَلنَّفْسُ الْمُؤْمِنُ اَشَدُّ ارْتِکَاضًا عَلَی الذَّنْبِ مِنَ الْعُصْفُوْرِ حِیْنَ یُنْدَفُ بِہٖ - ایماندار آدمی کو

[^۱]: لہ رِکَاس وہ رسّی جو اونٹ کی نکیل سے لے کر اس کے پہونچوں تک باندھی جاتی ہے، اس کا سر معلق رہ جاتا ہے۔ ۱۲

گناہ پر ایسی بے چینی ہوتی ہے، جتنی بے چینی چڑیا کو ہوتی ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ کیونکہ جب جال اس پر پڑ جاتا ہے (اور وہ پھنس جاتی ہے تو کس اضطراب کے ساتھ پھڑپھڑاتی ہے ایسا ہی مومن سے اگر کوئی گناہ ہو جاتا ہے تو گھبراتا رہتا ہے روتا پیٹتا ہے اور توبہ استغفار کرتا ہے)۔

اِنَّا لَمَّا دَفَنَّا الْوَلِيْدَ رَكَضَ فِيْ لَحْدِهٖ ۔ جب ہم نے ولید بن عبد الملک بن مروان کو دفن کیا تو اس نے اپنی قبر میں پاؤں مارے (جیسے کوئی تڑپتا ہے۔ یہ عمر بن عبد العزیز رحؒ نے کہا جو ولید کے چچا زاد بھائی تھے اور ولید کی تجہیز و تکفین انہوں ہی نے کی تھی)۔

فَدَخَلْتُ مِرْبَدًا فَرَكَضَتْنِيْ ۔ میں اونٹوں کے تھان میں گیا وہاں ایک اونٹنی نے میرے لات ماری۔

حَتّٰى رَكَضَ بِرِجْلِهٖ ۔ یہاں تک کہ پاؤں مارنے لگا (جیسے مرتے وقت ہوتا ہے)۔

رَكَضَ ۔ گھوڑے کو ایڑ لگائی تاکہ وہ جلدی چلے۔

اَرْكَضَتِ الْفَرَسُ ۔ گھوڑی کا بچہ اس کے پیٹ میں ہلا۔

اِنَّمَا هُوَ عِرْقٌ عَانِدٌ اَوْ رَكْضَةٌ مِّنَ الشَّيْطٰنِ ۔ یہ استحاضہ ایک رگ کا خون ہے جو شرارت کرتی ہے یا شیطان کی لات ہے (حالانکہ آرام و تکلیف اور نفع و ضرر دونوں کا خالق اللہ تعالیٰ ہے مگر بری بات کو سبب کی طرف منسوب کرتے ہیں جیسے فرمایا "وما اصابك من سيئة فمن نفسك" اور یہ محاورہ قرآن و حدیث میں بکثرت پایا جاتا ہے جیسے "وما انسانيه الا الشيطان" اور جس شخص نے سبب کی طرف نسبت دینے کو مطلقاً شرک قرار دیا ہے وہ بیوقوف ہے بات یہ ہے کہ مومن بھی کہتا ہے "ابنت الربيع البقل" اور ایک کافر دہریہ بھی کہتا ہے۔ مگر مومن کا کہنا کفر نہیں ہے کیونکہ مومن اصل خالق اللہ تعالیٰ کو جانتا ہے اور ربیع کو سبب سمجھ کر اس کی طرف مجازاً اسناد کرتا ہے۔ برخلاف کافر کے وہ سبب ہی کو اصل علت قرار دیتا ہے اور مسبب الاسباب کا قائل نہیں ہوتا۔ اس نکتہ کو خوب سمجھ کر مستحضر رکھنا چاہیئے اور مومنوں کو مجازی اسنادات کی وجہ سے کافر قرار دینے سے پرہیز کرنا چاہیئے)۔

رَكْعَةٌ ۔ ایک بار رکوع کرنا یا نماز کی ایک رکعت جس میں قیام اور رکوع اور دو سجدے ہوتے ہیں۔

رُكُوْعٌ ۔ نماز پڑھنا، کبڑا ہو جانا۔

نَهَانِيْ عَنْ اَقْرَاءُ وَاَنَا رَاكِعٌ اَوْ سَاجِدٌ ۔ رکوع یا سجدے میں قرآن پڑھنے سے مجھ کو منع فرمایا (کیونکہ رکوع اور سجدہ اپنے مالک کی بارگاہ میں بے انتہا عاجزی دکھانا ہے اس وقت بندے کو اپنے مالک کی ثنا اور تعریف اور اپنے مطلب کا سوال کرنا چاہیئے۔ قرآن اللہ تعالیٰ کا کلام ہے اس کا پڑھنا ایسی حالت میں غیر موزوں ہے)۔

رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ فِي الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ ۔ پہلے حضر اور سفر دونوں حالتوں میں دو دو رکعتیں ہر نماز کی فرض ہوئی تھیں (پھر حضر میں نماز بڑھا دی گئی، ظہر اور عصر اور عشاء کی چار چار رکعتیں ہو گئیں اور نماز سفر اپنے حال پر رہی)۔

رَكْعَتَانِ لَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَعُهُمَا ۔ دو نمازوں کو آنحضرتؐ کبھی نہیں چھوڑتے تھے۔

لَا يُسَبِّحُ بَيْنَهُمَا بِرَكْعَةٍ وَلَا بَعْدَ الْعِشَاءِ بِسَجْدَةٍ ۔ مغرب اور عشا کے درمیان آپ نفل نہیں پڑھتے تھے اور نہ عشاء کے بعد دوگانہ پڑھتے تھے۔

وَهُمْ رُكُوْعٌ ۔ وہ لوگ اس وقت رکوع میں تھے۔

رُكُوْعٌ ۔ رَاكِعٌ کی جمع ہے۔

رَكَعَ وَسَجَدَ وَهُوَ قَائِمٌ ۔ آپ نے کھڑے کھڑے رکوع اور سجدہ کیا (یعنی قیام کی حالت میں رکوع اور سجدے کی طرف انتقال کیا)۔

مَنْ اَدْرَكَ الرَّكْعَةَ فَقَدْ اَدْرَكَ السَّجْدَةَ ۔ جس نے رکوع پا لیا اس نے وہ رکعت پا لی (مگر سورۂ فاتحہ نہ ہونے سے بڑی خیر و برکت فوت ہوئی)۔

مَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً فَقَدْ اَدْرَكَ الصَّلٰوةَ ۔ جس

رکوع پالیا اس نے وہ رکعت پالی (احناف نے اس کے معنی یہی کئے ہیں ان کے نزدیک جس کو امام کے ساتھ رکوع مل گیا، گو سورۂ فاتحہ پڑھنے کی مہلت نہ ملی، اس کو وہ رکعت مل گئی، مگر جمہور اہل حدیث کے نزدیک جس کو ایک سورۂ فاتحہ پڑھنے کی مہلت نہ ملے اس وقت تک وہ رکعت شمار میں نہیں آسکتی۔ کیونکہ ان کے نزدیک سورۂ فاتحہ پڑھنا فرض ہے۔ وہ کہتے ہیں اس حدیث کے معنی یہ ہیں کہ، جس نے جماعت کے ساتھ ایک رکعت بھی پائی اس کو جماعت کا ثواب مل گیا۔ یا جس نے جمعہ کی ایک رکعت بھی امام کے ساتھ پالی اس کا جمعہ صحیح ہو گیا یا جس نے نماز کے وقت میں سے ایک رکعت کے موافق وقت پالیا، مثلاً حائضہ عورت اس وقت پاک ہو گئی یا کافر مسلمان ہو گیا یا نابالغ بالغ ہو گیا تو اب وہ نماز اس کو پڑھنا لازم ہو گی۔ میں کہتا ہوں حنفیہ اس حدیث کے خلاف کرتے ہیں اور پھر اس سے حجت بھی لیتے ہیں رکوع پانے سے رکعت پانے میں اس سے حجت لیتے ہیں صبح کی نماز میں اگر ایک رکعت کسی نے پڑھی پھر سورج نکل آیا تو اس حدیث کے موافق اس نے صبح کی نماز پالی، جیسے دوسری روایت میں تصریح کے ساتھ مذکور ہے من ادرك ركعة من الفجر فقد ادركها لیکن یہاں پر ایک واہی تاویل کر کے اور ایک خیالی ڈھکوسلا نکال کر حدیث کے خلاف حکم دیتے ہیں۔ اللہ یهدیهم ویصلح بالهم

كَانَ رُكُوعُهُ وَسُجُودُهُ وَبَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ وَإِذَا رَفَعَ مِنَ الرُّكُوعِ مَاخَلَا الْقِيَامَ وَالْقُعُودَ قَرِيبًا مِنَ السَّوَاءِ۔ آنحضرت کا رکوع اور سجدہ اور دونوں سجدوں کے درمیان قعدہ اور رکوع سے اٹھانے کے بعد قیام قریب قریب سب برابر تھے صرف قرأت کا قیام اور تشہد کا قعدہ یہ دونوں الگ رہے (یعنی یہ دونوں تو لمبے ہوتے تھے باقی چاروں ارکان اور سجدہ اور دونوں سجدوں کے درمیانی قعدہ اور رکوع کے بعد قیام یہ سب برابر سرابر ہوتے تھے، جو شخص اس طرح نماز پڑھے اس کی نماز تو سنت کے موافق ہے ورنہ اکثر حنفی صاحبان دونوں سجدوں کے درمیان وقفہ کرنا کیا معنی سیدھی طرح بیٹھتے بھی نہیں نہ رکوع سے سر اٹھا کر سیدھے کھڑے ہوتے ہیں، یہ نماز کیا ایک کھیل ہے جس سے ثواب کے عوض اور عذاب کا اندیشہ ہے اللہ تعالیٰ

محفوظ رکھے اور ان حنفی صاحبوں کو سنت کی پیروی کی توفیق دے)۔

صَلَّاهُنَّ لِوَقْتِهِنَّ وَأَتَمَّ رُكُوعَهُنَّ وَخُشُوعَهُنَّ۔ ان نمازوں کو وقت پر پڑھا اور ان کے رکوع (یعنی ارکان) اور خشوع (دل لگانا، عاجزی فروتنی) کو اچھی طرح ادا کیا۔

كَانَتْ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ آں حضرت کی چار رکعتیں ہوئیں (یعنی خوف کی نماز میں جب آپ نے ہر گروہ کے ساتھ دو رکعتیں پڑھیں)۔

وَفِي الْخَوْفِ رَكْعَةً۔ خوف کی نماز ایک رکعت (یعنی امام کے ساتھ ایک رکعت، اور ایک رکعت اکیلے۔ بعض نے کہا خوف میں صرف ایک رکعت نماز بھی کافی ہے جیسے سفر میں دو رکعتیں کافی ہیں۔

وَمِنْهَا رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ۔ ان میں فجر کا دوگانہ بھی ہے۔

فَقُلْتُ يَرْكَعُ بِهَا رَكْعَةً۔ میں نے کہا شاید وہ اس سورۃ سے پوری نماز پڑھیں گے (یعنی دو رکعتوں میں آدھی آدھی سورۃ پڑھیں گے)

وَاسْتَكْمَلَ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ۔ چار رکوع پورے کئے۔ (ہر رکعت میں دو رکوع)

رَكْعَتَيْنِ فِي ثَلَاثِ رَكَعَاتٍ۔ دو رکعتیں تین تین رکوعوں کے ساتھ (ہر رکعت میں تین رکوع)

فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ فِي سَجْدَةٍ۔ ایک رکعت میں دو رکوع کئے

فَيُحْسِنُ وُضُوءَهَا وَخُشُوعَهَا وَرُكُوعَهَا۔ اس کا وضو اور خشوع اور رکوع اچھی طرح کرے (سجدہ کو بیان نہیں کیا کیونکہ وہ بھی رکوع کی طرح ایک رکن ہے۔ بعض نے کہا خشوع سے سجدہ مراد ہے)۔

رَكٌّ۔ ایک پر ایک ڈالنا، الزام دینا، دبانا، جماع کرنا۔

رَكَاكَةٌ۔ ضعف، ناتوانی، قلتِ علم اور عقل کی کمی۔

تَرْكِيكٌ اور إِرْكَاكٌ۔ تھوڑی بارش ہونا۔

أَنَّهُ لَعَنَ الرَّكَاكَةَ (آنحضرت نے) دیوث پر لعنت کی۔

رُكَاكَةٌ اور رُكَاكٌ۔ وہ مرد یا عورت جو ضعیف العقل اور ناتوان ہو یا وہ مرد جس کی جورو کو اس کا ڈر نہ ہو یا جس کو غیرت نہ ہو

إِنَّهُ يُبْغِضُ الْوُلَاةَ الرَّكَكَةَ۔ وہ ناتواں حاکموں

کو (جن کو دشمن کے روکنے کی طاقت نہ ہو نہ رعایا کی خبرگیری کی نہ مظلوم کا انصاف کرنے کی) ناپسند کرتا ہے۔

اِنَّ الْمُسْلِمِیْنَ اَصَابَهُمْ یَوْمَ حُنَیْنٍ رَکٌّ مِّنْ مَطَرٍ۔ مسلمانوں پر جنگِ حنین کے دن خفیف بارش ہوئی۔

رَکٌّ۔ پھوار۔ (اس کی جمع رِکَاکٌ ہے)۔

رَکْلٌ۔ ایک پاؤں سے مارنا، ایڑ لگانا۔

رَکْلٌ۔ گندنا۔

فَرَکَلَهٗ بِرِجْلِهٖ۔ اس کو لات ماری۔

اِنَّهٗ کَتَبَ اِلَی الْحَجَّاجِ لَاَرْکُلَنَّکَ رَکْلَةً۔ عبد الملک بن مروان نے حجاج بن یوسف کو لکھا، میں تجھ کو ایک لات لگاؤں گا۔

قَضٰی فِی امْرَأَةٍ رَکَلَهَا زَوْجُهَا۔ ایک عورت کا فیصلہ کیا جس کو اس کے شوہر نے لات ماری تھی۔

تَرَکَّلَ۔ پاؤں سے مارا۔

رَکْمٌ۔ جمع کرنا، ایک کے اوپر ایک ڈالنا۔

حَتّٰی رَاَیْتُ رُکَامًا۔ میں نے ابر کو دیکھا جو تہ بتہ تھا۔

فَجَاءَ بِعُوْدٍ وَجَاءَ بِبَعْرَةٍ حَتّٰی رَکَمُوْا فَصَارَ سَوَادًا۔ لکڑی لایا پھر مینگنی لایا تلے اوپر رکھا یہاں تک کہ کالا ہو گیا۔

رَکْنٌ۔ چوہا۔

رُکْنٌ۔ زبردست جزو، بڑا امیر جس سے قوت لی جائے، دولت، لشکر وغیرہ۔

رُکُوْنٌ۔ مائل ہونا، جھکنا۔

رَکَانَةٌ اور رُکُوْنَةٌ۔ وزن دار ہونا، باوقار ہونا۔

تَرْکِیْنٌ۔ وزن دار یا باوقار کرنا۔

اِرْکَانٌ۔ اعتماد کرنا بھروسہ کرنا۔

رَحِمَ اللّٰهُ لُوْطًا اِنَّهٗ کَانَ یَأْوِیْ اِلٰی رُکْنٍ شَدِیْدٍ۔ اللہ تعالیٰ لوط پیغمبر پر رحم کرے وہ تو ہمیشہ (زبردست حامی کی) (یعنی اللہ تعالیٰ کی) پناہ لیا کرتے تھے (مگر اس وقت جب بدمعاشوں نے ان کو تنگ کیا، تو گھبرا کر وہ زبردست کنبہ والوں کی پناہ ڈھونڈھنے لگے یہ بشریت کا مقتضا تھا۔ مگر پیغمبروں کے لئے اتنا حقیر سہو ایک بڑی خطا شمار ہوتا ہے، اسی لئے فرمایا کہ اللہ ان پر رحم کرے)۔ (بعض نے کہا کہ حضرت لوطؑ نے مہمانوں سے یہ بطور معذرت فرمایا کہ میں اس بستی میں بے زور اور بے قوت ہوں، نہ مجھ میں اتنی طاقت ہے کہ ان بدمعاشوں کو دفع کر سکوں، نہ کوئی زوردار کنبہ رکھتا ہوں کہ اس کی حمایت سے تم کو بچاؤں۔ لیکن حضرت لوط بجز اپنے رب کے کسی اور پر مطلق بھروسا نہیں رکھتے تھے)۔

وَیُقَالُ لِاَرْکَانِهٖ انْطِقِیْ۔ اس کے ہاتھ پاؤں (اور جوانب سے) کہا جائے گا بولو کیا کیا گناہ تم سے سرزد ہوئے تھے

کَانَتْ تَجْلِسُ فِیْ مِرْکَنِ اُخْتِهَا وَهِیَ مُسْتَحَاضَةٌ (حمنہ بنت جحش) اپنی بہن کے لگن میں بیٹھتی تھیں (ان کو استحاضہ کی بیماری تھی (غیر معمولی طور پر اخراجِ خون رہنا)۔

دَخَلَ الشَّامَ فَاَتَاهُ اَرْکُوْنُ قَرْیَةٍ۔ حضرت عمر شام ملک میں پہنچے ایک گاؤں کا چودھری آپ کے پاس آیا (اور کہا میں) نے آپ کے لئے کھانا تیار کیا ہے)۔

لَا یَمَسُّ مِنَ الْاَرْکَانِ اِلَّا الرُّکْنَیْنِ الْیَمَانِیَیْنِ (حضرت عبد اللہ بن عمرؓ طواف کے وقت کعبے کے) کسی کونے (یعنی چاروں کونوں اور گوشوں میں سے) ہاتھ نہیں لگاتے تھے (مگر حجر اسود اور رکنِ یمانی کو (تغلیباً دونوں کو یمانیین کہہ دیا ورنہ حجر اسود عراق کا رخ ہے)۔

بَیْنَ الرُّکْنِ وَالْحِجْرِ۔ رکن یمانی اور حجر اسود۔
حِجْرٌ۔ بہ کسرہ حا حطیم۔

فَلَمَّا مَسَحُوا الرُّکْنَ حَلُّوْا۔ جب انہوں نے رکن کو ہاتھ لگایا (یعنی طواف و سعی سے فارغ ہوئے) تو (احرام کھل گیا)۔

شَدِیْدُ الْاَرْکَانِ۔ مضبوط بنا۔

لِتَجْلِسْ فِیْ مِرْکَنٍ۔ ایک کونڈے یا طشت میں بیٹھے (ایک روایت میں مَرْکَزٍ ہے یعنی ایک جگہ بیٹھے۔

رُکَانَةُ۔ ایک صحابی کا نام ہے۔

رَکْوٌ۔ کھودنا، درست کرنا، بنانا، پیچھے کرنا، باندھنا

... وجھولادنا، بُرائی کرنا، اقامت کرنا۔

اِرْکَاءٌ۔ پیچھے ڈالنا، ملتوی کرنا، بُرائی کرنا۔

اُرْکُوْا ھٰذَیْنِ حَتّٰی یَصْطَلِحَا۔ ان دونوں کو پڑا رہنے (دچھوڑدو) یہاں تک کہ دونوں مِل جائیں (ایک روایت میں اُرْھَکُوْا ھٰذَیْنِ ہے یعنی ان دونوں پر زور ڈالو ان کو مجبور کرو کہ آپس میں صلح کرلیں)۔

فَاَتَیْنَا عَلٰی رَکِیٍّ ذَمَّۃٍ۔ ہم ایک کنویں پر پہنچے جس میں تھوڑا سا پانی تھا۔

فَاِذَا ھُوَ فِیْ رَکِیٍّ یَتَبَرَّدُ۔ دیکھا تو وہ ایک کنویں کے اندر بیٹھے ہیں ٹھنڈک کے لئے۔

اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِرَکْوَۃٍ فِیْھَا مَاءٌ۔ جابر رضؓ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک چھاگل پانی کی لے کر آئے۔

رِکَاءٌ۔ جمع ہے رَکْوَۃٌ کی (مجمع البحرین میں ہے کہ رَکْوَۃٌ چمڑے کا چھوٹا ڈول جو اکثر درویشوں کے پاس رہتا ہے۔)

اِذَا کَانَ الْمَاءُ فِی الرَّکِیِّ قَدْرَ کُرٍّ لَمْ یُنَجِّسْہُ شَیْءٌ۔ جب کنویں میں ایک کُر پانی ہو (یعنی ساڑھے تین بالشت یا اسی قدر چوڑا اسی قدر گہرا) تو اس کو کوئی چیز نجس نہیں کر سکتی (امامیہ کا مذہب ہے اور شافعیہ کا مذہب بھی اسی کے قریب ہے کہ جب پانی دو قلہ ہو تو اس کو کوئی چیز نجس نہیں کرتی لیکن صحیح و راجح مذہب اہلِ حدیث کا ہے کہ پانی تھوڑا ہو یا بہت نجس ہی نہیں ہوتا جب تک اس کا کوئی وصف نہ بدلے۔)

بابُ الراء مع المیم

رَمْثٌ۔ سنوارنا، درست کرنا، ہاتھ پھیرنا۔

رِمْثٌ۔ ایک جنگلی درخت جس کو اونٹ کھاتے ہیں۔

رَمَثٌ۔ رمث کھانا۔

تَرْمِیْثٌ۔ تھوڑا دودھ تھن میں چھوڑ دینا، بڑھانا۔

اِرْمَاثٌ۔ اِرماث اور ترمیث ہم معنی ہیں۔

اِنَّا نَرْکَبُ اَرْمَاثًا لَنَا فِی الْبَحْرِ۔ ہم ارماث پر سمندر میں سوار ہوتے تھے۔

اَرْمَاثٌ جمع ہے رَمَثٌ کی (یعنی وہ لکڑیاں جو جوڑ کر باندھی جاتی ہیں اور ان پر سوار ہو کر سمندر میں جاتے ہیں۔ اس کو طَوْف بھی کہتے ہیں۔

سُئِلَ عَنْ کِرَاءِ الْاَرْضِ الْبَیْضَاءِ بِالذَّھَبِ وَالْفِضَّۃِ فَقَالَ لَا بَاْسَ اِنَّمَا نُھِیَ عَنِ الْاِرْمَاثِ (رافع بن خدیج رضؓ سے پوچھا گیا اگر خالی زمین سونے یا چاندی کے بدل کرایہ پر دی جائے (کوئی اس میں کاشت کرے اور مالک زمین کو اس کا لگان روپے یا اشرفی دے) انھوں نے کہا اس میں کوئی بُرائی نہیں، ممانعت تو خلط ملط کرنے سے ہے (یعنی ایسا معاملہ کرنے سے جس کا تصفیہ اخیر میں مشکل پڑے اور فریقین میں نزاع پیدا ہو مثلاً مالک زمین یہ کہے کہ تو اس میں کاشت کر بشرطیکہ نالیوں کی پیداوار میں لوں گا یا فلاں فلاں مقام میں جو پیداوار ہو وہ میری ہے باقی تیری)۔

رَمَثٌ۔ اس دودھ کو بھی کہتے ہیں جو تھن میں رہ جائے۔

نَھَیْتُکُمْ عَنْ شُرْبٍ مَا فِی الرِّمَاثِ وَالنَّقِیْرِ۔ میں نے تم کو بہت پرانے برتن (جس میں مدت دراز سے نبیذ بھگویا جاتا ہو) یا چوبی برتن میں پینے سے منع کیا تھا کیونکہ ایسے برتن میں نبیذ جلدی نشہ دار ہو جاتا ہے اس میں تیزی جلد آجاتی ہے۔ مجمع البحار میں ہے نَقِیْرٌ کھجور کی جڑ اس کو کھود کر تونبی کی طرح بناتے ہیں، اس میں نبیذ اس لئے بھگوتے ہیں کہ جلد نشہ لائے)

حَبْلٌ اَرْمَاثٌ۔ پرانی گلی ہوئی رسّی۔

رَمْحٌ۔ بھالا مارنا، لات مارنا، چمکنا۔

سِمَاکٌ رَامِحٌ۔ ایک ستارہ ہے جس کے سامنے دوسرا ستارہ بہ طور نیزہ کے چمکتا رہتا ہے۔

اَلسُّلْطَانُ ظِلُّ اللّٰہِ وَرُمْحُہٗ۔ اسلامی حکومت کا بادشاہ (خلیفہ یا صدر) اللہ کا سایہ اور اُس کا نیزہ ہے (جیسے سایہ میں

لوگ آرام پاتے ہیں، اسی طرح اس کے اقتدار نیابت میں امن اور چین سے بسر کرتے ہیں اور نیزہ اس لئے فرمایا کہ وہ مفسدوں اور ظالموں کی احکام اللہ کے ذریعہ اصلاح کرتا اور جو اصلاح قبول نہیں کرتے اُن کو دفع کرتا ہے)۔

رُمْحٌ۔ نیزہ، برچھا، بھالا۔

رَمْدٌ یا رَمَادَۃٌ۔ سردی سے ہلاک ہونا، جا پڑنا، ہلاک کر ڈالنا

رَمَدٌ۔ آشوب چشم۔

رَمَادٌ۔ راکھ۔

سَأَلْتُ رَبِّيْ أَنْ لَا يُسَلِّطَ عَلٰى أُمَّتِيْ سَنَةً فَتُرْمِدَهُمْ فَأَعْطَانِيْهَا۔ میں نے اپنے پروردگار سے یہ درخواست کی کہ میری امت کو ایک ایسے (عام) قحط میں نہ پھنسائے، جس میں سب راکھ ہو جائیں (ہلاک ہو جائیں) پروردگار نے منظور فرمائی۔

إِنَّهُ أَخَّرَ الصَّدَقَةَ عَامَ الرَّمَادَۃِ۔ حضرت عمرؓ نے قحط کے سال میں لوگوں سے زکوٰۃ نہیں لی (اس کو آئندہ سال پر مؤخر کر دیا۔ عام الرمادہ اس سال کو اس لئے کہا کہ لوگوں کا رنگ اس سال میں راکھ کی طرح ہو گیا تھا)

خُذْهَا رَمَادًا رِمْدِدًا لَا تَذَرْ مِنْ عَادٍ أَحَدًا (اس قوم کو اس طرح پکڑ کر جلا کر راکھ کر دے کسی کو عاد کی قوم میں سے باقی مت رکھ)

رَمَادٌ رِمْدِدٌ (مبالغہ کے لئے کہتے ہیں، جیسے لَيْلٌ أَلْيَلُ یا يَوْمٌ أَيْوَمُ يَعْنِيْ) خوب جلا کر راکھ کی بھی راکھ نکل آئے۔

زَوْجِيْ عَظِيْمُ الرَّمَادِ۔ میرا شوہر بڑی راکھ والا ہے۔ (یعنی بڑا مہمان نواز ہے شب روز باورچی خانہ گرم رہتا جس کی وجہ سے راکھ کا ڈھیر لگا رہتا ہے)

شَوٰى أَخُوْكَ حَتّٰى إِذَا أَنْضَجَ رَمَّدَ۔ تیرے بھائی نے گوشت بھونا جب وہ پک گیا تو راکھ میں ڈال دیا (یہ ایک مثل ہے جو اس وقت کہی جاتی ہے جب کوئی کسی کے ساتھ احسان کرے مگر پھر اس پر احسان جتا کر یا اس کو ستا کر اپنا احسان برباد کرے)

مترجم کہتا ہے میری عجیب قسمت ہے میں نے جس شخص پر احسان کیا اسی نے میرے ساتھ بالآخر برائی کی بلکہ دشمن ہو گیا سوائے چند افراد کے، میں لوگوں کی طرف سے ہونے والے اس جوابی عمل کی توجیہ یہ کرتا ہوں کہ، احسان کرنا تو مجھ کو آتا ہے لیکن اس احسان کو قائم رکھنا مجھ کو نہیں آتا۔ حقیقت یہ ہے کہ میں دروغ گوئی، منافقت اور بدعہدی کا متحمل نہیں ہوں جب کسی کی طرف سے اِن باتوں کا صدور ہوتا ہے تو فوراً مجھ کو اس سے نفرت ہو جاتی ہے۔ حیدرآباد میں ایک صاحب جج تھے، میں نے ان کو تعلیم دی، مہینوں اپنے گھر میں ان کو مہمان رکھا جب وہ برسرِ عہدہ آئے اور طاقتور ہوئے تو انھوں نے مجھ ہی کو نکال باہر کیا۔ ایک دوسرے بندۂ رحمان کی درتھے جن کو میں نے حقیقی بھائی کی طرح سمجھ کر تمام و کمال عدالتی انصرام اُن کے حوالہ کر دیا اور ایک ادنیٰ درجہ سے اُن کو اعلیٰ خدمت پر مامور کرایا۔ لیکن اِن بھائی نے مجھ ہی پر ہاتھ صاف کیا اور میرے عہدے کے طالب بن گئے مگر اللہ منتقم حقیقی ہے وہ محسن کشی کا بدلہ دنیا ہی میں دیدیتا ہے چنانچہ اوّل الذکر مہمان تو چند ہی روز میں لقمۂ فالج ہوئے اور معذور ہو کر فانی دنیا سے رخصت ہو گئے۔ اور آخر الذکر بھائی میرا عہدہ تو کیا اپنے اصل عہدے سے بھی معزول کر دیئے گئے)۔

وَعَلَيْهِمْ ثِيَابٌ رُمْدٌ۔ ان کے کپڑے راکھ کی طرح (میلے گرد آلود) ہو رہے تھے۔

رَمَدٌ۔ ایک پانی کا نام ہے جو آن حضرتؐ نے مقطعہ کے طور پر جمیل عدری کو دیا تھا۔

يَتَوَضَّأُ الرَّجُلُ بِالْمَاءِ الرَّمِدِ۔ آدمی اس پانی سے وضو کرے جس کا رنگ راکھ سا ہو گیا ہو۔

وَكَانَ رَمِدًا حضرت علیؓ کی آنکھیں دکھ رہی تھیں۔

وَهُوَ أَرْمَدُ۔ اُن کی آنکھیں دکھ رہی تھیں (آشوبِ چشم تھا)

رَمْرَمَةٌ۔ بات کرنے کے لئے منہ ہلانا لیکن بات نہ کرنا۔

حَبَسْتِهَا فَلَا أَطْعَمْتِهَا وَلَا أَرْسَلْتِهَا تُرَمْرِمُ مِنْ خَشَاشِ الْأَرْضِ۔ اس نے کیا کیا بلی کو باندھ دیا نہ اُس کو کھانا دیا نہ چھوڑا کہ وہ زمین کے کیڑے مکوڑے کھا لیتی (یہ رَمَّتِ الشَّاةُ اور اِرْتَمَّتْ سے نکلا ہے۔ یعنی بکری نے کھایا)۔

[مَ]رِمَّةٌ۔ کھُر دار جانوروں میں، جیسے آدمی میں مُنہ۔

فَاِذَا جَاءَ رَبَضَ فَلَمْ يَتَرَمْرَمْ۔ آنحضرتؐ کے آل کے پاس [ا]یک جنگلی جانور تھا جب آپ کہیں چلے جاتے تو وہ کھیلتا کودتا آتا جاتا [رہتا] جہاں آپ گھر میں تشریف لاتے بس دم بخود ہوکر بیٹھ جاتا پھر [ح]رکت نہ کرتا (سبحان اللہ جنگلی وحشی جانور بھی آپ کا ادب کرتے، [دوس]ری روایت میں ہے کہ اونٹ نے آپ کو سجدہ کیا صلعم)۔

[رَ]مْزٌ۔ اشارہ کرنا، بہکانا، بھرنا۔

تَرَمَّزَ۔ تیار ہونا، زور سے گوز لگانا

لَهُ فِيهَا رَمْزَةٌ وہ اس میں اشارہ کرتا (ایک روایت میں [زَمْ]زَمَةٌ ہے یعنی بجاتا۔ یہ مِزْمَارٌ سے ہے۔ ایک میں رَمْرَمَةٌ [ہے ا]ور زَمْزَمَةٌ ہے یعنی باریک آواز نکالنا۔

[رَ]مَّازَةٌ - رنڈی، فاحشہ۔

[رَمْ]سٌ - چھپانا، گاڑنا، ڈھانپنا۔

اِرْتِمَاسٌ۔ غوطہ لگانا جیسے اِغْتِمَاسٌ ہے بعض نے کہا [اِرْتِ]مَاسٌ یہ ہے کہ غوطہ لگا کے جلدی سے سر باہر نکال لے۔ اور اِغْتِمَاسٌ [یہ ہے] کہ دیر تک پانی میں ڈوبا رہے۔

اِنَّهُ رَامَسَ عُمَرَ بِالْجُحْفَةِ وَهُمَا مُحْرِمَانِ۔ ابن عباس [نے ح]ضرت عمرؓ کے ساتھ جحفہ میں غوطہ لگایا اور دونوں احرام باندھے [ہو]ئے تھے

[الصَّ]ائِمُ يَرْتَمِسُ وَلَا يَغْتَمِسُ۔ روزہ دار پانی میں سر [ڈبو س]کتا ہے۔ لیکن دیر تک غوطہ نہ لگائے۔

اِذَا ارْتَمَسَ الْجُنُبُ فِي الْمَاءِ اَجْزَاَهُ۔ جب جنب [پانی م]یں غوطہ لگالے تو وہ اس کو کافی ہے (یعنی غسل ادا ہوگیا)

[ا]رْمُسُوا قَبْرِي رَمْسًا۔ میری قبر زمین دوز کر دینا، ([او]نٹ کے کوہان کی طرح اونچی نہ رکھنا)۔

رَمْسٌ۔ اُس مٹی کو کہتے ہیں جو قبر میں بھری جائے اور خود [قبر کو] بھی کہتے ہیں۔

رَامِسٌ۔ ایک موضع کا نام ہے محارب کے ملک میں جو آنحضرتؐ [نے عَ]ظیم بن حارث محاربی کو لکھ دیا تھا۔

مَنْ دَانَ اللهَ بِالرَّاْيِ لَمْ يَزَلْ دَهْرَهُ فِي ارْتِمَاسٍ۔ جو شخص دین کی باتوں میں اپنی عقل پر چلتا رہے، (پیغمبرؐ کی اطاعت نہ کرے) اس کا زمانہ ہمیشہ گمراہی کے دریا میں غوطے کھاتا ہوا گزرے گا۔

لَا يَرْمُسُ الْمُحْرِمُ رَاْسَهُ فِي الْمَاءِ۔ جو شخص احرام باندھے ہو، وہ اپنا سر پانی میں نہ ڈبوئے (اہل عرب کہتے ہیں: رَمَسْتُ عَلَيْهِ الْخَبَرَ۔ میں نے اُس کی خبر پوشیدہ رکھی)

رَمْشٌ - انگلیوں کے پوروں سے پکڑنا۔

رَمْصٌ۔ نقصان کی تلافی کرنا، صلح کرانا، بیٹ کرنا، جننا کمانا۔

رَمَصٌ۔ آنکھوں سے سفید چیپڑ نکلنا۔

كَانَ الصِّبْيَانُ يُصْبِحُوْنَ غُمْصًا رُمْصًا وَيُصْبِحُ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَقِيْلًا دَهِيْنًا۔ دوسرے بچے جب صبح کو اُٹھتے تھے تو آنکھوں میں چیپڑ بھرے ہوئے اور آں حضرتؐ کمسنی میں صبح کو پاک چشم تیل لگے ہوئے اٹھتے تھے (یہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے آپ کی خبر گیری ہوتی تھی، فرشتے آپ کی آنکھیں میل کچیل سے پاک صاف کرتے، بالوں میں تیل ڈال کر درست کرتے) (اہل عرب کہتے ہیں کہ:

غَمِصَتِ الْعَيْنُ يَا رَمِصَتِ الْعَيْنُ۔ آنکھ چیپڑ آلود ہوگئی۔)

رَمَصٌ۔ گیلا چیپڑ۔

غَمَصٌ۔ سوکھا چیپڑ۔

اَغْمَصُ اور اَرْمَصُ۔ جس کی آنکھ میں چیپڑ ہو۔ (ان کی جمع غُمْصٌ اور رُمْصٌ آتی ہے۔

فَلَمْ تَكْتَحِلْ حَتّٰى كَادَتْ عَيْنَاهَا تَرْمَصَانِ۔ انھوں نے سرمہ نہیں لگایا، یہاں تک کہ ان کی دونوں آنکھیں چیپڑ آلود ہونے کو تھیں (ایک روایت میں تَرْمَضَانِ ہے یعنی جلنے کو تھیں)۔

اِشْتَكَتْ عَيْنُهَا حَتّٰى كَادَتْ تَرْمَصُ۔ اُن کی آنکھ

دُکھنے لگی یہاں تک کہ جیپڑ آلودہ ہونے کو تھی (ایک روایت میں تَرْمَضُ ہے ضاد معجمہ سے، یعنی جلنے کی قریب ہو گئی)۔

رَمْضٌ۔ دو پتھروں میں رکھ کر کوٹنا، گرمی میں چرانا۔

رَمَضٌ۔ سخت گرم ہونا، سخت گرمی میں چرنا یہاں تک کہ کلیجہ میں زخم آجانا۔

تَرْمِیْضٌ سخت گرمی میں چرانا (جیسے کہ)۔

اِرْمَاضٌ۔ درد پہنچانا، جلانا۔

صَلٰوۃُ الْاَوَّابِیْنَ اِذَا رَمِضَتِ الْفِصَالُ۔ اوّابین کی نماز اُس وقت ہے جب اونٹ کے بچے دھوپ کی گرمی سے چرنا چھوڑ کر بیٹھ جائیں (ان کے پاؤں اس درجہ جلنے لگیں کہ چرنا چھوڑ دیں، یہ وقت چاشت کی نماز کا ہے جب دھوپ کی شدت ہوتی ہے)۔

عَلَیْكَ الظَّلَفَ مِنَ الْاَرْضِ لَا تُرْمِضْهَا۔ تو اپنے جانوروں کو علیظا اور موٹی زمین میں لے جا (جہاں گرمی، سردی کا اثر کم ہوتا ہے) ان کو جلتی گرم زمین میں مت چرا۔

فَجَعَلَ یَتَتَبَّعُ الْفَیْءَ مِنْ شِدَّۃِ الرَّمَضِ۔ وہ سایہ ڈھونڈھنے لگے سخت گرمی کی وجہ سے (اسی سے "رمضان" ماخوذ ہے، کیونکہ جب مہینوں کے نام قدیم عربوں کی زبان سے نقل کئے گئے، اس وقت جو مہینہ جس موسم میں پڑا اس کا اسی مناسبت سے ویسا ہی نام تجویز کیا۔ اتفاق سے رمضان کا مہینہ سخت گرمی کے زمانہ میں آیا تو اس کا نام رَمَضان رکھ دیا، کذا فی النہایہ۔ محیط میں ہے کہ یہ رَمِضَ الصَّائِمُ سے نکلا ہے، یعنی روزہ دار کے پیٹ کی حرارت سخت ہوگئی یا اس لئے کہ رمضان کا مہینہ گناہوں کو جلا دیتا ہے۔ بعضوں نے کہا، رمضان اللہ تعالٰے کا ایک نام ہے مگر یہ قول ضعیف ہے اور اُس کے قائلوں نے اِس طرح پر کہنا مکروہ جانا ہے کہ "رمضان آیا" بلکہ وہ کہتے ہیں کہ اس طرح کہنا چاہئے کہ "رمضان کا مہینہ آیا" امام بخاری نے دونوں طرح کہنے کا جواز ثابت کیا ہے)

اِذَا مَدَحْتَ الرَّجُلَ فِیْ وَجْهِهٖ فَكَاَنَّمَا اَمْرَرْتَ عَلٰی حَلْقِهٖ مُوْسٰی رَمِیْضًا۔ جب تو مُنہ پر کسی کی تعریف کرے (خوشامد) تو گویا تو نے اس کے حلق پر تیز اُسترہ چلایا۔

حَرُّ الرَّمْضَاءِ۔ جلتی زمین یا جلتی ریت کی گرمی۔

هُوَ یَتَرَمَّضُ الظِّبَاءَ۔ وہ ٹھیک دوپہر میں گرمی کے وقت ہرنوں کو پکڑتا ہے۔ یا ہرنوں کو جلتی ریت میں ہنکا لیجاتا ہے جب وہ گرمی کی وجہ سے پڑ جاتی ہیں تو اُن کا شکار کر لیتا ہے۔

فَدَفَعَ اِرْتِمَاضَ نَفْسِهٖ۔ اُس نے اپنے دل کی جلن نکالی۔

رَمْعٌ۔ جلدی بھاگنا۔

رَمَعَانٌ۔ غرور یا غصّے سے ناک کا لرزنا، اشارہ کرنا، جمانا، جننا، مُھنا۔

رُمَاعٌ۔ پیٹھ کا درد یا عورت کے چہرے کی زردی ایک بیماری کی وجہ سے۔

اِسْتَبَّ عِنْدَهٗ رَجُلَانِ فَغَضِبَ اَحَدُهُمَا حَتّٰی خُیِّلَ اِلٰی مَنْ رَاٰهُ اَنَّ اَنْفَهٗ یَتَرَمَّعُ۔ آں حضرتؐ کے سامنے دو آدمیوں نے گالی گلوچ کی، ایک کو ایسا غصّہ آیا کہ دیکھنے والے کو خیال ہوتا تھا کہ اس کی ناک حرکت کر رہی ہے (ایک روایت میں یَتَمَزَّعُ ہے یعنی اس کی ناک پھٹ جاتی ہے (اس قدر غصّے سے پھولی جاتی ہے)۔

رِمَعٌ۔ ایک موضع کا نام ہے بلادِ عکہ میں، جو یمن میں ہے۔

اَوَّلُ مَنْ رَدَّ شَهَادَۃَ الْمَمْلُوْكِ رَمَعٌ وَاَوَّلُ مَنْ عَالَ الْفَرَائِضَ رَمَعٌ۔ سب سے پہلے غلام کی گواہی رَمع نے رد کی اور فرائض میں عول بھی اسی نے کیا (رمع شاید کسی کا نام ہے اور کہا یہ کلمہ مقلوب ہے)۔

رَمْقٌ۔ دزدیدہ نگاہ سے دیکھنا، دیر تک دیکھتے رہنا جیسے رَمَقٌ ہے۔ تَرْمِیْقٌ کے معنی کلام کو خلط ملط کرنا بھی آیا ہے، جیسے تَلْبِیْسٌ۔

مُرَامَقَةٌ۔ انتظار کرنا، قطعی فیصلہ نہ کرنا۔

مَالَمْ تُضْمِرُوا الرِّمَاقَ۔ جب تک تم نفاق اور دشمنی دل میں نہ رکھوگے (اہلِ عرب کہتے ہیں کہ

رَامَقَهٗ رِمَاقًا۔ اس کی طرف دشمنی سے دیکھا۔

رَمَقٌ۔ تھوڑی سی جان جو مرنے کے قریب رہ جاتی ہے یعنی آخری سانس۔

اَتَیْتُ اَبَا جَھْلٍ وَّبِہٖ رَمَقٌ۔ میں ابوجہل کے قریب آیا، اس میں ذرا سی جان باقی تھی (یعنی جنگ بدر میں زخمی ہو کر سسک رہا تھا)۔

اُرْمُقُ فَدَ فَدَھَا۔ اس کا ٹیکرہ دیکھتا رہ (برابر نگاہ اس پر رکھ)۔

لَاَرْمُقَنَّ صَلٰوۃَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔ میں تو آں حضرتؐ کی نماز کو تاکتا رہوں گا (یعنی پوری توجہ سے نگاہ رکھوں گا تاکہ میں سنت کے مطابق اپنی نماز قائم کر سکوں)۔

لِکُلِّ ذِیْ رَمَقٍ قُوَّۃٌ۔ جس میں ذرا سی بھی جان ہے اس میں کچھ نہ کچھ طاقت ہے (اور کچھ نہیں ہو سکتا تو تڑپتا ہی ہے کاٹ ہی کھاتا ہے)۔

یَاْکُلُ الْمُضْطَرُّ مِنَ الْمَیْتَۃِ مَایَسُدُّ بِہِ الرَّمَقَ۔ جو بھوک سے بیقرار ہو وہ اتنا مُردار کھا سکتا ہے جس سے جان بچی رہے (مطلب یہ ہے کہ بقدرِ ضرورت کھا سکتا ہے۔ امام شافعی اور امام ابو حنیفہ کا یہی قول ہے، امام مالکؒ اور احمدؒ اور شافعیؒ سے بھی ایک روایت ہے کہ شکم سیر ہو کر کھا سکتا ہے)

عَیْشٌ رَمِقٌ۔ ایسی زندگی جس سے جان قائم رہے۔

مُرَامِقٌ۔ وہ شخص جس کے دل میں تیری محبت کم ہو گئی ہو۔

رَمَکَۃٌ۔ ترکی مادہ گھوڑی (جس کو بقائے نسل کے لئے رکھیں۔ اس کی جمع رَمَکٌ اور رِمَاکٌ اور رَمَکَاتٌ اور اَرْمَاکٌ آئی ہے)۔

وَاَنَا عَلٰی جَمَلٍ اَرْمَکَ۔ میں ایک راکھی اونٹ پر سوار تھا (یعنی وہ اونٹ خاکی رنگ کا تھا)۔

اَرْمَکَ اِرْمِکَاکًا۔ راکھ کا سا رنگ ہوا۔

رُمُوْکٌ۔ اقامت کرنا۔

اِسْمُ الْاَرْضِ الْعُلْیَاءِ الرَّمْکَاءُ۔ اوپر والی زمین کا نام رَمْکَاء ہے (یہ تانیث ہے اَرْمَکَ کی)۔

رَامَکٌ۔ ایک کالی چیز جو مشک میں ملائی جاتی ہے۔

سَاَلْتُہٗ عَنِ الْحَمِیْرِ تُنْزِیْھَا عَلَی الرَّمَکِ۔ میں نے پوچھا اگر گدھے ترکی گھوڑیوں پر چڑھائے جائیں (خچر نکالنے کے لئے تو اس میں کوئی قباحت تو نہیں؟ فرمایا نہیں)۔

یَرْمُوْکُ۔ ملک شام میں ایک مقام کا نام ہے جہاں مسلمانوں اور نصاریٰ میں جنگ ہوئی تھی۔

رَمْلٌ۔ ریت ملانا، خون لتیھڑنا، آراستہ کرنا۔

رَمْلٌ یا رَمَلَانٌ یا مَرْمَلٌ۔ دوڑنا

وَکَانَ الْقَوْمُ مُرْمِلِیْنَ۔ لوگ اس وقت بے توشہ تھے (کھانے کے محتاج۔ یہ اِرْمَالٌ سے ہے یعنی توشہ ختم ہو جانا، نانِ شبینہ کو محتاج ہونا، گویا ایسا شخص ریت میں مل گیا جیسے فقیر کو تَرِبٌ کہتے ہیں یعنی مٹی میں ملا ہوا)۔

کَانُوْا فِیْ سَرِیَّۃٍ وَّ اَرْمَلُوْا مِنَ الزَّادِ۔ وہ لوگ فوج کی ایک ٹکڑی میں تھے اور توشہ ان کا ختم ہو گیا تھا۔

کُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ غَزَاۃٍ فَاَرْمَلْنَا۔ ہم ایک لڑائی میں آں حضرتؐ کے ساتھ تھے، ہمارا توشہ ختم ہو گیا۔

دَخَلْتُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَ اِذَا ھُوَ جَالِسٌ عَلٰی رُمَالِ سَرِیْرٍ۔ (حضرت عمرؓ کہتے ہیں کہ) میں آنحضرتؐ کے پاس حاضر ہوا، آپ ننگی چارپائی پر (جو کھجور کے پتوں اور شاخوں سے بنی ہوئی تھی) بیٹھے تھے (ایک روایت میں رُمَالِ حَصِیْرٍ ہے یعنی برہنہ بوریے پر) (اہلِ عرب کہتے ہیں: رَمَلَ الْحَصِیْرَ اور اَرْمَلَہٗ اور رَمَّلَہٗ۔ یعنی بوریا بنا، بعض نے کہا رُمَالٌ جمع ہے رَمْلٌ کی بمعنی مَرْمُوْلٌ جیسے خَلْقٌ بمعنی مَخْلُوْقٌ ہے۔ مطلب یہ ہے کہ آپ کے جسم مبارک اور چارپائی کے درمیان دوسرا کوئی فرش نہ تھا)۔

مُتَّکِئٌ عَلٰی رَمْلِ حَصِیْرٍ یا رُمَالِ حَصِیْرٍ یعنی ننگے بوریے پر ٹیک لگائے تھے۔

مُفْضِیًا اِلٰی رُمَالِہٖ۔ برہنہ بوریے پر لیٹے تھے۔

سَرِیْرٌ مُرْمَلٌ وَّعَلَیْہِ فِرَاشٌ۔ ایک چارپائی

پر جو کھجور کی رسیوں سے بنی ہوئی تھی اور اُس پر کوئی بچھونا نہ تھا تو یہاں حائی نافیہ راوی کے سہو سے گر گیا ہے یوں صحیح ہے مَا عَلَيْهِ فِرَاشٌ)۔

وَقَدْ أَثَّرَ رِمَالُ السَّرِيْرِ۔ چارپائی کی رسیوں کا نشان آپ کی پشت مبارک پر پڑ گیا تھا (کیونکہ آپ ننگی چارپائی پر لیٹے تھے، اس پر کوئی بچھونا نہ تھا)۔

رَمَلَ ثَلٰثًا وَمَشٰى أَرْبَعًا۔ آپ طواف کے تین پھیروں میں دوڑ کر مونڈھے ہلاتے ہوئے چلے، باقی چار پھیروں میں معمولی چال سے چلے۔

فِيْمَ الرَّمَلَانُ وَالْكَشْفُ عَنِ الْمَنَاكِبِ وَقَدْ أَطَّأَ اللّٰهُ الْإِسْلَامَ۔ اب دوڑ کر مونڈھے کھول کر (جیسے پہلوان لوگ چلتے ہیں) چلنے کی کیا ضرورت ہے اللہ تعالٰے نے تو اسلام کو جما دیا (اب کافروں کو ڈرانے اور ان پر اپنا رعب جمانے کی ضرورت نہیں)

رَمَلَانٌ مصدر ہے بمعنی رَمَلٌ۔ بعض نے کہا رَمَلَانٌ تثنیہ ہے رَمَلٌ کا۔ اور مراد رمل طواف کی اور سعی صفا و مروہ کی ہے، دونوں کو تغلیبًا رَمَلَانٌ کہہ دیا۔ جیسے شَمْسَانِ اور قَمَرَانِ، اور یہ قول صحیح نہیں ہے کیونکہ طواف کی رمل کا آں حضرتؐ نے نیا حکم عمرۂ قضا میں دیا تھا جب کہ مشرکین پروپگنڈہ کر رہے تھے کہ مسلمان مہاجرین کو مدینہ کے بخار نے ناتوان کر دیا ہے اور صفا و مروہ کی سعی تو قدیم زمانہ حضرت ہاجرہ کے عہد سے جاری تھی) (نہایہ میں ہے کہ

رَمَلٌ۔ مونڈھے ہلا کر چلنا نہ کہ دوڑ کر۔ اور سعی دوڑنا۔ نووی نے کہا رَمَلٌ چھوٹے چھوٹے قدم رکھ کر جلدی چلنا)۔

تَكُوْنُ فِي الرَّمَا۔ ریت میں ہوتی ہیں۔

أَنْ يُرَمَّلَ اللَّحْمُ بِالتُّرَابِ (ہانڈیاں اوندھا دی جائیں) اور گوشت ریتی میں ملا دیا جائے (تاکہ کھانے کے لائق نہ رہے)

وَأَبْيَضَ يُسْتَسْقَى الْغَمَامُ بِوَجْهِهٖ

ثِمَالُ الْيَتَامٰى عِصْمَةٌ لِلْأَرَامِلِ!

(یعنی) سفید رنگ جن کے منہ کے وسیلہ سے پانی مانگا جاتا ہے یتیموں کے پشت پناہ بیواؤں کے بچانے والے (اُن کو پالنے والے اُن کی خبرگیری کرنے والے) (یہ ابوطالب کے قصیدے کا ایک شعر ہے جو انھوں نے آں حضرتؐ کی مدح میں کہا تھا)۔

أَرْمَلٌ۔ وہ مرد جس کی بیوی مر گئی ہو۔

أَرْمَلَةٌ۔ وہ عورت جس کا شوہر مر گیا ہو (اس کی جمع أَرَامِلُ ہے)۔

أَرْمَلٌ۔ محتاج اور مسکین کو بھی کہتے ہیں۔

مَنْ تَرَكَ شَيْئًا مِّنَ الرَّمَلِ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ۔ اگر کسی شخص نے صفا و مروہ کے درمیان (یا طواف میں) رمل چھوڑ دی (یعنی دوڑ کر مونڈھے ہلاتا ہوا نہ چلا بلکہ معمولی چال سے چلا) تو اس پر کچھ لازم نہیں (کیونکہ رمل اور اضطباع دونوں مستحب ہیں کچھ واجب نہیں ہیں)۔

يَرْمُلُوْنَ عَلٰى أَقْدَامِهِمْ شُعْثًا غُبْرًا۔ اپنے پاؤں پر دوڑ رہے ہوں گے پریشان حال خاک آلودہ۔

تُرِيْدُ أَنْ تُرْمِلَنِيْ مِنْ زَوْجِيْ۔ آپ یہ چاہتے ہیں کہ مجھ کو رانڈ بنا دیں۔

وَبَرِيَّتِكَ الْمُرْمِلَةِ۔ اور تیری محتاج خلقت۔

أَحْرَمَ مُوْسٰى مِنْ رَمْلَةِ مِصْرَ۔ حضرت موسٰیؑ نے رملہ سے احرام باندھا (رملہ ایک مقام ہے مصر کے رستے میں) (اہل عرب کہتے ہیں

رَمَّلَهٗ بِالدَّمِ فَتَرَمَّلَ۔ اس کو خون میں لتھیڑا (لتھڑ گیا۔

رَمٌّ۔ درست کرنا مرمت کرنا، کھا لینا، گلجانا (جیسے رِمَّةٌ اور رَمِيْمٌ ہے)۔

تَرْمِيْمٌ۔ مرمت کرنا۔

إِرْمَامٌ۔ گلجانا۔

كَيْفَ تُعْرَضُ صَلٰوتُنَا عَلَيْكَ وَقَدْ أَرَمْتَ ہماری درود آپؐ پر کس طرح پیش کی جائے گی، آپ تو (ہڈی ہو کر) گل گئے ہوں گے (محدثین نے یوں ہی روایت کیا ہے أَرَمْتَ

حالانکہ یہ صحیح نہیں ہے بلکہ اَرَمَتْ ہونا چاہئے، تائے تانیث سے یعنی ہڈیاں گل گئی ہوں گی۔ یا رَمِمْتَ یعنی آپ گل گئے ہوں گے۔ بعض نے کہا کہ "اَرَمْتَ" صحیح ہے۔ اصل میں اَرْمَمْتَ تھا ایک میم کو حذف کر دیا جیسے اَحْسَسْتَ کا ایک سین حذف کر کے اَحَسْتَ کہتے ہیں" مگر بعض کا کہنا ہے کہ "اَرَمَّتَ صحیح ہے، بہ تشدید تا۔ ایک میم کو "تے" میں ادغام دیدیا" مگر یہ قول غلط ہے کیونکہ میم کا ادغام "تا" میں نہیں ہوتا)۔

نَهٰى عَنِ الْاِسْتِنْجَاءِ بِالرَّوْثِ وَالرِّمَّةِ۔ آپ نے لید اور گلی ہوئی ہڈی سے استنجا کرنے سے منع فرمایا۔

قَبْلَ اَنْ يَكُوْنَ ثُمَامًا ثُمَّ رُمَامًا۔ اس سے پہلے کہ ثمام کی طرح (ثمام ایک بھاجی ہے) ناتوان اور ضعیف ہو جائے پھر گل کر اور ریزہ ریزہ ہو جائے

اَيُّكُمُ الْمُتَكَلِّمُ بِكَذَا فَاَرَمَّ الْقَوْمُ۔ تم میں کس نے بات کہی تھی؟ یہ سُن کر لوگ خاموش ہو رہے (ایک روایت میں فَاَزَمَ الْقَوْمُ ہے زائے معجمہ سے یعنی جواب دینے سے باز رہے)

فَلَمَّا سَمِعُوْا بِذٰلِكَ اَرَمُّوْا وَرَهِبُوْا۔ جب لوگوں نے یہ سنا تو خاموش ہو گئے ڈر گئے۔

وَاَسْبَابُهَا رِمَامٌ۔ دنیا کے سامان سب گلے سڑے ہیں۔ جمع ہے رُمَّةٌ کی یعنی رسّی کا ٹکڑا جو گل گیا ہو۔

اِنْ جَاءَ بِاَرْبَعَةٍ يَشْهَدُوْنَ وَاِلَّا دُفِعَ اِلَيْهِ بِرُمَّتِهِ۔ اگر چار گواہ لایا تو بہتر ورنہ اپنی رسّی سمیت اس کے حوالہ کر دیا جائے گا۔

رُمَّةٌ۔ وہ رسّی جس سے قاتل یا قیدی باندھے جاتے ہیں۔ اہل عرب کہتے ہیں :

اَخَذْتُ الشَّيْءَ بِرُمَّتِهٖ۔ میں نے اس چیز کو پورا پکڑ لیا۔

رُمٌّ۔ ایک کنواں ہے مکہ میں جس کو مرہ بن کعب نے کھدوایا تھا۔

فَلْيَنْظُرْ اِلٰى اِسْنِعِهٖ وَرُمَّا دَثَرَ مِنْ سِلَاحِهٖ۔ اپنی جوتی کے تسمہ کو دیکھے اور ہتھیار کو جو خراب ہو، اس کو درست کرے۔

عَلَيْكُمْ بِاَلْبَانِ الْبَقَرِ فَاِنَّهَا تَرُمُّ مِنْ كُلِّ الشَّجَرِ تم گائے کا دودھ پیا کرو وہ ہر ایک درخت میں سے کھاتی ہے (تو اس کے دودھ سے بہت سی بیماریوں کو فائدہ ہوتا ہے اس لئے کہ مختلف نباتات سے یہ دودھ بنتا ہے، جس طرح شہد مختلف بوٹیوں اور پھولوں سے بنتا ہے)۔

حَمَلْتُ عَلٰى رِمٍّ مِنَ الْاَكْرَادِ۔ میں نے کردوں کے ایک گروہ پر حملہ کیا (اہل عرب کہتے ہیں :

جَاءَ بِالطِّمِّ وَالرِّمِّ۔ تری اور خشکی کی یا تر اور خشک سب چیزیں لیکر آیا یا پانی اور مٹی دونوں لے کر آیا)

كُنَّا ذَوِي ثُمِّهٖ وَرُمِّهٖ۔ ہم نے تو اس کو پالا پوسا بڑا کیا (اہل عرب کہتے ہیں :

مَا لَهٗ ثُمٌّ وَلَا رُمٌّ۔ اس کے پاس نہ گھر کا سامان ہے نہ گھر کی مرمت کر سکتا ہے۔)

تَرَمَّمُ مِنْ خَشَاشِ الْاَرْضِ۔ زمین کے کیڑوں کو اپنے ہونٹوں سے کھاتی ہے (ایک روایت میں تَرَمْرَمُ)

لَا يَكُوْنُ الْعَاقِلُ ظَاعِنًا اِلَّا فِيْ ثَلَاثٍ تَزَوُّدٍ لِمَعَاشٍ اَوْ مَرَمَّةٍ لِمَعَاشٍ اَوْ لَذَّةٍ فِيْ غَيْرِ مُحَرَّمٍ۔ عقلمند آدمی جب سفر کرے گا تو تین باتوں کے لئے یا توروزی پیدا کرنے کے لئے یا اپنی معاش کی درستی کے لئے یا وہ لذت حاصل کرنے کے لئے جو حرام نہیں ہے

اَلْقَاتِلُ نَفْسًا خَطَاءً يُتَلُّ بِرُمَّتِهٖ اِلٰى اَوْلِيَاءِ الْمَقْتُوْلِ۔ جو شخص چوک کر کسی کو مار ڈالے وہ اپنے گلے کی رسّی سمیت مقتول کے وارثوں کے حوالہ کر دیا جائے گا۔

رُمَّانٌ۔ انار

اَرْمَنٌ۔ ایک قوم ہے۔

اِرْمِيْنِيَةٌ۔ ان کا ملک۔

مَرْمَنَةٌ۔ جہاں انار بہت ہوں

يَلْعَبَانِ مِنْ تَحْتِ خَصْرِهَا بِرُمَّانَتَيْنِ۔ وہ دونوں

۱؎ یہ عبد المطلب کی والدہ نے کہا جو بنی نجار میں سے تھیں جب عبد المطلب ان کے چچا نے ان کو چھین لیا۔ ۱۲ منہ

بچے اس کی کمر (پشت) کے نیچے سے دو اناروں سے کھیل رہے تھے (مطلب یہ ہے کہ اس عورت کے سرین بہت اُبھرے ہوئے پُر گوشت تھے، جب وہ چت سوتی تو کمر کے نیچے اتنی کشادہ جگہ رہتی کہ انار اس کے نیچے سے نکل جاتا اس کے دو بچے دونوں جانب بیٹھے اناروں سے کھیل رہے تھے ایک بچہ اپنا انار دوسرے کی طرف کمر کے نیچے سے پھینکتا تو پھر دوسرا بچہ بھی اس کے جواب میں وہی عمل کرتا۔ اہل عرب ہمیشہ ان عورتوں کو پسند کرتے ہیں جو توانا اور تندرست ہوں، سینہ خوب اُبھرا ہوا اور پستانیں بڑی ہوں اور کولھے پُر گوشت ہوں)۔

رَمَضٌ۔ سخت گرم ہونا، جوز ہندی۔

رَمْهَرَةٌ۔ دنیا۔

اَنَا مِنْ رَامَهُرْمُزَ۔ (حضرت سلمان فارسیؓ نے کہا) میں رام ہرمز کا رہنے والا ہوں (وہ ایک شہر ہے ایران میں)۔

رَمْیٌ۔ گرانا، پھینکنا، ڈالدینا، بڑھ جانا، مصیبت لانا۔

مُرَامَاةٌ۔ ایک دوسرے کی طرف تیر مارنا یا پھینکنا۔

اِرْمَاءٌ۔ بڑھ جانا، ڈالدینا۔

تَرَامِیْ۔ ایک دوسرے کو تیر یا پتھر وغیرہ سے مارنا، دیر ہونا (جیسے تراخی ہے)۔

رِمِّیَّا۔ ایک دوسرے کو تیر مارنا یا پتھر وغیرہ۔

یَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّیْنِ کَمَا یَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِیَّةِ۔ دین سے اِس طرح باہر ہو جائیں گے (نکل جائیں گے) جیسے تیر شکار کے جانور میں سے پار نکل جاتا ہے۔

رَمِیَّةٌ۔ وہ جانور جس کو تیر مار کر شکار کریں (مطلب یہ ہے کہ دین کا اثر اُن میں ذرا بھی نہ ہوگا۔ جیسے تیر جو زور سے مارا جائے تو جانور کے جسم سے پار نکل جاتا ہے اس میں کچھ لگا نہیں رہتا)۔

خَرَجْتُ اَرْتَمِیْ یا اَسْتَهْمِیْ۔ میں نکلا تیر چلاتا ہوا (ایک روایت میں اَتَرَامٰی ہے معنی وہی ہیں۔ بعض نے کہا اَرْتَمِیْ اس وقت کہیں گے جب شکار پر تیر ماریں اور اَتَرَمّٰی جب نشانہ پر تیر لگائیں)۔

لَیْسَ وَرَاءَ اللّٰهِ مَرْمٰی۔ اللہ تعالیٰ کے پرے پھر کوئی ایسا نہیں ہے جس سے مطلب یا مُراد چاہتے ہیں (بلکہ آخری التجا اللہ ہی سے ہوتی ہے اس سے بڑا کون ہے جس سے اس کے بعد فریاد کریں) (بعض نے کہا مطلب یہ ہے کہ اللہ کی معرفت پر خاتمہ ہے پھر اس کے بعد اور کوئی مقصود نہیں ہے)۔

فَتَرَامٰی بِهِ الْاَمْرُ اِلٰی اَنْ صَارَ اِلٰی خَدِیْجَةَ فَوَهَبَتْهُ لِلنَّبِیِّ صلعم فَاَعْتَقَهٗ (حضرت زید بن حارثہؓ جاہلیت کے زمانہ میں قید کئے گئے تھے) ہوتے ہوتے (یعنی ایک کی غلامی سے دوسرے کی غلامی میں آتے یہاں تک کہ) حضرت ام المومنین خدیجہ کی ملک میں آئے، انھوں نے آنحضرتؐ کو ہبہ کر دیا۔ آپ نے ان کو آزاد کر دیا (اور اپنا بیٹا بنایا)۔

مَنْ قُتِلَ فِیْ عِمِّیَّةٍ فِیْ رِمِّیَّا۔ جو شخص اندھا دھند تیروں یا پتھروں کی بارش میں مارا جائے (ایسے میں معلوم نہ ہو کہ کس کا تیر یا پتھر اُس کو لگا)۔

کَانَ لِیْ اِمْرَاَتَانِ فَاقْتَتَلَتَا فَرَمَیْتُ اِحْدَاهُمَا فَرُمِیَ فِیْ جَنَازَتِهَا۔ (عدی جزامی نے کہا یا رسول اللہ) میری دو بیویاں تھیں وہ آپس میں لڑنے لگیں، میں نے ایک کو (کچھ پھینک کر) مارا اتفاق سے وہ مرگئی (آپ نے فرمایا اس کی دیت دے اور تو اس کا وارث نہ ہوگا (کیونکہ قاتل کو میراث نہیں ملتی)۔

رُمِیَ فِیْ جَنَازَتِهَا۔ یعنی اپنی تابوت پر ڈالی گئی (مطلب یہ کہ مرگئی) (ایک روایت میں فَرَمَیْتُ ہے باظہار تائے)۔

اِنِّیْ اَخَافُ عَلَیْکُمُ الرَّمَاءَ۔ میں تم پر سود کا ڈرتا ہوں (ایک روایت میں اَلْاِرْمَاءَ ہے معنی وہی ہیں)۔

اَرْمٰی بمعنی اَرْبٰی یعنی بڑھ گیا سود لیا۔

لَوْ اَنَّ اَحَدَهُمْ دُعِیَ اِلٰی مِرْمَاتَیْنِ لَاَجَابَ وَهُوَ لَا یُجِیْبُ اِلَی الصَّلٰوةِ۔ اگر ان میں سے کوئی بکری کے دو کھروں پر بلایا جائے یا دو کھروں کے درمیان جتنا گوشت ہوتا ہے اُس پر یا چھوٹے ناکارہ دو تیر دینے کے لئے تو ضرور آئے مگر نماز کے لئے نہیں آتا جب اذان دے کر اس کا بلاوہ ہوتا ہے

لَاَرْمِيَنَّ بِهَا بَيْنَ اَكْتَافِكُمْ۔ میں تو اس حدیث کو تمہارے مونڈھوں کے بیچ میں ڈالوں گا (تم کو حدیث پر عمل کرنے کے لئے مجبور کروں گا، رات دن اس کو بیان کرتا رہوں گا)۔

سَأَلَ اَنْ يُّدْنِيَهُ مِنَ الْاَرْضِ الْمُقَدَّسَةِ رَمْيَةً بِحَجَرٍ۔ حضرت موسیٰؑ نے (وفات کے وقت) اللہ سے یہ دعا کی، کہ ان کو پاک زمین سے (بیت المقدس سے) ایک پتھر کی مار برابر نزدیک کر دے۔

فَرَمَانِي الْقَوْمُ بِاَبْصَارِهِمْ۔ لوگ مجھ کو (غصہ کی نگاہ سے) گھورنے لگے۔

تَرْمِيْ بِالْبَعْرَةِ عَلٰى رَأْسِ الْحَوْلِ۔ (تم میں سے ہر ایک عورت جاہلیت کے زمانہ میں) جب سال ختم ہونے پر آتا۔ اس وقت اونٹ کی مینگنی پھینکتی (زمانۂ جاہلیت میں عربوں میں یہ رسم تھی کہ جب شوہر مر جاتا تو اس کی عورت بڑے سے بڑے کپڑے پہن کر ایک تیرہ و تار کوٹھری میں گھس جاتی۔ سال بھر تک کوئی خوشبو نہ لگاتی۔ پھر سال ختم ہونے پر ایک جانور لاتے گدھا یا بکری یا پرندہ وہ اپنی شرمگاہ اس سے چھوا لیتی، اس وقت عدت ٹوٹتی۔ پھر اونٹ کی ایک مینگنی اس کے ہاتھ میں دیتے اس کو پھینک کر باہر آتی۔ لاحول ولا قوۃ۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ، اسلام میں جو چار مہینے اور کچھ دن، عدت مقرر ہوئی ہے یہ اس کے بہ نسبت کہیں آسان ہے جو جاہلیت کی عدت تھی)۔

اَلَا اِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ۔ آگاہ رہو، اللہ تعالیٰ نے جو فرمایا کہ تم کافروں کے لئے اپنی طاقت تیار رکھو! اس سے مراد تیر اندازی ہے (اب تیر اندازی کی جگہ گنوں، بندوقوں اور توپوں نے لے لی ہے۔ لہٰذا اسلامی دنیا کو اپنی عمدہ تنظیم کے ساتھ جدید اسلحہ سے لیس اور مضبوط رہنا چاہیئے۔)

اِذَا وَقَعَتْ رَمِيَّتُكَ۔ جب وہ جانور جس کا تو شکار کرتا ہے گر پڑے۔

اِرْمُوْا وَارْكَبُوْا وَاَنْ تَرْمُوْا اَحَبُّ مِنْ اَنْ تَرْكَبُوْا۔ (پا پیادہ رہ کر) تیر اندازی کرو اور سوار ہو جاؤ (اس وقت بھالا چلاؤ) اور پیدل رہ کر تیر مارنا سوار ہونے (اور بھالا چلانے) سے بہتر ہے (کیونکہ جنگ میں پیدل آدمی بہت کام آتا ہے وہ دور سے دشمنوں کو مارتا ہے اور گراتا ہے، برخلاف سواروں کے، اسی لئے فوج میں پیادے بہت رکھتے ہیں اور سوار کم)۔

فَرَمٰى بِهٖ فِيْ وُجُوْهِ الْقَوْمِ۔ (آنحضرتؐ نے خاک کی ایک مٹھی لے کر) کافروں کے منہ پر ماری (اور فرمایا شاہت الوجوہ، ان کو شکست ہوئی)۔

رِمَايَةٌ۔ فن تیر اندازی۔

فَاَرْمَاهُ عَنْ فَرَسِهٖ۔ اس کو گھوڑے سے گرا دیا۔

اَرْمِيَا۔ علیہ السلام بنی اسرائیل کے مشہور پیغمبر ہیں۔

باب الراء مع النون

اَرْنَبٌ۔ خرگوش۔

اَرْنَبَةٌ۔ ناک کا کنارہ۔

رَأَيْتُ عَلٰى اَنْفِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلعم وَاَرْنَبَتِهٖ اَثَرَ الْمَاءِ وَالطِّيْنِ۔ میں نے آں حضرتؐ کی ناک اور ناک کے کنارے پر کیچڑ کا نشان دیکھا۔

كَانَ يَسْجُدُ عَلٰى جَبْهَتِهٖ وَاَرْنَبَتِهٖ۔ آنحضرتؐ پیشانی اور ناک پر سجدہ کرتے (دونوں کو زمین سے لگاتے)۔

اَلْاَرْنَبُ مُسِخَ كَانَتْ اِمْرَأَةٌ تَخُوْنُ زَوْجَهَا وَلَا تَغْتَسِلُ مِنْ حَيْضِهَا۔ خرگوش مسخ شدہ جانور ہے پہلے وہ ایک عورت تھی جو اپنے شوہر کی خیانت کرتی (دوسروں سے فحش کراتی) اور حیض کا غسل نہ کرتی (اسی حدیث کی رو سے امامیہ کے نزدیک خرگوش حرام ہے اور اہل سنت کی دلیل دوسری صحیح حدیثیں ہیں جن سے خرگوش کا حلال ہونا ثابت ہے)۔

رَنْحٌ۔ سر گھومنا۔

تَرْنِيْحٌ۔ بیہوش کر دینا، مارتے مارتے ہڈیاں نرم کر دینا ہڈیوں میں سستی آ جانا مارے یا ڈر سے یا نشہ سے (اہل عرب کہتے ہیں

رَنَّحَہُ الْخَمْرُ۔ شراب نے اُس کو سست کر دیا، وہ ایک طرف جھکنے لگا۔

تَرَنَّحَ الرَّجُلُ۔ شراب پی کر جھکنے لگا۔

اِنَّہٗ کَانَ یَصُوْمُ فِی الْیَوْمِ الشَّدِیْدِ الْحَرِّ الَّذِیْ اِنَّ الْجَمَلَ الْاَحْمَرَ لَیُرَنَّحُ فِیْہِ مِنْ شِدَّۃِ الْحَرِّ۔ سخت گرمی کے دن روزہ رکھتے یہاں تک کہ لال اونٹ اس دن (گرمی کی شدت سے) دیوانہ ہو جاتا (ایک روایت میں لَیُرِیْحُ ہے یعنی ہلاک ہو جاتا)۔

اَلْمَرِیْضُ یُرَنَّحُ وَالْعَرَقُ مِنْ جَبِیْنِہٖ یَتَرَشَّحُ۔ بیمار بے ہوش ہو جاتا ہے اس کی پیشانی سے پسینہ ٹپکتا ہے۔

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شَرِّ مَا تَرَنَّحَ لَہٗ۔ خدا کی پناہ اس چیز کی بُرائی سے جس کے لئے یہ نکلا ہے جو یہ کرنا چاہتا ہے۔

مُرَنَّحَۃٌ۔ کشتی کا سینہ۔

رَانِفٌ یا رَانِفَۃٌ۔ بید مشک۔

رَانِفَۃٌ۔ ناک کی نرم ہڈی کا کنارہ یا جگر کا باریک کنارہ یا آستین کا کنارہ۔

رَوَانِفُ۔ اس کی جمع ہے۔

کَانَ اِذَا اُنْزِلَ عَلَیْہِ الْوَحْیُ وَھُوَ عَلَی الْقَصْوَاءِ تَذْرِفُ عَیْنَاھَا وَتُرْنِفُ بِاُذُنَیْھَا مِنْ ثِقَلِ الْوَحْیِ۔ آں حضرتؐ پر جب وحی اُترتی اور آپ اپنی اونٹنی قصویٰ پر سوار ہوتے تو اس کی آنکھیں آنسو بہاتیں اور وہ اپنے کان لٹکا دیتی، وحی کے بوجھ سے (جانور کا قاعدہ ہوتا ہے کہ جب وہ تھک جاتا ہے یا اُس کی قوت جواب دینے لگتی ہے تو کان لٹکا دیتا ہے)۔

بَیْنَ الرَّانِفَۃِ وَالصَّفَنِ۔ (کسی نے عبد الملک بن مروان سے کہا کہ میرے ایک پھوڑا نکلا ہے۔ پوچھا کہاں پر نکلا ہے؟ وہ کہنے لگا) الْیَۃ اور صفن کے درمیان۔

رَانِفَہ۔ سرین کا کنارہ جو کھڑے ہوتے وقت زمین سے قریب رہے اور صَفَنٌ خُصیہ (فوطہ) کی کھال۔

رَنَقٌ یا رُنُوقٌ یا رَنَقٌ۔ گدلا ہونا۔

تَرْنِیْقٌ۔ گدلا کرنا، صاف کرنا، اقامت کرنا، ضعیف اور ناتوان ہونا، برابر گھورے جانا، ٹوٹ جانا، گھومنا لیکن آگے نہ بڑھنا۔

فَتَکُوْنُ کَالسَّفِیْنَۃِ الْمُرَنَّقَۃِ فِی الْبَحْرِ۔ صُور پھونکے جانے کا آپ نے ذکر کیا تو فرمایا کہ، (زمین اپنے رہنے والوں پر لرزے گی اور) ایسی ہو جائے گی جیسے کشتی سمندر میں اپنی جگہ پر گھومتی رہتی ہے، آگے نہیں بڑھتی۔

نہایہ میں ہے کہ تَرْنِیْقٌ کے معنی آدمی کا کھڑا رہ جانا نہ معلوم کہ جائے گا یا آئے گا۔

اہل عرب کہتے ہیں کہ:-

رَنَّقَ الطَّائِرُ۔ پرندہ پر مار رہا ہے کسی چیز پر (یعنی اُس پر گرنا چاہتا ہے)۔

اُحْشُرُوا الطَّیْرَ اِلَّا الرَّنِقَۃَ۔ سب پرندوں کو نکالو (وہ ہماری سواری کے ساتھ چلیں) مگر جو انڈوں پر بیٹھے ہوں۔

اِنْ کَانَ مِنْ رَنَقٍ فَلَا بَاْسَ (حسن بصریؒ سے کسی نے پوچھا پانی پر پھونکنا کیسا ہے؟ انھوں نے کہا) اگر گدلے پن کی وجہ سے ہو (یعنی صاف پانی نہ ہو بلکہ میلا ہو) تو پھونکنے میں کچھ قباحت نہیں۔

وَلَیْسَ لِلشَّارِبِ اِلَّا الرَّنْقُ وَالطَّرْقُ۔ پینے والے کو بجز گدلے پانی کے اور جس میں اونٹ وغیرہ نے پیشاب کر دیا ہو، اور کچھ نہیں ہے۔

رَوْنَقُ السَّیْفِ۔ تلوار کا پانی، اُس کی صفائی (اب رونق، صفائی اور چمک میں بہت زیادہ مستعمل ہے)

اَلدُّنْیَا عَیْشُہَا رَنِقٌ۔ دنیا کی زندگی گدلی ہے (یعنی رنج اور تکالیف سے خالی نہیں ہے)۔

رَنَمٌ۔ آواز۔

تَرَنُّمٌ۔ اچھی آواز نکالنا، گانا (جیسے تَرْنِیْمٌ ہے)

مَا اَذِنَ اللّٰہُ لِشَیْءٍ اَذَنَہٗ لِنَبِیٍّ حَسَنِ التَّرَنُّمِ بِالْقُرْاٰنِ۔ اللہ تعالیٰ متوجہ ہو کر ایسے شوق سے کسی چیز کو

نہیں سُنتا جتنا قرآن کو اس پیغمبر کے مُنہ سے سُنتا ہے، جو خوش آوازی سے اس کو پڑھے (معلوم ہوا کہ خوش آوازی اور خوبصورتی دونوں اللہ کی نعمتیں ہیں اور جس کو اللہ تعالیٰ نے انسانیت دی ہوگی وہ ان دونوں کو پسند کرے گا)۔

تَنْوِیْنِ تَرَنُّم۔ جو شعر کے آخر میں نون بڑھا دیا جائے مثلاً۔

اقلی اللوم عاذل والعتابن
وقولی ان اصبت لقد اصابن

رَنَّۃٌ۔ آواز۔

رَنِیْنٌ۔ پکار کر، چلا کر رونا۔ کان لگانا جیسے اِرْنَانٌ ہے۔

فَتَلَقَّانِیْ اَھْلُ الْحَیِّ بِالرَّنِیْنِ۔ قبیلہ کے لوگ چلاتے ہوئے مجھ سے ملے۔

تَصِیْحُ بِرَنَّۃٍ۔ چلا کر رو رہی تھی۔

لُعِنَتِ الرَّانَّۃُ۔ چلا کر رونے والی پر لعنت ہو (جیسے ہمارے زمانہ میں اکثر عورتیں میت پر چلا کر روتی ہیں)۔

لَا سَخَّابٌ وَّلَا مُتَرَنِّنٌ بِالْفُحْشِ وَلَا قَوَّالٍ لِلْخَنَاءِ۔ نہ تو چلانے والے ہیں (بازاروں میں) نہ فحش اور بیہودہ بات کہنے والے ہیں۔

بابُ الراء مع الواو

رَوْبٌ یا رُؤُوْبٌ۔ جم جانا، غلیظ ہونا۔

رَوْبَۃٌ اور رُوْبَۃٌ۔ پھٹا ہوا اور جما ہوا دودھ۔ بعض نے کہا بچا ہوا دودھ۔

اَتَجْعَلُوْنَ فِی النَّبِیْذِ الدُّرْدِیَّ قِیْلَ وَمَا الدُّرْدِیُّ قَالَ الرُّوْبَۃُ۔ کیا تم نبیذ میں دُردی ڈالتے ہو، لوگوں نے کہا دُردی کیا؟ (امام باقرؒ نے) فرمایا "رُوبہ" (یعنی دودھ کا خمیر، یہ خمیر دودھ کے اندر کوئی ترش چیز ڈال کر تیار کرتے ہیں)۔

لَا شَوْبَ وَلَا رَوْبَ فِی الْبَیْعِ وَالشِّرَاءِ۔ خرید و فروخت میں ملانا جلانا، فریب کرنا نہیں ہے (اصل میں

رَوْبٌ کے معنی خلط ملط کرنا، ملا دینا۔ اسی سے دہی کو رَائِبٌ کہتے ہیں۔ کیونکہ دودھ میں پانی ملا کر دہی بناتے ہیں تاکہ مکھن علیحدہ ہو جائے اور صرف چھاچھ رہ جائے)۔

رَوْبَانٌ۔ حیران، پریشان، مست اور سُست۔

رَوْبیٰ۔ "رَوْبَانٌ" کی جمع ہے۔

رَوْثٌ۔ گھوڑے کی لید یا گدھے وغیرہ کی۔

رَوْثَۃٌ۔ یہ "رَوْثٌ" کا مفرد ہے۔

نَہٰی عَنِ الرَّوْثِ وَالرِّمَّۃِ۔ (آں حضرتؐ نے) لید اور بوسیدہ ہڈی سے استنجا کرنے کو منع فرمایا۔

رَاثَ یَرُوْثُ۔ لید کی، لید کرتا ہے یا کرے گا۔

رَوْثًا۔ لید کرنا۔

فَاَتَیْتُہٗ بِحَجَرَیْنِ وَرَوْثَۃٍ۔ میں آپ کے پاس دو پتھر اور ایک لید لے کر آیا۔

فَضَرَبَ بِہٖ رَوْثَۃَ اَنْفِہٖ۔ اس کو ناک کی نوک پر مارا (محیط میں ہے کہ یہ ایک محاورہ ہے)

(مثلاً اہل عرب چرب زبان آدمی کے لئے یہ محاورہ بھی استعمال کرتے ہیں کہ

فُلَانٌ یَضْرِبُ بِلِسَانِہٖ رَوْثَۃَ اَنْفِہٖ۔ یعنی بڑا کثیر الکلام بہت باتیں کرنے والا ہے (زبان آور)۔

فِی الرَّوْثَۃِ ثُلُثُ الدِّیَۃِ۔ ناک کے نیچے کا حصہ (جہاں تک گوشت ہے) اگر اس کو کوئی کاٹ ڈالے تو دیت کا تہائی حصہ دینا ہوگا۔

اِنَّ رَوْثَۃَ سَیْفِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَتْ فِضَّۃً۔ آنحضرتؐ کی تلوار کا قبضہ چاندی کا تھا۔

اِنْ قُطِعَتْ رَوْثَۃُ الْاَنْفِ فَدِیَتُہَا خَمْسُمِائَۃِ دِیْنَارٍ۔ اگر ناک کی نوک (نیچے کا حصہ) کاٹے تو اس کی دیت پانچ سو دینار دینا ہوگی۔

اَلرَّوْثَۃُ مِنَ الْاَنْفِ۔ ناک کی نوک بھی ناک میں شامل ہے۔

رُوَیْثَةٌ۔ ایک مقام کا نام ہے جو مکہ اور مدینہ کے درمیان واقع ہے۔

رَوَاجٌ۔ چلنا، نافذ ہونا۔ (اہلِ عرب کہتے ہیں کہ :

رَاجَتِ الدَّرَاهِمُ۔ یہ روپے چل گئے۔

تَرْوِيجٌ۔ چلانا، نافذ کرنا۔

رَائِجٌ۔ چلنے والا (رَائِجٌ کی ضد ہے کاسد یعنی کھوٹا)

رَوْحٌ یا رَوَاحٌ۔ شام کو چلنا (اب اِس لفظ کا استعمال مطلق چلنے کے معنی میں کیا جاتا ہے۔ عہدِ حاضر میں عرب اہلِ زبان رُحْ کے لفظ کو ذهاب کے معنی میں استعمال کرتے ہیں۔ اور اِذْهَبْ کا استعمال کم ہے)۔

رِيحٌ۔ بُو پانا۔

رِيحٌ۔ بہت زیادہ ہوا ہونا۔

مُرَاوَحَةٌ۔ ایک بار ایک کام کرنا پھر دوسرا کام کرنا۔ یا ایک پاؤں پر سہارا دے کر کھڑا ہونا پھر دوسرے پاؤں پر۔

رُوحٌ۔ وہ جوہر جس کے سبب زندگی کی بقا ہے اس کا ذکر قرآن اور حدیث میں کئی جگہ آیا ہے۔ اور رُوح کے معنی قرآن اور وحی اور رحمت کے بھی آئے ہیں اور حضرت جبرئیل کو بھی رُوحَ الامین اور روحُ القدس کہتے ہیں۔

تَحَابُّوا بِذِكْرِ اللهِ وَرُوحِهِ۔ اللہ کی یاد اور اُس کے رُوح کی وجہ سے محبت رکھو (رُوح سے مُراد وہ شے ہے جس سے خلقت کی زندگی ہو، یعنی ہدایت۔ بعض نے کہا مُراد نبوت ہے اور بعض کا قول ہے کہ قرآن۔)

يَتَحَابُّونَ رُوحَ اللهِ۔ اللہ کی رُوح (کے اشتراک) کی وجہ سے باہمی اُلفت و محبت رکھتے ہیں (یعنی قرآن کو نظامِ زندگی اساسی قانون ماننے اور اُس پر عمل پیرا ہونے کی وجہ سے) مگر بعض اہلِ علم نے رُوح سے محبت مُراد لی ہے[1])

اَلْمَلَائِكَةُ الرُّوحَانِيُّونَ۔ روحانی فرشتے (یعنی رُوح کی طرح لطیف جو نظر نہیں آتے)۔

اِنِّي اُعَالِجُ مِنْ هٰذِهِ الْاَرْوَاحِ۔ میں اِن رُوحوں کا علاج کرتا ہوں۔ (یعنی جنوں کا کیونکہ وہ بھی رُوح کی طرح لطیف ہیں جو نظر نہیں آتے)۔

مَنْ قَتَلَ نَفْسًا مُعَاهَدَةً لَمْ يَرَحْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ

جو شخص ذمی کافر کو مار ڈالے (جس سے عہد ہو اور امان دی جا چکی ہو) تو وہ (قاتل) بہشت کی خوشبو بھی نہ سونگھے گا (کیونکہ اس نے اسلام اور مسلمانوں کو بدنام کیا۔ اسلام میں عہد شکنی اور دغابازی سخت گناہ اور بدترین عیب ہے) اہلِ عرب کہتے ہیں:

رَاحَ يَرِيحُ اور رَاحَ يَرَاحُ اور اَرَاحَ يُرِيحُ کسی چیز کی بُو پائی (کرمانی نے کہا مطلب یہ ہے کہ وہ اوّل دفعہ میں بہشت کے اندر داخل نہ ہو سکے گا۔ یا بطور تغلیظ کے ایسا فرمایا اس لئے کہ مومن کسی گناہ کی وجہ سے جو گناہ کفر و شرک نہ ہو ہمیشہ دوزخ میں نہیں رہے گا بلکہ کبھی وہاں سے نکل کر بہشت میں جائے گا)۔

هَبَّتْ اَرْوَاحُ النَّصْرِ۔ فتح کی ہوائیں چلیں (اہلِ عرب کہتے ہیں کہ :

اَلرِّيحُ لِفُلَانٍ۔ فلاں شخص کی تو ہوا بندھی ہے (یعنی اُس کو غلبہ اور حکومت اور فتح حاصل ہے)۔

اَلرِّيحُ لِآلِ فُلَانٍ۔ فلاں کی اولاد کو غلبہ اور فتح حاصل ہے۔

كَانَ النَّاسُ يَسْكُنُونَ الْعَالِيَةَ فَيَحْضُرُونَ الْجُمُعَةَ وَبِهِمْ وَسَخٌ فَاِذَا اَصَابَهُمُ الرَّوْحُ سَطَعَتْ اَرْوَاحُهُمْ فَيَتَاَذّٰى بِهِ النَّاسُ فَاُمِرُوا بِالْغُسْلِ

(آن حضرتؐ کے مبارک دور میں) لوگ مدینہ کے گاؤں میں (جو بلندی پر واقع تھے رہا کرتے اور میلے کچیلے رہ کر نمازِ جمعہ کے لئے (مسجدِ نبوی میں) آتے، جب اُن کو ہوا لگتی تو ان کے (بدن اور کپڑوں کی) بُو پھیل جاتی اور دوسرے لوگوں کو تکلیف ہوتی اس لئے آپ نے (جمعہ کے دن) غسل کرنے کا (اور کپڑے اور بدن صاف اور پاکیزہ رکھنے کا) حکم دیا۔

رَوْحٌ۔ ہوا کا چلنا (مطلب یہ ہے کہ ہوا کا جھونکا جب

[1] یعنی اُس محبت کی وجہ سے جو اللہ تعالےٰ نے ان کے دلوں میں ڈال دی ہے۔

آتا تو ان کے جسم اور کپڑوں سے مس ہوتا اور اِس طرح بد بُو
دور پھیلتی)۔
اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا رِيَاحًا وَّ لَا تَجْعَلْهَا رِيحًا۔ (جب تیز
ہوا چلتی تو آنحضرتؐ یہ دُعا فرماتے تھے) یا اللہ اس کو کئی طرف
کی ہوائیں کردے (جن سے مطلع پر ابر آتا اور پانی برستا ہے،
یعنی رحمت کی ہوائیں) اور (عذاب کی) آندھی مت کر (جو قوم
عاد پر اور دوسری قوموں پر آئی تھی)
اَلرِّيحُ مِنْ رَوْحِ اللّٰهِ۔ ہوا اللہ کی رحمت ہے (ہم لوگ
سب ہوا سے ہی زندہ ہیں ہم کو ہر لحظ، سانس میں تازہ ہوا کی
ضرورت ہے ہوا ساکن ہو جائے تو دم گھٹ کر مر جائیں۔ جس طرح دریائی
جانور پانی سے نکلتے ہی مر جاتے ہیں۔ اب اگر ہوا اپنی جگہ پر ساکن
رہتی اور حرکت نہ کرتی تو ہم سب بدبو اور تعفن کی وجہ سے ہلاک
ہو جاتے کیونکہ خراب ہوا ہمارے پاس جمع رہتی اور ہم اسی کو پھیر
سانس میں لیتے۔ اِس لئے ہوائے متحرک یعنی ریح، اللہ تعالیٰ کی
بڑی رحمت ہے اسی طرح آندھیوں کے آنے میں بھی بڑی حکمت
ہے وہ سارے کُرۂ ہوا کو درہم برہم کرکے ہر جگہ کی ہوا ——
—— صاف کر دیتی ہیں۔ غرض ہر کام میں اس کی
حکمت اور رحمت بھری ہوئی ہے اور بڑا بے وقوف ہے وہ شخص
جو کہتا ہے کہ یہ سب انتظام خود بخود ہو رہا ہے اور خدائے کریم کے
وجود میں شک کرتا ہے ارے عقل کے دشمن ایک گھر کا انتظام اور
بندوبست بغیر کسی گھر والے کے نہیں ہو سکتا تو اتنے بڑے عالم کا
انتظام وہ بھی اِس خوبصورتی اور دانشمندی کے ساتھ خود بخود
کیونکر ہو سکتا ہے)۔
رَوْحٌ۔ کے معنی، نفس، خوشی، راحت، رزق، ہوا کا
جھونکا، مدد اور انصاف کے ہیں۔
ثُمَّ انْظُرُوا يَوْمًا رَاحًا۔ (ایک شخص نے مرتے وقت
اپنے بچوں سے کہا کہ جب میں مر جاؤں تو میری نعش جلا ڈالنا)۔
پھر ایک دن آندھی کا انتظار کرنا (اُس دن میری راکھ آندھی میں
اُڑا دینا) (اہلِ عرب کہتے ہیں کہ

یَوْمٌ رَاحٌ۔ یعنی ہوادار دِن۔
لَيْلَةٌ رَاحَةٌ۔ ہوادار رات)۔
إِذَا كَانَ يَوْمٌ رِيحٌ۔ جب ہوادار دن آئے (یعنی
جس دن تیز ہوا چل رہی ہو۔)
رَأَيْتُهُمْ يَتَرَوَّحُونَ فِي الضُّحٰى۔ میں نے دیکھا وہ
لوگ چاشت کے وقت (گرمی کی شدت سے) پنکھے چلاتے یا
اپنے گھروں کو لوٹ آتے یا آرام لیتے۔
كَأَنَّ رَاكِبَهَا غُصْنٌ بِمَرْوَحَةٍ إِذَا تَدَلَّتْ
بِهِ أَوْشَارِبٌ ثَمِلٌ۔ (حضرت عبد اللہ بن عمرؓ ایک سانڈنی
پر سوار ہوتے وہ بہت عمدہ چلی تو اس کی تعریف میں کہنے لگے)
اِس اونٹنی کا سوار گویا درخت کی ایک شاخ ہے ایسے مقام
میں جہاں ہوائیں گزرتی ہیں یا نشہ میں مست شخص کی طرح ہے۔
مَرْوَحَةٌ۔ (بہ فتحہ میم) وہ مقام جہاں پر ہوائیں
گزریں۔
مِرْوَحَةٌ۔ (بہ کسرہ میم) پنکھا، بادکش۔
سُئِلَ عَنِ الْمَاءِ الَّذِي قَدْ أَرْوَحَ أَيُتَوَضَّأُ مِنْهُ
قتادہ سے پوچھا گیا کہ جس پانی کی بُو بدل گئی ہو کیا اس سے وضو
کرنا درست ہے۔
مَنْ رَاحَ إِلَى الْجُمُعَةِ فِي السَّاعَةِ الْأُولٰى فَكَأَنَّمَا
قَرَّبَ بَدَنَةً۔ جو شخص (زوال کے بعد) پہلی گھڑی میں
جمعہ کی نماز کے لئے جائے اس کو اتنا ثواب ہے جیسے ایک اونٹ
کی قربانی کی (یہاں رواح چلنے کے معنی میں ہے اور یہ مطلب نہیں
ہے کہ شام کو جائے اور گھڑی سے مُراد گھنٹہ نہیں ہے جو دن رات
میں ۲۴ ہوتے ہیں بلکہ وقت کا ایک جزء مُراد ہے تو ایک ہی گھنٹہ
میں یہ سب گھڑیاں آجائیں گی جن کا ذکر حدیث میں ہے) (اہلِ
عرب کہتے ہیں کہ
رَاحَ اور تَرَوَّحَ یعنی چلا گیا کو کسی وقت میں جائے)۔
لَيْسَ فِيهِ قَطْعٌ حَتّٰى يُؤْوِيَهُ الْمُرَاحُ۔ بکری
چُرانے میں ہاتھ نہ کاٹا جائے گا (جب وہ جنگل میں چر رہی ہو)

جب تک اپنے تھان میں نہ آجائے (جہاں رات کو رہتی ہے۔ اگر تھان میں سے چرائے گا تو اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا)

مُوَاحٌ - بہ ضمۂ میم جانوروں کا تھان۔

مَرَاحٌ - جہاں لوگ جائیں یا وہاں سے روانہ ہوں یا راحت اور آرام کا مقام۔

اَرَاحَ عَلَیَّ نَعَمًا ثَرِیًّا - مجھ کو بہت سی نعمتیں عطا کیں (ایک روایت میں نَعَمًا ہے بہ فتحۂ عین - یعنی بہت سے جانور مجھ کو دیئے جو شام کو میرے پاس آکر رہتے ہیں، گویا یہ عورت ان جانوروں کی "مُرَاح" (تھان) ٹھہری)۔

وَاَعْطَانِیْ مِنْ کُلِّ رَائِحَۃٍ زَوْجًا - مجھ کو ہر ایک قسم کے جانوروں میں سے جو شام کو اپنے تھان پر آتے ہیں ایک ایک جوڑا دیا (ایک روایت میں مِنْ کُلِّ ذَابِحَۃٍ ہے - یعنی ہر جانور میں سے جو کاٹا جاتا ہے۔ کرمانی نے کہا رَائِحَۃٌ میں غلام اور لونڈی بھی داخل ہیں کیونکہ وہ بھی رات کو اپنے مالک کے پاس آجاتے ہیں)

لَوْ لَا حُدُوْدٌ فُرِضَتْ وَفَرَائِضُ حُدَّتْ تُرَاحُ عَلٰی اَھْلِھَا - اگر (شریعت کی) حدود مقرر نہ ہوتیں اور فرائض معین نہ ہوتے، جو ان کے لوگوں پر پھیرے جاتے ہیں (یعنی بادشاہ اور حاکم۔ بعض نے کہا رعایا مراد ہے کیونکہ راعی اور حاکم ان فرائض اور حدود کو ان پر جاری کرتے ہیں)۔

حَتّٰی اَرَاحَ الْحَقَّ عَلٰی اَھْلِہٖ - یہاں تک کہ حقداروں کو ان کا حق دلایا۔

رَاوَحْتُھَا بِالْعَشِیِّ - شام کے وقت میں اُن کو تھان پر لے گیا۔

ذٰلِکَ مَالٌ رَائِحٌ - یہ تو ایک چلتا ہوا مال ہے (یعنی نفع یا ثواب دینے والا) (ایک روایت میں رَابِحٌ جس کا بیان اوپر ہو چکا۔ کرمانی نے کہا مَالٌ رَائِحٌ سے یہ مراد ہے کہ تلف ہو جانے والا اور چل دینے والا ہے۔ تو بہتر یہ ہے کہ نیک کاموں میں خرچ ہو)۔

عَلٰی رَوْحَاءَ مِنَ الْمَدِیْنَۃِ - مدینہ سے اتنی دور جتنی دور آدمی شام کو چل کر پہنچتا ہے۔

اَرِحْنَا بِھَا یَا بِلَالُ - اذان دے کر ہم کو نماز سے بے فکر کرو (کیونکہ نماز میں دل لگا ہوا ہے، جب نماز ادا کر لیں گے تو دل کو بے فکری اور اطمینان ہوگا۔ بعض نے کہا ترجمہ یوں ہے کہ، نماز کے ذریعہ ہم کو راحت اور آرام دے۔ آں حضرتؐ کو دنیا کے سب کام ایک بوجھ معلوم ہوتے تھے اور نماز میں جو افضل ترین عبادت ہے آپ کو لذت اور راحت حاصل ہوتی۔ جیسے دوسری حدیث میں ہے کہ آپؐ نے فرمایا، میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں رکھی گئی۔ بزرگوں نے کہا ہے کہ ولایت جس کا درجہ نبوت کے بعد ہے، وہ یہی ہے کہ شریعت کے فرائض اور عبادات میں مزہ آنے لگے، آدمی ان کو بڑے ذوق وشوق اور خوشی کے ساتھ ادا کرے، نہ کہ بوجھ سمجھ کر اور نفس پر بار ڈال کر)۔

اَنَّھَا عَطِشَتْ مُھَاجِرَۃً فِیْ یَوْمٍ شَدِیْدِ الْحَرِّ فَدُلِّیَ اِلَیْھَا دَلْوٌ مِنَ السَّمَاءِ فَشَرِبَتْ حَتّٰی اَرَاحَتْ - (ام ایمنؓ جو آں حضرتؐ کی کھلائی تھیں) ہجرت کر کے (مدینہ میں) آرہی تھیں، اُس دن گرمی بہت سخت تھی، ان کو پیاس لگی تو آسمان سے ایک ڈول (پانی کا) اُن پر لٹک آیا، اُنھوں نے پیا یہاں تک کہ اُن کی تکان دور ہوگئی (دم میں دم آیا) (اہل عرب کہتے ہیں کہ اَرَاحَ الرَّجُلُ وَاسْتَرَاحَ - جب تکان کے بعد پھر اُس کی طاقت لوٹ آئے تازہ دم ہو جائے)۔

کَانَ یُرَاوِحُ بَیْنَ قَدَمَیْہِ مِنْ طُوْلِ الْقِیَامِ - (آنحضرتؐ نماز تہجد میں دیر تک) کھڑے رہنے کی وجہ سے دونوں پاؤں میں مراوحہ کرتے (یعنی ایک پاؤں پر سارا بوجھ دیتے اور دوسرے پیر کو آرام دیتے)۔

لَوْ رَاوَحَ کَانَ اَفْضَلَ - (حضرت عبد اللہ بن مسعود نے ایک شخص کو دیکھا کہ دونوں پاؤں پر زور دیئے نماز میں کھڑا ہے تو کہا) اگر یہ ایک پاؤں پر کھڑا ہوتا اور دوسرے پاؤں کو آرام دیتا تو افضل ہوتا (کیونکہ اس طرح عمل کرنے سے سنت مراوحہ کا بھی اہتمام ہو جاتا)۔

كَانَ ثَابِتٌ يُرَاوِحُ مَا بَيْنَ جَبْهَتِهِ وَقَدَمَيْهِ۔ ثابت کیا کرتے نمازمیں اپنی پیشانی اور پاؤں کے درمیان مرواحہ کرتے (یعنی قیام اور سجدے دونوں کرتے قیام میں پیشانی کو راحت ملتی اور سجدے میں پاؤں کو)۔

صَلٰوةُ التَّرَاوِيحِ۔ (اس کو تراویح[1] اس لئے کہتے ہیں کہ ہر چار رکعت کے بعد صحابہؓ توقف کرتے اور آرام لیتے (یہ توقف اس لئے ہوتا کہ لوگ آرام کرلیں۔ اس زمانہ میں لوگوں نے تراویح میں طرح طرح کی بدعتیں نکالی ہیں جو صحابہ اور تابعین اور سلف صالحین کے عہد میں نہ تھیں، اور لطف یہ ہے کہ ان بدعتوں پر اتنا اصرار ہے کہ اگر کوئی ان کو منع کرے یا طریقۂ صالحین کے خلاف بتائے تو اس سے لڑنے کو مستعد ہوتے ہیں اور اُس کو وہابی کہتے ہیں۔ ہائے مسلمانوں پر مجھ کو رونا آتا ہے ان کی جہالت حد سے بڑھ گئی ہے ان بدعتوں میں سے ایک تو یہ ہے کہ ہر ترویحہ کے بعد بالکل کم ٹھہرنا، لوگوں کو آرام نہ دینا۔ دوسرے ہر ترویحہ کے بعد خواہ مخواہ ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنے کو لازم جاننا۔ تیسرے ہر ترویحہ کے بعد تسبیح چلا کر بہت بلند آواز سے کہنا کہ نمازیوں کے کان پھوٹ جائیں۔ حالانکہ اتنا چلانے سے آنحضرتؐ نے منع فرمایا۔ چوتھے پہلے ترویحہ کے بعد البدر البدر محمد مصطفٰےؐ اور دوسرے کے بعد خلیفہ ابوبکر صدیقؓ اور تیسرے کے بعد عمر فاروقؓ اور چوتھے کے بعد عثمان ذوالنورین اور پانچویں کے بعد علی مرتضٰی ان بزرگوں کے نام پکار پکار کر لینا۔ پانچویں الصلوٰۃ واجب الوتر پکارنا۔ چھٹے ہر اور تراویح سے فارغ ہو کر ایک آدمی کا اذان کے مقام پر کھڑا ہونا اور آدم صفی اللہ سے لے کر حضرت محمد صلعم تک ہر ایک پر جھک کر صلوٰۃ و سلام بھیجنا۔ کہئے دین میں آپ نے یہ باتیں کہاں سے پائیں۔ دین میں جو نئی بات نکالی جائے جس کی اصل قرآن اور سنت سے نہ ہو، وہ مردود ہے ایسی بات پر اجر اور ثواب ملنے کے بجائے عذاب ہونے کا اندیشہ ہے۔ ان بدعات کے علاوہ لوگوں کو اس کی خبر نہیں کہ آنحضرتؐ سے بروایت صحیحہ آٹھ رکعت تراویح کی ثابت ہیں البتہ حضرت عمرؓ سے بیس رکعتیں منقول ہیں۔ پھر اگر کوئی آں حضرتؐ کی سنت کے موافق تراویح کی آٹھ رکعتیں پڑھے تو اس میں کوئی قباحت نہیں، جیسے امام مالکؒ کے مذہب میں ۳۶ رکعت تک پڑھ سکتے ہیں۔

حَكَيْتَ لَنَا الصِّدِّيقَ لَمَّا وَلِيتَنَا، وَعُثْمَانَ وَالْفَارُوقَ فَارْتَاحَ مُعْدِمٌ۔

(یہ شعر نابغہ جعدی نے عبداللہ بن زبیرؓ کی تعریف میں کہا یعنی، تم جو ہم پر حاکم ہوئے تو تم ابوبکر صدیق اور عمر فاروقؓ اور عثمان رضی اللہ عنہم کے مشابہ ہوگئے، اور جو شخص نادار تھا اس کو راحت حاصل ہوئی (تنگدستی سے نجات مل گئی) اہل عرب کہتے ہیں کہ

رُحْتُ لِلْمَعْرُوفِ رَيْحًا اور اِرْتَحْتُ اِرْتِيَاحًا۔ یعنی، میں اچھی بات کی طرف مائل ہوگیا، اس کو پسند کرنے لگا۔

رَجُلٌ اَرْيَحِيٌّ۔ سخی داتا مرد۔

نَهَى اَنْ يَكْتَحِلَ الْمُحْرِمُ بِالْاِثْمِدِ الْمُرَوَّحِ۔ آنحضرتؐ نے احرام باندھے ہوئے شخص کو مشک ملے ہوئے خوشبودار سرمہ لگانے سے منع فرمایا۔

اِنَّهٗ اَمَرَ بِالْاِثْمِدِ الْمُرَوَّحِ عِنْدَ النَّوْمِ۔ سوتے وقت خوشبودار سرمہ لگانے کا آپ نے حکم فرمایا (سوتے وقت سرمہ لگانا بصارت کے لئے ایسا مفید ہے جس کی کوئی حد نہیں۔ میں ہمیشہ سوتے وقت سرمہ لگا کر سوتا ہوں، اللہ تعالیٰ نے میری بصارت اب تک جب کہ میں ساٹھ سال سے متجاوز ہوگیا ہوں اسی طرح برقرار رکھی ہے جیسے کہ بچپن میں تھی، اللھم بارک فی سمعی وبارک فی بصری واجعلھما الوارث منی۔)

اُطْوِهٖ عَلٰى رَاحَتِهٖ (جعفر بن ابی طالبؓ نے ایک شخص کو نیا کپڑا دیا اور کہا) اس کو پہلی کی تہہ پر تہہ کرلے (یعنی شکن مت توڑ)۔

اِنَّ عُمَرَ كَانَ اَرْوَحَ كَاَنَّهٗ رَاكِبٌ وَالنَّاسُ يَمْشُوْنَ۔ حضرت عمرؓ اروح تھے جب چلتے تھے تو ایسا معلوم ہوتا جیسے وہ سوار ہیں دوسرے لوگ پا پیادہ ہیں۔

اَرْوَحُ۔ وہ شخص جس کی چلنے میں ایڑیاں نزدیک رہیں اور

[1] تراویح، ترویحہ کی جمع ہے اور چار رکعتوں کا ترویحہ ہوتا ہے۔ ۱۲

پاؤں کے پنجے دور دور رہیں۔

کَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰی کِنَانَۃَ بْنِ عَبْدِ یَالِیْلَ قَدْ اَقْبَلَ تَضْرِبُ دِرْعُہٗ رَوْحَتَیْ رِجْلَیْہِ۔ گویا میں کنانہ بن عبدیالیل کو دیکھ رہا ہوں وہ آیا تو اس کا کرتا پاؤں کے پنجوں پر لگ رہا تھا (یا اس کی زرہ اتنی نیچی تھی کہ پاؤں کے پنجے تک لٹک رہی تھی)۔

اُتِیَ بِقَدَحٍ اَرْوَحَ۔ آپ کے پاس ایک پیالہ لایا گیا، جو پھیلا ہوا کشادہ تھا۔

اِنَّ الْجَمَلَ الْاَحْمَرَ لَیُرِیْحُ فِیْہِ مِنَ الْحَرِّ۔ سرخ اونٹ وہاں گرمی کے سبب ہلاک ہو جاتا ہے۔

وَعِنْدَہٗ اَزْوَاجُہٗ فَرُحْنَ۔ آپ کے پاس آپ کی بیویاں تھیں وہ چلی گئیں۔

یُرِیْحُنَا مِنْ ھٰذَا الْمَکَانِ۔ ہم کو اس (تکلیف کی جگہ (میدان حشر) سے (نکال کر) آرام دے (ایک روایت میں: یُرِیْحُنَا ہے زائے معجمہ سے۔ یعنی ہم کو یہاں سے ہٹا دے دُور کر دے)۔

مُسْتَرِیْحٌ وَمُسْتَرَاحٌ مِّنْہُ۔ جو آدمی مرتا ہے یا تو وہ راحت پاتا ہے (اگر مومن اور صالح ہے تو دنیا کی تکلیفوں اور فکروں سے نجات پاکر آرام وراحت حاصل کرتا ہے) یا لوگ اس سے آرام پاتے ہیں (اگر کافر تھا یا بدکار و بدکردار تو اس کے مرجانے سے لوگوں کو راحت حاصل ہوتی ہے۔ کیونکہ کبھی بدکار شخص کی بدکاری کی وجہ سے امساک باراں ہو جاتا ہے اور بارش نہیں ہوتی، جب وہ مرجاتا ہے تو بارش ہونے لگتی ہے اور اس طرح اس کی موت آدمی اور جانور سب کے لئے باعث آسائش ہوتی ہے)۔

فَتَرُوْحُ عَلَیْھِمْ سَارِحَتُھُمْ۔ شام کو ان کے جانور ان کے پاس لوٹ کر آتے ہیں۔

فَرَوَّحْتُھَا بِعَشِیٍّ۔ شام کو میں ان کو تھان پر لے آیا۔

فَاِذَا اَرَحْتُ اِلَیْھِمْ۔ جب شام کو میں جانوروں کو ان کے پاس واپس لے جاتا۔

نُرِیْحُ نَوَاضِحَنَا۔ ہم اپنے پانی لانے والے جانوروں کو آرام دیں۔

لِیُرِحْ ذَبِیْحَتَہٗ۔ جس جانور کو ذبح کرتا ہے اس کو آرام دے (چھری خوب تیز رکھے اور جلدی چلائے تاکہ جانور کو تکلیف نہ ہو)

فَارْتَاحَ لِذٰلِکَ۔ آپ اس کے آنے سے خوش ہو گئے، آپ کو حضرت بی بی خدیجہ کا زمانہ یاد آ گیا۔

اِنَّ رُوْحَ الْقُدُسِ نَفَثَ فِیْ رُوْعِیْ۔ حضرت جبرئیلؑ نے میرے دل میں یہ ڈالا (یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی ہوئی) آدمی اس وقت تک نہیں مر سکتا جب تک اپنا رزق (جو اس کی قسمت میں لکھا گیا تھا) پورا نہ لے لے (معلوم ہوا کہ حرام و حلال دونوں رزق کی تعریف میں آتے ہیں، اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہیں)۔

یَرْقِیْ مِنْ ھٰذِہِ الرِّیْحِ۔ جن آسیب وغیرہ کا عمل کرتا ہو یا جنون ودیوانگی کا (کیونکہ عرب اس کو بھی جن کی طرف منسوب کرتے تھے[۵۱])

اَیَّتُھَا الرُّوْحُ الطَّیِّبَۃُ کَانَتْ فِی الْجَسَدِ اُخْرُجِیْ وَاَبْشِرِیْ بِرَوْحٍ وَّرَیْحَانٍ۔ اے پاکیزہ جان جو بدن میں تھی نکل اور خوش ہو جا آرام سے رہنا اور ہمیشہ رہنا یا بہشت کی روزی ملنا تیرے لئے ہے (معلوم ہوا کہ روح ایک جسم لطیف ہے جو اس کثیف جسم میں، اس کے ہر عضو میں اس طرح ساری ہے جیسے گلاب پانی میں سرایت کرتا ہے۔ محققین اہل حدیث کا یہی قول ہے اور فلاسفہ اور بعض متکلمین کا قول یہ ہے کہ، روح انسانی یعنی نفس ناطقہ بدن کے اندر نہیں ہے بلکہ بدن کے باہر رہ کر اس سے تعلق رکھتا ہے اور موت کے بعد یہ تعلق باطل ہو جاتا ہے مگر احادیث صحیحہ سے اس قول کا ابطال ہوتا ہے۔ بعض نے کہا ہے کہ روح خون کا نام ہے جو ہر ایک رگ میں چکر لگاتا رہتا ہے۔ بعض نے کہا سانس کا نام روح ہے جو اندر جاتی اور باہر آتی ہے۔ بہرحال اب تک روح کی پوری حقیقت واضح نہیں ہو سکی، گو ہزاروں برس سے حکیموں نے اس کی تحقیق شروع کی ہے اور جس کا سلسلہ جاری ہے۔ مگر اس باب میں اب تک کی مساعی ناکام رہیں)۔

[۵۱] کہتے تھے کہ آدمی جنوں کے ہاتھ لگانے سے دیوانہ ہو جاتا ہے۔ ۱۲ منہ

لَیْتَنِیْ صَلَّیْتُ فَاسْتَرَحْتُ۔ کاش میں نماز پڑھ کر آرام وراحت حاصل کرتا (حالانکہ نماز اکثر لوگوں پر شاق ہوتی ہے مگر نیک بندوں کے لئے وہ راحت اور آرام ہے۔ جیسے قرآن میں ہے "اِلَّا عَلَی الْخَاشِعِیْنَ" اور حدیث میں ہے "ارحنایابلال" بات یہ ہے کہ جب خشوع وخضوع کے ساتھ نماز پڑھی جائے، تو آدمی دنیا کے تفکرات ومشاغل سے بے نیاز ہوکر اپنے رب کی حضوری کا تصور باندھ لیتا ہے جس میں ایک عابد کے لئے سب سے زیادہ راحت اور حلاوت ہے)۔

کَانَ اَجْوَدَ مِنَ الرِّیْحِ الْمُرْسَلَۃِ۔ رمضان کے مہینہ میں آں حضرتؐ اس ہوا سے بھی زیادہ سخی ہوتے جو اللہ کی رحمت (بارش) کی خوشخبری کے لئے بھیجی جاتی ہے (جس طرح اس سے تمام خاص وعام سب فائدہ اٹھاتے ہیں۔ ایسے ہی رمضان کے مہینہ میں آں حضرتؐ کا جود وکرم ایسا عام ہوتا کہ سب لوگ اس سے متمتع ہوتے)۔

اُنْظِرْ حَتّٰی تَذْھَبَ الْاَرْوَاحُ وَتَحْضُرَ الصَّلٰوۃُ۔ ابھی ٹھہر (لڑائی مت شروع کر) یہاں تک کہ ہوائیں چلنے لگیں سورج ڈھل جائے، نماز کا وقت آجائے۔

لَیَجِدَنَّ لَھَا رَوْحًا۔ وہاں راحت وآرام پائیں گے۔

اَلرَّوْحَۃُ وَالْغَدْوَۃُ فِیْ سَبِیْلِ اللہِ۔ اللہ کی راہ میں جہاد کے لئے)، ایک بار شام کو یا ایک بار صبح کو جانا، یا آنا جانا۔

وَیُرِیْحُھَا لَبَنُ مَنْحَتِھَا۔ وہ دودھ جو میں نے دیا ہے اس کو پلاکر آرام دے۔

یَامُرْتَاحُ۔ (بہ معنی یا مرحوم) اللہ کا ارتیاح (یعنی اس کی رحمت)۔

زَکَاہُ رُوْحًا وَجِسْمًا۔ آپ کی روح اور جسم دونوں کو پاک کیا (جسم کی پاکی شق صدر سے ہوئی)۔

لَوْ رَاَیْتَنَا وَاَصَابَتْنَا السَّمَاءُ لَحَسِبْتَ اَنَّ رِیْحَنَا رِیْحُ الضَّاْنِ۔ اگر تو ہم کو پانی پڑے پر دیکھتا تو گمان کرتا کہ ہماری بو ایسی ہے جیسے بھیڑ کی بو (کیونکہ بھیڑوں کے بالوں کا لباس ان کے بدن پر رہتا اور اس پر پانی پڑ جاتا تو بھیڑ کی سی بو اس لباس میں سے آتی)۔

فَیَخْرُجُ کَاَطْیَبِ رِیْحِ الْمِسْکِ۔ پھر مومن کی روح ایسی (معطر) نکلتی ہے جیسے مشک کی عمدہ ترین خوشبو (عالم ارواح میں مومن کے دم سے خوشبو پھیل جاتی ہے)

اَلرَّیْحَانُ الْمَشْمُوْمُ یُؤْتٰی بِہٖ عِنْدَ الْمَوْتِ مِنَ الْجَنَّۃِ فَیَشُمُّہٗ فَیَقُوْلُ اَنَا عَمَلُکَ الصَّالِحُ۔ (جس کا ذکر قرآن اور حدیث میں ہے) ایک خوشبو ہے جو مرتے وقت بہشت میں سے مومن کے پاس لاتے ہیں وہ اس کو سونگھتا ہے وہ کہتی ہے، میں تیرے نیک اعمال ہوں (جو ایک مہک اور خوشبو کی حیثیت میں اس وقت ظاہر ہوتے ہیں)۔

مَنْ رَاحَ اِلَی الْجُمُعَۃِ مِنْ اَوَّلِ النَّھَارِ۔ جو شخص سویرے اول وقت نماز جمعہ کے لئے جائے۔

اَرْوَاحُ الْمُؤْمِنِیْنَ فِیْ رَوْضَۃٍ کَھَیْاَۃِ الْاَجْسَادِ فِی الْجَنَّۃِ۔ مومنوں کی روحیں بہشت کے ایک چمن میں اپنے اپنے جسم کی شکلوں میں رہتی ہیں۔

اِنَّ الْاَرْوَاحَ فِیْ صِفَۃِ الْاَجْسَادِ فِیْ شَجَرَۃٍ مِّنَ الْجَنَّۃِ تَتَسَاءَلُ وَتَتَعَارَفُ۔ (مومنوں کی) روحیں بدن کی صورت میں بہشت کے ایک درخت پر رہتی ہیں سوال وجواب کرتی ہیں، ایک دوسرے کو پہچانتی ہیں (چونکہ ہر روح کی شکل عالم برزخ میں وہی رہتی ہے جو دنیا میں تھی) (دوسری روایت میں ہے کہ بہشت کی کوٹھریوں میں رہتی ہیں، وہاں کا کھانا کھاتی ہیں، پانی پیتی ہیں) (ایک روایت میں یوں ہے کہ جب اللہ تعالےٰ (مومن کی) روح قبض کر لیتا ہے تو اس کو ایک جسم اسی جسم کی شکل پر جو دنیا میں تھا عطا فرماتا ہے وہ وہاں کھاتا پیتا ہے (اور جو کوئی شخص نیا ان کے پاس آتا ہے، اس کو پہچان لیتا ہے، کیونکہ اس کی صورت وہی ہوتی ہے جو دنیا میں تھی) (ایک روایت میں ہے کہ مومنوں کی روحیں ان کے بدنوں کی شکل پر ہوتی ہیں، اگر تو ان میں سے کسی روح

کو دیکھے تو کہدے گا یہ فلاں شخص ہے)۔

اَلْاَرْوَاحُ اِذَا فَارَقَتِ الْاَبْدَانَ تَكُوْنُ كَالْاَحْلَامِ الَّتِيْ تُرٰى فِي الْمَنَامِ فَهِيَ اِلٰى عِقَابٍ اَوْ ثَوَابٍ حَتّٰى تُبْعَثَ۔ جب رُوحیں بدن سے جُدا ہو جاتی ہیں تو اُن کی حالت ایسی رہتی ہے جیسے آدمی خواب میں دیکھتا ہے اور قیامت تک اُن کو عذاب رہتا ہے یا پھر ثواب (مطلب یہ ہے کہ آدمی خواب میں طرح طرح کی خوشیاں اور تکلیفیں دیکھتا ہے پر دوسرے لوگوں کو یہی معلوم ہوتا ہے کہ وہ ایک حالت میں سوتا پڑا ہے ایسے ہی مرنے کے بعد مُردہ جسم تو قبر میں پڑا رہتا ہے لیکن روح پر عذاب یا ثواب ہوتا رہتا ہے)۔

اِنْ كَانَ الْمَاءُ قَاهِرًا لَهَا لَا يُوْجَدُ مِنْهُ الرِّيْحُ اگر پانی اس پر غالب آئے، اُس میں بُو نہ آتی ہو۔

اَلْاَرْوَاحُ خَمْسَةٌ رُوْحُ الْقُدُسِ وَرُوْحُ الْاِيْمَانِ وَرُوْحُ الْقُوَّةِ وَرُوْحُ الشَّهْوَةِ وَرُوْحُ الْبَدَنِ۔ رُوحیں پانچ ہیں ایک قدس کی روح، دوسرے ایمان کی تیسرے قوت کی چوتھے شہوت کی پانچویں بدن کی۔

اِذَا زَنَى الزَّانِيْ فَارَقَهٗ رُوْحُ الْاِيْمَانِ۔ جب زانی زنا کرتا ہے تو اس سے ایمان کی روح جدا ہو جاتی ہے۔

فَاِذَا قَامَ عَادَ اِلَيْهِ رُوْحُ الْاِيْمَانِ۔ جب زنا کر کے کھڑا ہو جاتا ہے تو پھر ایمان کی روح اس کی طرف لوٹ آتی ہے۔

مَنْ اَفْطَرَ يَوْمًا مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ خَرَجَ مِنْهُ رُوْحُ الْاِيْمَانِ۔ جو شخص رمضان کے مہینے میں ایک دن بھی (بلا عذر) افطار کرے (روزہ نہ رکھے تو) اُس میں سے ایمان کی رُوح نکل جاتی ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ اَجْسَادَنَا مِنْ عِلِّيِّيْنَ وَخَلَقَ اَرْوَاحَنَا مِنْ فَوْقِ ذٰلِكَ وَخَلَقَ اَرْوَاحَ شِيْعَتِنَا مِنْ عِلِّيِّيْنَ وَخَلَقَ اَجْسَادَهُمْ مِنْ دُوْنِ ذٰلِكَ۔ اللہ تعالےٰ نے ہمارے (اہل بیت کرام) کے بدن علیین سے پیدا کئے اور رُوحیں اس کے بھی اُوپر سے اور ہمارے گروہ (محبین اہل بیت) کی رُوحیں علیین سے بنائیں اور ان کے بدن اس کے نیچے سے۔

يَا مُحَمَّدُ اِنِّيْ خَلَقْتُكَ وَعَلِيًّا نُوْرًا يَعْنِيْ رُوْحًا بِلَا بَدَنٍ ثُمَّ جَمَعْتُ رُوْحَيْكُمَا فَجَعَلْتُهُمَا وَاحِدًا اے محمدؐ میں نے تجھ کو اور علی رضؓ کو ایک نور بنایا یعنی روح بلا بدن کے، پھر میں نے تم دونوں کی روح جمع کر کے ایک کر دی۔

اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ الْاَرْوَاحَ قَبْلَ الْاَجْسَادِ بِاَلْفَيْ عَامٍ اللہ تعالےٰ نے روحوں کو بدنوں سے دو ہزار برس پہلے پیدا کیا۔

خَيْرُ نِسَائِكُمُ الطَّيِّبَةُ الرِّيْحِ۔ بہتر عورت تمہاری عورتوں میں وہ ہے جس میں سے خوشبو آتی ہو۔

طَيَّبَ اللّٰهُ رِيْحَكَ وَرُوْحَكَ۔ اللہ تیری بو کو خوش کرے اور تیری روح کو بھی۔

رَاحَةٌ۔ آرام استراحت اور تسلی۔

اَلْخِضَابُ يَطْرُدُ الرِّيْحَ مِنَ الْاُذُنَيْنِ خضاب کانوں سے ہوا کو نکال دیتا ہے (یعنی بادی کو)

لِلرِّيْحِ رَأْسٌ وَجَنَاحَانِ۔ ہوا کا ایک سر دو بازو (پنکھ) ہیں۔

رِيَاحٌ۔ حضرت علی رضؓ کا غلام تھا۔

اَسْئَلُكَ الرَّوْحَ وَالرَّاحَةَ عِنْدَ الْمَوْتِ (یا اللہ) میں تجھ سے مرتے وقت آرام اور راحت کا طالب

رَوْحٌ۔ کے معنی راحت یا رحمت یا ہوائے لطیف جس سے دل شگفتہ ہو جائے۔

جَعَلَ اللّٰهُ الرَّوْحَ وَالرَّاحَةَ فِي الْيَقِيْنِ وَالرِّضَاءِ۔ اللہ تعالےٰ نے چین اور آرام، یقین اور رضا میں رکھا ہے۔

اِنَّ مِنْ رَوْحِ اللّٰهِ ثَلَاثَةً اَلتَّهَجُّدُ بِاللَّيْلِ وَاِفْطَارُ الصَّائِمِ وَلِقَاءُ الْاِخْوَانِ تین چیزیں اللہ کی رحمت اور عنایت ہیں۔ رات کو تہجد پڑھنا روزہ دار کا روزہ افطار کرنا۔ بھائیوں سے ملاقات کرنا۔

رَیْحَانٌ ۔ ہر خوشبودار گھانس اور ایک مخصوص خوشبودار بوٹی بھی ریحان کہلاتی ہے۔
اَلْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ رَیْحَانَتَیَّ ۔ امام حسن اور امام حسین علیہما السلام دونوں میرے ریحان ہیں (جن کو میں سونگھتا ہوں اور چومتا ہوں)۔
رَاحٌ ۔ شراب کو کہتے ہیں۔
مِرْوَحَۃٌ ۔ پنکھا۔
مُسْتَرَاحٌ ۔ مخرج، پاخانہ اور راحت و آرام کا مقام۔
لَوْ وَجَدْنَا اَوْعِیَۃً اَوْ مُسْتَرَاحًا لَقِلْنَا ۔ اگر ہم ظروف یا آرام کا مقام پاتے تو دن کو ذرا سو رہتے۔
اِسْتَرْوَحَ بمعنی اِسْتَرَاحَ یعنی آرام کیا۔
اَلْمَرِیْضُ یَسْتَرِیْحُ اِلٰی کُلِّ مَا اُدْخِلَ بِہٖ عَلَیْہِ ۔ بیمار کے پاس جو چیز (بطور تحفہ اور ہدیہ) بھیجی جائے اس سے اس کو آرام ملتا ہے (خوشی ہوتی ہے، دل کو تسکین ہوتی ہے)۔
فَمَنْ کَانَ مُؤْمِنًا اِسْتَرْوَحَ اِلٰی ذٰلِکَ ۔ جو مومن ہوتا ہے اس کو اس سے چین حاصل ہوتا ہے۔
اَلتَّلَقِّیْ مَرْوَحَۃٌ ۔ غلہ یا کرانہ والوں سے جاکر ملنا (جس کو دوسری حدیث میں منع فرمایا) ایک روحہ تک ہے (یعنی چار فرسخ تک اس سے دور پر اگر جاکر ملے تو اس کو جلب کہیں گے)۔
رَوْحَاء ۔ ایک مقام کا نام ہے مدینہ سے چالیس میل پر۔
اِنَّ اللّٰہَ خَلَقَ الْعَقْلَ وَھُوَ اَوَّلُ خَلْقٍ مِّنَ الرَّوْحَانِیِّیْنَ عَنْ یَّمِیْنِ الْعَرْشِ ۔ اللہ تعالیٰ نے عقل کو پیدا کیا، اور روحانی مخلوقات میں وہ پہلی مخلوق ہے جو عرش کے داہنے جانب رہتی ہے۔
اِذَا جَاءَ وَقْتُ الصَّلٰوۃِ فَلَا تُؤَخِّرْ لِشَیْءٍ صَلِّھَا اَسْتَرِحْ مِنْھَا فَاِنَّھَا دَیْنٌ ۔ جب نماز کا وقت آجائے تو کسی کام یا ضرورت کی وجہ سے اس میں دیر نہ کر، بلکہ اس کو پڑھ کر آرام حاصل کر کیونکہ نماز (اللہ تعالیٰ کا) ایک قرضہ ہے (اس کے بندوں پر)۔
لَا تَعْدِلُ بِھِنَّ عَنْ نَّبْتِ الْاَرْضِ اِلٰی جَوَادِ

الطُّرُقِ فِی السَّاعَۃِ الَّتِیْ تُرِیْحُ وَتَعْنِقُ ۔ (یعنی زکوٰۃ کے اونٹوں کو) گھانس والی زمین سے صاف رستوں میں (جہاں چرنے کے لئے کچھ نہ ہو) مت لیجا، اُن کے آرام اور محنت (یعنی دوڑنے کے وقت میں) (بعض نے اس حدیث میں تصحیف کی ہے اور تَعْنِقُ کو تَغْبِقُ پڑھا ہے غَبُوْقٌ سے جو شام کے وقت شراب پینے کو کہتے ہیں اس صورت میں حدیث بے معنی ہو جاتی ہے)۔
مَنْ یُّطِیْقُکَ وَاَنْتَ تُبَارِی الرِّیْحَ ۔ (حضرت عباسؓ نے آنحضرت ؐ کی تعریف میں کہا) بھلا آپ کا مقابلہ کون کرسکتا ہے آپ تو آندھی کی برابری کرتے ہیں (یعنی جود و سخا میں)۔
رَوْدٌ یا رِیَادٌ ۔ طلب کرنا، ڈھونڈنا، کسی چیز کی تلاش میں گھومنا۔
یَدْخُلُوْنَ رُوَّادًا وَیَخْرُجُوْنَ اَدِلَّۃً ۔ علم کی تلاش میں آتے ہیں اور راستہ بتلانے والے (ہدایت کرنے والے) بن کر نکلتے ہیں (یعنی علم حاصل کرکے بے علموں کو ہدایت کرتے ہیں دین کا راستہ بتاتے ہیں)۔
رَائِدٌ ۔ اُس شخص کو کہتے ہیں جو جماعت سے آگے بڑھ کر دانہ چارہ اور پانی کی تلاش میں جاتا ہے۔
وَسَمِعْتُ الرُّوَّادَ تَدْعُوْ اِلٰی رِیَادَتِھَا ۔ میں نے رائدوں کو دیکھا وہ اس کی ریادت کی طرف بلاتے ہیں۔
اَلْحُمّٰی رَائِدَۃُ الْمَوْتِ ۔ بخار موت کا پیغام لانے والا ہے (یعنی پہلے سے آکر موت کی خبر دیتا ہے)۔
اُعِیْذُکَ بِالْوَاحِدِ مِنْ شَرِّ کُلِّ حَاسِدٍ وَّکُلِّ خَلْقٍ رَائِدٍ ۔ میں تجھ کو خدائے واحد کی پناہ میں دیتا ہوں ہر حسد کرنے والے کی برائی سے اور ہر مخلوق سے جو بدی کے آگے آتی ہو (گویا بدی کا مقدمہ ہوتی ہے)۔
اِنَّا قَوْمٌ رَادَۃٌ ۔ ہم لوگ اپنی قوم کے لئے بھلائی اور دین کا علم تلاش کرتے ہوئے آئے ہیں۔
اِذَا بَالَ اَحَدُکُمْ فَلْیَرْتَدْ لِبَوْلِہٖ ۔ جب کوئی تم میں سے پیشاب کرنا چاہے تو اس کے لئے ایک مناسب جگہ ڈھونڈے

(جو نرم ہو راستہ سے الگ ہو، اگر سخت زمین پر پیشاب کرے گا تو چھینٹیں اڑیں گی) (اہلِ عرب کہتے ہیں :

رَادَ وَارْتَادَ وَاسْتَرَادَ "سب کے ایک معنی ہیں یعنی) تلاش کیا۔

مُرْتَادٌ لَّنَا۔ ہمارا پیش خیمہ۔

فَاسْتَرَادَ لِأَمْرِ اللّٰهِ۔ اللہ کے حکم پر راضی ہو گیا (پہلے خاوند کو پھر دینے کے لئے مستعد ہو گیا)

حَيْثُ يُرَاوِدُ عَمَّهُ أَبَا طَالِبٍ عَلَى الْإِسْلَامِ۔ اپنے چچا ابو طالب سے بار بار مسلمان ہو جانے کے لئے درخواست کرتے تھے۔

مُرَاوَدَةٌ۔ طلبگاری، بار بار کہنا، درخواست کرنا۔

قَدْ وَاللّٰهِ رَاوَدْتُ بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ عَلٰى أَدْنٰى مِنْ ذٰلِكَ فَتَرَكُوْهُ۔ میں نے خدا کی قسم بنی اسرائیل سے اس سے کم عبادت کی درخواست کی تھی لیکن وہ اس کو بھی نہ کر سکے (یہ حضرت موسیٰؑ نے آں حضرتؐ سے شبِ معراج میں کہا)۔

رُوَيْدَكَ رِفْقًا بِالْقَوَارِيْرِ (اے انجشہ) آہستہ لیچل شیشوں پر (یعنی عورتوں پر جو شیشہ کی طرح نازک ہوتی ہیں) نرمی کر

رُوَيْدَ (اسم فعل ہے۔ بہ معنی) مہلت دے (اور کبھی صفت ہوتا ہے، جیسے سَيْرًا رُوَيْدًا۔ یعنی دھیمی چال۔)

رُوَيْدَكَ صَوْتَكَ بِالْقَوَارِيْرِ۔ شیشوں کے چلانے میں آہستگی کر (انجشہ آں حضرت کا غلام تھا۔ جو خوش آوازی سے گاتا، اس کی آواز سے اونٹ مست ہو کر تیز چلتے، آپؐ کو ڈر ہوا کہ کہیں عورتیں نہ گر پڑیں۔ اُس وقت یہ حدیث فرمائی۔ بعض نے کہا آپ انجشہ کی خوش آوازی سے ڈرے کہ مبادا عورتیں اس پر مفتون نہ ہو جائیں۔ جیسے کہ بعض نے کہا ہے کہ غنا (گانا) زنا کا منتر ہے۔ مگر یہ توجیہ ضعیف ہے کیونکہ ازواج مطہرات کے ساتھ یہ گمان کہ وہ ایک غلام پر مفتون ہو جائیں، عقل سے بعید ہے)

فَأَخَذَ رِدَاءَهُ رُوَيْدًا۔ اپنی چادر چپکے سے لے لی۔ (کیونکہ ایسا نہ ہو کہ وہ جاگ اٹھیں اور تنہائی سے اُن کو وحشت ہو)

رُوَيْدَكَ بَعْضَ فُتْيَاكَ۔ اپنے بعض فتوے رہنے دے (لوگوں سے بیان مت کر)۔

وَمَرَادَ الْمَحْشَرِ الْخَلْقِ طُرًّا۔ تمام مخلوقات کے حشر کا مقام (اگر مُرَادًا بہ ضمۂ میم پڑھا جائے تو ترجمہ اس طرح ہو گا کہ "تمام مخلوقات کے حشر کا دن")

إِرَادَةٌ۔ قصد کرنا، چاہنا۔

قُلْتُ لِأَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ لَمْ يَزَلِ اللّٰهُ مُرِيْدًا قَالَ إِنَّ الْمُرِيْدَ لَا يَكُوْنُ إِلَّا لِمُرَادٍ مَّعَهُ لَمْ يَزَلِ اللّٰهُ عَالِمًا قَادِرًا ثُمَّ أَرَادَ۔ (عاصم بن حمید کہتے ہیں کہ میں نے امام جعفر صادق سے کہا کیا اللہ کا ارادہ بھی ہمیشہ سے ہی انہوں نے کہا ارادہ تو اس وقت ہوتا ہے جب کوئی مُراد بھی ہو یوں کہو اللہ تعالیٰ ہمیشہ سے علم اور قدرت والا ہے، پھر اس نے ارادہ کیا (تو ارادہ کو امام صاحب نے صفاتِ فعلیہ میں رکھا اور وہ محدثین کے نزدیک حادث ہیں)

مِرْوَدٌ۔ سلائی۔

رُوْدِسُ۔ ایک جزیرہ کا نام ہے جو ملک روم میں ہے، بعض نے رَوْدَسُ یا رَوْذَسُ پڑھا ہے۔

رَوْزٌ۔ امتحان کرنا، جانچنا، آزمانا، اندازہ کرنا۔

تَرْوِيْزٌ۔ ایک چیز کے بعد دوسری کا قصد کرنا۔

رَازٌ۔ مستری معماروں کا سردار۔

رَازِيٌّ۔ نسبت ہے رے کی طرف، امام فخر الدین رازی بڑے عالم معقولات اور محمد بن زکریاؒ بڑے حاذق طبیب گزرے ہیں۔

مَرَازٌ یا مَرَازَةٌ۔ مقدار، وزن۔

يَرُوْزُكَ وَيَسْأَلُكَ۔ صدقات اور خیرات میں امتحان لیتا ہے، تجھ کو آزماتا ہے، تجھ سے طلب کرتا ہے (اہلِ عرب کہتے ہیں کہ،

رُزْتُ مَا عِنْدَ فُلَانٍ۔ اس کے پاس جو تھا اس کو میں نے آزما لیا۔ معلوم کر لیا۔ اندازہ کر لیا۔

فَاسْتَصْعَبَ فَرَازَهُ جِبْرِيْلُ بِأُذُنِهِ۔ براق نے

شب معراج میں شرارت کی، اُس وقت حضرت جبرئیلؑ نے اُس کا کان پکڑ کر اس کی جانچ کی۔

كَانَ رَأْسَ سَفِينَةِ نُوحٍ جِبْرِيلُ۔ حضرت نوحؑ کی کشتی بنانے والوں کے سردار حضرت جبرئیلؑ تھے (وہی سب بڑھیوں کے مستری تھے۔ چونکہ اس وقت تک کسی کو کشتی بنانا معلوم نہ تھا۔ اِس موقع پر کشتی سازی انھوں ہی نے سِکھائی)۔

رَوْشٌ۔ بہت کھانا یا کم کھانا۔

رَوْضٌ یا رِيَاضٌ یا رِيَاضَةٌ۔ تابعدار کرنا، مسخر کرنا۔

تَرْوِيضٌ۔ باغ باغ کرنا، زینت دینا۔

فَتَرَاوَضْنَا حَتَّى اصْطَرَفَ مِنِّي۔ ہم دونوں نے تکرار کی (جُھکایا، جیسے بائع اور مشتری پہلے سودا طے کرنے میں کرتے ہیں) یہاں تک کہ انھوں نے مجھ سے خرید کر لیا (بعض نے کہا مراوضہ اور تراوض کے معنی کسی چیز کی تعریف کرنا جیسے فروخت کرنے والے کرتے ہیں)

إِنَّهُ كَرِهَ الْمُرَاوَضَةَ۔ (سعید بن مسیبؓ نے) بیع مراوضہ کو مکروہ سمجھا (وہ یہ ہے کہ بائع کے پاس وہ چیز نہ ہو مگر غائبانہ صورت میں اُس شے کے صفات اور حالات بیان کرے اور اِس طرح پر شئے مذکور کو فروخت کر دے۔ اِس طرح کی بیع کو مواصفہ بھی کہتے ہیں۔ مگر بعض فقہا نے اِس کو جائز بتایا ہے بشرطیکہ بیان کی گئی صفات کے موافق وہ شے دی جائے)

فَدَعَا بِإِنَاءٍ يُرِيضُ الرَّهْطَ۔ ایک برتن منگوایا (جو دس سے کم آدمیوں کو کسی قدر سیر کر دے (یہ أَرَاضَ الْحَوْضَ سے ماخوذ ہے۔ یعنی حوض میں اتنا پانی چھوڑا کہ زمین چھپ گئی)۔

رَوْضٌ۔ آدھی مشک کے قریب ہوتا ہے۔ مشہور روایت يُرِيضُ یائے موحدہ سے۔ اس کا ذکر باب الراء مع الباء میں گزر چکا ہے

فَشَرِبُوا حَتَّى أَرَاضُوا۔ انھوں نے پیا یہاں تک کہ دو دو بار پیا (بعض نے کہا دودھ پر دودھ ڈالا)۔

رَوْضَةٌ۔ وہ مقام جہاں پانی جمع ہوتا ہے (بعض نے کہا ہرا بھرا چمن اور بعض نے کہا ہر زمین جس میں پانی اور سبزی ہو)

مَا بَيْنَ بَيْتِي وَمِنْبَرِي رَوْضَةٌ مِّنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ میرے گھر اور منبر کے درمیان بہشت کی کیاریوں میں سے ایک کیاری ہے (ایک روایت میں بَيْتِي کے بجائے قَبْرِي ہے اور دونو میں کچھ اختلاف نہیں ہے کیونکہ قبر شریف آپ کے گھر یعنی حجرے ہی میں ہے۔ اور اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ قیامت کے دن یہ مقام بہشت میں منتقل ہو گا۔ یا جو کوئی وہاں عبادت کرے اس کو بہشت ملے گی، یا وہاں اللہ تعالیٰ کی رحمت ہر وقت نازل ہوتی رہتی ہے تو اس لحاظ سے یہ مقام بہشت کی کیاری کی طرح ہوا جو اللہ کی رحمت کا مقام ہے جس طرح دوزخ اس کے غضب کا مقام ہے)۔

أَلَدَّ الِيضُ بِزِمَامِ الشَّرِيعَةِ۔ شریعت کی لگام سے سکھایا ہوا، تربیت کیا ہوا (اہل عرب کہتے ہیں:

رُضْتُ الْمُهْرَ أَرُوضُهُ۔ میں نے بچھیرے کو تعلیم کر دی (یعنی سدھا کر سواری کے لائق کر دیا)۔

رَوْضَاتُ الْجِنَانِ۔ بہشت کی کیاریاں۔

لَأَرُوضَنَّ نَفْسِي رِيَاضَةً تَهِشُّ مَعَهَا إِلَى الْقُرْصِ إِذْ قَدَرَتْ عَلَيْهِ مَطْعُومًا وَتَقْنَعُ بِالْمِلْحِ مَأْدُومًا۔ (حضرت علیؓ نے فرمایا) میں اپنے نفس کو ایسا رام کروں گا کہ جہاں اس کو ایک روٹی مل جائے تو وہ خوش ہو جائے (اسی پر قناعت کرلے) اور سالن میں صرف نمک کا لگاون اس کے لئے کافی ہو)

رِيَاضَتٌ۔ صوفیہ کی اصطلاح میں یہ ہے کہ نفس کو شہوت اور غضب سے روکنا اور یہاں تک اس کو دبانا کہ وہ بالکلیہ عقلِ سلیم اور شریعتِ مستقیم کا تابع بن جائے، بُرے اخلاق سے پاک ہو جائے جیسے مال جوڑنے کی حرص، اور جاہ و عزت کے حصول کی خواہش اور ان کے لوازم مکر و فریب جھوٹ، حسد، بغض، فسق و فجور وغیرہ سے پاک ہو کر اخلاقِ حسنہ سے متصف ہو جائے۔ جیسے قناعت اور صبر اور شکر اور تواضع اور فروتنی رحم و کرم سخاوت وغیرہ

حَتَّى نَتَرَاوَضَ عَلَى أَمْرٍ۔ یہاں تک کہ ہم ایک بات

پر اتفاق کریں، اس کو ٹھہرا لیں۔

اِسْتَرَاضَ۔ کشادہ ہوا۔

مُسْتَرِیْضٌ۔ کشادہ خوش۔

قَدْ جَمَعَ عَلَيْهِ الرَّاضِفَةَ۔ اچھے، تربیت یافتہ، سدھے ہوئے جانوروں کو اکٹھا کر دیا۔

رَوْعٌ۔ ڈرنا، ڈرانا، پسند آنا۔

تَرْوِیْعٌ۔ ڈرانا۔

اِرْوَاعٌ۔ چرواہے کا بکریوں کو ڈانٹنا۔

اِنَّ رُوْحَ الْقُدُسِ نَفَثَ فِیْ رُوْعِیْ۔ حضرت جبرئیلؑ نے میرے دل میں یہ پھونکا۔

فِیْ کُلِّ اُمَّةٍ مُحَدَّثُوْنَ اَیْ مُرَوَّعُوْنَ۔ ہر امت میں ایسے لوگ ہوتے ہیں جن کو خدا کی طرف سے الہام ہوتا ہے۔

اَللّٰهُمَّ اٰمِنْ رَوْعَاتِیْ۔ یا اللہ مجھ کو ڈروں سے بیڈر کر دے (یہ رَوْعَةٌ کی جمع ہے، یعنی ایک بار ڈرنا)۔

ثُمَّ اَعْطَاهُمْ بِرَوْعَةِ الْخَیْلِ۔ پھر اسپ سواروں کے آنے سے جو وہ ڈر گئے تھے اس کے بدل ان کو کچھ دیا۔

اِذَا شَمِطَ الْاِنْسَانُ فِیْ عَارِضَیْهِ فَذٰلِكَ الرَّوْعُ۔ جب آدمی کے رخساروں پر سفیدی آگئی تو ڈر اور بھی ہے (گویا موت کی علامت ہے)۔

کَانَ فَزَعٌ بِالْمَدِیْنَةِ فَرَکِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلعم فَرَسَ اَبِیْ طَلْحَةَ لِیَکْشِفَ الْخَبَرَ فَعَادَ وَهُوَ یَقُوْلُ لَنْ تُرَاعُوْا لَنْ تُرَاعُوْا اِنْ وَجَدْنَاهُ لَبَحْرًا۔ اہل مدینہ کو ایک بار (دشمن کے آنے کا) ڈر ہوا، یہ خبر سُن کر آں حضرتؐ ابو طلحہ رضؓ کے گھوڑے پر سوار ہو کر خبر گیری کے لئے تشریف فرما ہوئے (سبحان اللہ! اس شجاعت اور بہادری کا کیا کہنا) پھر لوٹ کر آئے اور فرما رہے تھے "مت ڈرو، مت ڈرو" اور ہم نے اس گھوڑے کو دریا کی طرح پایا (بہت ہی تیز رفتار اور بے تکان چلتا یہ آپ کی سواری کی برکت تھی ورنہ وہ گھوڑا سست مشہور تھا) (ایک روایت میں لَمْ تُرَاعُوْا ہے معنی وہی ہیں)۔

فَقَالَ لَهُ الْمَلَكُ لَمْ تُرَعْ۔ فرشتے نے اُن سے (عبد اللہ بن عمرؓ سے) کہا، ڈرو نہیں (ایک روایت میں لَنْ تُرَعْ ہے اور ایک میں لَنْ تُرَاعَ ہے معنی وہی ہیں)۔

فَلَمْ یَرُعْنِیْ اِلَّا رَجُلٌ اٰخِذٌ مَنْکِبِیْ۔ میں ڈر گیا جب ایک شخص نے ناگاہ پیچھے سے میرا مونڈھا پکڑا۔

فَلَمْ یَرُعْهُمْ وَفِی الْمَسْجِدِ خَیْمَةٌ۔ مسجد میں ایک خیمہ لگا تھا، وہ اس وقت ڈر گئے جب اس میں سے خون بہہ بہہ کر آنے لگا۔

لَمْ یَرُعْنَا اِلَّا وَقَدْ اَتَانَا ظُهْرًا۔ ہم اس وقت ڈر گئے جب آں حضرتؐ یکایک (خلاف معمول) ظہر کے وقت ہمارے پاس تشریف لائے (یہ آپؐ کے آنے کا وقت نہ تھا)۔

فَلَمْ یَرُعْنِیْ اِلَّا رَسُوْلُ اللّٰهِ ضُحًی۔ میں اسی وجہ سے ڈر گئی کہ آں حضرتؐ دن چڑھے ہمارے پاس تشریف لائے (یہ آپؐ کے تشریف لانے کا وقت نہ تھا)۔

حَتّٰی ذَهَبَ عَنْهُ الرَّوْعُ۔ یہاں تک کہ ان کا ڈر جاتا رہا۔

فَارْتَاعَ لِذٰلِكَ۔ آپؐ اس کو دیکھ کر گھبرا گئے (پریشان ہو گئے)۔

مِنْ کَفِّ اَرْوَعَ فِیْ عِرْنِیْنِهِ شَمَمٌ۔ ایک خوبصورت بہادر کی ہتھیلی سے جس کا ناک کا بانسہ بلند تھا (یہ سرداری اور شرافت کی نشانی ہے)۔

اِلَی الْاَقْیَالِ الْعَبَاهِلَةِ الْاَرْوَاعِ۔ بادشاہوں کی طرف جو ہمیشہ بادشاہی کرتے رہے خوبصورت یا رعب دار (یہ جمع ہے رَائِعٌ کی)۔

فَیَرُوْعُهُ مَا عَلَیْهِ مِنَ اللِّبَاسِ۔ اس کو اس کا لباس اچھا لگے گا (یعنی ایک بہشتی دوسرے بہشتی کا لباس دیکھ کر اس کو پسند کرے گا پھر تھوڑی ہی دیر میں وہ اپنی طرف دیکھے گا تو اس سے بھی اچھا اور بہتر لباس اپنے جسم پر پائے گا)۔

اَفْرِخْ رَوْعَكَ۔ اپنا خوف دور کر دے۔

كَانَ يَكْرَهُ لِلْمُحْرِمِ كُلَّ زِيْنَةٍ رَائِعَةٍ۔ عطاء، احرام بندھے ہوئے شخص کے لئے ہر ایک بناؤ جو بھلا معلوم ہو، مکروہ جانتے تھے (کیونکہ احرام میں جہاں تک پریشان حالی اور غربت ظاہر ہو، وہی پروردگار کو پسند ہے)۔

لَا يُرَوِّعُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بِالنَّارِ۔ اللہ تعالیٰ ان کو قیامت کے دن دوزخ سے نہیں ڈرائے گا۔

وَقَعَ ذٰلِكَ فِيْ رُوْعِيْ۔ میرے دل میں یہ بات آئی۔

غُلَامٌ أَرْوَعُ اللَّوْنِ۔ خوبصورت خوش رنگ لڑکا۔

رَوْغٌ یا رَوَغَانٌ۔ جھکنا، علیحدہ ہونا، چپکے سے کہیں جانا، غافل ہونا، پل پڑنا۔

تَرْوِيْغٌ۔ چکنا کرنا، تر و تازہ کرنا۔

مُرَاوَغَةٌ۔ کشتی کرنا، مکر و فریب کرنا، طلب کرنا۔

إِرَاغَةٌ۔ ارادہ کرنا، طلب کرنا (جیسے اِرْتِيَاغٌ ہے)

إِذَا كَفَى أَحَدَكُمْ خَادِمُهُ حَرَّ طَعَامِهِ فَلْيُقْعِدْهُ مَعَهُ وَإِلَّا فَلْيُرَوِّغْ لَهُ لُقْمَةً۔ جب تم میں سے کسی کا خدمت گار (نوکر ہو یا غلام اور لونڈی) اس کو کھانا پکانے کی گرمی سے بچائے (یعنی اس کا کھانا وہ تیار کر دے) تو کھاتے وقت اس کو بھی اپنے ہمراہ بٹھالے (سنت کا طریق یہی ہے کہ نوکر اور آقا دونوں ایک ساتھ کھائیں) اگر یہ نہ ہو سکے تو اس کھانے میں سے ایک بہتر نوالہ اس کے لئے بھی رہنے دے (یہ نہیں کہ سب کھانا کھا لیا جائے، مگر باورچی اور ملازم کو کچھ تھوڑا بھی نہ دیا جائے)

أَنَّهُ سَمِعَ بُكَاءَ صَبِيٍّ فَسَأَلَ أُمَّهُ فَقَالَتْ إِنِّيْ أُرِيْغُهُ عَنِ الْفِطَامِ۔ حضرت عمرؓ نے ایک بچہ کا رونا سُنا، اس کی ماں سے پوچھا کیوں روتا ہے؟ وہ کہنے لگی میں اس کا دُودھ چُھڑانا چاہتی ہوں۔ اہلِ عرب کہتے ہیں کہ:

فُلَانٌ يُرِيْغُنِيْ عَلٰى أَمْرٍ۔ فلاں شخص مجھ سے یہ کام چاہتا ہے۔

خَرَجْتُ أُرِيْغُ بَعِيْرًا شَرَدَ مِنِّيْ۔ میں ایک اونٹ کی تلاش میں نکلا جو میرے پاس سے بھاگ گیا تھا۔

رَوَغَانُ الثَّعْلَبِ۔ لومڑی کی حیلہ بازی۔

فَعَدَلْتُ إِلٰى رَائِغَةٍ مِنْ رَوَائِغِ الْمَدِيْنَةِ۔ میں (بڑا راستہ چھوڑ کر) مدینہ کے چھوٹے رستوں میں سے ایک راستے کی طرف مُڑ گیا۔

رَائِغَةٌ۔ وہ چھوٹا راستہ جو بڑے راستے سے نکلا ہو۔

رَوْفَةٌ۔ رحمت اور مہربانی۔

رَوْقٌ۔ صاف ہونا، نتھرا ہوا ہونا، پسند آنا، بھلی لگنا، بڑھ چڑھ کر ہونا۔

تَرْوِيْقٌ۔ صاف کرنا، کوئی چیز فروخت کرکے اُس سے اچھی خریدنا۔

إِرَاقَةٌ۔ بہانا۔

حَتّٰى إِذَا أَلْقَتِ السَّمَاءُ بِأَرْوَاقِهَا۔ جب آسمان نے اپنے سب بوجھ ڈال دیئے (یعنی بادلوں میں جس قدر پانی تھا، وہ سب بصورتِ بارش ان سے خارج ہو گیا)۔

ضَرَبَ الشَّيْطَانُ رَوْقَهُ۔ شیطان نے اپنا سائبان بنایا یا چھجّہ بنایا۔

فَيَضْرِبُ رِوَاقَهُ فَيَخْرُجُ إِلَيْهِ كُلُّ مُنَافِقٍ۔ دجّال اپنا خیمہ کھڑا کرے گا تو ہر ایک منافق جا کر اس سے مِل جائے گا۔ (یعنی جس کے دل میں ایمان نہ ہو گا صرف ظاہر داری کی راہ سے خود کو مسلمان کہتا یا گنتا ہو گا۔ وہ دجّال کے ہوا خواہوں میں شامل ہو جائے گا)۔

تِلْكُمْ قُرَيْشٌ تَمَنَّانِيْ لِتَقْتُلَنِيْ
فَلَا وَرَبِّكَ مَا بَرُّوْا وَمَا ظَفِرُوْا
فَإِنْ هَلَكْتُ فَرَهْنٌ ذِمَّتِيْ لَهُمْ
بِذَاتِ رَوْقَيْنِ لَا يَعْفُوْ لَهَا أَثَرُ

(اشعار کا ترجمہ یہ ہے کہ) یہ قریش کے لوگ ان کی آرزو یہ تھی کہ مجھ کو مار ڈالیں، نہیں خدا کی قسم ان کی آرزو پوری نہیں ہوئی نہ انھوں نے فتح پائی، اگر میں مر گیا تب بھی میرا یہ ذمہ ان کے پاس رہن ہے کہ ایک شدید جنگ ان سے ہو گی جس کا اثر نہ مٹے گا (ایک روایت

میں ذَاتِ رَوْقَیْنِ ہے یعنی سخت جنگ۔ اصل میں قرنان کے
معنی سینگ اور آفت ہے اور یہاں اس سے مراد سخت لڑائی ہے)
کَالثَّوْرِ یَحْمِیْ اَنْفَہٗ بِرَوْقِہٖ۔ بیل کی طرح جو اپنی ناک کو
سینگ سے بچاتا ہے۔
فَیَخْرُجُ اِلَیْھِمْ رُوْقَۃُ الْمُؤْمِنِیْنَ۔ پھر ان سے لڑنے
کے لئے عمدہ اور بہتر مسلمان نکلیں گے (اہل عرب کہتے ہیں کہ:
غُلَامٌ رُوْقَۃٌ اور غِلْمَانٌ رُوْقَۃٌ یعنی، خوبصورت
سُرخ سفید لڑکا یا لڑکے۔
مَضٰی رَوْقٌ مِّنَ اللَّیْلِ۔ رات کا ایک حصہ گزر گیا۔
اِنْ اَحْبَبْتَ اَنْ یَّطُوْلَ مَکْثُہٗ عِنْدَکَ فَرَوِّقْہُ
اگر تو چاہے کہ وہ دیر تک تیرے پاس رہے تو اس کو صاف کر۔
رَوْمٌ۔ قصد کرنا
تَرْوِیْمٌ۔ ٹھہرنا، دوسرے سے منگوانا۔
تَرَوُّمٌ۔ ٹھٹھا کرنا۔
عَلَیْکَ بِالْمَغْفَلَۃِ وَالْمَنْشَلَۃِ وَالرَّوْمِ۔ تجھ پر لازم
ہے عنفقہ (داڑھی کا وہ حصہ جو ہونٹ کے نیچے اور ٹھوڑی کے
اوپر ہوتا ہے) اور انگشتری کا مقام (جہاں پر چھنگلی میں انگوٹھی
رہتی ہے) اور کان کی لَو (یعنی وضو کرتے وقت ان پر پانی پہنچانے
کا خیال رکھ)۔
بِئْرِ رُوْمَۃَ۔ مدینہ منورہ کا وہ کنواں جس کو حضرت عثمان رض
نے خرید کر مسلمانوں کے لئے وقف کر دیا تھا (کہتے ہیں کہ بیس ہزار
درہم کو آپ نے خریدا۔ اصل میں یہ کنواں ایک یہودی کا تھا وہ
مسلمانوں کو اس سے پانی بھرنے نہیں دیتا تھا۔ آنحضرت ؐ نے
فرمایا جو کوئی یہ کنواں خرید لے اور اپنے ڈول کے ساتھ مسلمانوں
کے ڈول بھی اس میں پڑنے دے، تو اس کے لئے بہشت ہے)۔
رُوْمَۃٌ۔ ایک مقام کا بھی نام ہے (ایک روایت میں
دُوْمَۃٌ ہے یعنی دومۃ الجندل)۔
صَاحِبُ الرُّوْمِیَّۃِ۔ رومیہ کا بادشاہ (وہ ایک شہر تھا روم
کے ملک میں، کہتے ہیں کہ اس کی فصیل کا دور چوبیس میل تھا۔)

رُوْمٌ۔ نصاریٰ (اس کا مفرد رُوْمِیٌّ جیسے زَنْجٌ اور
زَنْجِیٌّ میں زنج جمع ہے اور زنجی مفرد۔)
وَبِعِزَّتِکَ الَّتِیْ لَا تُرَامُ۔ اور تیرے عزت کے وسیلہ
سے جس کے حاصل کرنے کا قصد نہیں کیا جاتا (کیونکہ ویسی عزت
کسی اور کو ملنا محال ہے۔ بعض نے کہا ترجمہ اس طرح ہے۔ تیری عزت
کے طفیل جس سے آگے کوئی بڑھ نہیں سکتا۔)
مَرَامٌ۔ مقصد۔
رُوْمَانُ۔ وہ فرشتہ جو قبر میں آدمی کے ساتھ رہے گا۔
رَوْنَقٌ۔ چمک، حسن، خوبصورتی، صفائی اور پاکیزگی۔
رِوَایَۃٌ۔ بات کو نقل کرنا، اٹھانا، بٹنا، پانی لانا، باندھ دینا
رَیٌّ اور رِیٌّ اور رِوًی۔ چھک کر پینا۔
تَرْوِیَۃٌ۔ غور اور فکر کرنا۔ روایت پر برانگیختہ کرنا
رَاوِیْ۔ حدیث کا نقل کرنے والا۔
رَاوُوْنَ اور رُوَاۃٌ۔ راوی کی جمع ہے۔
اِنَّہٗ عَلَیْہِ السَّلَامُ سَمَّی السَّحَابَ رَوَایَا الْبِلَادِ
آں حضرت ؐ نے ابر کا نام شہروں کا پانی اٹھانے والا رکھا (اس
میں رَوَایَا جمع ہے رَاوِیَہ کی، یعنی وہ اونٹ جو پانی لاد کر
ہے اور رَاوِیَہ پانی کی مشک کو بھی کہتے ہیں)۔
فَاِذَا ھُوَ بِرَوَایَا قُرَیْشٍ۔ ناگاہ اس کو قریش کے پانی
والے اونٹ ملے۔
شَرُّ الرَّوَایَا رَوَایَا الْکِذْبِ۔ بدترین روایات جھوٹی
ہیں۔ یا بدترین وہ راوی ہیں جو جھوٹی روایات کرتے ہیں
رَوَایَا۔ دراصل رَاوِیَۃٌ کی جمع ہے (یعنی جو
آدمی بنائے)
رَاوِیَۃٌ ۔ بہت روایت کرنے والا۔
وَاجْتَھَرَ دُفُنَ الرَّوَاءِ۔ سیراب کرنے والے
پانی کو جو چھپا ہوا تھا انہوں نے کھول دیا۔ (یہ جملہ حضرت
حضرت صدیق کی تعریف میں کہا)
اِذَا رَأَیْتُ رَجُلًا ذَا رُوَاءٍ طَمَحَ بَصَرِیْ اِلَیْہِ

جب میں کوئی قبول صورت یا تر و تازہ (توانا و تندرست) مرد دیکھتی تو میری نگاہ اس کی طرف لگ جاتی۔

کَانَ یَأْخُذُ مَعَ کُلِّ فَرِیْضَةٍ عِقَالًا وَرِوَاءً۔ ہر زکوٰۃ کے ساتھ (صاحب مال سے) ایک پاؤں باندھنے کی رسی اور ایک وہ رسی لیتے جس سے دو اونٹ ملا کر باندھے جاتے ہیں۔

رِوَاءٌ۔ ازہری نے کہا اُس رسی کو کہتے ہیں جس سے اونٹ کی پیٹھ پر سامان کو کستے اور باندھتے ہیں اور جس رسی سے دو اونٹ کی جوڑی لگا کر باندھ دیتے ہیں اور اِس باندھنے کے عمل کو قِرَان اور قِرَانٌ کہتے ہیں۔

وَمَعِیَ اِدَاوَةٌ عَلَیْهَا خِرْقَةٌ قَدْ رَوَّأْتُهَا۔ میرے پاس ایک ڈول تھا یا چھاگل تھی، اُس پر ایک چیتھڑا تھا، جس سے میں نے اُس کو باندھ دیا تھا (ایک روایت میں قَدْ رَوَیْتُهَا ہے اور نہایہ میں ہے کہ یہی صحیح ہے) (اہل عرب کہتے ہیں کہ:

رَوَیْتُ الْبَعِیْرَ۔ میں نے اونٹ پر رسی باندھ دی)

کَانَ یُلَبِّیْ بِالْحَجِّ یَوْمَ التَّرْوِیَةِ۔ آٹھویں تاریخ حج کی لبیک کہتے (اس کو یوم الترویہ اس لئے کہتے ہیں کہ اونٹوں کو اس دن پانی پلا کر سیراب کرتے)۔

لَیَعْقِلَنَّ الدِّیْنُ مِنَ الْحِجَازِ مَعْقِلَ الْاُرْوِیَّةِ مِنْ رَأْسِ الْجَبَلِ۔ (ایک زمانہ ایسا آئے گا) جب دین (اسلام) حجاز کے ملک سے ایسا بندھ جائے گا جیسے پہاڑی بکری پہاڑ کی چوٹی میں رہ جاتی ہے (وہاں پناہ لیتی ہے۔ مطلب یہ ہے کہ اکثر ملکوں میں پھر کفر پھیل جائے گا اور اسلام سمٹ کر ملک حجاز میں ہی رہ جائے گا)۔

اُرْوِیَّةٌ۔ پہاڑی بکری (اس کی جمع اَرْوٰی آتی ہے)۔

رِوَایَةٌ۔ یہ حدیث آں حضرت سے روایت کی ہے اپنے دل سے نہیں کہی (یعنی مرفوع حدیث ہے نہ موقوف)

یَتَرَوَّوْنَ فِیْهَا۔ اس میں پانی پیتے اور پلاتے تھے۔

رَاوِیَةٌ۔ مشک (یہ معنی اس مناسبت سے ہے کہ مشک اپنے صاحب کو سیراب کرتی ہے۔ مگر بعض نے اِس لفظ کے معنی پانی لادنے والے اونٹ کے کئے ہیں)۔

حَتّٰی رَوِیَ النَّاسُ۔ یہاں تک کہ لوگ سیراب ہو گئے (یعنی خوب جھک کر پانی پی لیا) (اہل عرب کہتے ہیں کہ:

رَوَیْتُ عَلَی الْبَعِیْرِ۔ میں نے اونٹ پر پانی لا کر پلایا۔

رَوِیْتُ رِیًّا۔ میں پانی سے سیر ہوا۔

رَوَیْتُ مِنَ الشِّعْرِ۔ میں نے شعر کو روایت کیا۔

نَزَحَ الْمَاءَ حَتّٰی یَرْوٰی۔ پانی کھینچا یہاں تک کہ لوگوں کو سیراب کیا)۔

یَرْوِیْهِ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔ آں حضرت صلعم سے روایت کرتے ہیں (یعنی بلا واسطہ یا بواسطہ)

رِوَایَةً عَنْ رَبِّهٖ۔ یہ حدیث آں حضرت نے اپنے پروردگار سے روایت کی (یعنی حضرت جبرئیلؑ کے واسطہ کے بغیر، جس کو حدیث قدسی کہتے ہیں)۔

اَرْتَوِیْ۔ پانی رکھتا ہوں، پینے اور وضو کرنے کے لئے۔

هُوَ اَرْوٰی۔ گھونٹ گھونٹ کرکے پینا (درمیان میں سانس لیکر) خوب سیر کرتا ہے (پیاس کو بجھاتا ہے)

حَائِمِیْنَ رِوَاءً۔ سیراب کرنے والے پانی پر گھومنے والے یا شیریں خوش گوار پانی پر چکر لگانے والے۔

اَلَمْ نُصِحَّ جِسْمَكَ وَنُرْوِكَ۔ کیا ہم نے تیرے جسم کو چنگا نہیں رکھا (بیماریوں سے پاک) اور تجھ کو سیراب نہیں کیا (معلوم ہوا صحت کے بعد شیریں اور سرد پانی سب نعمتوں سے بڑھ کر ہے)

وَقَدْ رُوِّیْنَا۔ ہم سے یوں روایت کی گئی (یعنی سماع یا اجازت یا روایت کے طور سے سب کو شامل ہے)

رَوَیْنَا۔ ہم نے روایت کی۔

رَیَّانُ۔ سیراب (اس کی ضد عطشان یعنی پیاسا۔ اور ایک راوی کا نام بھی رَیَّانٌ ہے)

بَابُ الرَّیَّانِ۔ بہشت کا وہ دروازہ جس میں سے روزہ دار داخل ہوں گے۔

لَمَّا کَانَ یَوْمُ التَّرْوِیَةِ قَالَ جِبْرَئِیْلُ لِاِبْرَاهِیْمَ

تَرَوَّ مِنَ الْمَاءِ۔ جب ذی الحجہ کی آٹھویں تاریخ ہوئی تو حضرت جبرئیلؑ نے حضرت ابراہیمؑ سے کہا تم پانی سے سیراب ہو جاؤ (بعض نے کہا اس تاریخ کو حضرت جبرئیلؑ نے ان سے کہا تم اپنی خواب میں فکر اور غور کرو اسی وجہ سے اس کا نام یوم الترویہ ہوا)۔

فَطَفِقْتُ اُرَوِّیْ۔ میں اپنے کام میں غور کرنے لگا (فکر شروع کی)

مَنْ عَمِلَ بِالرَّاْیِ وَالْمَقَایِیْسِ قَدِ ارْتَوٰی مِنْ اٰجِنٍ

جس نے رائے اور قیاس پر عمل کیا (یعنی آیت یا حدیث موجود ہوتے ہوئے) اُس نے گدلے بدبودار پانی سے اپنے آپ کو سیر کیا کیونکہ آیت یا حدیث صاف ستھرے پاکیزہ پانی کی طرح ہے، اُس کو چھوڑ کر رائے اور قیاس کی طرف گیا تو گویا خراب اور سڑا ہوا پانی اُس نے پیا، اچھے پانی کو چھوڑ دیا (یہ جناب امیرؓ کا قول ہے)

رَیّ ایک ملک ہے ایران میں اس کی نسبت رَازِیْ ہے برخلاف قیاس۔

رِیًّا یَغُصُّ بِالرِّیِّ رَبَابُہٗ۔ ایسی سیرابی عطا فرما جس کا ابر سیرابی کو لازم کرلے (یعنی خوب زور کا پانی برسا)

رَوِیَّۃٌ۔ جو قرض باقی رہ گیا ہو اور حاجت۔

رَوِیٌّ۔ قافیہ کا حرف اور بڑی بڑی بوندوں کا مینہہ۔

اَلْجُھَّالُ یَحْزُنُھُمْ تَرْکُ الرِّوَایَۃِ۔ جاہلوں کو (آخرت میں) یہ رنج ہوگا کہ ہم نے قرآن اور حدیث کی روایت کیوں نہیں کی (علم دین حاصل کرکے اس کی تبلیغ اور اشاعت کیوں نہیں کی)

رَایَۃٌ۔ قلادہ یا طوق جو کسی غلام کے گلے میں لٹکایا جائے

اَوْ یُجْعَلُ فِیْ رَقَبَتِہٖ رَایَۃٌ۔ (اگر غلام کنگوڑا ہو، یا اُس کے بھاگ جانے کا ڈر ہو تو اس کے پاؤں میں بیڑی ڈالے) یا اُس کے گلے میں طوق پہنائے)

اَوَّلُ مَنْ حَذَفَہٗ ابْنُ اَرْوٰی۔ پہلے جس نے اُس کو موقوف کیا (وہ) اَرْوٰی کے بیٹے تھے (یعنی حضرت عثمان رضؓ خلیفہ سوئم)

اَرْوٰی۔ حضرت عثمانؓ کی والدہ کا نام تھا۔

باب الرّاء مع الھاء

رَھْبٌ یا رَھْبَۃٌ یا رُھْبٌ یا رَھَبٌ یا رُھْبَانٌ یا رَھَبَانٌ۔ ڈرنا، خائف ہونا۔

اِرْھَابٌ۔ ڈرانا، خائف کرنا۔

تَرَھُّبٌ۔ فقیر ہو جانا۔

رَغْبَۃً وَّ رَھْبَۃً اِلَیْکَ۔ تیری طرف رغبت کرکے تجھ سے ڈر کر (یعنی تجھ سے ثواب کی توقع کرکے اور تیرے عذاب سے ڈر کر)۔

فَبَقِیْتُ سَنَۃً لَا اُحَدِّثُ بِھَا رَھْبَتَہٗ۔ میں ایک سال تک ڈر کر یہ حدیث (یعنی رضاع کبیر کی) بیان نہ کرسکا۔

لَقَدْ رَھِبْتُ۔ میں ڈر گیا۔

لَا رَھْبَانِیَّۃَ فِی الْاِسْلَامِ یا لَا رُھْبَانِیَّۃَ فِی الْاِسْلَامِ

اسلام میں ایسی درویشی نہیں ہے جو نصاریٰ نے اختیار کی تھی (کہ تمام دنیا کے جائز مشاغل اور لذات کو چھوڑ کر ایک گوشۂ تنہائی میں بیٹھ جانا اور سخت سخت ریاضتیں کرنا۔ مثلاً خود کو خصی کر ڈالنا، گلے میں زنجیر ڈالنا جسم پر بھبوت ملا راکھ لگانا۔ ایک حالت پر کھڑے یا بیٹھے رہنا، اُلٹے لٹکنا، وغیرہ وغیرہ اس طرح کی درویشی نصاریٰ نے ہندوستان کے جوگیوں اور فقیروں سے سیکھی تھی۔ ہمارے پیغمبر نے صاف فرمادیا اسلام میں اس طریقہ کی درویشی درست نہیں ہے اور اگر یہ لوگ غور و فکر سے کام لیتے تو سمجھ لیتے کہ اللہ تعالیٰ نے دنیا کی سب نعمتیں اور لذتیں ہمارے لئے پیدا کی ہیں۔ اگر ہم ان کے باوجود جائز طریقوں سے حاصل کرکے، اعتدال کے ساتھ ان سے لطف اندوز نہ ہوں، تو ہم بے نصیب اور بدبخت ہیں البتہ اس قدر صحیح ہے کہ شریعت اور عقل سلیم کی پابندی ضروری ہے۔ اصل درویشی تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جس حال میں بھی رکھے اس پر راضی، خوش اور شکر گزار رہے۔ اگر وہ ہماری سعی کو بارآور کرکے راحت و آرام عنایت فرمادیتا ہے تو اس کا شکر ادا کریں اور ہمارا دل اپنے رب کی حمد و سپاس سے لبریز ہو جائے۔ اور اگر کسی

ہے تو پھر بھی مشیتِ ایزدی پر انشراحِ قلب کے ساتھ راضی رہے اور تکلیفوں اور ناکامیوں پر صبر کرے اور یہ سمجھے کہ اس میں حق تعالیٰ کی حکمت ہے اور وہ بہرحال اپنے بندوں کا بہی خواہ ہے)۔

رُهْبَانٌ۔ تارک الدنیا فقراء سنیاسی لوگ (یہ جمع ہے رَاهِبٌ کی)

رَهْبَنَةٌ۔ درویشی۔

عَلَيْكُمْ بِالْجِهَادِ فَإِنَّهُ رَهْبَانِيَّةُ أُمَّتِي۔ تم اپنے اوپر (کافروں سے) جہاد کرنے کو لازم کرلو، میری امت کی درویشی یہی ہے (جہاد درویشی سے کہیں بڑھ کر ہے کیونکہ درویش دنیا کے بناؤ اور بگاڑ سے بے پرواہ ہو جاتا ہے اور اس کے اِس طرزِ عمل سے باطل کو پروان چڑھنے کے لئے میدان صاف مل جاتا ہے۔ اِس کے برخلاف مجاہد اللہ کے دین کا سپاہی بن کر باطل سے نبرد آزما ہوتا ہے اور حق کے غلبہ کے لئے اپنی جان اور صلاحیتیں کھپاتا ہے۔ ایک دوسری حدیث میں ہے کہ اسلام کے کوہان کی چوٹی جہاد ہے)۔

رَهْبُ أُمَّتِي الْجُلُوسُ فِي الْمَسَاجِدِ انْتِظَارَ الصَّلٰوةِ۔ میری امت کی درویشی یہ ہے، مسجدوں میں نماز کے انتظار میں بیٹھنا۔

لَأَنْ يَمْتَلِئَ مَا بَيْنَ عَانَتِي إِلَى رَهَابَتِي قَيْحًا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ يَمْتَلِئَ شِعْرًا۔ اگر میرے پیڑو (ناف) سے لیکر سینہ تک پیپ سے بھر جائے تو مجھ کو اِس سے اچھا معلوم ہوتا ہے کہ شعر اشعار سے بھرے۔

رَهَابَةٌ۔ وہ پٹھا جو زبان کی طرح سینے کے نشیب میں لٹکا رہتا ہے (بعض لوگوں نے رَهَابَتِي روایت کیا ہے جو غلط ہے)۔

فَرَأَيْتُ السَّكَاكِيْنَ تَدُوْرُ بَيْنَ رَهَابَتِهِ وَمِعْدَتِهِ۔ میں نے دیکھا کہ اس کے سینہ اور معدے کے درمیان چھریاں چل رہی ہیں۔

إِنِّي لَأَسْمَعُ الرَّاهِبَةَ۔ میں خوفناک حالت سن رہا ہوں

أَسْمَعُكَ رَاهِبًا۔ میں سن رہا ہوں تو خوف زدہ ہے۔

إِنِّي أُرِيْدُ أَنْ أَتَرَهَّبَ فَقَالَ لَا تَفْعَلْ۔ ایک صحابی نے عرض کیا میرا ارادہ یہ ہے کہ درویش بن جاؤں (عورتوں سے الگ رہوں)، آپؐ نے فرمایا ایسا مت کر۔

أَعْطَى اللّٰهُ مُحَمَّدًا الْفِطْرَةَ الْحَنِيْفِيَّةَ لَا رَهْبَانِيَّةَ وَلَا سِيَاحَةَ۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو سیدھا دین (دینِ قیم) جو فطرت کے موافق ہے عنایت فرمایا۔ اس میں نہ درویشی ہے نہ سیاحی (خواہ مخواہ ملک در ملک پھرتے رہنا) ایک دوسری حدیث میں ہے کہ "میری امت کی سیاحت جہاد ہے"

رُهْبَانُ اللَّيْلِ أُسُدُ النَّهَارِ۔ (مومنوں کے اوصاف بیان فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ) رات کو تو درویش ہیں (دینی عبادت میں مشغول رہتے ہیں) دن کو شیر بنے رہتے ہیں (یعنی کافروں کا شکار کرتے ہیں)۔

رَهْبَلَةٌ۔ ایک قسم کی دوڑ۔

رَهْبَلٌ۔ وہ کلام جو سمجھ میں نہ آئے۔

مُرَهْبِلٌ۔ جو ایسا کلام کرے۔

رَهْجٌ یا رَهَجٌ۔ گرد و غبار۔

مَا خَالَطَ قَلْبَ امْرِئٍ رَهَجٌ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ إِلَّا حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ النَّارَ۔ جس آدمی کے دل پر اللہ کی راہ میں غبار پڑے (یعنی اقامتِ دین کی کوشش میں) اللہ تعالیٰ اس پر دوزخ حرام کردے گا (دوسری روایت میں ہے کہ

مَنْ دَخَلَ جَوْفَهُ الرَّهَجُ لَمْ يَدْخُلْهُ حَرُّ النَّارِ۔ جس آدمی کے پیٹ میں (سانس کے ساتھ جہاد فی سبیل اللہ کا) غبار جائے پھر دوزخ کی گرمی اس میں نہیں جائے گی۔

رَهْدٌ۔ خوب پیسنا۔

تَرْهِيْدٌ۔ بڑی حماقت کرنا۔

رَهَادَةٌ۔ نعمت۔

رَهْرَهَةٌ۔ وسیع اور کشادہ کرنا۔

تَرَهْرُهٌ۔ سفید چمکدار ہونا۔

فَشُقَّ عَنْ قَلْبِهِ وَجِيْءَ بِطَسْتٍ رَهْرَهَةٍ۔ آپؐ کا دل چیرا گیا اور ایک سفید چمکتا ہوا طشت لایا گیا (بعض نے کہا کہ اصل میں یہ رَحْرَحَةٌ تھا بہ معنی کشادہ اور پھیلا ہوا۔ مگر جائے

حاء کو ہاء سے بدل دیا۔ جیسے مَدَحَہٗ میں مَدَهَهٗ کہتے ہیں۔ ایک روایت میں بَرَهْرَهَةٌ ہے۔ اس کا ذکر کتاب الباء میں گزر چکا ہے)۔

رَهْسٌ۔ خوب روندنا۔

تَرَهُّسٌ۔ اضطراب، حرکت۔

اِرْتِهَاسٌ۔ بھر جانا، ہجوم کرنا، اضطراب کرنا۔

وَجَرَاثِيْمُ الْعَرَبِ تَرْتَهِسُ۔ اور عرب کے قبیلے بیقرار تھے دھکم دھکا کر رہے تھے (ایک دوسرے سے لڑ بھڑ رہے تھے) (ایک روایت میں تَرْتَهِشُ ہے شین معجمہ سے معنی وہی ہیں)۔

عَظُمَتْ بُطُوْنُنَا وَارْتَهَسَتْ اَعْضَادُنَا۔ ہمارے پیٹ تو بڑھ گئے (پھول گئے) اور بازو لڑکھڑانے لگے (ضعف کے سبب) (ایک روایت میں اِرْتَهَشَتْ ہے شین معجمہ سے معنی وہی ہیں)

رَهْشٌ۔ جانور کے دونوں ہاتھ چلتے میں رگڑ کھانا (جس کو اہل ہند اپنی اصطلاح میں "منیور لگنا" کہتے ہیں)۔

رَوَاهِشُ۔ جانور کے ہاتھوں کی رگیں جو چلنے میں رگڑ کھاتی ہیں

اِرْتِهَاشٌ۔ لڑنا، لڑائی ہونا۔

فَقَطَعَ بِهٖ رَوَاهِشَ يَدَيْهِ۔ (قزمان نامی ایک شخص تھا وہ اُحد کے دن کافروں سے خوب لڑا اور سخت زخمی ہو گیا، پھر اس نے کچھ سوچ کر ایک تیر لیا اور) اپنے ہاتھوں کے اندر کی رگیں اس سے کاٹ ڈالیں (یعنی خودکشی کر لی، اس وجہ سے اس کا خاتمہ برا ہوا۔ چونکہ آنحضرتؐ فرما چکے تھے کہ یہ دوزخی ہے اس کے اس عمل سے آپ کی پیشین گوئی صحیح ثابت ہو گئی)۔

رَهِيْشُ الثَّرٰى۔ زمین کو لازم کرنے والا (یعنی پا پیادہ ہو کر لڑنے والا۔ جیسے بہادر لوگ کرتے ہیں اس وجہ سے کہ ان کی نیت بھاگنے کی نہیں ہوتی۔ لہٰذا ایسے مواقع پر اُن کا عمل یہ ہوتا ہے کہ سواری سے اُتر کر دشمن سے بھڑ جاتے ہیں تاکہ بھاگنے کا خیال بھی نہ آ سکے)

رَهِيْشٌ۔ دراصل اُس مٹی کو کہتے ہیں جو نرم ہو اور اُڑتی ہو، اور اس وجہ سے تھم نہ سکتی ہو۔

اِرْتَهَشَ الدَّابَّةُ۔ جانور کے دو ہاتھ چلنے میں رگڑ کھاتے ہیں۔

رَهْصٌ۔ زور سے نچوڑنا، ملامت کرنا، زور سے پکڑنا۔

اِرْهَاصٌ۔ اصرار اور آمادگی اور اصطلاح میں اس خلاف عادت کام کو کہتے ہیں جو نبوت سے پہلے پیغمبر سے صادر ہو۔

اِحْتَجَمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ مِّنْ رَهْصَةٍ اَصَابَتْهُ۔ آنحضرتؐ نے احرام کی حالت میں پچھنے لگائے، ضعف یا درد کے لئے (اصل میں رَهْصَةٌ وہ درد ہے جو گھوڑے کے سم میں اندر کی طرف ہو جاتا ہے)۔

فَرَمَيْنَا الصَّيْدَ حَتّٰى رَهَصْنَاهُ۔ ہم نے شکار کے جانور کو تیر مارے یہاں تک کہ اس کو بے طاقت کر دیا۔

اِنَّهٗ كَانَ يَرْقِيْ مِنَ الرَّهْصَةِ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْوَاقِيْ وَاَنْتَ الْبَاقِيْ وَاَنْتَ الشَّافِيْ۔ وہ رہصہ (یعنی ضعف و ناتوانی اور ناطاقتی) کے لئے اس دعا کا منتر کرتے تھے "یا اللہ تو ہی بچانے والا ہے، تو باقی رہنے والا ہے اور تو ہی شفا دینے والا ہے"۔

وَاِنَّ ذَنْبَهٗ لَمْ يَكُنْ عَنْ اِرْهَاصٍ۔ اُن کا گناہ اصرار اور آمادگی کے ساتھ نہ تھا (بلکہ بھول چوک کے طور پر بلا قصد اور اصرار کوئی گناہ سرزد ہو جاتا)۔

رَهْطٌ۔ بڑے بڑے لقمے کھانا۔

تَرْهِيْطٌ۔ خوب زور سے کھانا۔

اِرْتِهَاطٌ۔ جمع ہونا۔

رِهَاطٌ۔ گھر کا سامان۔

رَهْطٌ۔ قوم اور قبیلہ تین آدمیوں سے لے کر سات آدمیوں تک یا چالیس آدمیوں تک یا دس سے کم آدمی جن میں عورت نہ ہو۔

تُرْهُوْطٌ۔ کھاؤ ابڑے بڑے لقمے اُڑانے والا۔

فَاَيْقَظَنَا وَنَحْنُ اِرْتِهَاطٌ۔ ہم کو بیدار کیا اس وقت الگ الگ جتھے تھے (مصدر فصل کے معنی میں ہے یعنی نَحْنُ فِرَقٌ مُرْتَهِطُوْنَ۔ ہم الگ الگ گروہ تھے۔

رَاَیْتُ النَّبِیَّ صلعم وَمَعَہٗ الرُّھَیْطُ۔ میں نے آنحضرتؐ
...ھا، آپؐ کے ساتھ ایک چھوٹا رہط تھا۔
رُھَیْطٌ۔ تصغیر ہے رہط کی۔
...ھَفٌ۔ پتلا کرنا، باریک کرنا۔
اِرْھَافٌ۔ تیز کرنا۔
کَانَ عَامِرُبْنُ الطُّفَیْلِ مَرْھُوْفَ الْبَدَنِ۔ عامر بن طفیل
...لے بدن کے آدمی تھے (اہلِ عرب کہتے ہیں کہ:
رَھَفْتُ السَّیْفَ۔ میں نے تلوار تیز کی)
فَھُوَ مَرْھُوْفٌ یا مُرْھَفٌ۔ وہ باریک اور تیز ہے۔
خَصْرٌ مُرْھَفٌ۔ باریک (پتلی) کمر۔
اَرْھَفَ خَاطِرَہٗ۔ اس کا دل تنگ کر دیا
اَمَرَنِیْ اَنْ اٰتِیَہٗ بِمُدْیَۃٍ فَاُرْھِفَتْ۔ آپ نے مجھ کو
...چھری لانے کا حکم دیا، وہ تیز کی گئی۔
اِنِّیْ لَا اُرْھِقُ الْکَلَامَ فَمَا اُرْھِفُ بِہٖ۔ میں جلدی سے
...نہیں کرتا (بلکہ غور و فکر کے بعد بات کرتا ہوں۔ یہ اصول بہت
...ناسب اور مفید ہے غور و تامل کے بعد کہی ہوئی بات پائیدار ہوتی
ہے۔ ایک روایت میں فَمَا اُزْھِفُ ہے زائے معجمہ سے یعنی،
...بیہودہ اور جھوٹ نہیں بکتا)۔
...ھَقٌ۔ حماقت کرنا، جلدی کرنا، جماع کرنا، حرام کام کرنا، ظلم کرنا
...ٹ بولنا، نزدیک ہونا، ڈھانپ لینا۔
تَرْھِیْقٌ۔ بدکاری کی تہمت لگانا۔
اِذَا صَلّٰی اَحَدُکُمْ اِلٰی شَیْءٍ فَلْیَرْھَقْہُ۔ جب تم
...سے کوئی کسی چیز کی آڑ میں نماز پڑھے تو اس سے نزدیک ہو جائے
(یعنی سترے کے قریب ہی کھڑا ہو)۔
اِرْھَقُوا الْقِبْلَۃَ۔ (نماز میں) قبلے کے نزدیک رہو۔
غُلَامٌ مُرَاھِقٌ۔ وہ لڑکا جو جوانی کے قریب ہو۔
فَلَوْ اَنَّہٗ اَدْرَکَ اَبَوَیْہِ اَرْھَقَھُمَا طُغْیَانًا وَّکُفْرًا۔
اگر وہ لڑکا بڑا ہو کر اپنے ماں باپ کے پاس رہتا تو ان کو شرارت
اور کفر میں پھنسا دیتا (اہلِ عرب کہتے ہیں کہ:

فُلَانٌ اَرْھَقَنِیْ اِثْمًا۔ فلاں شخص نے مجھ کو گناہ میں ڈال دیا
گناہ مجھ پر لاد دیا)
یَرْھَقُہٗ رَھْقًا۔ اس کو ڈھانپ لیتا ہے۔
فَاِنْ رَھِقَ سَیِّدَہٗ دَیْنٌ۔ اگر اس کے مالک پر قرضہ ہو جائے
(اور) اس کو قرض ادا کرنا لازم ہو جائے۔
اَرْھَقْنَا الصَّلٰوۃَ وَنَحْنُ نَتَوَضَّاءُ۔ ہم نے نماز میں دیر
کی (یہاں تک کہ دوسری نماز کا وقت آنے کو تھا) اور ہم وضو
کر رہے تھے۔
وَقَدْ اَرْھَقَتْنَا الصَّلٰوۃُ۔ نماز کا وقت ہم پر آ پہنچا۔
لِمَنْ فَعَلَہٗ مُرَاھِقًا۔ جو کوئی اس کو اخیر وقت کرے (یعنی
جب وقت تنگ ہو جائے، وقوف عرفہ کے وقت فوت ہونے کا
ڈر ہو)۔
یُرْھِقُ بَعْضُھَا بَعْضًا۔ ایک دوسرے پر جلدی کرتا ہے۔
اِنَّ فِیْ سَیْفِ خَالِدٍ رَھَقًا۔ خالد کی تلوار میں پھرتی ہے،
(جلدی اور تیزی)۔
کَانَ اِذَا دَخَلَ مَکَّۃَ مُرَاھِقًا خَرَجَ اِلٰی عَرَفَۃَ قَبْلَ
اَنْ یَّطُوْفَ بِالْبَیْتِ۔ جب وہ مکہ میں دیر سے آتے (مثلاً نویں تاریخ)
تو سیدھے عرفات کو چلے جاتے، بیت اللہ کا طواف کرنے سے پہلے
(اس ڈر سے کہ کہیں وقوف عرفات کا وقت فوت نہ ہو جائے)
اِنَّہٗ وَعَظَ رَجُلًا فِیْ صُحْبَۃِ رَجُلٍ رَھِقٍ۔ حضرت علیؓ نے ایک
شخص کو نصیحت کی ایک آزاد شخص کے ساتھ صحبت رکھنے میں (اہلِ
عرب کہتے ہیں کہ:
فِیْہِ رَھَقٌ۔ اس میں آزادی اور بدکاری ہے) (اصل میں رَھَقٌ
کہتے ہیں نادانی اور حماقت اور حرام کام کرنے کو)
اِنَّہٗ صَلّٰی عَلَی امْرَاَۃٍ کَانَتْ تُرْھَقُ۔ آں حضرتؐ نے ایسی
عورت پر (جنازہ کی) نماز پڑھی، جس کو لوگ بدکار کہتے تھے۔
سَلَکَ رَجُلَانِ مَفَازَۃً اَحَدُھُمَا عَابِدٌ وَّالْاٰخَرُ بِہٖ
رَھَقٌ۔ ایک میدان میں دو آدمی چلے، ایک تو عابد تھا اور دوسرا
آزاد و بدکار۔

فُلَانٌ مُرْهَقٌ ۔ اُس آدمی کو لوگ بُرا بتلاتے ہیں۔ یا نادان اور احمق کہتے ہیں (ایک روایت میں مُرَهَّقٌ ہے معنی وہی ہیں)

حَسْبُكَ مِنَ الرَّهَقِ وَالْجَفَاءِ اَنْ لَّا يُعْرَفَ بَيْتُكَ یہ تھوڑی حماقت اور جہالت ہے کہ لوگ تیرا گھر نہ پہچانیں (یعنی تو سب سے الگ جدا، کنارہ کش اور غیر معروف ہو کر رہے نہ کسی کی دعوت کرے نہ کسی کو کھانا کھلائے، کیونکہ کھلانے پلانے والے کا گھر اکثر لوگوں کو معلوم ہوتا ہے)۔

(بعض نے کہا ہے کہ: راوی نے اس میں تصحیف کی ہے۔ صحیح اس طرح ہے اَنْ لَّا تَعْرِفَ نَبِيَّكَ ۔ یعنی حماقت اور جہالت کی انتہا ہے کہ تو اپنے پیغمبر کو نہ پہچانے)۔

كَانَ يُرْهَقُ ۔ لوگ اس کو بدکار رکھتے تھے۔

اَرْهَقَنِيْ اَنْ اَلْبِسَ ثَوْبِيْ ۔ اُس نے ایسی جلدی کی کہ میں کپڑے بھی نہ پہن سکا۔

رَجُلٌ مُرْهَقٌ ۔ اس کے پاس مہمان آتے جاتے رہتے ہیں۔

رَهِقَتِ الْكِلَابُ الصَّيْدَ کتے شکار کے جانور کے قریب پہنچ گئے (اس کے پاس جا پہنچے)

رَهِيْقٌ ۔ شراب۔

رَهْقَانٌ ۔ زعفران۔

مُرْهَقٌ ۔ جس کو قتل کے لئے پکڑ پائیں۔

فَتُرْهَقُوْنَ عَنِّيْ ۔ تم میرے نزدیک کئے جاؤ گے۔

فُلَانٌ كَانَ يُرْهَقُ ۔ فلاں شخص تو بدکار اور فاجر تھا۔

يُرْهِقُهٗ بِاَعْوَامِ دَهْرِهٖ ۔ اُس کی عمر کے سالوں کو گھیر لیتی ہے۔

يَجِبُ الصَّوْمُ عَلَى الْغُلَامِ اِذَا رَاهَقَ الْحُلُمَ ۔ جب لڑکا جوانی کے قریب پہنچ جائے تو اس پر روزہ رکھنا واجب ہے (گو ابھی احتلام اس کو نہ ہوتا ہو)۔

لَا تُقْبَلُ شَهَادَتُهُمَا لِرَهَقِهِمَا ۔ اُن دونوں کی گواہی قبول نہ ہوگی کیونکہ وہ جھوٹے ہیں۔

رَهِقَ الذِّئْبُ الشَّاةَ ۔ بھیڑیا بکری کے پاس پہنچ گیا۔

رَجُلٌ اَرْهَقَ الصَّلٰوةَ ۔ ایک شخص نے نماز میں دیر کی (یہاں تک کہ دوسری نماز کا وقت آن پہنچا)

رَهْكٌ ۔ خوب پیسنا، زور سے جماع کرنا، اقامت کرنا۔

اِرْهَاكُ هٰذَيْنِ حَتّٰى يَصْطَلِحَا ۔ ان دونوں کو سخت کرو یہاں تک کہ دونوں مل جائیں (اہل عرب کہتے ہیں کہ: رَهَكْتُ الدَّابَّةَ ۔ یعنی میں نے اس کو خوب زور سے چلایا۔

رَهْكَةٌ ۔ ناتواں اونٹنی۔

رُهَكَةٌ ۔ وہ آدمی جس میں بھلائی نہ ہو۔

رِهْمَةٌ ۔ ہلکی بارش یا زور کی بارش۔

وَنَسْتَخِيْلُ الرِّهَامَ ۔ ہم خیال کرتے تھے کہ ہلکی ہلکی بارشیں ہوں گی۔

رِهَامٌ جمع ہے رِهْمَةٌ کی، یعنی بارشیں۔

مَرْهَمٌ ۔ وہ دوا جو اندمال کے لئے زخموں اور پھوڑوں پر لگاتے ہیں۔

اَرْهَمَتِ السَّحَابَةُ ۔ ابر نے ہلکا مینہ برسایا۔

رَهْمَسَةٌ ۔ خفیہ طریقہ سے فساد پھیلانا۔

مُرَهْمَسٌ ۔ پوشیدہ۔

اَمِنْ اَهْلِ الرَّسِّ وَالرَّهْمَسَةِ ۔ کیا تو جھوٹ بولنے والوں اور چپکے چپکے فساد پھیلانے والوں میں سے ہے؟

رَهْنٌ گروی کرنا، روک رکھنا، اقامت کرنا، ہمیشہ رہنا۔

اِرْهَانٌ ۔ گروی کرنا۔

كُلُّ غُلَامٍ رَهِيْنَةٌ بِعَقِيْقَتِهٖ ۔ ہر بچہ اپنے عقیقہ کے ہاتھ میں گروی ہے (جیسے گروی کی شے مُرتہن کے پاس رکی رہتی ہے اسی طرح بچہ کی بھی رہائی بدون عقیقہ کے نہیں ہو سکتی) امام احمدؒ نے کہا ہے کہ جس بچہ کا عقیقہ نہ ہو اور وہ کم سنی میں مر جائے تو وہ اپنے والدین کی سفارش نہ کرے گا۔ بعض نے کہا گروی … سے یہ مراد ہے کہ اپنے بالوں وغیرہ کی گندگی میں مبتلا ہے جب …

...ن سے پاک صاف ہوا)۔

...الامُ مُرتَهَنٌ بِعَقِيقَتِهِ۔ (معنی وہی ہیں، طیبی نے کہا ...ہے کہ جب تک عقیقہ نہ ہو اس بچہ سے پُورے طور پر فائدہ ...ا، یا اس کی سلامتی پر بھروسہ نہیں کیا جا سکتا، یا اس بچہ کا ...دہ طور پر نہیں ہوتا)۔

...كَّ اللّٰهُ رِهَانَكَ مِنَ النَّارِ۔ اللہ تعالیٰ تیری گرویاں ...زخ سے چھڑائے (یعنی بد اعمالی اور اُس کی سزا سے تجھ کو ...معافی عطا فرائے۔ آدمی دراصل اپنے اعمال و افعال ...رہے)۔

...كَّ رِهَانِيْ۔ میری گروی چھڑا دے (یعنی میرے نفس کو ...اللہ اور حقوق العباد سے جن میں پھنسا ہوا ہے نجات دے)

...ن صلعم دِرْعَهٗ مِنْ يَهُوْدِيٍّ۔ آں حضرت ؐ نے ...دی کے پاس اپنی زرہ گروی رکھ کر (اُس سے کچھ غلہ لیا)۔ ...دیث سے یہ اخذ ہوتا ہے کہ جس شخص کے مال کا اکثر حصّہ ...نے کا گمان ہو، اس سے بھی معاملہ کر سکتے ہیں جب تک اس ...یقین نہ ہو کہ جو مال اس سے لیا ہے وہ اس کے قبضہ میں حرام ...آیا ہوا ہے۔ البتہ جس شخص کے کُل مال کے حرام ہونے کا ...جیسے ایک قحبہ عورت کہ جس کو حرام کاری کی آمدنی کے سوا ...ری جائز آمدنی نہیں ہے تو اس سے معاملہ کرنا درست ...اس کی ضیافت کھانا درست ہے۔ بعض نے کہا کہ اگر ایسے ...قرض لے یا اس کے ہاتھ کوئی چیز بیچ کر اس کی قیمت میں ...روپیہ لے تو لینے والے کے لئے وہ روپیہ حلال سمجھا جائے گا۔ ...دلِ ملک سے احکام بدل جاتے ہیں۔ مگر یہ قول ضعیف ہے)

...رْهِنُوْنِيْ۔ میرے پاس گرو کر دو۔

...كَيْفَ نَرْهَنُكَ۔ ہم اپنی اولاد اور عورتوں کو تیرے پاس ...گرو کر دیں۔

...رِهَانٌ۔ شرط کے معنی میں بھی آتا ہے۔ جیسے :۔

...فَرَسَيْ رِهَانٍ۔ شرط کے دونوں گھوڑے۔

...وَاَنْفُسُكُمْ مَرْهُوْنَةٌ بِاَعْمَالِكُمْ۔ تمہاری جانیں تمہارے اعمال میں گرو ہیں۔

اَلْاِنْسَانُ رَهِيْنُ مَوْتٍ۔ آدمی موت کے پنجہ میں گرو ہے (اُس سے خلاصی ممکن نہیں)۔

رَهْوٌ۔ نرم چال، بلند یا پست جگہ، جماعت لوگوں کی، تھما ہوا، کشادہ، وسیع۔

نَهٰى اَنْ يُبَاعَ رَهْوُ الْمَاءِ۔ اُس نشیبی مقام کے بیچنے سے منع فرمایا جہاں لوگوں کا پانی بہہ کر جمع ہوتا ہے (کیونکہ اس کو بیچنے سے دوسروں کو تکلیف ہوگی)۔

سُئِلَ عَنْ غَطْفَانَ فَقَالَ رَهْوَةٌ تَنْبَعُ مَاءً۔ آں حضرت ؐ سے غطفان قبیلہ کا حال دریافت کیا گیا۔ آپؐ نے فرمایا وہ ایک ٹیلہ یا اونچا پہاڑ ہے جس میں سے پانی پھوٹ رہا ہے (مطلب یہ ہے کہ غطفان کے لوگ سخت اُجڈ ہیں)۔

لَا شُفْعَةَ فِيْ فِنَاءٍ وَّلَا مَنْقَبَةٍ وَّلَا طَرِيْقٍ وَّلَا رُكْحٍ وَّلَا رَهْوٍ۔ صحن مشترک ہونے سے، یا گلی مشترک ہونے سے، یا راستہ مشترک ہونے سے، یا پیچھے کا میدان مشترک ہونے سے، یا پانی بہنے کی جگہ مشترک ہونے سے، شفعہ کا حق نہیں حاصل ہوگا۔ (جب تک خود مکان میں شرکت نہ ہو۔ یہ حدیث امام شافعیؒ کے مذہب کی تائید کرتی ہے، جن کے نزدیک ہمسایہ کو حقِ شفعہ نہیں ہے صرف شریک اور حصہ دار کو شفعہ کا حق ہے)۔

وَنَظَمَ رَهَوَاتِ فُرَجِهَا۔ اُس میں جہاں جہاں کشادہ کھلی جگہیں تھیں، ان کو آراستہ کیا۔

اٰتِيْكَ بِالْاٰخَرِ غَدًا رَهْوًا۔ (رافع بن خدیج نے ایک اونٹ دو اونٹوں کے عوض خریدا، ایک تو اسی وقت دیدیا اور دوسرے کے لئے کہنے لگے) میں کل کو آسانی کے ساتھ لا کر تجھ کو دیدوں گا (یعنی ٹال مٹول کئے بغیر فوراً لا کر دیدوں گا) (اہل عرب کہتے ہیں کہ :

جَاءَتِ الْخَيْلُ رَهْوًا۔ سوار پے درپے آن پہنچے)۔

اِذْ مَرَّتْ بِهٖ عَنَانَةٌ تَرَهْيَاتٌ۔ اس دوران میں ایک ابر (کا ٹکڑا) ان پر گزرا، جس نے پانی برسانے کی تیاری کی

(مگر یہ ماںہیں) (اہلِ عرب کہتے ہیں کہ :
تَرَهْيَا الْقَوْمُ۔ لوگ تیار ہو گئے یعنی تَهَيَّؤُا)۔

بابُ الراء مع الباء

رَيْبٌ۔ شک میں ڈالنا، شک، شبہ۔

اِرَابَةٌ۔ شک میں ڈالنا۔

دَعْ مَا يُرِيْبُكَ اِلٰى مَا لَا يُرِيْبُكَ۔ اُس کام کو چھوڑ دے جس میں شک ہو (یعنی اس کی درستی و نادرستی کا فیصلہ نہ ہو سکتا ہو) اور اُس کام کو اختیار کر جس میں شک نہ ہو (یہ حدیث ایک اہم کلیہ کی حیثیت رکھتی ہے، جس سے صدہا مسئلے نکلتے ہیں) (طیبی نے کہا کہ مشہور روایت یَرِیْبُكَ ہے بہ فتحہ یا)

مَكْسَبَةٌ فِيْهَا بَعْضُ الرِّيْبَةِ خَيْرٌ مِّنَ الْمَسْئَلَةِ (حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ) جس کمائی میں کچھ شبہ ہو (یعنی شک ہو کہ نہ معلوم حلال ہے یا حرام؟) وہ بھیک مانگنے سے بہتر ہے۔

عَلَيْكَ بِالْمَرَائِبِ مِنَ الْاُمُوْرِ وَاِيَّاكَ وَالرَّوَائِبَ مِنْهَا۔ (حضرت ابوبکر صدیقؓ نے حضرت عمرؓ سے فرمایا) تم اُن کاموں کو اختیار کرو جو صاف، پاک اور بلا شبہ ہیں اور ان کاموں سے اجتناب کرو جن میں شبہ ہو۔ (پہلا رَائِبٌ " رَابَ يَرُوْبُ" سے نکلا ہے) (اہلِ عرب کہتے ہیں کہ :

رَابَ اللَّبَنُ۔ یعنی دودھ جم گیا بعض نے کہا رَائِبٌ وہ دودھ جس میں سے مکھن نکال لیا گیا ہو۔ دوسرا رَائِبٌ رَابَ يَرِيْبُ سے نکلا ہے۔ یعنی شک میں پڑا یا شک میں پڑتا ہے)

اِذَا ابْتَغَى الْاَمِيْرُ الرِّيْبَةَ فِي النَّاسِ اَفْسَدَهُمْ جب حاکم اپنی رعایا پر تہمت رکھے اور اپنی بدگمانی دوسروں پر واضح کر دے، تو وہ رعایا کو خراب کر دے گا (اس نامناسب رویہ کا ردِ عمل یہ ہوگا کہ رعایا سوچے گی کہ حاکم تو ہم کو بُرا سمجھتا ہی ہے پھر اس کے مقابلہ میں جوابی طرزِ عمل کیوں اختیار نہ کریں مُدعا یہ ہے کہ اربابِ اقتدار کو اپنی رعایا کی طرف سے بدگمان ہو کر ان کی عیب جوئی نہ کرنی چاہیئے کیونکہ کوئی شخص عیب سے پاک نہیں ہر طرح کے عیب سے پاک منزّا تو صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہے اگر رعایا کو اعتماد میں لے کر کام کیا جائے تو ملک و قوم کی خدمت میں اتحاد و اشتراک کی سبیل پیدا ہو سکتی ہے)۔

يُرِيْبُنِيْ مَا يُرِيْبُهَا۔ (فاطمہ میرے بدن کا ایک ٹکڑا ہے) جو چیز اس کو بُری معلوم ہوتی ہے وہ مجھ کو بھی بُری معلوم ہوتی ہے (جس بات سے اُس کو رنج اور قلق ہوتا ہے، مجھ کو بھی رنج اور قلق ہوتا ہے) (اہلِ عرب کہتے ہیں کہ :

رَابَنِيْ هٰذَا الْاَمْرُ يا اَرَابَنِيْ یہ کام مجھ کو بُرا معلوم ہوا (یہ حدیث آں حضرتؐ نے اُس وقت فرمائی جب حضرت علیؓ نے ابوجہل کی بیٹی سے نکاح کرنا چاہا۔ معلوم ہوا کہ آں حضرتؐ کو ایذا دینا حرام ہے اگرچہ وہ مباح کام کی وجہ سے ہو)

اِنَّ الْيَهُوْدَ مَرُّوْا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صلعم فَقَالَ بَعْضُهُمْ سَلُوْهُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ مَا رَابَكُمْ اِلَيْهِ۔ (کچھ) یہودی آں حضرت صلعم کے پاس سے گزرے (تو) اُن میں سے بعض نے کہا کہ آں حضرت صلعم سے کچھ سوال کرو (اُن کا امتحان لو کہ وہ سچے پیغمبر ہیں یا نہیں؟ اُن یہود میں سے) بعض نے کہا، نہیں تم کو ان سے کیا کام (پوچھنے کی کیا ضرورت ہے) (تو رَابَ یہاں اِرْبٌ کے معنی میں ہے۔ کرمانی کا قول ہے کہ اکثر لوگوں نے رَابَ بہ فتحہ با اور بصیغۂ ماضی روایت کیا ہے۔ ایک روایت میں مَا رَاْيُكُمْ ہے، یعنی تمہاری رائے اِس باب میں کیا ہے، پوچھیں یا نہ پوچھیں؟)

مَا رَابُكَ اِلٰى قَطْعِهَا۔ تجھ کو اس کے کاٹنے کی کیا ضرورت ہے (ابو موسیٰ نے کہا شاید صحیح یوں ہو مَا اَرَابَكَ اِلٰى قَطْعِهَا یعنی کسی چیز نے تجھ کو اس کے کاٹنے پر مجبور کیا۔ جس طرح بعض لوگوں نے روایت کیا ہے۔

وَكَادَ بَعْضُ النَّاسِ يَرْتَابُ۔ بعض لوگ آنحضرتؐ کی سچائی میں شک کرنے کے قریب ہو گئے تھے (مرتد ہونے والے)

يُرِيْبُنِيْ فِيْ وَجْعِيْ۔ میری بیماری میں مجھ کو متوہم کرتا ہے (شک دلاتا ہے)۔

هَلْ رَأَيْتَ مِنْ شَيْءٍ يُرِيبُكَ ۔ تو نے کوئی بات ایسی دیکھی جس سے تجھ کو گمان پیدا ہوا۔

إِذَا رَابَكُمْ أَمْرٌ فَلْيُسَبِّحْ ۔ جب نماز میں تم کو کوئی حادثہ پیش آئے تو سبحان اللہ کہو۔

إِخْرَاجُ الْخُصُومِ وَأَهْلِ الرِّيَبِ ۔ دشمنوں کا اور ان لوگوں کا نکالا جن پر گمان ہو (کہ وہ بدکار ہیں اور جرائم کے مرتکب ہوتے ہیں)۔

رِيَبٌ جمع ہے رِيبَةٌ کی بمعنی شک اور تہمت اور گھبراہٹ اور اضطراب کے۔

فَالْغَيْرَةُ الَّتِي يُحِبُّهَا اللّٰهُ فِي الرِّيبَةِ ۔ جو غیرت اللہ کو پسند ہے وہ ان باتوں میں ہے جن سے آدمی پر بدگمانی پیدا ہوتی ہے (مثلاً شرابیوں کے ساتھ بیٹھنا۔ شراب خانہ، زنا خانہ، مدک خانہ، بھنگ خانہ میں جانا، رنڈیوں اور فاجرین کے ساتھ صحبت رکھنا)

أَخُوكَ الَّذِي إِنْ رِبْتَهُ قَالَ إِنَّمَا أَرَبْتُ وَإِنْ عَاتَبْتَهُ لَانَ جَانِبُهُ ۔ تیرا بھائی (سچا دوست) وہ ہے اگر تو اس پر بدگمانی کرے تو وہ کہے بے شک مجھ پر بدگمانی کی وجہ تھی، اور اگر تو اس پر غصہ کرے تو وہ نرمی اور ملایمت سے پیش آئے ۔

رَيْبُ الْمَنُونِ ۔ زمانہ کے حوادث اور آفات۔

كَيْلَا تَسْتَرِيبَ مَوْلَاتُكَ ۔ تاکہ تو اپنی آقا کو بدگمان نہ کرے۔

لَا تُقْبَلُ شَهَادَةُ الْمُرِيبِ ۔ جس شخص پر بدگمانی ہو اس کی گواہی قبول نہ ہوگی۔

خُذُوا عَلَى يَدِ الْمُرِيبِ ۔ جس پر بدگمانی ہو، اس کی نگرانی رکھو (تاکہ وہ ارتکاب جرم نہ کر سکے)۔

مُسْتَرَابَةٌ ۔ وہ عورت جس کو حیض نہ آتا ہو (کیونکہ اس کے پیٹ میں استقرار حمل کا شبہ ہوتا ہے)۔

رَيْثٌ ۔ دیر کرنا۔

تَرْيِيثٌ ۔ ٹھکانا، نرم کرنا۔

إِرَاثَةٌ ۔ دیر کرانا۔

تَرَيُّثٌ ۔ دیر کرنا۔

رَيْثَمَا ۔ اتنی دیر۔

عَجِلًا غَيْرَ رَائِثٍ ۔ جلدی برسنے والا، دیر کرنے والا ۔ (اہل عرب کہتے ہیں کہ :
رَاثَ عَلَيْنَا خَبَرُ فُلَانٍ ۔ فلاں کی خبر آنے میں دیر ہوئی)

وَعَدَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَأْتِيَهُ فَرَاثَ عَلَيْهِ ۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آنے کا وعدہ کیا پھر دیر لگائی۔

كَانَ إِذَا اسْتَرَاثَ الْخَبَرَ تَمَثَّلَ بِقَوْلِ طَرَفَةَ وَيَأْتِيكَ بِالْأَخْبَارِ مَنْ لَمْ تُزَوِّدِ ۔ جب خبر آنے میں دیر ہوتی تو آپ طرفہ شاعر کا یہ مصرعہ پڑھتے، جس پر تو نے کچھ نہیں خرچا، وہ خبر لائے گا خبر۔

فَرَاثَ عَلَيْنَا حَتَّى قَرُبْنَا مِنْ وَقْتِ قِيَامِهِ ۔ انھوں نے دیر لگائی یہاں تک کہ ان کی برخاست کا وقت نزدیک آگیا۔ (یعنی وہ وقت جب وہ مسجد سے اٹھ کر سونے کے لئے جاتے تھے)

إِلَّا رَيْثَمَا ۔ مگر اتنی دیر۔

وَهُمْ يَسْتَرِيثُونَ إِهْبَالَكَ إِلَيْهِمْ ۔ وہ سمجھتے تھے کہ آپ کی تشریف آوری میں دیر ہوئی (آپ کے تشریف لانے کا ہر گھڑی انتظار کر رہے تھے)۔

لَمْ يَعْتَرِضْ دُونَنَا رَيْثُ الْمُبْطِي وَلَا أَنَاةُ الْمُتَلَكِّي ۔ کسی دیر کرنے والے کی دیر یا تاخیر کرنے والے کی تاخیر اس کے کام کو نہیں روکتی (یہ پروردگار کی صفت بیان کی)

رِيحٌ ۔ چلتی ہوا (اس کی جمع رِيَاحٌ آندھیاں ۔ اس کا بیان باب الراء مع الواو میں گزر چکا ہے کیونکہ اس کی اصل رُوحٌ تھی اور یہاں لفظی رعایت سے ہم نے اس کو ذکر کیا)۔

رَيْحَانٌ ۔ رحمت روزی، راحت، آرام، چین، آسائش اور اولاد کو بھی رَيْحَانٌ کہتے ہیں کیوں کہ ان سے دل کو راحت اور آنکھوں کو ٹھنڈک حاصل ہوتی ہے۔

إِنَّكُمْ لَتُبَخِّلُونَ وَتُجَهِّلُونَ وَتُجَبِّنُونَ وَإِنَّكُمْ لَمِنْ رَيْحَانِ اللّٰهِ ۔ تم (اپنی اولاد کو) بخیل بنانے والے ہو، جاہل بنانے والے ہو، نامرد

بنانے والے ہو، تم اللہ تعالیٰ کی دین (عطاء، روزی) ہو۔

اَمَا اِنَّهُمْ مَبْخَلَةٌ وَمَجْبَنَةٌ وَمَجْهَلَةٌ۔ آگاہ رہو! اولاد آدمی کو بخیل بنانے والی ہے اور نامرد کرنے والی ہے اور جاہل بنانے والی ہے (کیونکہ انسان عموماً اولاد کی خاطر مال جوڑتا ہے، بخیل بنتا ہے لڑائی میں بھاگتا ہے، جان بچاتا ہے، علم و ہنر حاصل کرنے سے محروم رہتا ہے، جہالت اور نادانی میں مبتلا ہوتا ہے)۔

هُمَا رَيْحَانَتَيَّ مِنَ الدُّنْيَا۔ امام حسنؓ اور امام حسینؓ دنیا میں میری روزی ہیں، چین اور راحت ہیں یا خوشبو ہیں (جن سے میں محظوظ ہوتا ہوں)۔

اُوصِيكَ بِرَيْحَانَتَيَّ خَيْرًا فِي الدُّنْيَا قَبْلَ اَنْ تَنْهَدَّ رُكْنَاكَ۔ اے علیؓ! میں تجھ کو یہ وصیت کرتا ہوں کہ تو میرے دونوں ریحانوں سے دنیا میں اچھی طرح پیش آئیو اس سے پہلے کہ تیرے دونوں ستون گر جائیں (جب آنحضرتؐ کی وفات ہوئی تو حضرت علیؓ نے کہا، ایک ستون آپ تھے۔ پھر جب حضرت فاطمہؓ گزر گئیں تو کہا، یہ دوسرا ستون تھیں۔ دونوں ریحانوں سے مراد امام حسنؓ اور امام حسینؓ ہیں۔ اللہ تعالیٰ آخرت میں ہم کو ان کے گروہ میں اٹھا)۔

اِذَا اُعْطِيَ اَحَدُكُمُ الرَّيْحَانَ فَلَا يَرُدُّهُ۔ جب تم میں سے کسی کو خوشبو دی جائے (جیسے پھول یا عطر وغیرہ) تو اس کو رد نہ کرے (کیونکہ اس کے رکھنے یا لیجانے میں کوئی محنت نہیں ہے وہ ہلکی چیز ہے لہٰذا قبول نہ کرکے دینے والے کا دل دکھانا مناسب نہیں)

اَلْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ رَيْحَانَتَيَّ۔ امام حسنؓ اور امام حسینؓ دونوں میرے ریحان ہیں (میں ان کو چومتا اور دل کو خوش کرتا ہوں)

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَرَيْحَانَهُ۔ میں اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتا ہوں اور اس سے روزی مانگتا ہوں)

رِيْدَةٌ۔ مطلب، مراد۔

اِنَّ الشَّيْطَانَ يُرِيْدُ ابْنَ اٰدَمَ بِكُلِّ رِيْدَةٍ شیطان ہر ایک مطلب سے آدمی زاد کا قصد کرتا ہے۔

رِيْدَانُ۔ مدینہ میں ایک محل تھا حارثہ بن سہلی کے خاندان کا

اِنَّ اللّٰهَ لَمْ يُرِدْ شَيْئًا اِلَّا اَصَابَ الَّذِيْ اَرَادَ

اللہ تعالیٰ نے جب کسی بات کا ارادہ کیا تو اس کو حاصل کر لیا کیونکہ اس کی قدرت نافذ ہے اس کا روکنے والا کوئی نہیں ہے)

لَمْ يُرِدْ ذٰلِكَ مِنَّا۔ یہ مطلب نہ تھا کہ ہم نمازیں کریں (بلکہ مقصد یہ تھا کہ ہم فوراً روانہ ہو جائیں) (ایک روایت میں لَمْ يُرِدْ ہے بہ صیغہ معروف۔ یعنی آپ کا مطلب یہ نہ تھا)

فَقَالَ بِيَدِهٖ فَكَذَا وَلَمْ يُرِدْهَا۔ آپ نے ہاتھ سے اس طرح اشارہ کیا (یعنی نہ لینے کا) اور اس کو نہیں چاہا)۔

لَمْ يُرِدْ اَنْ تَسْقِيَهُ۔ اس کو پلانا نہیں چاہا۔

ذَاكَ اُرِيْدُ۔ میں یہی چاہتا ہوں (یعنی اللہ کا حکم سنا دینا، پہنچا دینا)

اُرِيْدَ عَلٰى ابْنَةِ حَمْزَةَ۔ حمزہ کی بیٹی سے نکاح کرنے کے لئے مجھ سے کہا گیا۔

فَارَادَتْهَا عَنْ نَفْسِهَا۔ میں نے اس سے چاہا کہ وہ خود کو دیدے (یعنی میں اس سے صحبت کروں)

تُرِيْدُوْنَ شَيْئًا۔ اب تم اور کچھ چاہتے ہو (یعنی جو نعمتیں بہشت کی تم کو ملی ہیں ان سے بڑھ کر اور کچھ چاہتے ہو)۔

رَيْرٌ۔ ارزال ہونا، موٹا ہونا، پتلا ہونا۔

اِرَارَةٌ۔ پتلا ہونا۔

تَرَكْتُ الْمُخَّ رَارًا۔ میں نے مغز کو پتلا چھوڑا (یعنی قحط اور گرانی کی وجہ سے لوگ اور جانور دبلے ہوگئے تھے ان کی ہڈیوں کا گودا پتلا ہو گیا تھا)۔

رَيْسٌ۔ اترا کر چلنا، غالب آنا، انتظام کرنا۔

رَيِّسٌ۔ سردار (جیسے رَئِيْسٌ ہے)

رِيْسٌ۔ جہاز کا کپتان۔

رَيْشٌ۔ مال اور اسباب جمع کرنا، تیر پر پیکاں لگانا، کھانا پہنانا، مدد کرنا، مال دار بنانا۔

تَرْيِيْشٌ۔ تیر میں پر لگانا، پرندے کے پر اگنا، خرا[illegible] کے بعد خوش حال ہو جانا۔

اِرْتِيَاشٌ۔ خوش حال ہونا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ هٰذَا مِنْ رِيَاشِهٖ۔ شکر اس خدا کا یہ اس کی زینتوں میں سے ہے۔

رِيْشٌ اور رِيَاشٌ۔ جو لباس ظاہر ہو (مجمع میں ہے فاخرہ لباس، ارزانیِ معاش اور سامان۔)

كَانَ يُفْضِلُ عَلَى امْرَاَةٍ مُّؤْمِنَةٍ مِّنْ رِيَاشِهٖ۔ حضرت علی رضہ مسلمان عورت پر اپنی معاش میں سے احسان کرتے تھے۔

يَفُكُّ عَانِيَهَا وَيَرِيْشُ مُمْلِقَهَا۔ قیدی کو خلاصی دلاتے تھے اور مفلس کی مدد کرتے تھے (اس کو زندگی کا سامان عطا کرتے) (اہلِ عرب کہتے ہیں کہ

رَاشَهٗ۔ (یعنی) اس کے ساتھ سلوک کیا)۔

اِنَّ رَجُلًا رَاشَهُ اللّٰهُ مَالًا۔ ایک شخص کو اللہ تعالیٰ نے دولت دی تھی (ایک روایت میں رَاسَهٗ ہے سین مہملہ سے مگر یہ صحیح نہیں ہے)۔

اَلرَّائِشُوْنَ وَلَيْسَ يُعْرَفُ رَائِشٌ
وَالْقَائِلُوْنَ هَلُمَّ لِلْاَضْيَافِ

"لوگوں کو دینے والے جب کوئی دینے والا نہیں معلوم ہوتا۔ اور مہمانوں کو یوں کہنے والے، آؤ"

هُمْ كَسِهَامِ الْجَعْبَةِ مِنْهَا الْقَائِمُ الرَّائِشُ۔ (حضرت عمرؓ نے جریر سے کوفہ والوں کا حال پوچھا انھوں نے کہا) ترکش کے تیروں کی طرح کوئی تو اُن میں سے سیدھا پردار ہے (اور کوئی کج اور خراب ہے) (مطلب یہ ہے کہ اچھے اور بُرے دونوں طرح کے لوگ ہیں)۔

اَبْرِی النَّبْلَ وَاَرِيْشُهَا۔ میں تیر کو تراشتا تھا، اُس میں پیکاں لگاتا تھا (عرب کہتے ہیں کہ:

رِشْتُ السَّهْمَ اَرِيْشُهٗ۔ میں نے تیر کو پر لگایا یا اس میں پر لگاتا ہوں)۔

لَا بَأْسَ بِرِيْشِ الْمَيِّتِ۔ مُردار کے پر میں کوئی قباحت نہیں (اگر وہ پانی میں پڑ جائے تو نجس نہ ہوگا، کیونکہ وہ پاک ہے،

اور اکثر علماء کا یہی خیال ہے)

لَعَنَ اللّٰهُ الرَّاشِيَ وَالْمُرْتَشِيَ وَالرَّائِشَ۔ اللہ لعنت کرے رشوت دینے والے اور رشوت لینے والے اور دلالی والے پر (جو دونوں کے بیچ میں دلالی کرے)۔

لَا تَسْجُدْ عَلٰى رِيْشٍ يَا رِيَاشٍ۔ پر یا پروں پر سجدہ نہ کر (بعض نے کہا، یہاں ریش سے عمدہ لباس مُراد ہے)۔

رَيْطَةٌ۔ نرم ملایم چادر یا اکہری چادر۔

اِبْتَاعُوْا لِيْ رَيْطَتَيْنِ نَقِيَّتَيْنِ۔ میرے لئے دو صاف ستھری چادریں (کفن کے لئے) خریدیں (انھوں نے کہا نئے کپڑوں کی زندہ لوگوں کو زیادہ ضرورت ہے بہ نسبت مُردے کے، کیونکہ کفن گل سڑ کر مٹی میں مل جاتا ہے۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے ایسا ہی فرمایا تھا کہ مجھ کو میرے دو پُرانے کپڑوں میں دفن کر دینا نئے کپڑوں کے زندہ افراد زیادہ حقدار ہیں)۔

وَمَعَ كُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمْ رَيْطَةٌ مِّنْ رِيَاطِ الْجَنَّةِ۔ اُن میں سے ہر ایک کے پاس بہشتی چادروں میں سے ایک چادر تھی۔

اُتِيَ بِرَائِطَةٍ فَتَمَنْدَلَ بَعْدَ الطَّعَامِ بِهَا۔ کھانے کے بعد ایک کپڑا لایا گیا انھوں نے اس کو تولیہ بنایا (اس سے ہاتھ اور منہ پونچھا)

اُتِيَ بِرَائِطَةٍ يَتَمَنْدَلُ بِهَا بَعْدَهٗ فَكَرِهَهَا۔ کھانے کے بعد اُن کے پاس ایک کپڑا لایا گیا، تاکہ اُس سے ہاتھ اور مُنہ پونچھیں (اُس کا تولیہ بنائیں) مگر انھوں نے اس کو پسند نہیں کیا

فَرَدَّ النَّبِيُّ صلعم رَيْطَةً عَلٰى اَنْفِهٖ۔ آپ نے اپنی ناک پر چادر ڈال لی (جب اس کی روح کی بدبو کا ذکر فرمایا مجمع البحار میں ہے کہ،

رَيْطَةٌ۔ وہ چادر جو لفیس نہ ہو۔

وَعَلَيْهِ رَيْطَتَانِ رَيْطَةٌ مِّنْ اُرْجُوَانِ النُّوْرِ وَرَيْطَةٌ مِّنْ كَافُوْرٍ۔ حضرت علیؓ بہشت میں دو چادریں پہنے ہوئے ہیں ایک نور کی دوسری کافور کی۔

مُرْتَدٍ بِرَيْطَتَيْنِ۔ دو چادریں اوڑھے ہوئے۔

رَیْعٌ یا رُیُوْعٌ یا رِیَاعٌ یا رَیَعَانٌ۔ بڑھنا زیادہ ہونا، پاک صاف ہونا، تڑپنا، ڈرنا، لوٹنا۔

تَرْیِیْعٌ۔ جمع ہونا۔

تَرَیُّعٌ۔ ٹھہرنا، توقف کرنا، حیران ہونا، آنا جانا۔

اِسْتِرَاعَۃٌ۔ حیران ہونا۔

اَمْلِکُوا الْعَجِیْنَ فَاِنَّہٗ اَحَدُ الرَّیْعَیْنِ۔ آٹے کو اچھی طرح گوندھو، وہ اُن دونوں میں سے ایک ہے جو بڑھ جاتا ہے (آٹا پسکر گیہوں سے زیادہ ہوجاتا ہے اور گندھ کر خشک آٹے سے)۔

لِکُلِّ مِسْکِیْنٍ مُدُّ حِنْطَۃٍ رَیْعُہٗ اِدَامُہٗ (قسم کے کفارے میں) ہر مسکین کو گیہوں کا ایک مُد دیا جائے، وہ پسکر جو زیادہ ہوجاتا ہے، یہی گویا سالن ہے (اس کے عوض میں مسکین سالن خرید سکتا ہے)۔

مَاءُنَا یَرِیْعُ۔ ہمارا پانی لوٹ کر جاتا ہے۔

اِنْ رَاعَ مِنْہُ شَیْءٌ اِلٰی جَوْفِہٖ فَقَدْ اَفْطَرَ۔ اگر قے میں سے کچھ حصہ پھر لوٹ کر پیٹ میں چلا جائے تو روزہ ٹوٹ جائے گا۔

اِنَّہَا لَمِرْیَاعٌ مِسْیَاعٌ۔ یہ اونٹنی آدمی کو سفر میں لے جاکر پھر لوٹا لاتی ہے اور اس کی خدمت اچھی طرح نہ کرو (کھانے، پانی کی پوری طرح خبر گیری نہ رکھو) جب بھی وہ برداشت کرلیتی ہے (سقط نہیں ہوتی)۔

رَائِعَۃٌ۔ ایک مقام کا نام ہے مکہ میں (کہتے ہیں حضرت آمنہ کی قبر وہیں ہے)۔

رِیْعٌ۔ ٹیلہ، ٹبہ یا پہاڑ۔

تَرَیَّعَ السَّمْنُ۔ مٹاپا آیا اور گیا۔

مَرِیْعَۃٌ۔ سرسبز زمین۔

رَیْفٌ۔ سرسبز اور آباد زمین میں جانا (جیسے اِرْیَافٌ ہے)۔

تُفْتَحُ الْاَرْیَافُ فَیَخْرُجُ اِلَیْہَا النَّاسُ۔ سرسبز اور شاداب ملک فتح ہوں گے، لوگ وہاں چلے جائیں گے (یہ جمع ہے رِیْفٌ کی۔ اس مقام کو کہتے ہیں جہاں پر کھیت یا باغات ہوں یا جہاں پر پانی ہو)۔

کُنَّا اَہْلَ ضَرْعٍ وَلَمْ نَکُنْ اَہْلَ رِیْفٍ۔ ہم گورو دالے ہیں کھیت والے نہیں (یعنی ہم دیہاتی ہیں شہر والے نہیں صرف تھن جانوروں کو پالنے والے، ان کا دودھ پینے والے)۔

ہِیَ اَرْضُ رِیْفِنَا وَمِیْرَتِنَا۔ وہ زمین ہماری کھیتی کی اور باہر سے غلّہ لانے کی ہے۔

اَنْقُلُ عِیَالِیْ اِلٰی بَعْضِ الرِّیْفِ۔ میں اپنے بال بچوں کو کسی سرسبز آباد زمین جہاں ارزانی ہو لے جاؤں۔

وَلَمَّا دَنَا النَّاسُ مِنَ الرِّیْفِ۔ اور جب لوگ ایسی زمین کے نزدیک پہنچے جو شاداب تھی (وہاں میوے انگور وغیرہ بکثرت تھے، تو زیادہ شراب پینے لگے اس لئے حضرت عمر رضی نے اس کی سزا بڑھادی)۔

رَیْقٌ۔ بہنا، چمکنا۔

اِرَاقَۃٌ۔ بہانا۔

تَرَیُّقٌ۔ بہنا۔

رِیْقٌ۔ تھوک جو مُنہ کے اندر رہے[1]، نہار مُنہ۔

فَاِذَا بِرَیْقِ سَیْفٍ مِنْ وَّرَائِیْ۔ دفعتاً میرے پیچھے سے تلوار کی چمک دکھائی دی (صحیح روایت یوں ہی ہے یعنی بکسرۂ با اور فتحۂ را اگر بہ فتحۂ با اور بہ کسرۂ را ہو تب تو معنی ظاہر ہیں)۔

بَرِیْقٌ۔ چمک۔

کَانَ یُہَرِیْقُ الْمَاءَ فَیَتَیَمَّمُ۔ (نماز کا وقت آنے سے پہلے) پانی بہادیتے تھے (دوسرے کاموں میں خرچ کرڈالتے پھر نماز کے وقت) تیمم کرلیتے۔ (بعض نے اس طرح ترجمہ کیا ہے پیشاب کرتے پھر (نماز کے لئے) تیمم کرلیتے (جب پانی نہ ملتا))۔

مُطَّلِبُ دَمِ امْرِئٍ لِیُہَرِیْقَ۔ کسی شخص کے خون کو اس کو بہانے کے لئے (یعنی ناحق خون کرنے کا طالب)

اَہْرِیْقُوْہَا۔ ان ہانڈیوں کو بہادو (ان کو اُلٹ دو اس میں جو کچھ ہے وہ بہہ جائے)۔

[1] جب مُنہ سے نکل آئے تو اُس کو بزاق کہتے ہیں۔ ۱۲ منہ

اَرَاقَ - بہایا (ہمزہ کو ہا سے بدل دیا ھَرَاقَ ہوا پھر ہمزہ بھی لے آئے اَھْرَاقَ ہوا۔ مضارع یُھْرِیْقُ ہے) -

یُمْسَحُ ذَکَرَکَ بِرِیْقِکَ - اپنے ذکر پر تھوک مل دے (وسواس دفع کرنے کے لئے اگر کچھ تری معلوم ہو تو تھوک کی تری سمجھے پیشاب کا قطرہ آنے کا وہم نہ رہے)

رَائِقٌ - چمکدار، بہتر، افضل اور وہ شخص جو نہار منہ ہو۔

رَیْلٌ - رال بہنا -

رِیَالٌ - لعاب اور ایک سکہ ہے مشہور -

رَیْمٌ - جھکنا، مائل ہونا، جدا ہونا، دور ہونا، اقامت کرنا۔

لَا تَرِمْ مِنْ مَنْزِلِکَ غَدًا اَنْتَ وَبَنُوْکَ - کل تم اور تمہارے بیٹے اپنے مکان سے جدا نہ ہوں (مکان ہی میں رہیں)۔

وَالْکَعْبَۃِ مَا رَامُوْا - قسم کعبہ کی وہ جدا نہیں ہوئے

رِیْمٌ - بکسرۂ را ایک مقام کا نام ہے مدینہ کے قریب

لَا اَرِیْمُ عَنْ مَکَانِیْ - میں اپنی جگہ سے نہیں ہلوں گا۔

فَلَمْ یَرِمْ حِمْصَ - ابھی اس نے حمص کو نہیں چھوڑا تھا یا ابھی حمص میں نہیں پہنچا تھا (حمص ایک شہر کا نام ہے شام میں، یہاں تک کہ اس کے پاس اس کے یار ضغاطر کا خط پہنچا، اس کی رائے بھی ہرقل کی رائے کے موافق تھی کہ آں حضرت سچے پیغمبر ہیں۔ اس کے بعد ضغاطر تو صدق دل سے مسلمان ہوگیا اور ہرقل سلطنت کی طمع سے کافر ہی رہا۔ امام احمد نے روایت کی ہے کہ ہرقل نے آنحضرت ؐ کو لکھ بھیجا کہ میں مسلمان ہوں، آپ نے فرمایا وہ نصرانی ہے اور مصلحت اور خوف سے لکھتا ہے کہ میں مسلمان ہوں)

مَرْیَمُ - حضرت عیسیٰ ؑ کی والدہ ماجدہ جو تمام جہاں کی عورتوں سے افضل ہیں۔

لَسْتُ اَرِیْمُ حَتّٰی یَقْدِمَ ابْنُ عَمِّیْ وَ اَخِیْ - میں یہاں سے جانے والا نہیں جب تک میرے چچا کا بیٹا اور میرا بھائی (یعنی حضرت علیؓ) نہ آجائے۔

رَیْنٌ یا رُیُوْنٌ - غالب ہونا، پلید ہونا، جمنا، ڈھانپ لینا۔

اَصْبَحَ وَ قَدْ رِیْنَ بِہٖ - صبح کی اس نے اس حال میں کہ قرضوں نے اس کو ڈھانپ لیا ہے (اہل عرب کہتے ہیں کہ رِیْنَ بِالرَّجُلِ رَیْنًا - جب وہ ایسی مشکل میں پھنس جائے، جس میں سے نکل نہ سکے)

لِنَعْلَمَ اَیُّنَا الْمَرِیْنُ عَلٰی قَلْبِہٖ وَالْمُغَطّٰی عَلٰی بَصَرِہٖ - تاکہ تو جان لے ہم میں سے کس کے دل پر زنگ چھایا ہے اور اس کی آنکھ پر پردہ پڑ گیا ہے۔

ھُوَ الرَّانُ - (مجاہد نے وَاَحَاطَتْ بِہٖ خَطِیْئَتُہٗ کی تفسیر میں کہا وہ ران ہے۔ رَانٌ اور رَیْنٌ دونوں کے ایک معنی ہیں۔ جیسے حاب اور عیب -)

اِنَّ الصِّیَامَ یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّۃَ مِنْ بَابِ الرَّیَّانِ - روزہ دار لوگ بہشت میں باب الریان سے داخل ہوں گے۔

رَیَّانُ - اس دروازے کا نام ہے جس کو سطر بالا میں بیان کیا گیا یا یہ رَیٌّ سے نکلا ہے یعنی پانی جو آدمی کی پیاس بجھائے۔ (مطلب یہ ہے کہ روزہ داروں نے چونکہ دنیا میں اپنے کو بھوکا اور پیاسا رکھا، تو آخرت میں سیرابی کے دروازے سے بہشت میں جائیں گے۔ یعنی بہشت میں پہنچنے سے پہلے سیراب کر دیئے جائیں گے)

رَیْنٌ - (مجمع البحرین میں ہے کہ رَیْنٌ) موٹے اور کثیف پردہ کو کہتے ہیں۔

رَیْھُقَانٌ - زعفران -

خَرَجَ عَلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صلعم وَعَلَیْہِ قَمِیْصٌ مَصْبُوْغٌ بِالرَّیْھُقَانِ - آں حضرت صلعم ہمارے درمیان تشریف لائے، آپ زعفران میں رنگا ہوا قمیص پہنے تھے (شاید یہ واقعہ اس سے پہلے کا ہو جب زعفران سے رنگے ہوئے کپڑے پہننے سے مردوں کو آپ نے منع فرمایا۔ بعض کا قول ہے کہ یہ آپ کی خصوصیت تھی۔ اور بعض علماء نے نوشاہ کے لئے زعفران کا استعمال جائز رکھا ہے)۔

رَیَّۃٌ - آنا جانا -

رَایَۃٌ - جھنڈا -

سَاُعْطِی الرَّایَۃَ غَدًا رَجُلًا یُحِبُّہُ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ - کل میں ایسے شخص کو جھنڈا دوں گا جس سے اللہ اور

رسولؐ محبت کرتے ہیں (یہ آپؐ نے جنگِ خیبر میں فرمایا۔ ایک روایت میں ہے وہ حملہ کرنے والا ہے بھاگنے والا نہیں۔ سب صحابہ رضؓ انتظار کرتے رہے کہ دیکھئے یہ کون شخص ہو، بالآخر آپ نے دوسرے روز صبح کو حضرت علی رضؓ کو بلایا، اُن کو جھنڈا دیا، اور اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے خیبر کو اُن کے ہاتھ پر فتح کرادیا) (اہلِ عرب کہتے ہیں کہ:

رَبَّيْتُ الرَّايَةَ۔ میں نے جھنڈا گاڑا۔

اَلدَّيْنُ رَايَةُ اللّٰهِ فِي الْاَرْضِ يَجْعَلُهَا فِي عُنُقِ مَنْ اَذَلَّهُ۔ قرضہ کیا ہے اللہ تعالیٰ کا ایک طوق ہے جس کو وہ ذلیل کرنا چاہتا ہے اُس کی گردن میں پہنا دیتا ہے۔

كَرِهَ لَهُ الرَّايَةَ وَرَخَّصَ فِي الْقَيْدِ۔ جو غلام بھگوڑا ہو اُس کے گلے میں طوق ڈالنا بُرا سمجھا اور بیڑی ڈالنے کی اجازت دی۔

حَتّٰى اِنِّيْ لَاَرَى الرِّيَّ يَخْرُجُ مِنْ اَظْفَارِيْ۔ یہاں تک کہ میں نے دیکھا تری اور تازگی میرے ناخنوں سے پھوٹ رہی ہے۔

يَجِيْشُ لَهُمْ بِالرِّيِّ۔ اُن کے لئے پانی جوش مارے۔

يُقَيِّدُهُ اَوْ يَجْعَلُ فِيْ رَقَبَتِهِ رَايَةً۔ بھگوڑے غلام کے بیڑی ڈالے، یا اس کی گردن میں طوق پہنائے۔

رَيّ۔ ایک ملک ہے ایران میں۔ اُس کی نسبت برخلافِ قیاس، رَازِيٌّ ہے

رِئْيٌ۔ خوبصورتی، اچھا منظر۔ رَايَةٌ اس داغ کو بھی کہتے ہیں، یعنی نشان کو جو بھگوڑے غلام کی گردن پر داغ دیا جاتا ہے۔

طالب دعا
سید نذر عباس
سید احمد علی

